مسیحی علمِ الٰہی

حصہ دوئم

ایرک رائٹ

ایک نئی قسم کی خود سکھانے والی کتاب

abrar

مسیحی علم الٰہی

حصہ دوم

از ایرک رائٹ

ایک نئے طرز کی خود آموز کتاب!!

دی ایکسٹنشن سیمنری آف تھیولاجی T.E.S.T.
رحیم یار خان (پاکستان)

بار اول | جنوری سنہ ۱۹۷۷ء | تعداد ۲۰۰

ایکسٹنشن طلباء کیلئے رعائتی قیمت ——— سات روپے
دوسروں کیلئے کل قیمت ——— بتیس روپے

تعلیم الٰہی بذریعہ ایکسٹنشن کی پاکستان کمیٹی
کی امداد سے افشاں پریس رحیم یار خان سے شائع
کی گئی

انتساب

میں اس کتاب کو ان کے نام ممنون
کرتا ہوں جو وجود کا سرچشمہ ہے،
اسے معنی بخشتا ہے اور بروئے کار
لاتا ہے۔

CamScanner

دیباچہ

یہ علم الٰہی کی چھ مجوزہ درسی کتب میں سے دوسری کتاب ہے۔ حصہ اول میں علم الہام اور علم خدا کو بیان کیا گیا تھا۔ یہ دونوں علم الٰہی کے اسباق کے لئے بنیاد کی حیثیت رکھتے ہیں۔ اس بنیاد پر مسیحی علم الٰہی حصہ دوم کی دیگر چھ مرکزی تعلیمات رکھی گئی ہیں۔ انہیں اسی روایتی ترتیب کے مطابق پیش کیا گیا ہے جو نہایت پُر مطلب ثابت ہو چکی ہے یہاں پر خدا کے فرمان، پیدائش، پروردگاری، برگشتگی، خدا کے عہد اور یسوع مسیح جو کہ درمیانی ہے؛ کے مسائل کو بیان کیا گیا ہے۔ اسے اس طرح ترتیب دیا گیا ہے کہ طلبا بائبل کی سچائی کو ترتیب وار اور ایک دوسرے میں پیوست متحدہ نظام سسٹم کے طور پر بآسانی سمجھ سکتے ہیں۔ یہ نہایت ضروری ہے۔ بائبل مقدس بھی سچائی کو اسی طرح بیان کرتی ہے۔

یہ کتاب اسی سلسلے حصہ اول کی طرح دوہرا مقصد رکھتی ہے۔ اس کا ایک مقصد یہ ہے۔ کہ یہ باقاعدہ علمِ الٰہی کا قابل عمل علم مہیا کر سکے۔ بائبل کی سچائی کا مرکزی علم سب باتوں کے لئے بنیاد کی حیثیت رکھتا ہے۔ دوسرا یہ کہ یہ طلبا کی رہنمائی کرے کہ وہ سچائی کا اطلاق اپنی زندگیوں میں کر سکیں۔ یہ اس دعا کے ساتھ پیش کی جاتی ہے کہ بہتیرے خدا کی سچائی کا مطالعہ کرتے سے عملی طور پر تبدیل ہو جائیں گے۔ یہ ضروری ہے کہ سچائی پاکیزہ چال چلن پیدا کرے۔

مسیحی علم الٰہی حصہ دوم بھی حصہ اول کی طرح بطور خود آموز کتاب صرف تھیولاجیکل ایکسٹینشن پروگرام میں استعمال کے لئے لکھی گئی ہے اسے علم الٰہی کی تعلیم بذریعہ ایکسٹینشن کی پاکستان کمیٹی (PACTEE) کے اختیار اور مالی امداد سے تیار کیا گیا ہے۔ لیکن یہ کتاب مصنف کے ایما پر

اعتقاد کا اظہار کرتی ہے نہ کہ خاص طور پر اس کمیٹی کے۔ ہمیں حصہ اول کا بڑا حوصلہ افزا جواب ملا ہے طلبا نے اسے مفید، حالت جاذب نظر اور خود آموز پایا ہے۔ یہ عام مسیحیوں اور مسیحی خدمت میں ان لوگوں کے لئے ہے جو اپنا پورا وقت صرف کرتے ہیں۔ اس میں گیارہ اسباق ہیں۔ اگر ایک طالب علم ایک سبق کا ہر روز اوسطاً ایک گھنٹہ مطالعہ کرے تو اسے پانچ دن میں ختم کرلے گا۔ امید کی جاتی ہے، کہ طلباء اپنے استاد کے ساتھ ہفتہ میں ایک مرتبہ ایکسٹینشن سنٹر میں جمع ہوں گے۔ ان ہفتہ وار اجلاس میں زیر مطالعہ موضوع پر امتحان، نظر ثانی، بحث اور گہرے مطالعہ کا موقع حاصل ہوگا۔ تاہم جہاں اس قسم کے ایکسٹینشن پروگرام کا اجراء نہیں ہوا۔ ایک طالب علم بغیر استاد کے بھی اس کتاب کے مطالعہ سے فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ اس کے علاوہ اس خود آموز کتاب کے اور بھی مصارف ہو سکتے ہیں۔

اس کی ترتیب اور طریقہ بنیادی طور پر وہی ہے جو مسیحی علم الٰہی حصہ اول کا ہے لیکن حصہ اول کے سکھانے سے جو تجربہ حاصل ہوا، اسکی روشنی میں اس میں متعدد ترمیمات کی گئی ہیں۔ اس کتاب کے مضمون کو زیادہ درستی کے ساتھ اسباق میں تقسیم کیا گیا ہے۔ گیارہ اسباق میں سے ہر ایک کے شروع میں ایک ہفتہ کے لئے سبق کا خاکہ، سبق کے مقاصد، بعض اوقات سوچ بچار کے لئے سوالات اور حوالجات دئے گئے ہیں۔ اکثر اسباق کے مواد سوال وجواب کے طریقوں سے بیان کیا گیا ہے۔ ہر سبق کے بعد خلاصہ بھی دیا گیا ہے حصہ اول کے مقابلہ میں حصہ دوم بنیادی طور پر ویسٹ منسٹر عقیدے کا مطالعہ نہیں ہے۔ بلکہ مختلف اقرار ناموں اور علم الٰہی کی کتابوں میں جو مواد پایا جاتا ہے ان کے حوالوں کے ساتھ خاص مضامین کو بیان کرتا ہے۔ بنیادی طور پر یہ مختلف مسائل پر بائبل کی تعلیم کا مطالعہ ہے۔

حصہ اول کی طرح اس میں بھی اہم سچائیوں کو سادہ اور عام فہم اردو میں بیان کیا گیا ہے جسے کم تعلیم یافتہ بھی آسانی سے سمجھ سکتے ہیں۔ اس مقصد کے پیش نظر جہاں تک ممکن ہوا مخصوص الفاظ کی بجائے سادہ الفاظ استعمال کئے گئے ہیں، لیکن ساتھ ہی اس بات کا بھی خیال رکھا گیا ہے۔ کہ اس سے متن پر کوئی اثر نہ پڑے۔ وہ لوگ جنہوں نے حصہ اول کا مطالعہ کیا، ان کا تجربہ ہے کہ اعلیٰ تعلیم یافتہ لوگ بھی جبکہ انہوں نے اس کی ابدی سچائیوں کو سمجھنے کی کوشش کی تو سوچنے پر مجبور ہو گئے۔

میں ان اصحاب کا جنہوں نے میری مدد کی اور اپنی آراء سے نوازا، شکریہ ادا کرتا ہوں۔ لیکن بدقسمتی سے ان تمام کے اسماء گرامی کا یہاں ذکر کرنا قدرے مشکل ہے۔ لیکن پادری رسل اروِن جنہوں نے

اس کی ترتیب بنانے میں اپنی قیمتی رائے دی ان کے نام کا ذکر کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔ مزید برآں میں یہاں یہ بتانا بھی اپنا فرض سمجھتا ہوں۔ کہ اگر انٹرنیشنل کرسچین فیلوشپ کے مشنریوں کی حوصلہ افزائی اور مقامی خادموں کا اصرار شاملِ حال نہ ہوتا تو میں اسے شاید ہی مکمل کر پاتا۔ میری سب سے بڑی نقاد میری اپنی پیاری بیوی تھیں۔ لیکن ساتھ ہی سب سے زیادہ حوصلہ افزائی بھی انہوں نے کی۔

یہ ابتدائی ایڈیشن ہے اس کی بہتر ترتیب اسے عملی طور پر آزمانے کے بعد کی جائے گی۔

اس کی آئندہ بہتری کے سلسلہ میں آپ صاحبان کی مدد درکار ہے آپ کی اصلاح اور تجاویز کو بخوشی قبول کیا جائے گا۔ آپ انہیں راقم کے پتہ پر ارسال کیجئے۔

میری دعا ہے کہ اس کورس کا مطالعہ کرتے وقت خدا آپ کو بھی انہیں برکات سے نوازے جو مجھے اسے تیار کرتے وقت ملی ہیں۔

ایرک رائٹ

B/27 سیٹلائٹ ٹاؤن رحیم یار خان

سنہ ۱۹۷۴ء

طلبا کے لئے ہدایات

1) یہ ایک نئی قسم کی کتاب ہے۔ اسے خود آموز کتاب کہا جاسکتا ہے۔ بعض اسے ایک ایسی کتاب کہیں گے جس میں سوال و جوابات کی خاص ترتیب ہے۔ آئندہ ہفتوں میں یہ کتاب آپکی استاد ہوگی۔ اب نمبر ۲ کو پڑھیئے۔

2) اگر آپ علم الٰہی حصہ اول کا مطالعہ کرچکے ہیں۔ تو آپ جانتے ہی ہوں گے۔ کہ یہ کتاب ان مختلف کتابوں سے جو آپ کی نظر دل سے گزری ہیں۔ فرق ہے۔ اس میں زیر مطالعہ پیراگرافوں کی طرح چھوٹے چھوٹے حصے دیئے گئے ہیں۔ ان سب کے نمبر بھی دیئے گئے ہیں۔ یہ نئے یا نظر ثانی شدہ مواد کو خالی جگہوں کے ساتھ پیش کرتے ہیں۔ ان خالی جگہوں کو آپ کو پُر کرنا ہوگا۔

3) یہ نمبر شدہ پیراگراف، ممکن ہے صرف ایک ہی سوال ہی ہو۔ یا وہ خالی جگہ کے ایک ایسا بیان ہو۔ جسے آپ کو اپنی مرضی کے مطابق پُر کرنا ہوگا۔ بعض اوقات آپ کو متعدد جوابات میں سے ایک درست جواب چننا ہوگا۔ مثلاً:۔ یہ نئی قسم کی کتاب (ایک درسی کتاب/ حوالہ کی کتاب/ خود آموز) ______ کتاب ہے

4) ہر ایک چھوٹے پیراگراف کا ______ دیا گیا ہے۔

5) چونکہ یہ کتاب آپ کی استاد ہے۔ اس لئے آپ کو درست جواب مہیا ہے خالی جگہ میں جب آپ اپنا جواب لکھ چکیں۔ تو آگے بڑھنے سے پہلے اسے درست جواب کے ساتھ ملائیں۔ جس صفحہ پر سوال درج ہیں اس سے اگلے صفحہ پر نیچے کی طرف جوابات دیئے گئے ہیں

اگلے پیراگراف کو اس وقت تک ہاتھ نہ لگائیں جب تک کہ آپ یہ دیکھ نہ لیں۔ کہ آپ کا جواب ______ ہے۔ اگر آپ کا جواب غلط ہے تو اسے درست کرلیں۔ (اب آپ اس صفحہ پر پیراگراف نمبر ۳ اور ۴ کے جواب دیکھئے اگلے صفحہ پر ۵ کا جواب دیکھیے)

(6) آہستہ پڑھئے اور سوالات کا اطمینان سے جواب دیجیئے اور آگے پڑھنے سے پہلے ______ کو چیک کیجیئے۔ آگے نہ پڑھیئے! پورا اطمینان کرلیجیئے اور جو کچھ متن کہتا ہے اس کے مطابق کیجیئے یہ آپ کا استاد ہے اپنے جوابات کو ______ ______ جوابات کے ساتھ ملائیے۔ پھر اگلے پیراگراف پر توجہ دیجیئے۔

(7) اگر اگلے صفحہ پر نیچے دئیے گئے جواب چیک کرنے پر آپ کو معلوم ہو کہ آپ کا جواب غلط ہے۔ تو مناسب ہوگا۔ کہ آپ پچھلے چند پیراگرافوں کو پھر چیک کیجیئے کہ آپ سے کہاں غلطی سرزد ہوئی ہے۔ یہ کتاب ایک اچھے استاد کی مانند آپ کو موقع فراہم کرتی ہے۔ کہ آپ ساتھ ساتھ اپنی غلطیاں درست کرتے جائیں۔ اگر آپ کا جواب غلط ہے تو پھر ______ اور دیکھیے کہ آپ سے کہاں غلطی سرزد ہوئی ہے

(8) یہ سب آپ کو بڑا سادہ نظر آتا ہوگا! حقیقتاً یہ نیا طریقہ ہے۔ یہی بڑا سادہ۔ آپ سے بہت کم غلطیاں سرزد ہوں گی۔ یہ کتاب اس لئے لکھی گئی ہے کہ آپ (مشکل سے / جہاں تک ممکن ہو آسانی سے) ______ سیکھ سکیں۔

(9) آپ اتنی جلدی نہیں اکتائیں گے۔ اس کتاب میں ہم کچھ بہت گہری اور مشکل باتوں پر غور کریں گے۔ یہ نیا طریقہ مشکل باتوں کی آسان درجہ بندی کرکے سکھاتا ہے۔ یہ نیا طریقہ بڑا موثر ہے۔ آپ صرف یاد کرنے ہی سے نہیں سیکھیں گے۔ بلکہ اس لئے بھی کہ آپ اسے سمجھتے ہیں۔ اس بات کا اطمینان کرنے کے لئے کہ آپ مواد سمجھ گئے ہیں آپ اپنے جوابات کا مقابلہ ______

(۱۰) نمبر شدہ پیراگرافوں میں مختلف قسم کے سوالات ہیں ۔ ذیل میں چند مختلف قسم کے سوالات دیئے جاتے ہیں ۔ اس بات کا اطمینان کر لیجیے اور دیکھئے کہ آپ کا جواب درست ہے یا نہیں ۔

(ا) یہ کتاب کس قسم کی ہے ؟ ________ (سادہ سوال)

(ب) یہ کتاب، جیسے جیسے آپ پڑھتے جاتے ہیں ۔ سوالوں کے درست ________ دیتی جاتی ہے (خالی جگہ کو پُر کرنے والا سوال)

(ج) ہر جواب کو (کتاب کے آخر میں / باب کے آخر میں / اگلے صفحہ کے نیچے) ________ ________ چیک کریں (اس بریکٹ میں سے کوئی ایک جواب خالی جگہ میں لکھیے)

(د) سوال کا جواب یا خالی جگہ کو پُر کرتے وقت

(۱) جواب کا اندازہ لگائیں ۔

(۲) اگلے صفحہ کے نیچے دیئے گئے جواب کو نقل کریں ۔

(۳) دونوں سے کوئی بھی درست نہیں ۔

(۴) دونوں درست ہیں ۔

(یہ ملٹیپل چوائس سوالات ہیں ان میں سے صرف (۱)، (۲)، (۳) یا (۴) چنیئے)

(ہ) اگر آپ جواب دینے سے پہلے آگے بڑھنا شروع کر دیں تو اس سے کوئی فرق نہیں پڑے گا ________ (درست یا غلط سوال ۔ خالی جگہ میں درست یا غلط لکھیے)

(کیا آپ نے آگے بڑھنے سے پہلے ان سوالوں کے جواب چیک کیے ہیں ؟)

(۱۱) تدریس کا یہ نیا طریقہ آپ کو درست طور پر سیکھنے کے قابل بنا دیتا ہے کیونکہ ہر سوال پر آپ کو یہ دیکھنا ہے کہ ________ یہ آپ کو غلط جواب سیکھنے سے روک دیتا ہے

---

(5) درست (6) خالی جگہ ۔ اگلے صفحہ پر نیچے دیئے گئے ۔ (7) آپ پچھلے چند پیراگرافوں کو پھر چیک کیجیے

(8) جہاں تک ممکن ہو آسان سے (9) اگلے صفحہ پر نیچے دیئے گئے جواب کے کریں ۔

(12) یہ کتاب آپکی نوٹ بک اور درسی کتاب ہے ۔ اس کتاب میں قلم یا پنسل سے درست جواب لکھنے سے نہ ڈریئے آپ اس سوال کا جواب کیسے لکھیں گے ؟ یہ کتاب پاک باتوں کو بیان کرتی ہے ۔ اس لئے آپ کو اس پر نہیں لکھنا چاہیئے (درست یا غلط) ________

(13) اس کتاب کو گیارہ اسباق میں تقسیم کیا گیا ہے ہر سبق ایک ہفتہ کے لئے ہے ۔ جب بھی آپ کو موقع ملے آپ اس کا مطالعہ کر سکتے ہیں ۔ اپنی سہولت کے مطابق وقت چُنیں ۔ اس کتاب کا مطالعہ اسی وقت کیجئے ۔ جب ________

(14) ہر سبق کے لئے آپ کو اپنے گھر پر پانچ گھنٹے مطالعہ کرنے کی ضرورت ہوگی ۔ عام طور پر آپ ہر کورس کے لئے آپ کو ایک ہفتہ میں ________ گھنٹے مطالعہ کرنا ہوگا ۔

(15) آپ کی راہنمائی کے لئے ہر سبق کو ہفتہ بھر کے لئے پانچ حصوں یا دنوں میں تقسیم کر دیا گیا ہے حاشیہ میں آپ کو اس قسم کا 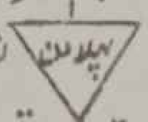

نشان ملے گا ۔ جو ایک حصہ کو ظاہر کرتا ہے ۔ اگر آپ کسی دن اپنا مطالعہ ترک کرنا چاہتے ہیں ۔ تو یہ نشان ظاہر کرے گا ۔ کہ آپ کو کہاں رکھنا چاہیئے ۔ مثلث کے اوپر نمبر ہفتہ کو ظاہر کرتا ہے ۔ مثلث کے اندر نمبر دن کو ظاہر کرتا ہے ۔
(پہلے ہفتہ کے سبق کا پہلا دن) مثلثوں کے ہر نشان سبق کو ________ میں تقسیم کرتے ہیں ۔

(16) ہر طالب علم دوسرے سے مختلف ہوتا ہے ۔ ممکن ہے آپ تمام ہفتہ کا کام تین گھنٹوں میں ختم کر لیں ۔ یا شاید آپ کو سات گھنٹے درکار ہوں ۔ اہم بات یہ ہے کہ (سبق کو پانچ گھنٹوں میں مکمل کیا جائے / سبق کو اچھی طرح سمجھا جائے) ________

(17) یہ کتاب آپ کو سیکھنے کی آزادی دیتی ہے ۔ جب بھی آپ کو وقت ملے اسے کسی مقام پر بیٹھ کر اپنی رفتار کے مطابق سیکھ سکتے ہیں ۔ ایک اوسط درجہ کا طالب علم اپنے جواب کو ________ کے ساتھ چیک کرتے ہوئے ایک ہفتہ کے سبق کو ہر روز ایک گھنٹہ مطالعہ کرتے ہوئے ________ دن میں مکمل کرے گا ۔

---

(۱۰) (ا) یہ خود آموز کتاب ہے (ب) جواب (ج) اگلے صفحہ کے نیچے (د) ۳ ، ۴ ، ۵ غلط

(11) جواب درست ہے یا نہیں ۔

CamScanner

(۱۸) ہر سبق ایک الگ حصہ ہے۔ عام طور پر ہر سبق ایک مختلف مضمون کو بیان کرتا ہے۔ سبق کے پہلے صفحات کا احتیاط سے مطالعہ کریں۔ ہر سبق کے شروع میں سبق کا خاکہ دیا گیا ہے۔ سبق کے خاکہ کا مطالعہ کرنے سے آپ کو معلوم ہو جائے گا۔ کہ اس خاص سبق کو سیکھنے کے درجات کیا ہیں۔ مزید ہر سبق کے شروع میں اُن خاص باتوں کی فہرست دی گئی ہے جو آپ اس سبق میں سیکھیں گے۔ یہ سبق کے مقاصد کہلاتے ہیں۔ سبق کے خاکہ اور مقاصد کا بغور مطالعہ کیجئے۔ تاکہ سبق کے خاکے سے ________ کو سیکھنے کے خاص قدم اور سبق کے مقاصد سے ________ ان کو جان جائیں۔

(۱۹) بعض اسباق میں سبق کے خاکے اور سبق کے مقاصد کے علاوہ شروع میں کچھ مزید حصے پائے جاتے ہیں۔ ممکن ہے کہ جس سبق کا آپ مطالعہ کرنا چاہتے ہیں۔ اس کے شروع میں مضمون کی تعارفی تعریف بھی دی گئی ہو۔ اور شاید اس مضمون میں جو خاص اصطلاحات استعمال ہوئی ہیں۔ ان کی فرہنگ بھی دی گئی ہو۔ ہر سبق ہیں۔ جس میں نئے موضوع کو بیان کیا گیا ہے یقیناً ایسے سوالات کا سلسلہ جو سوچنے پر اکساتے ہیں دیا گیا ہے یہ تمام حصے اس مقصد کے تحت دئے گئے ہیں۔ کہ آپ مضمون کے متعلق سوچنا شروع کریں تاکہ آپ کے لئے اسے ________ آسان بن جائے۔

(20) طالب علم کو ہر سبق کے شروع میں ________ کا بغور مطالعہ کرنا چاہیئے۔

(21) سبق کے مطالعہ میں مدد دینے کے نہ صرف سبق کے شروع میں بلکہ آخر میں بھی امدادی مواد دیا گیا ہے۔ ان کی تین صورتیں ہیں۔ ایک حصہ کا عنوان ہے "ڈگری طلباء کے لئے مزید سبق"۔ یہ جیسا کہ اس عنوان سے ظاہر ہے۔ ان طلباء کے لئے مزید مواد پیش کرتا ہے۔ جو بی ڈی کا ڈگری کورس مکمل کرنا چاہتے ہیں۔ جو طلباء بی۔ ٹی کورس

---

(12) غلط (13) بھی وقت ملے (14) پانچ (15) پانچ حصوں (16) سبق کو اچھی طرح سمجھا جائے (17) اگلے صفحہ پر نیچے دئے گئے جوابات ۔ پانچ

نہیں کر رہے۔ انہیں __________ کو کرنے کی ضرورت نہیں۔ لیکن اگر وہ کرنا چاہتے ہیں۔ تو کر سکتے ہیں۔

(22) ہر سبق کے اختتام پر سبق کا اختصار (خلاصہ) اور ضمیمہ (ملحقات) بھی دیا گیا ہے۔ خلاصہ بڑی قیمتی مدد ہے جس سے آپ جو کچھ سیکھ چکے ہیں۔ یاد کر سکتے ہیں۔ اور بعد ازاں اسے حوالہ کے طور پر بھی استعمال کر سکتے ہیں۔ ضمیمہ میں متعلقہ سبق کے بارے میں مزید مواد شامل ہے۔ جسے جگہ کی کمی کے باعث سبق میں پیش نہ کیا جا سکا۔ خلاصہ کا کیا فائدہ ہے؟

____

(23) جب کبھی جواب کی جگہ "جماعت" یا "جماعتی بحث" کا لفظ آیا ہے۔ تو اس کا مطلب ہے کہ اس پر ہفتہ وار اجلاس میں غور کیا جائیگا۔ لیکن آپ ان سوالوں کو نظر انداز نہیں کریں۔ بلکہ بڑی احتیاط سے جواب دیں۔ کیونکہ ممکن ہے آپ سے اسے جماعت میں پڑھنے کو کہا جائے۔ اگلے صفحہ کے نیچے چند سوالوں کے __________ نہیں دئے گئے ہیں۔ کیونکہ ان پر __________ __________ میں بحث کی جائے گی۔

(24) ہفتہ وار اجلاس میں ضرور شرکت کریں۔ یہ کتاب جو کچھ آپ نے سیکھا ہے اس پر بحث کرنے کے لئے تیار ہو کر آنے میں مدد کا باعث بنے گی۔ جو سوال مشکل ہوں انہیں ہفتہ وار اجلاس میں اپنے استاد سے پوچھئے۔ یہ کورس ان طلباء کے لئے ہے جو ہفتہ میں پانچ دن اپنے گھر پر مطالعہ کرتے ہیں۔ اور پھر اپنے استاد اور دیگر طلباء کے ساتھ __________ __________ میں شریک ہوتے ہیں۔

(25) اگر آپ سبق کا مطالعہ غور سے نہیں کرتے اور جواب احتیاط سے نہیں دیتے۔ تو آپ ہفتہ وار __________ کے لئے تیار نہ ہو سکیں گے۔

(26) جواب کے خانہ میں لفظ "جماعت" کا مطلب ہے کہ __________

---

(۲۹) مضمون سبق میں جو خاص باتیں آپ سیکھیں گے (یا ایسے الفاظ)	(۳۹) سمجھنا یا سیکھنا (یا ایسے الفاظ)

(۳۰) سبق کے خاکے اور سبق کے مقاصد

27 ہفتہ وار اجلاس کے شروع میں ایک مختصر سا امتحان ہوگا۔ اگر آپ نے ہفتہ وار سبق کا بغور مطالعہ کیا ہے تو آپ بآسانی اس امتحان کو پاس کر سکتے ہیں۔ اگر آپ تیزی سے آگے بڑھیں گے یا جواب کو نقل کریں گے۔ تو آپ سبق کو سمجھ نہ سکیں گے اور آپ آخری امتحان اور ہفتہ وار ________ میں ________ رہیں گے۔

28 یہ کتاب آپ کو سکھانے میں مدد دینے کے لئے لکھی گئی ہے۔ اگر آپ سوچے سمجھے بغیر جواب نقل کریں گے۔ تو اس سے
(ا) آپ کے استاد کو نقصان اٹھانا پڑے گا۔
(ب) خود آپ کو
(ج) دونوں کو
(د) کسی کو بھی نہیں۔

29 یہ ضروری نہیں ہے کہ آپ بعین انہی الفاظ میں جواب دیں۔ اگر آپ درست خیال کو اپنے الفاظ میں پیش کرتے ہیں۔ تو آپ کا جواب درست سمجھا جائے گا۔ اہم بات یہ ہے۔ کہ آپ بات کو سمجھیں اور سیکھیں جہاں جواب کے بعد "ایسے الفاظ" لکھا گیا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ جواب اپنے الفاظ میں بھی دے سکتے ہیں۔ جواب کو رٹنے کی بجائے آپ کو ________ کی کوشش کرنی چاہیے۔

30 آپ بہت کچھ سیکھ جائیں گے جب آپ بائبل کی ان عجیب سچائیوں کا مطالعہ کرتے ہیں تو خداوند آپ کو برکت دیتا ہے اب آپ صفحہ نمبر اا الٹیں اور مسیحی علم الٰہی دوم کا مطالعہ شروع کر دیں۔

---

21 ڈگری طلباء کے لئے مزید سبق۔ 22 جو کچھ آپ نے سیکھا ہے یاد دلایا جائے اور بعد ازاں نظر ثانی کے موقع پر استعمال کیا جائے (یا ایسے الفاظ) 23 جواب - جماعت 24 ہفتہ میں ایک مرتبہ جماعت 25 ٹیسٹ
26 آپ اس سوال کا جواب احتیاط سے دیں۔ کیونکہ اسی پر جماعت میں بحث کی جائیگی (یا ایسے الفاظ)

(27) شدہ ۔ ناکام (29) ب (29) سبق کے سمجھنے

استادوں کیلئے اشارات

اس سے پیشتر کہ میں آپکو بتاؤں کہ اس کورس کو کیسے سکھایا جائے گا۔ میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ یہ کیوں اس طرح لکھا گیا ہے۔ آپ نے دیکھا ہوگا۔ کہ یہ ایک نئے طرز کی خود آموز کتاب ہے جس میں پروگرامنگ PROGRAMMING سوال وجواب کا خاص سلسلہ) ہے۔ اسے ماہر تعلیمات نے طلباء کو موثر طور پر سکھانے کے لئے بنایا ہے تاکہ وہ حقیقی طور پر سیکھ سکیں۔ ماہر تعلیمات ہمیں بتلاتے ہیں۔ کہ اچھی طرح سیکھنے کے لیے مختلف چیزوں کی ضرورت ہوتی ہے۔

۱۔ سیکھنا اس وقت بہتر ثابت ہوتا ہے جبکہ سیکھنے والا اپنے پرانے علم کو نئے علم کے ساتھ مربوط کر سکے۔ پروگرامنگ طالب علم کو پرانے تصور پر نئے تصور کو تعمیر کرنے کی کوشش کرتی ہیں جو کچھ ہم جانتے ہیں، اس سے جو ہم نہیں جانتے، اس کی طرف بڑھنا ایک قدیم اصول ہے۔

۲۔ اس وقت زیادہ بہتر طور پر سمجھا جاسکتا ہے۔ جبکہ سبق کو چھوٹے چھوٹے حصوں اور خاص منطقی سلسلہ کی صورت میں پیش کیا جائے۔

پروگرامنگ سے ہم سبق کو چھوٹے چھوٹے حصوں میں یا پیراگرافوں میں بڑی احتیاط سے تقسیم کر دیتے ہیں۔ یہ ایک دوسرے کے ساتھ ایک منطقی سلسلے کی صورت میں وابستہ رہتے ہیں۔ ایک طالب علم اس قابل بن جاتا ہے۔ کہ وہ منطقی طور پر درجہ بدرجہ مشکل سے مشکل تصور کو بھی سیکھ سکے۔ پیچیدہ تصورات عام تعلیم میں ایک ہی مرتبہ بیان کر دیئے جاتے ہیں جسے اکثر طلباء سمجھ نہیں سکتے۔ وہ امتحان پاس کرنے کے لئے عام طور پر انہیں رٹ لیتے ہیں۔ لیکن حقیقی طور پر

سیکھنے کے لئے اسے سمجھنا ضروری ہے۔ "پروگرامنگ" طالب علم کی آگے بڑھنے میں صرف اس وقت ہی راہنمائی کرتا ہے۔ جبکہ وہ اچھی طرح سمجھ لیتا ہے۔

۳۔ سیکھنے کا دار و مدار اس بات پر ہے کہ طالب علم جو کچھ اس نے سیکھا ہے۔ اسے فوراً استعمال کرنا شروع کر دے، ورنہ وہ اسے بھول جائے گا۔ "پروگرامنگ" سوالات، جوابات اور مسئلہ کو حل کرنے کے طریقہ کے وسیلہ سے طالب علم کو مجبور کر دیتا ہے کہ وہ اسے فوراً استعمال کرے، وہ اسے بار بار استعمال کرنے پر مجبور کر دیتا ہے۔ اس طرح بھولنے کے امکانات کم ہو جاتے ہیں۔

۴۔ سیکھنے کا دار و مدار اس بات پر بھی ہے۔ کہ طالب علم اپنے لئے اس علم کی اہمیت کو محسوس کرتا ہے۔ اس قسم کی کتب، طالب علم کی اپنی زندگی کے متعلق علم بہم پہنچاتی ہیں۔ اور اس کا شخصی اطلاق اپنی زندگی اور مقاصد پر کرنے میں راہنمائی کرتی ہیں۔

۵۔ جب سیکھنے والے کو نئے علم کے بارے میں فوراً بتا دیا جائے کہ اس کا استعمال درست ہے یا نہیں تو اسکی سمجھ میں بہت اضافہ ہوتا ہے۔ "پروگرامنگ"، طالب علم کو اپنے جواب کے ساتھ ملانے کے لئے جواب مہیا کر کے یہ سہولت مہیا کرتا ہے، ترتیب وار ہدایات میں طالب علم فوراً ہی اپنے جواب کی تصدیق اور تصیح کر لیتا ہے۔

۶۔ سیکھنے میں اس وقت اضافہ ہوتا ہے جبکہ تعلیم طلباء کے فرق کو مدنظر رکھتے ہوئے انہیں ان کی اپنی رفتار کے مطابق سیکھنے کی اجازت دیتی ہے یہ کتابیں طلباء کو ان کی اپنی رفتار کے مطابق مطالعہ کرنے کی اجازت دیتی ہیں۔ بعض طالب علم تیزی سے مطالعہ کرتے ہیں اور بعض آہستہ آہستہ ان میں سے ہر ایک ان کتابوں کو اپنی مرضی کے مطابق استعمال کر سکتا ہے۔

یہ ضروری ہے کہ طالب علم حقیقی طور پر سبق کو سیکھے اگر وہ اسے حقیقی طور پر سیکھ لیتا ہے تو پھر وہ اسے بعد یاد رکھے گا۔ اور اسے دیگر حالات میں استعمال کے قابل بن جائے گا۔ مجھے امید ہے۔ کہ یہ کتاب اس طریقہ میں مدد کا باعث بنے گی، لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ آپ بطور استاد کچھ وقعت نہیں رکھتے! ہرگز نہیں، یہ نہایت ضروری ہے۔ کہ طلباء ہفتہ میں ایک

مرتبہ یا اگر ممکن ہو تو زیادہ مرتبہ اپنے استاد سے ملیں ۔ اس سے انہیں آپ سے دریافت کرنے اور پیچیدہ سوالات کو حل کرنے کا موقع ملے گا۔ یہ ناممکن ہے کہ ان تمام سوالات کو جو طلبا پوچھنا چاہیں گے ۔ یہاں پیشگی بیان کر دیا جائے ۔ طلبار کو حوصلہ افزائی کی ضرورت ہے جو صرف آپ ہی کر سکتے ہیں ۔ انہیں استاد کی ذاتی توجہ کی بھی ضرورت ہے انہیں جماعت میں ایک دوسرے کے ساتھ تبادلۂ خیالات کی بھی ضرورت ہے ۔ انہیں ذاتی اور تمدنی زندگی میں بھی تصورات کا اطلاق کرنے میں مدد کی ضرورت ہے اس کورس کو سکھانے میں آپ کی مدد کے لئے درج ذیل چند اشارات دیئے جاتے ہیں ۔

۱۔ کتاب کے سبق کو خود اچھی طرح سیکھیں اس بات کا اطمینان کرلیں کہ آپ کورس کی ترتیب اور سوالات وجوابات کے طریقہ کو اچھی طرح سمجھتے ہیں آپ خود بھی " طلبار کے لئے ہدایات" کا معائنہ کریں ۔

۲۔ صحیح طلبار کو منتخب کریں ۔ طلبار کا معیارِ تعلیم میٹرک ہونا چاہیئے ۔ ایک چھوٹی جماعت کے معیار ، کا سیکھنے کا خواہش مند شخص بھی ایک کامیاب طالب علم ثابت ہو سکتا ہے ہمارا تجربہ ہے ۔ کہ تعلیمی درجہ بندی طالب علم کی قابلیت جانچنے کا صحیح پیمانہ نہیں ہے سیکھنے اور مسیح میں ترقی کی خواہش کی سب سے زیادہ ضرورت ہے ۔ طلبار یسوع مسیح پر ایمان رکھنے والے مستقل مزاج اور محنتی ہوں اگر کوئی طالب علم ابتدائی دنوں میں چھوڑ بیٹھے تو مایوس نہ ہوں ایکسٹینشن کے ذریعہ تعلیم سُست اور ناقابل طلبار کو چھانٹنے کا ایک بڑا مؤثر ذریعہ ہے ۔

۳۔ طالب علم کا ابتدائی ٹسٹ لیں تاکہ معلوم ہو جائے کہ وہ اس کتاب میں مندرجہ مسائل کے متعلق کتنا علم رکھتا ہے ۔ پھر جب آپ آخر میں وہی سوالات اسے حل کرنے کے لئے دیں گے تو آپ کو معلوم ہو جائے گا ۔ کہ اس نے کتنی ترقی کی ہے ۔

۴۔ جماعت کے پہلے اجلاس میں طلبار کو جمع کریں ۔ اور اپنی موجودگی میں ان سے طلبار کے لئے ہدایات " والے حصہ کو پُر کرائیں ۔ انہیں بتائیں کہ یہ سوال وجواب کا نیا طریقہ ہے تاکہ وہ زیادہ آسانی اور مؤثر طریقے سے سیکھیں ۔ ان پر واضح کریں ۔ کہ جواب نقل کرنے کا کوئی فائدہ نہیں ہوگا ۔ اس سے انہیں نقصان ہوگا ۔ بعد ازاں زبانی طور پر جانچیں ، کہ وہ ہدایات

کو سمجھ گئے ہیں یا نہیں۔

۵۔ مطالعہ کرنے میں طلباء کی راہنمائی کریں۔ انہیں بتائیں کہ ہر روز ایک خاص وقت پر مطالعہ کرنے کا کیا فائدہ ہے۔ انہیں اس بات سے بھی آگاہ کریں کہ وہ ہر روز اوسطاً ایک گھنٹہ پانچ دن مطالعہ کریں۔ تاکہ ایک ہفتہ کا کام ختم ہو جائے' لیکن چونکہ ہر طالب علم دوسرے سے مختلف ہوتا ہے۔ وہ اپنی مرضی کے مطابق بھی عمل کر سکتے ہیں۔ اس بات کا اطمینان کر لیں۔ کہ وہ اس کتاب میں اشارات کو سمجھتے ہیں اور بائبل میں سے حوالجات نکال سکتے ہیں۔ انہیں بتائیں کہ وہ ہر کلاس میں اپنی کورس کی کتاب اور بائبل لائیں۔

۶۔ ان کے لئے کورس کا خاکہ دہرائیں (سبق کے عنوان کو فہرست مضامین میں دیا گیا ہے۔) طلباء کو پہلے ہفتہ کے لئے پہلا سبق دیں۔ اور اگر خاص ہدایات دینی ہوں تو وہ بھی دیں اگر طلباء جماعت کی صورت میں کچھ کام کریں تو اچھا ہو گا۔ اس طرح وہ طریقہ کار کو سمجھ جائیں گے۔ شاید پہلا سبق آپ کو پہلے ہفتہ کے لئے کچھ زیادہ دکھائی دے۔ ممکن ہے آپ اسے دو ہفتوں پر تقسیم کرنا چاہیں گے۔

۷۔ وہ طلباء جو بی۔ڈی کا ڈگری کورس کرنا چاہتے ہیں۔ انہیں بتائیں کہ "ڈگری طلباء کے لئے مزید سبق" کے حصہ کو کیسے کرنا ہے۔ انہیں ڈگری حاصل کرنے کے لئے دیگر طلباء کی نسبت زیادہ کام کرنا ہو گا۔

۸۔ ایک ہفتہ بعد پہلا اجلاس منعقد کریں۔ شروع میں طلباء کا دس منٹ کے لئے مختصر سا ٹسٹ لیں۔ (ٹسٹ، درمیانی امتحان اور آخری امتحان کے پرچے مصنف سے حاصل کئے جا سکتے ہیں۔) ایک مختصر ٹسٹ ہر ہفتہ کے شروع کے اجلاس میں لیا جائے گا۔ کورس کے درمیانی عرصہ میں پینتالیس منٹ کا امتحان لیا جائے، گیارہ اسباق کے اختتام پر پینتالیس منٹ کا امتحان لیا جائے۔

۹۔ ہفتہ وار ٹسٹ کے بعد پہلے سبق کی نظر ثانی کریں جسے طلباء تیار کر چکے ہیں۔ اس بات کا خیال رہے۔ کہ آپ خود اس سبق کو اچھی طرح سمجھ گئے ہیں تاکہ طلباء کو اس کا لُب لُباب بتا سکیں۔ اس بات کا بھی اطمینان کر لیں۔ کہ آپ نے خاص جماعت کے سوالات جو کہ اسباق میں ادھر اُدھر بکھرے پڑے ہیں ان کے تسلی بخش جواب تیار

ر لئے گئے ہیں ۔ تمام طلباء کو انہیں گھر پر کرنا چاہیئے ۔ اور وہ صرف وہی بات لکھیں ۔ جو جماعت میں
ث کے دوران میں سامنے آئے ۔ جماعت میں طلباء سے ان خاص سوالات کے جوابات پوچھئے ۔ جن کا مقصد
معلوم کرنا ہے کہ جو کچھ انہوں نے سیکھا ہے ۔ وہ اسے کہاں تک استعمال کر سکتے ہیں ۔ اگر جواب تصحیح طلب
ہ تو اس کی درستی کر دیں ۔ تاکہ طلباء کو معلوم ہو جائے کہ صحیح جواب کیا ہے ۔ کوشش کریں کہ ان
اطلاق جماعتی ، کلیسائی اور تمدنی زندگی پر ہو ۔

ا ــــ ہر اجلاس کے بعد آئندہ ہفتہ کا کام دیں ۔ طلباء کی مطالعہ کرنے میں ہمت افزائی کریں ۔
اگر کوئی خاص مشکل پہلو ہو تو اسے بیان کریں ۔

یہ اس کورس کا ابتدائی ایڈیشن ہے ۔ دوسرے ایڈیشن کے لئے آپ کی مدد درکار
ہ ۔ مہربانی سے اپنی تجاویز ، ترمیمات اور سوالات مصنف کو ۲۷ ۔ بی سیٹلائٹ ٹاؤن رحیم یار خان
کے پتہ پر ارسال کریں ۔ اور جب آپ خدا کی سچائی کی تعلیم دیں ۔ تو خدا آپ کو برکت بخشے ۔

فہرست مضامین

انتساب ط

دیباچہ ی

طلبا کے لئے ہدایات ک

استادوں کے لئے اشارات ق

فہرست مضامین ل

متبادل فہرست اسباق

پہلا سبق

تمام دیباچہ ۵

۱۔ اس کورس کے مضامین ۵

۲۔ علم الٰہی کے مختلف مسائل کے درمیان تعلق ۱۰

خدا کا فرمان ۱۹

سوچنے کے سوالات ۱۹

خدا کے فرمان کی ابتدائی تعریف ۲۰

معلومات کے لئے حوالہ جات ۲۰

فرہنگ ۲۰

I خدا کے فرمان کا ابتدائی تعارف ۲۳

ا۔ وجود کی تشریح کا مسئلہ

۱۔ وجود

2۔ وجود کے مختلف فلسفے ۲۵

(ا) روحوں کو ماننے والے ۲۵

(ب) ہندومت ۲۶

(ج) مادی ترقی ۲۷

(د) حکومت کا کنٹرول ۲۹

(ی) نظریہ اتفاق ۳۳

(ح) اسلام ۳۴

ب۔ وجود کے مطلب کا علم ۳۶

II کتاب مقدس کی تعلیم ۴۰

ا۔ بنیادی تعلیم ۴۰

ب۔ الٰہی فرمان کی وسعت ۴۲

۱۔ خلا ۴۴

2۔ بے جان دنیا ۴۷

3۔ پودے ۵۰

4۔ جانور ۵۴

پرکھنے کے سوالات ۵۵

ڈگری طلباء کے مزید سبق ۵۸

پہلے سبق کا خلاصہ ۵۹
وجود کے فلسفیوں ملحقات ۶۱
۱۔ خدا اور شیطان کی کشمکش ۶۱
۲۔ نظریہ غیر حاضر خدا ۶۲
۳۔ بدھ مت ۶۲

دوسرا سبق

5۔ انسان ۶۸
(ا) خدا کی پوشیدہ اور ظاہر کی ہوئی مرضی ۷۰
(ب) انسان کے پہلے سے مقرر ہونے کی عام تعلیم ۷۵
(ج) نجات سے محروم رہنا
(د) پیشتر سے چنے ہوئے آدمیوں کے متعلق (برگزیدگی) ۸۸
۔ کون مخلصی پائیں گے؟ ۹۲
۔ کس طرح مخلصی پائیں گے؟ ۹۴
۔ مخلصی میں کیا کیا شامل ہے؟ ۹۸
۔ مخلصی میں کب تک ثابت قدم رہیں گے؟ ۱۰۰
6۔ عالم ارواح ۱۰۵
ج۔ الٰہی فرمان کی خصوصیات ۱۰۸
۱۔ فرمان کہتے ہیں؟ ۱۱۱
۲۔ فرمان کا انحصار کس پر ہے؟ ۱۱۴
پرکھنے کے سوالات ۱۲۲

ڈگری طلباء کے لئے مزید سبق ۱۲۹

دوسرے سبق کا خلاصہ ۱۳۰

تیسرا سبق ۱۳۳

۳۔ قربان میں کیا کچھ شامل ہے؟ ۱۴۳

۴۔ قربان کب وجود میں آیا؟ ۱۴۴

۵۔ کیا قربان تبدیل ہو سکتا ہے؟ ۱۴۵

۶۔ قربان کا انحصار کس پر ہے؟ ۱۴۷

۷۔ کیا قربان پایۂ تکمیل کو پہنچے گا؟ ۱۵۰

۸۔ قربان کا اختتام کیا ہے؟ ۱۵۲

III۔ خدا کے قربان کی مسیحی تعریف کا مطالعہ ۱۶۲

ا۔ علم الٰہی کے مطالعہ کا مقصد ۱۶۲

ب۔ سچائی کی حفاظت کرنا ۱۶۲

ج۔ عقیدہ ہمارے صلاحکار اور چارے ۱۶۳

د۔ خدا کے پاک روح سے مدد مانگیے ۱۶۴

A۔ ویسٹ منسٹر عقیدہ ۱۶۶

B۔ انتا لیشن مسائل دین ۱۷۰

C۔ نیقیائی کلیسیا کا اقرار الایمان ۱۷۲

D۔ [illegible] ۱۷۴

بحث کے سوالات ۱۹۴

تیسرے سبق کا خلاصہ ۲۰۱

ملحقات ۲۰۹

- ویسٹ منسٹر عقیدہ - تیسرا باب ۲۰۹
- 39 مسائل دین - ۱۷ مسئلہ ۲۱۳

چوتھا سبق

IV - خدا کے فرمان کی تعلیم پر اعتراضات ۲۱۰

ا۔ مسائل کے بارے میں بنیادی رویہ ۲۱۸

پہلا قدم - اپنی پابندیوں کو پہچانیں ۲۲۱

دوسرا قدم - تحریر شدہ الہام کا مطالعہ ۲۲۴

تیسرا قدم - بھیدوں کے لئے خدا پر بھروسہ رکھیں۔ ۲۲۶

ب - خدا کے فرمان کی تعلیم پر عام اعتراضات ۲۳۰

۱- یہ خدا کو گناہ کا خالق بنا دیتا ہے۔ ۲۳۰

- تجویز کردہ جواب ۲۴۳

(ا) خدا کس طرح تخلیق کر دیتا ہے۔ ۲۴۴

(ب) ثانوی ذرائع کے وسیلے سے تقرر ۲۴۵

(ج) خدا اپنے جلال کے لیے گناہ کو رد کر دیتا ہے ۲۵۰

۲- انسان کی محنت و مشقت کرنے کی تحریک کو ختم کر دیتا ہے

- تجویز کردہ جواب ۲۶۰

(ا) خدا کی پوشیدہ مرضی نہیں بلکہ ظاہر امر مرضی ہے۔ ۲۶۳

(ب) ذرائع اور نتائج دونوں میں مقررہ تعلق ہے ۲۶۵

(ج) یہ تعلیم محنت و مشقت کرنے کی تحریک دیتی ہے۔ ۲۷۰

● سبب اور نتیجہ میں مستثنیات کے بارے میں کیا خیال ہے؟ ۲۷۷

۳۔ یہ انسان کی آزاد مرضی کو ختم کر دیتا ہے۔ ۲۸۰

● مشکلات، آزادی کیا ہے؟ ۲۸۰

۔ چناؤ کی آزادی کیا ہے؟ ۳۰۱

● جواب ۳۰۳

۴۔ یہ خدا کو بے انصاف بناتا ہے ۳۱۰

● جواب ۳۱۲

(ا) خالق کا حق ۳۱۲

(ب) جس سلوک کے وہ مستحق ہیں۔ اس سے بہتر سلوک کرتا ہے ۳۱۳

(ج) خدا تمام لوگوں کو ہلاکت کی سزا دینے میں عادل ہوگا۔ ۳۱۴

(د) اگر فضل بعض میں کام کرتا ہے تو یہ بے انصافی نہیں ہے۔ ۳۱۴

(و) مثالیں ۳۱۵

(ذ) نتیجہ ۳۱۵

۵۔ اس کا مطلب ہوگا۔ کہ انسان ذمہ دار نہیں۔ ۳۱۸

● جواب

(ا) انسان خود مختار ایجنٹ ہیں نا کہ کٹھ پتلی ۳۱۸

(ب) ذمہ داری کی بنیاد ۳۱۹

ج بائبل تعلیم دیتی ہے۔ کہ انسان ذمہ دار ہے۔ ۳۲۰

(د) ضمیر کی گواہی عالمگیر ہے۔ ۳۲۱

۶۔ یہ دعا کو بے معنی بنا دیتی ہے۔ ۳۲۲

● جواب ۳۲۳

(ا) دعا کی نوعیت کے بارے میں غلط فہمی ۳۲۴

(ب) فرمان کی تعلیم دعا کو ضروری بنا دیتی ہے ۳۲۷

(ج) فرمان کی تعلیم دعا کے جواب کا یقین دلاتا ہے۔ ۳۲۷

V۔ اس تعلیم کے فوائد اور خطرات ۳۳۵

VI۔ خدا کے فرمان کے متعلق آپ کا اپنا نظریہ ۳۳۷

ا۔ اپنا نظریہ بیان کریں ۳۳۸

ب۔ اپنے نظریہ کو کلام سے ثابت کریں۔ ۳۳۹

VII۔ خدا کے فرمان کے علم کا نتیجہ ۳۴۱

ا۔ سبق نمبر ۴ پر پرکھنے کے سوالات ۳۴۱

ب۔ ڈگری طلباء کے لئے مزید سبق ۳۴۶

ج۔ پہلے چار اسباق کا خلاصہ ۳۴۷

VIII ملحقات ۔ مشہور مصنفین کے اقتباسات ۳۷۱

متبادل فہرستِ اسباق

اس کورس کو سکھانے معلوم ہوا کہ چار ہفتہ وار اسباق کیلئے بہت زیادہ کام ہے۔ یوں یہ متبادل فہرستِ اسباق آپکی خدمت میں پیش کی جاتی ہے جس میں ابتدائی چار اسباق دس نئے اسباق میں تقسیم ہیں۔

ابتدائی سبق کا نمبر	متبادل سبق نمبر	مضمون	صفحہ
پہلا	پہلا	عام دیباچہ - مسیحی ایمان کے عقائد - وجود کا مسئلہ	۱ تا ۳۶
	دوسرا	- وجود کے مطلب کا علم - فرمان پر کتابِ مقدس کی بنیادی تعلیم۔ - فرمان کی وسعت ● پرکھنے کے سوالات ● ڈگری طلباء کے لئے مزید سبق	۳۶ تا ۶۴
دوسرا	تیسرا	فرمان کی وسعت (حصہ اول) - انسان - پوشیدہ اور ظاہر مرضی - مقرر ہونے کی عام تعلیم - نجات سے محروم رہنا - برگزیدگی	۶۵ تا ۱۰۴
	چوتھا	فرمان کی وسعت (حصہ دوم) - عالم ارواح - فرمان کی خصوصیات - واحد غیر مشروط ● پرکھنے کے سوالات ● ڈگری طلباء کے لئے مزید سبق	۱۰۵ تا ۱۳۲

تیسرا	پانچواں	فرمان کی خصوصیات (جاری) — مکمل — ابدی — لاتبدیل — دائمی — یقینی — اخلاقی	۱۳۳ تا ۱۶۱
	چھٹا	فرمان کی مسیحی تعریف کا مطالعہ — مطالعہ کے مقاصد — ویسٹ منسٹر عقیدہ — انتالیس مسائل دینی — آپ کی کلیسیا کا اقرار الایمان — ارمینین نظریہ ● پرکھنے کے سوالات	۱۶۲ تا ۲۱۳
چوتھا	ساتواں	فرمان کی تعلیم پر اعتراضات — مسائل کے بارے میں بنیادی رویہ — یہ خدا کو گناہ کا خالق بنا دیتا ہے۔	۲۱۶ تا ۲۶۰
	آٹھواں	اعتراضات (جاری) — یہ انسان کی محنت مشقت کرنے کی تحریک کو ختم کر دیتا ہے — یہ انسان کی آزاد مرضی کو ختم کر دیتا ہے۔	۲۶۰ تا ۳۰۹
	نواں	اعتراضات (جاری) — یہ خدا کو بے انصاف بنا دیتا ہے۔ — اس کا مطلب یہ ہوگا کہ انسان ذمہ دار نہیں۔ — یہ دعا کو بے معنی بنا دیتی ہے	۳۰۰ تا ۳۳۴
	دسواں	اس تعلیم کے فوائد اور خطرات — فرمان کے متعلق آپ کا اپنا نظریہ — فرمان کے علم کا نتیجہ ● پرکھنے کے سوالات ● ڈگری طلبا کے لئے مزید سبق ● پہلے چار اسباق کا خلاصہ	۳۳۵ تا ۳۷۷

پہلا سبق

پہلے سبق کی فہرست

عام دیباچہ

پہلا دن

• سبق کے مقاصد

1- اس ٹرم کے مضامین
2۔ علم الٰہی کے مختلف مسائل کے درمیان تعلق

پہلا باب ۔ خدا کا فرمان

• سوچنے کے لئے سوالات • خدا کے فرمان کی ابتدائی تعریف
• معلومات کے لیئے حوالہ جات • فرہنگ

ا۔ خدا کے فرمان کا ابتدائی تعارف

دوسرا دن

(ا) وجود کی تشریح کا مسئلہ

ا۔ وجود
۲۔ وجود کے مختلف فلسفے
(ا) دو خداؤں کو ماننے والے (ب) ہندومت (ج) مادی ترقی

تیسرا دن

(د) حکومت کا کنٹرول (ھ) نظریۂ اتفاق (و) اسلام
(ب) وجود کے مطلب کا علم

2۔ کتاب مقدس کی تعلیم

چوتھا دن

ا۔ بنیادی تعلیم
ب۔ خدا کے فرمان کی وسعت

پانچواں دن

ا۔ خدا ۲۔ بے جان دنیا ۳۔ پودے ۴۔ جاندار

• دُگری طالبعلموں کے لئے مزید سبق • خلاصہ • سبق کے ملحقات

مسیحی علم الہٰی۔ حصہ دوم

عام دیباچہ

CamScanner

مسیحی علم الٰہی حصّہ دوم

عام دیباچہ

پہلا دن

پہلے سبق کے مقاصد

۱۔ آپ اس قابل ہو جائیں گے کہ پچھلی ٹرم نے جو مسائل آپ نے پڑھے ہیں، اور اس ٹرم کے اور آئندہ ٹرم کے مسائل بیان کر سکیں۔ اور ان نو مسائل کی فہرست بنا سکیں۔

۲۔ آپ اس قابل ہو جائیں گے کہ ان نو مسائل کا آپس میں تعلق بیان کر سکیں۔

۳۔ آپ اس قابل ہو جائیں گے۔ کہ چھ غیر مسیحی فلسفوں کی مختصر اور سادہ تعریف کر دیں۔

۴۔ آپ صفائی سے بتا سکیں گے۔ کہ وجود کے مطالب کی سچائی کہاں مل سکتی ہے اور کیوں صرف اسی جگہ مل سکتی ہے۔

۵۔ آپ خدا کے فرمان کی تعلیم پر ایک حوالہ دے سکیں گے

۶۔ بائبل کی تعلیم کے مطابق آپ فرمان کی وسعت وجود کے چار کونوں تک بتا سکیں گے۔

1۔ اس ٹرم کے مضامین

اس ٹرم میں ہم کلام مقدس سے جو خدا کا تحریری مکاشفہ ہے چھ دلچسپ مضامین

CS CamScanner

کا مطالعہ کریں گے۔ جو مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ خدا کا فرمان
۲۔ پیدائش
۳۔ پروردگاری
۴۔ برگشتگی
۵۔ خدا کا عہد
۶۔ مسیح درمیانی

1 آپ کو یاد ہو گا کہ پچھلے ٹرم میں ہم نے مسیحی علم الٰہی کے دو بنیادی مضامین کا مطالعہ کیا۔ جو یہ ہیں ________ اور علم الخدا۔

2 مسیحی علم الٰہی کے مختلف مضامین مسائل کہلاتے ہیں۔ اس ٹرم میں ہم ________ مسائل کا مطالعہ کریں گے۔ ________

3 شاید آپ سوچتے ہوں گے۔ کہ ہم کب مخلصی کا مطالعہ کریں گے ہم اگلے ٹرم میں مخلصی کے مضمون کا مطالعہ کریں گے۔ جس طرح پچھلے ٹرم کے دو مسائل جن کا ہم نے مطالعہ کیا۔ اس ٹرم کے چھ مسائل خدا کا فرمان، پیدائش، پروردگاری، برگشتگی ________ اور مسیح درمیانی کی بنیاد ہیں۔ اسی طرح یہ چھ مسائل مخلصی کے ________ مسئلہ کی بنیاد ہیں۔

4 یہ سب مسائل ترتیب سے آپس میں گہرا تعلق رکھتے ہیں۔ اس سے بیشتر کہ ہم اس ترتیب پر غور کریں۔ یہ ضروری ہے کہ ہمیں ان کے متعلق کچھ نہ کچھ علم ہو۔ پہلا مسئلہ جس کا ہم اس ٹرم میں مطالعہ کریں گے۔ خدا کے ازلی مقصد کو ظاہر کرتا ہے جس کے مطابق سب کچھ جو واقع ہوتا ہے اس نے مقرر کیا۔ یہ مقصد خدا کا ________ کہلاتا ہے۔

5 چھ مسائل ہیں۔ دو خدا کے دو بڑے کاموں کو ظاہر کرتے ہیں ایک خاص رشتہ کے متعلق بیان کرتا ہے ایک اور جلالی شخصیت کو ظاہر کرتا ہے ایک اور خوفناک واقع

کے متعلق بیان کرتا ہے مندرجہ بالا فہرست کو دیکھ کر خدا کے دو بڑے کاموں کو چنیں ________

(6) خدا کا ایک اور بڑا کام ہے ۔ جو مخلصی کہلاتا ہے جب وہ ان کاموں میں جب کا ہم اس میں مطالعہ کریں گے ۔ جمع کیا جائے تو یہ خدا کے (دیکھئے) ________ بڑے کام ہو جائیں گے

(7) اس سے پیشتر کہ کاریگر ایک عمارت کو بنانے کا کام شروع کریں ان کے پاس ایک تجویز ہوتی ہے بے شک ________ ، ________ اور ________ کے بڑے کام کرنے سے پیشتر خدا کے پاس ضرور ایک تجویز ہو گی یہ مسئلہ جو خدا کی ازلی تجویز کو بیان کرتا ہے ________ کا مسئلہ ہے

(8) اس سے پیشتر کہ کوئی چیز پیدا کی جاتی ضرور ایک ________ ہو گی یہ خدا کا فرمان کہلاتی ہے ۔

(9) یہ سمجھنا کہ پیدائش خدا کا وہ کام ہے جس سے اس نے سب چیزیں پیدا کیں آسان بات ہے خدا کا دوسرا کام جس کا ہم مطالعہ کریں گے خدا کی پروردگاری ہے یہ کام وہ کام ہے جس سے وہ تمام آنے والے کاموں کو اپنے فرمان کے مطابق وجود میں لاتا ہے ۔ پس پیدائش خدا کا ________ کا کام ہے

(10) لفظ برگشتگی بیان کرتا ہے ۔ کہ انسان کس طرح ________ میں گر گیا ۔

(11) ایک درمیانی یعنی یسوع مسیح کی اس لئے ضرورت پڑی کیونکہ تواریخ میں وہ خوفناک واقع ہوا جو ________ کہلاتا ہے ۔

(12) بیشک برگشتگی کی وجہ سے درمیانی ہی نہیں ۔ بلکہ عہد اور مخلصی بھی لازمی چیزیں بن گئیں کیونکہ برگشتگی سے انسان فطرتاً ________ ہو گئے ۔

(13) خدا کا فرمان وہ ازلی ________ ہے جس کے وسیلے سے خدا نے ________ ________ کیا ۔

(14) خدا کی پروردگاری خدا کا وہ زبردست کام ہے جس میں اپنے فرمان کے مطابق خدا ________

---

(1) کتاب مقدس (2) تجھ (3) خدا کا عہد (4) فرمان

(15) عہد کا مسئلہ اس مہربان رشتہ کی بابت ہے جو ________ نے
اپنے اور انسان کے درمیان قائم کیا۔

(16) خدا کے تین بڑے کاموں کے نام لکھیں
________ ، ________ ، ________

(17) کونسا مسئلہ ایک رشتہ کو ظاہر کرتا ہے؟ ________
کونسا مسئلہ تواریخ میں ایک خوفناک واقعہ کو بیان کرتا ہے؟ ________
کونسا مسئلہ ایک جلالی شخصیت کو ظاہر کرتا ہے؟ ________
خدا کا پہلا کام کونسا تھا؟ ________

(18) چونکہ انسان گنہگار ہیں انہیں ایک درمیانی کی ضرورت ہے فضل کا عہد جو خدا نے انسان کے ساتھ باندھا ایک درمیانی شخص طلب کرتا تھا جو ________ ہے

(19) آنے والے ٹرم میں ہم مسیحی علم الٰہی حصہ III میں مخلصی کا عمدہ تعلیم کا مطالعہ کریں گے۔ اس کی تیاری کے لئے اس ٹرم میں ہم چھ مسائل کا مطالعہ کر رہے ہیں۔ جو مندرجہ ذیل ہیں (نوٹ یہاں جواب دینے کیلئے خاص ترتیب کی ضرورت نہیں ہے)

ا: ________
ب: ________
ج: پروردگاری ________
د: ________
ہ: خدا کا عہد ________
و: ________

(20) تھوڑے سے تھوڑے الفاظ کی تبدیلی سے اس جملہ کو درست کریں۔ ÷ ÷ ÷ ÷ ÷ ÷ ÷

---

(5) پیدائش اور پروردگاری (6) یقین (7) پیدائش، پروردگاری، مخلصی (8) تجویز (9) سب چیزوں کو پیدا کرنے یا بنانے (10) گناہ (11) برگشتگی (12) گنہگار (13) تجویز (انتظام مقصد وغیرہ) سب واقع ہونے والی باتوں کو مقرر (یا ایسے الفاظ) (14) تمام آنے والے کاموں کو اپنے فرمان کے مطابق کرتا ہے

خدا کا عہد خدا کا وہ کام ہے جس سے وہ اپنے فرمان کے مطابق تمام آنے والے کاموں کو کرتا ہے ________________

____

(21) مندرجہ ذیل میں کونسے دو ایک دوسرے سے ملتے جلتے ہیں۔؟
خدا کا فرمان ۔ پیدائش ، پروردگاری ، برگشتگی ۔ درمیانی ________

____

(22) ذیل کے سلسلہ میں کونسا مسئلہ نہیں ہے ؟
خدا کا فرمان ۔ پیدائش ۔ پروردگاری ۔ برگشتگی ۔ درمیانی ________________

• آیئے اب مختلف مسائل کا جنکا ہم اس ٹرم میں مطالعہ کریں گے ۔ خلاصہ بنائیں ۔

۱۔ خدا کا فرمان :۔ خدا کی وہ ازلی تجویز ہے جس سے اس نے سب ہونے والے کاموں کا ہونا مقرر کیا

2۔ پیدائش :۔ خدا کا وہ کام ہے جس سے اس نے سب چیزوں کو پیدا کیا

3۔ پروردگاری :۔ خدا کا وہ کام ہے جس سے وہ اپنے ازلی فرمان کے مطابق سب کاموں کو کراتا ہے ۔

4۔ برگشتگی :۔ تواریخ میں وہ خوفناک واقعہ ہے جب انسان گناہ میں گر گیا ۔

5۔ خدا کا عہد :۔ رحم سے بھرا ہوا وہ رشتہ جو خدا نے اپنے اور انسان کے درمیان قائم کیا ۔

6۔ درمیانی :۔ یسوع مسیح ہے جو خدا اور انسان کے درمیان صلح کراتا ہے ۔

آیئے ان چھ مسائل میں تین اور مسائل جمع کریں دو کا ہم نے پچھلے ٹرم میں مطالعہ کیا تھا اور ایک کا ہم آئندہ ٹرم میں مطالعہ کریں گے ۔ آپ کو یاد ہوگا ۔ کہ پہلا مسئلہ کتاب مقدس ، اس تمام سچائی

____

(15) خدا (16) پیدائش ، پروردگاری ، مخلصی (17) خدا کا عہد ۔ برگشتگی ، مسیح درمیانی ۔ پیدائش

(18) یسوع مسیح (19) ا ۔ خدا کا فرمان (ب) پیدائش (د) برگشتگی (د) مسیح درمیانی (ترتیب کی ضرورت نہیں)

نہیں جانتے تو ہم اس کے فرمان اور عہد وغیرہ کے متعلق کچھ نہیں جان سکتے۔ خدا کے متعلق ہم کتابِ مقدس ہی سے معلوم کر سکتے ہیں۔

ج خدا کا فرمان اس کے بعد ہم نے خدا کے فرمان کی بابت مطالعہ کیا۔ کیونکہ ________

____

____

د ☐ ________

____

ہ ☐ ________

____

و ☐ ________

____

ز ☐ ________

____

ح ☐ ________

____

ط ☐ ________

____

(27) تمام سچائی کے سر چشمے کتابِ مقدس کا مطالعہ کر لینے کے بعد اگلا سب سے زیادہ ضروری مضمون ________ کی بابت ہے کیونکہ وہ سب چیزوں سے پہلے ہے۔

(28) خدا کی بابت مطالعہ کے بعد خدا کے ________ کی بابت مطالعہ آتا ہے۔ کیونکہ اس سے پیشتر کہ وہ کوئی چیز بناتا اس کے پاس ضرور کوئی ________ تھی

(26) (د) پیدائش (ہ) پروردگاری (و) برگشتگی (ز) خدا کا عہد (ح) مسیح درمیانی (ط) مخلصی

(۲۹) ذیل کے مسائل کو ایک معقول ترتیب دیں۔
پیدائش ۔ خدا کا فرمان ۔ کتاب مقدس ۔ خدا

(۲۶) (ج) خدا کا فرمان :۔ یہ مسئلہ خدا کے بعد اور پیدائش سے پہلے آتا ہے کیونکہ اس سے پہلے کہ تجویز ہوتی ۔ خدا تھا اور اس سے پہلے کہ کوئی چیز بنائی جاتی تجویز تھی
(د) ۔ پیدائش :۔ پس خدا کے فرمان کے بعد پیدائش آتی ہے کیونکہ خدا کے فرمان یا تجویز کا پہلا نتیجہ سب چیزوں کا خلق کرنا تھا۔
(ہ) :۔ پروردگاری :۔ انسان کی برگشتگی سے پہلے آتی ہے ۔ کیونکہ یہ خدا کے جاری رہنے والے کام کا بیان کرتی ہے جس میں وہ اپنے فرمان کو سب چیزیں پیدا کر کے اب تک جاری رکھتا ہے یہ خدا کا دوسرا کام ہے اور یہ کام خدا انسان کی برگشتگی سے پہلے بھی کر رہا تھا۔
(و) برگشتگی :۔ یہ خدا کے عہد سے پہلے آتا ہے کیونکہ یہ عہد باندھنے سے پہلے واقع ہوا ۔ عام طور پر خدا کے بارے میں یہ خیال کیا جاتا ہے کہ اس نے اس نظریہ سے عہد باندھا کہ گنہگار انسان نجات پائیں۔
(ز) خدا کا عہد :۔ برگشتگی کے بعد اس لئے آتا ہے کیونکہ اس میں خدا نے اپنے رحم کی دولت سے برگشتہ انسان کے ساتھ ایک رشتہ قائم کیا۔
(ح) درمیانی : عہد قائم ہونے کے بعد ہمارے سامنے یسوع مسیح کی شخصیت آتی ہے کیونکہ اسی نے اس عہد کو جو خدا اور انسان کے درمیان تھا ۔ عملی طور پورا کیا ۔ اگرچہ وہ خدا کے بیٹے کی حیثیت میں ازل سے موجود تھا ۔ مگر وقت کے لحاظ سے دیر سے ظاہر کیا گیا۔
(ط) مخلصی :۔ کا مسئلہ آخر میں آتا ہے ۔ اس لئے کہ مخلصی کا کام ابھی تک چلا آ رہا ہے
(۲۷) خدا
(۲۸) فرمان ۔ تجویز یا مقصد تھا۔

جبکہ پروردگاری اُس کا اپنے فرمان کے مطابق چیزوں کے واقع کرنے کا کام ہے
(درست یا غلط ؟) ____________

38) کیا برگشتگی سے پہلے خدا نے اپنی پروردگاری کے مطابق کام کیا ؟ ____________

39) خدا کی پروردگاری کا مسئلہ اُس کے فرمان کے مسئلے سے کس طرح فرق ہے ؟
____

40) اس معقول سلسلے میں آخری مسئلہ کون ہے ؟ ____________

41) وہ پہلا مسئلہ جس کا ہم اس ٹرم میں مطالعہ کریں گے۔ کونسا ہے ؟ ____________
اور اس مسئلے سے کیا مراد ہے۔ ؟ ____________
____

اب ایک ایک کر کے ان مسائل کا گہرائی سے مطالعہ کرتے ہوئے آگے بڑھیے۔ پہلا مسئلہ جس کا ہم مطالعہ کریں گے خدا کے ازلی وابدی فرمان کے متعلق ہے۔

---

30) درمیانی (عہد کے بعد آنا چاہیے) 31) خدا کا فرمان پیدائش۔ پروردگاری۔ برگشتگی۔ عہد درمیانی 32) خدا کا فرمان۔ پروردگاری 33) پیدائش۔ پروردگاری۔ مخلصی
34) وہ رحم سے معمور رشتہ جو خدا نے اپنے اور انسان کے درمیان قائم کیا 35) اس لیے کہ وہ عہد کے کام کو پورا کرتا ہے۔ اور اس سے پیشتر کہ وہ روح القدس کے وسیلے سے مخلصی کو کام میں لائے۔ اس نے خود مخلصی خرید دیا ہے) 36) کتاب مقدس خدا
خدا کا فرمان۔ پیدائش۔ پروردگاری۔ برگشتگی۔ عہد۔ درمیانی۔ مخلصی

(37) (ا) درست ہے (ب) غلط ہے (38) ہاں (39) پروردگاری بتاتی ہے کہ خدا اسطرح اپنے فرمان کے مطابق سب باتوں کے واقع ہونے کا کام جاری رکھتا ہے۔ پروردگاری خدا کا ایک کام ہے۔ جبکہ فرمان تمام کاموں کی تجویز ہے (دیا ایسے) (40) مخلصی (41) خدا کا فرمان خدا کی ازلی تجویز جس سے اس نے تمام آنے والی چیزوں کا ہونا مقرر کیا (دیا ایسے)

پہلا باب - خدا کا فرمان

١

کی بنیاد ہے جس کا ہم مسیحی علم الٰہی میں مطالعہ کرتے ہیں اس کے بعد خدا کا مسئلہ یعنی خدا کا وجود اس کی صفات اور تثلیث دوسرے تمام مسائل کی بہ نسبت زیادہ بنیادی چیز ہے۔ آنے والے ٹرم میں ہم مخلصی کے مسئلے پر بحث کریں گے، جو بتاتا ہے کہ خدا کس طرح کھوئے ہوئے انسانوں کو مخلصی بخشتا ہے کہ وہ نئے سرے سے زندگی بسر کریں۔

(23) جب ہم ان تین ٹرموں کے تمام مسائل کو ایک ساتھ رکھتے ہیں۔ تو ہمارے پاس مسائل کی فہرست بن جاتی ہے۔ ________________

(24) تین ٹرموں کا کونسا مسئلہ یا کونسے مسائل اس فہرست میں نہیں ملتا یا ملتے؟
کتابِ مقدس۔ عہد۔ درمیانی۔ برگشتگی۔ پیدائش خدا کا فرمان اور مخلصی

____

(25) خدا کے عہد کے مسئلے سے کیا مراد ہے۔

2- علم الٰہی کے مختلف مسائل کے درمیان تعلق

یہ مسائل ایک معقول ترتیب میں رکھے جا سکتے ہیں۔ کیونکہ ان کے درمیان ایک گہرا تعلق پایا جاتا ہے۔

(26) اگر ہم ان مسائل کو اینٹیں تصور کریں تو ہم نیچے سے شروع کر کے ایک دوسری کو اوپر تلے رکھ کر ایک ستون کھڑا کر سکتے ہیں نیچے دی ہوئی اینٹوں کو چنیں اور ترتیب وار رکھیں۔ تاکہ دائیں طرف ایک ستون بن جائے پھر دو .... اور سمجھائیں کہ دی ہوئی مثالوں کے مطابق ان کو اس

---

(20) (خدا کے عہد) کی جگہ پروردگاری کی چیز نجات دہندہ ہو گا (21) پیدائش اور پروردگاری (یہ دو نام ہیں) (22) خدا کا عہد

ترتیب میں کیوں ہونا چاہیئے۔ جو کچھ آپ سیکھ چکے ہیں۔ اس کے مطابق لکھیں۔

ط	
ح	
ز	
و	
ہ	
د	
ج	خدا کا فرمان
ب	خدا
ا	کتاب مقدس

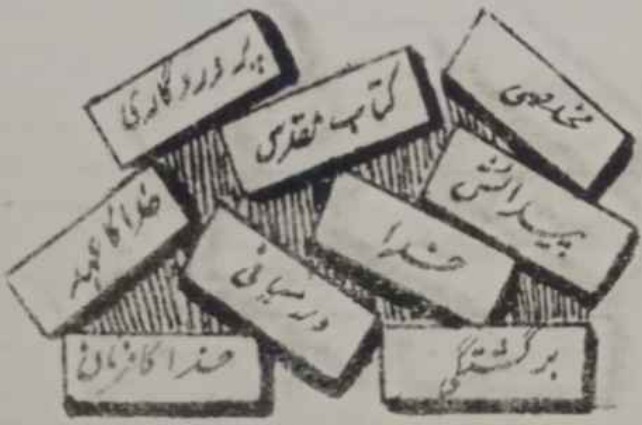

ا۔ کتاب مقدس

ہم نے کتاب مقدس کے مسئلے کا مطالعہ اس لئے پہلے کیا تھا کیونکہ یہ ان سب باتوں کی جنکا ہم علم الٰہی میں خدا اور انسان کی بابت مطالعہ کرتے ہیں بنیاد اور سرچشمہ ہے۔ کتاب مقدس نہیں تو علم الٰہی بھی نہیں ہے۔

ب۔ خدا

اس کے بعد ہم نے خدا اور تثلیث کا مطالعہ کیا کیونکہ خدا سب چیز ولات پہلے اور تمام علم الٰہی کے مطالعہ کا سب سے ضروری مسئلہ ہے اگر ہم خدا کی بابت کچھ

(23) نو (24) خدا۔ پروردگاری (25) رحم سے بھرا ہوا وہ رشتہ جو خدا اور انسان کے درمیان دا سہے دیا ایسے الفاظ)

(30) نیچے دی ہوئی فہرست میں کونسا مسئلہ غلط جگہ پر ہے؟
کتابِ مقدس - خدا - خدا کا فرمان - درمیانی - پیدائش - پروردگاری - برگشتگی
خدا کا عہد - مخلصی

(31) اس ترم کے چھ مسائل کو معقول ترتیب سے لکھیں

(32) پیدائش کے مسئلہ سے پہلے کونسا مسئلہ آتا ہے؟
اور پھر پیدائش کے بعد کونسا مسئلہ آتا ہے؟

(33) خدا کے تین بڑے کاموں کے نام لکھیں۔

(34) خدا کے عہد کا مسئلہ کونسی بات کے متعلق ہے؟

(35) کیا وجہ ہے کہ درمیانی کا مسئلہ مخلصی کے مسئلے سے پہلے آتا ہے؟

(36) جس طرح آپ پہلے کر چکے ہیں۔ بائیں طرف مسائل کو اس طرح ترتیب سے لکھیں کہ ایک ستون بن جائے
نیچے سے اوپر کی طرف لکھنا شروع کریں۔

ط	
ح	
ز	
و	
ہ	
د	
ج	
ب	
ا	

(37) ذیل میں دی ہوئی دو باتوں میں سے ایک بات چن لیں جو صحیح طور پر پیدائش اور خدا کی پروردگاری میں خاص فرق بتاتی ہے

- ا۔ پیدائش خدا کی قدرت کا اس کے فرمان کے مطابق ایک ابتدائی کام تھا جب کہ پروردگاری اس کی قدرت کا اس کے فرمان کے مطابق جاری رہنے والا کام ہے (درست یا غلط؟)
- ب۔ پیدائش وہ کام ہے جو خدا کے فرمان کے ساتھ کوئی تعلق نہیں رکھتا

(29) کتابِ مقدس - خدا - خدا کا فرمان - پیدائش

پہلا باب ۔ خدا کا فرمان

سوچنے کیلئے سوالات

1 :۔ کیا سب کچھ جو واقع ہوتا ہے وہ یونہی اتفاقاً وقوع میں آنے کا نتیجہ ہے ۔ یا خدا نے واقع ہونے والی باتوں کے واقع ہونے سے پہلے ایک تجویز بنائی ہے ؟

2 :۔ کیا سب کچھ جو واقع ہوتا ہے خدا کے جلال کے لئے اور انسان کے فائدے کے لئے ہوتا ہے یا صرف خدا کے جلال کے لئے ؟

3 :۔ کیا خدا اور شیطان کی قدرت برابر ہے ۔ اور کبھی ایک کی قدرت غالب آتی ہے اور کبھی دوسرے کی مرضی پوری ہوتی ہے ۔ ؟

4 :۔ کیا خدا اپنے ازلی ارادوں میں ناکام ہو جاتا ہے یا اپنی مرضی کو پورا کر لیتا ہے ؟

5 :۔ کیا انسان اپنی خواہش کے مطابق کام کرنے کے لئے آزاد ہیں یا ان کو اپنی مرضی کے خلاف کام کرنے پر مجبور کیا جاتا ہے ؟

6 :۔ کیا خدا کی ازلی تجویز میں یہ بات رکھی گئی کہ کن لوگوں کو نجات ملے گی ۔ اور کن کو نہیں ؟

7 :۔ کیا انسان کے گناہ آلودہ کام خدا کے فرمان میں شامل کئے جا چکے ہیں ۔ ؟

8 :۔ کیا خدا گناہ کا بانی ہے ۔

9 :۔ کیا خدا نے سب کاموں کو خود یا ان وجوہات اور نتائج کے کسی قسم کے سلسلوں کے ذریعے جو پیچیدگی کے ساتھ ایک دوسرے سے وابستہ ہیں ۔ اپنی مرضی سے پورا کرنا اپنے فرمان میں شامل کر رکھا ہے ۔ ؟

15:- خدا نے انسان کو کیوں بنایا۔ اگر انسان شروع ہی سے سزا پانے کے لیے مقرر کیا گیا ہے؟

یہ حصہ جو خدا کے فرمان کی بابت ہے، اسی قسم کے الجھن میں ڈالنے والے سوالات کی بابت بتاتا ہے۔ ان سوالات کا یہ مقصد ہے۔ کہ ان سے سوچنے کی قوت بڑھائی جائے ہو سکتا ہے آپ اس وقت جوابات نہ جانتے ہوں۔ لیکن ان اسباق کے بعد آپ جان جائیں گے۔ ان کی وجوہات اور جوابات جاننے کیلئے ہمیں چار ہفتے درکار ہوں گے۔

خدا کے فرمان کی ابتدائی تعریف

"خدا کا فرمان اس کا ازلی ارادہ (تجویز) ہے جس سے اس نے اپنی مرضی کی مصلاح سے ہر بات کو جو واقع ہوتی ہے، اپنے جلال کے لئے پیشتر ہی سے ٹھہرایا ہے۔" (مختصر سوال وجواب اور بحث بمعہ ثبوت از کتاب مقدس سوال نمبر 7)

معلومات کیلئے حوالہ جات

خدا کے فرمان کی تعلیم کا منبع بے شک بائبل ہی ہے اس لیے سب سے پہلے معلومات کے لئے بائبل کا مطالعہ کریں۔ لیکن دیگر معلومات کے لیے مندرجہ ذیل عقائد اور دوسری کتابیں دیکھ سکتے ہیں۔

1۔ ویسٹ منسٹر کا عقیدہ 3 باب 1 تا 8 حصہ (II 1-8)
2۔ سی۔ ایم۔ ایس کلیسیا کے انتالیس مسائل دین، مسئلہ 17
3۔ مسیحی علم الٰہی کی تعلیم (لوئیس برک ہاف) صفحہ 89 تا 96
4۔ دوسری کلیسیاؤں کے عقائد (ملنے پر منحصر ہیں)

فرہنگ ہر مضمون میں کچھ خاص الفاظ استعمال ہوتے ہیں جنہیں ہم بغیر

مضمون کو پڑھے اچھی طرح نہیں سمجھ سکتے۔ اس کے لئے آپ اب ان کو سرسری طور پر پڑھیں۔ مضمون کے مطالعہ کے دوران جب آپ کو مشکل الفاظ ملیں تو پھر آپ فرہنگ دیکھ سکتے ہیں۔

برگزیدگی خدا کے فرمان کا وہ کام ہے جس میں خدا ازل سے ابدی نجات پانے کے لئے کچھ لوگوں کو مقرر رکھتا اور چنتا ہے اور یقینی طور پر یہ لوگ مخلصی حاصل کرتے ہیں۔

بے جان دنیا وہ سب چیزیں جن میں زندگی نہیں ہے۔ مثلاً ہوا چٹان بارش وغیرہ

جان دار: وہ سب اشیاء جو جان رکھتی ہیں مثلاً مچھلی۔ جراثیم۔ کیڑے مکوڑے، جانور وغیرہ

خلا زمین کا اوپر کا وہ حصہ جہاں زمین کی کشش ثقل کا اثر نہیں ہوتا۔

خدا کا فرمان اس بات پر زور دیتا ہے۔ کہ خدا نے جو شہنشاہ کی حیثیت میں سب کا حاکم ہے سب واقعات کا وقوع میں آنا ازل سے مقرر کیا ہے یہ خدا کی ازلی تجویز یا مقصد یا انتظام یا مرضی ہے

د: روحوں کو ماننے والے (روحیت مظاہر) دنیا میں کچھ روحوں کی پرستش کرتے اور ان پر یقین رکھتے ہیں ان کا خیال ہے کہ ہر چیز میں ایک روح موجود ہے جس کی وجہ سے واقعات وقوع پذیر ہوتے ہیں۔

عالم ارواح وہ مقام جہاں روحیں رہتی ہیں۔ یعنی فرشتوں، مقدس روحوں اور بدارواح کا مسکن۔

حکومت کا کنٹرول (مثلاً بڑی ریاست) اس میں زیادہ اختیارات حکومت کے پاس

(8) ...جو روحوں کے مختلف چیزوں میں رہنے اور بُرے اور اچھے واقعات پر ان کا اختیار سمجھتے ہیں . ——— کہتے ہیں .

(ب) ہندو مت :- ہندو مذہب کی تعریف کرنا تقریباً ناممکن ہے۔ یہ بہت سی مختلف تعلیمات اور رسومات جو ایک دوسرے کے خلاف ہیں . کا مجموعہ ہے۔ ہو سکتا ہے . کہ یہ روحیت مظاہر کی ایک زیادہ پیچیدہ صورت مانی جاتی ہے۔ جو صدیوں سے مختلف قبیلوں کے اعتقادوں نے مل ملا کر بنا دی ہے . سب سے بڑا اعتقاد "کرم" (عمل) ہے جو انسان کے اچھے یا بُرے کاموں کا لازمی اور ناگزیر بدلہ ہے . اور اس اعتقاد کے مطابق انسان جب بُری یا اچھی زندگی گذار لیتا ہے . تو اس کے مطابق ایک نئے جسم میں دوبارہ پیدا ہو جاتا ہے (آواگون کا مسئلہ) عموماً یہ تعلیم دی جاتی ہے کہ نہ صرف مادی دنیا بلکہ خود وجود بھی محض ایک تصور ہے .

. ان کو اس خیالی دنیا کی غلامی سے رہائی پا کر اس الٰہی جوہر میں غرق ہو جاتا ہے . جو برہما کہلاتا ہے اگر وہ اس زندگی میں بھلائی کریں تو وہ اعلیٰ قسم کا جسم اختیار کریں گے . اور بالآخر وہ اس وجود کے پہیے کی زنجیروں سے خلاصی پائیں گے ان کی سمجھ میں برہما (ایسی کاملیت ہے جو شخصیت نہیں رکھتی بلکہ صرف حقیقی کاملیت ہے .

"ذات" سماج کے ان درجوں کی تقسیم ہے . جس میں انسان اپنی گذشتہ زندگی کے کاموں کے نتیجہ کے مطابق دوبارہ پیدا ہو کر جسم اختیار کرتا ہے . کچھ ذاتیں اونچی ہیں اور کچھ نیچی ہیں . اس لیئے ایک ہندو کے لئے موجودہ زندگی اس کے گذشتہ کاموں کے سبب مقرر کیا ہوا نتیجہ ہے انسان کی گذشتہ زندگی کے کام اس بات کا فیصلہ کرتے ہیں کہ آپ کی ذات کیا ہے . اور زندگی میں آپ کے ساتھ کیا کچھ ہوتا ہے . انسان کے لیئے معافی پانے کا کوئی امکان نہیں ہے اور نہ ہی اس کو زندگی کے چکر سے رہائی ہے . جب تک کہ انسان گیان ، دھیان ، اعمال یا عبادت کے ذریعے برہما (خدا) میں غرق نہ ہو جائے

(... (5) درجوں (6) خوف و بے چینی (7) مختلف چیزوں

9) روحوں کو ماننے والے جبکہ روحوں کے غضب کو ان کی پرستش کے ذریعے دھیما کرتے ہیں۔ ہندو وجود سے خلاصی حاصل کرنے کے لئے آپ کو ____________ میں غرق کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

10) ہندو کا یقین ____________ پر مقرر ہے

11) ایک ہندو کے نزدیک مادی دنیا کوئی حقیقت نہیں بلکہ ____________ ہے اداس ہے۔ ہندو وجود کے چکر سے خلاصی حاصل کرنے کے لئے اس چیز میں غرق ہونا چاہتے ہیں۔ جو ان کے نزدیک حقیقت ہے۔ (دنیا لکھیں) ____________

12) ہندو ایک ہستی والے خدا پر یقین نہیں رکھتے۔ بلکہ ایک غیر شخص کا ملیت پر جو ____________ کہلاتی ہے یقین رکھتے ہیں۔

13) ہندوؤں کا اعتقاد ہے کہ ایک شخص مختلف شکلوں (آواگون) میں پیدا ہوتا ہے اور گذشتہ زندگیوں کے اعمال موجودہ ____________ ٹھہراتے ہیں۔

14) ایک کی موجودہ ذات کو وہ ____________ کا نتیجہ کہتے ہیں۔

ج۔ مادی ترقی

(نظریۂ ارتقاء) یہ ان لوگوں کا فلسفہ ہے جو اس بات پر یقین رکھتے ہیں۔ کہ ہر چیز ترقی کی طرف گامزن ہے سب چیزیں سادہ اشکال سے ترقی کر کے پیچیدہ اشکال تک پہنچی ہیں۔ وہ کہتے ہیں۔ کہ کیمیائی عمل کے نتیجہ میں پہلے زندہ جاندار خود بخود خواہ مخواہ بنے پھر سادہ اشکال سے پودے اور جانور ترقی کر کے زیادہ پیچیدہ اشکال تک پہنچ گئے ہیں۔ اور آخر کار اس کا نتیجہ انسان ہے۔ پس وہ کہتے ہیں۔ کہ چیزوں کی سادہ اشکال پرانی ہیں۔ اور زیادہ پیچیدہ نئی چیزیں ہیں۔ یہ نظریہ اس بات کی بنیاد ہے۔ کہ سب پودے اور جانور قدیم اشکال سے ترقی کر کے اب موجودہ شکل میں ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ مادی ترقی کا یہ عمل اٹل ہے کیونکہ یہ ماحول سے مقرر ہوتا ہے۔ یہ ماحول کے ذریعے مقرر ہونے کا عقیدہ یا ایمان ہے۔

---

8) روحوں کو ماننے والے (روحیت مظاہر)

(15) بہت ساری روحیں جو مختلف چیزوں میں آباد ہیں۔ اور واقعات انہیں کی وجہ سے ہوتے ہیں۔ اس نظریہ کے ماننے والے ______ کہلاتے ہیں۔

(16) سب چیزوں کا سادہ اشکال سے ترقی کر کے عروج پر پہنچا نظریہ ______ کہلاتا ہے

(17) اٹل ترقی کا ایمان ارتقاء ہے اور اس کے ٹھہرائے جانے کا مطلب ______ ہے۔

مادی ترقی پر یقین رکھنے والے پودوں اور جانوروں کی ترقی اور نشو ونما ہی کے متعلق نہیں بتاتے بلکہ معاشرہ کے متعلق بھی ایسا ہی سوچتے ہیں۔ بہت سے ماہرین یہ کہتے ہیں - کہ انسان بھی بتدریج ترقی کرتے ہوئے یہاں پہنچ جائیگا کہ وہ ایک قسم کا دیوتا ہوگا۔ بالکل اسی طرح معاشرہ بھی بتدریج ترقی کرتے ہوئے زمین پر جنت بن جائے گا۔ جیسے جیسے انسان زیادہ سے زیادہ قابل اور عقل مند ہوتا جائیگا۔ اس پر تقریباً سب غیر مسیحی مغربی لوگ یقین کرتے ہیں۔ یہ نظریہ سائنس اور علم کے ہر میدان میں ترمیم شدہ طریقوں سے پھیلا ہوا ہے۔ کمیونزم (اشتمالیت) کی بنیاد اسی نظریہ پر ہے۔

(18) نظریہ مادی ترقی کا بنیادی یقین ہے۔ کہ ہر چیز ______ ہے۔

(19) ہندو مت کا اس بات پر یقین ہے کہ مقرر ہونا ______ سے ہے۔ جبکہ نظریہ مادی ترقی کا خیال ہے کہ مقرر ہونا ______ سے ہے۔

(20) ہندوؤں کا خیال ہے۔ کہ وجود ______ کی ایک جھیل ہے جبکہ ان کے نزدیک حقیقت ______ ہے جس میں غرق رہ کر بچ سکتے ہیں۔

(21) نظریہ مادی ترقی کے ماننے والوں کا خیال ہے۔ کہ انسان تمام جانداروں میں سے سب سے پیچیدہ اور یوں سب سے نیا جاندار ہے۔ اس نظریے کے بہت سے ماننے والوں کا خیال ہے کہ وہ انسان ہی بتدریج ترقی کرتے ہوئے ایک قسم کا ______ نہیں بن جائے گا۔ بلکہ معاشرہ بھی بتدریج ترقی کرتے زمین پر ایک جنت بن جائے گا۔

(22) ہر طرف بے انصافی، جنگ، ظلم اور بیماریاں بڑھتی جارہی ہیں۔ سائنس دان ہمیں بتاتے ہیں

(9) برہما (10) گذشتہ زندگیوں کے اعمال (11) تصور (یا خیالی چیز) - برہما (12) برہما

(13) ذات اور حالات (14) گذشتہ زندگیوں کے اعمال

کہ رفتہ رفتہ دنیا کا سارا ماحول بگڑتا جارہا ہے۔ ایسی حقیقتوں کی روشنی میں نظریہ ارتقاء کیوں قابلِ قبول نہیں ہے

اپنا جواب لکھیے	جماعت کا جواب

(۹) حکومت کا کنٹرول

(ضابطۂ ریاست) حکومت کا کنٹرول اتنا ہی پرانا ہے۔ جتنی انسانی حکومت اور اتنا ہی نیا ہے جتنے کہ نئے نظریے، اشتراکیت، سرمایہ دارانہ نظام اور کمیونزم ہیں۔ حکومت کا کنٹرول ریاست کی قابلیت پر زور دیتا ہے۔ کہیں ریاست جمہوریت، بادشاہت یا ایک وطن، انسان حکومت کی شکل اختیار کرتی ہے بہت سے لوگ جو وجود کے مسائل کو حل کرنے اور سمجھنے کی کوشش میں تھے۔ مایوس ہو کر بے بس ہو گئے اور اب وہ کسی ریاست کو قادرِ مطلق ٹھہرا کر سیاسی نجات حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ اپنی ذاتی قابلیت سے مایوس ہو کر وہ زندگی کو تبدیل کرنے کے لئے حکومتی ماہرین کی مدد چاہتے ہیں۔ وہ مذہبی نجات کو رد کرتے ہوئے سیاست میں امن، ترقی اور انصاف کا سنہری دور تلاش کرتے ہیں۔ اس کے نتیجہ میں تمام دنیا میں زندگی اور معاشرہ کے پہلوؤں پر ریاست کا اختیار بڑھتا جارہا ہے۔ مرکزی حکومت کے اختیارات بڑھتے جارہے ہیں۔ بہت سے لوگ سماجی نجات کے لئے حکومت کے ماہرین کی طرف متوجہ ہیں۔ حکومت کا کنٹرول اپنا اعتقاد مرکزی حکومت پر رکھتا ہے ان کا ایمان حکومتی ضبط اور تجویزوں پر ہے۔ وہ مانتے ہیں کہ زندگی کے معاملات ریاست کے مقرر کردہ

---

(۱۵) روحوں کو ماننے والے (روحیت مظاہر) (۱۶) مادی ترقی (نظریۂ ارتقاء) (۱۷) ماحول

(۱۸) پیچیدگی کی طرف ترقی کرتی (۱۹) گذشتہ زندگیوں کے اعمال - ماحول (۲۰) خیالات یا تصور ابرہما (۲۱) خدا یا دیوتا

اصولوں پر مبنی ہیں ۔ زندگی میں جب کوئی معاملہ غلط ہو جاتا ہے ۔ تو ذاتی ذمہ داری سے اپنے آپ کو بری کرتے ہوئے لوگ حکومت پر الزام دھرتے ہیں ۔

ہر انسان کی طرح ماہرین بھی گنہگار ہیں ۔ حکومتیں اس لیے ناکام ہو جاتی ہیں ۔ اور ہوتی رہیں گی ۔ کیونکہ وہ گناہ آلودہ اور محدود سمجھ والے انسان کے ہاتھ میں ہیں ۔ تاریخ کا یہ اٹل سبق ہے کہ جتنا زیادہ اختیار مرکز میں لایا گیا ۔ وہاں اتنی ہی سیاسی اور سماجی برائیاں بڑھتی گئیں ۔

(23) سب فلسفے کسی نہ کسی قسم کے مقرر ہونے پر ایمان رکھتے ہیں ۔ مادی ترقی ________ کے ذریعے مقرر ہے ۔ روحوں کو ماننے والے ________ کے ذریعے ہندو ________ کے ذریعے حکومت کا کنٹرول ________ کے ذریعہ

(24) ہندومت میں برہما کو خدا کی جگہ دی جاتی ہے روحوں کو ماننے والے روحوں کو خدا کی جگہ دیتے ہیں، جبکہ مادی ترقی پر یقین رکھنے والے مضافات (ماحول) کو ایک قسم کا خدا سمجھتے ہیں ۔ حکومت کے کنٹرول میں ان ماہرین جو حکومت چلاتے ہیں ۔ ________ سمجھا جاتا ہے ________

(25) اس بات کا یقین کہ حکومت کو زندگی کے معاملات حل کرنے کے لئے زیادہ سے زیادہ کنٹرول اور اختیارات دینا ________ کہلاتا ہے ۔

(26) حکومت کا کنٹرول اس وجہ سے ناکام ہے کیونکہ سب آدمی ________ ہیں ۔

حکومت کے کنٹرول کے اس بڑے فلسفے میں بہت سی اقسام اور خیالات ہیں تقریباً سب موجودہ سیاسی نظریات بھی اسی فلسفے کے تحت ہیں ۔ موجودہ اشتراکیت کمیونزم اور سرمایہ دارانہ نظام اسی کے تحت چل رہے ہیں ۔ یہ سب نظریات کسی نہ کسی نقیب کے ذریعے سیاسی طریقوں سے امن اور فروغ پانا چاہتے ہیں ۔

(27) ہٹلر حکومت کے کنٹرول کا قائل تھا ۔ کیا آپ ضابطہ ریاست کی مزید جدید مثالیں،

سوچ سکتے ہیں؟ ____________	جماعت ____________

کمیونزم بنیادی طور پر حکومت کا کنٹرول ہی ہے۔ اس جدید زمانہ میں یہ نظریاتی طور پر نظریہ مادی ترقی سے لیا گیا ہے۔ کمیونسٹوں کا کہنا ہے۔ کہ تاریخ طبقاتی لڑائیوں کا نتیجہ ہے اور آخر اس کا نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ محنت کش طبقہ ساری دنیا میں امر ہوگا۔ وہ کہتے ہیں۔ کہ معاشرہ بھی انقلابی سلسلوں سے تبدیل ہو جائے گا۔ پھر ایک غیر طبقاتی معاشرہ ظہور میں آئے گا۔ جس میں سب کچھ کثرت سے حاصل ہوگا۔ کمیونزم کی شاندار فتح کے نتیجہ میں زمین پر ایک جنت ہوگی۔ حالانکہ وہ کہتے ہیں۔ کہ یہ ضرور خواہ مخواہ ہو جائیگا۔ مگر پھر بھی وہ انقلاب کے ذریعے سے خود لانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ وہ تربیت یافتہ انقلابی کمیونسٹوں کے ذریعے انقلاب لانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ یہ کمیونسٹ پارٹی کے سربراہوں کے ذریعہ مقرر رہے جہاں کہیں کمیونزم کی حکومت یا ضبط ہے۔ وہاں زندگی کے ہر پہلو پر پارٹی کا کنٹرول ہے پارٹی کے سربراہ وہی حقیقت میں حکومت اور ریاست ہیں۔ ان کے خیال میں وہی صرف اس قابل ہیں۔ کہ ملک کے معاملات کے فیصلہ کریں۔ وہ اپنے آپ کو دیوتا ٹھہراتے ہیں۔ کمیونسٹ نظریہ کے مطابق تہذیبی معاملات کو ٹھہرانے والی کمیونسٹ پارٹی ہے۔

(28) نہ ہی نظریہ مادی ترقی حکومت کا کنٹرول، کمیونزم، روحوں کو ماننے والے اور نہ ہی ____________ وجود کے مسائل کو حل کر سکتے ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ موجودہ دور میں آدمی جو ان نظریات پر یقین رکھتے ہیں مایوسی کے کنارے کی طرف جا رہے ہیں۔ یہ سب نظریات مایوسی کی طرف لے جاتے ہیں۔ کیونکہ ان کے راہنما

---

(23) ماحول، روحوں، گذشتہ زندگیوں کے اعمال، حکومت کے کنٹرول (24) دیوتا یا خدا
(25) حکومت کا کنٹرول (ضابطہ ریاست) (26) گنہگار یا محدود سمجھ والے

آدمی ہیں اور وہ ایک شخص یا ایک ہستی والے خدا پر یقین رکھنے کی بجائے ________ پر یقین رکھتے ہیں۔

(29) کمیونزم میں ٹھہرانے والا ________ ہے۔

(30) کمیونزم حقیقت میں نظریہ مادی ترقی میں سے لیا گیا ہے مگر یہ ________ کی شکل میں عمل کرتا ہے

(31) نظریہ مادی ترقی عام طور پر کمیونزم سے مختلف ہے کیونکہ اس میں آہستہ اور بتدریج ترقی ہوتی ہے مگر کمیونسٹ تہذیب کو ________ کے ذریعے تبدیل کرنے کے قائل ہیں۔

(32) حکومت کے کنٹرول کو ماننے والے اس بات پر یقین رکھتے ہیں۔ کہ معاشرہ آہستہ آہستہ ________ کے ذریعے تبدیل ہو جائے گا۔

(33) جو نظریات زمین پر امن اور ایک قسم کی جنت کے قائل ہیں وہ حکومت کا کنٹرول، کمیونزم اور ________ ہیں۔

(34) کونسا نظریہ انقلابی ترقی پر یقین رکھتا ہے؟ ________

(35) کونسے دو نظریے تسلیم کرتے ہیں۔ کہ حکومت ٹھہرانے والی ہے؟ ________

---

(36) کونسے نظریے کے مطابق سب عناصر خاص کر انسان کی اٹل ترقی ایک دوسرے کے ساتھ باہم مل کر اثرات پیدا کرتا ہے؟ ________

(37) کونسے دو نظریے ہیں جن میں ہر چیز انسان کے ہاتھ میں ہے؟ ________

---

(27) (جماعت)

ڈ، نظریہ اتفاق

بہت سے جدید انسان وجود کے موجودہ کوشش کن فلسفوں سے کہ حقیقت کیا ہے اور یہ واقعات کیوں ہوتے ہیں مایوس ہیں۔ وہ کسی چیز کے مقصد اور وجہ کو نہیں دیکھتے۔ وہ یہ کہتے ہیں کہ ہر چیز سادہ طور پر اتفاقیہ ہو جاتی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جو کچھ واقع ہوتا ہے اس کے پیچھے نہ ہی تو کوئی (منصوبہ (حکم، مقصد) اور نہ ہی خدا ہے۔ یہ جدید فلسفیوں میں سے ایک ہے۔ جدید آدمی اپنی عقل پر یقین رکھتا ہے لیکن حقیقت میں وہ محدود سمجھ کا مالک، اور مجموعی طور پر گنہگار بھی ہے۔ یہ عجیب نہیں کہ وہ کسی ایسے نتیجہ پہ پہنچے! یہ اتفاق کے ذریعہ ٹھہرانا ہے۔

(38) روحوں کو ماننے والے، ہندومت، نظریہ مادی ترقی، کمیونزم اور حکومت کے کنٹرول کو ماننے والے کم از کم مانتے ہیں۔ کہ ہر چیز کے پیچھے کوئی وجہ ہے۔ نظریہ اتفاق کے ماننے والے کس طرح اس بات کو ختم کرتے ہیں۔ کہ وجود ________ نہیں رکھتا

(39) نظریہ اتفاق کیسے وجود کے دوسرے نظریوں سے ملتا ہے اور دوسرے نظریات کی بہ نسبت کتنا مختلف ہے؟ (انکو کس نے بنایا؟) ________

____

(40) اس دور میں بھی کچھ لوگ اپنی کمزوریاں اور گناہ محسوس کرتے ہیں۔ لیکن وہ کامیابی کی امید سے محروم رہ جاتے ہیں۔ اس لئے کہ ان کے نظریے انسانی نظریے ہیں۔ بالآخر انسانی نظریہ کا نتیجہ ________ ہے۔

(41) کونسے فلسفے میں ٹھہرانا یا مقرر کرنا۔ گذشتہ زندگی کے اعمال پہ ہے۔ ________

(42) نظریہ اتفاق میں ٹھہرانا یا مقرر کرنا ________ کے ذریعے ہے۔

---

(28) ہندومت - انسانی فلسفوں (یا انسانی عقل یا سمجھ) (29) کمیونسٹ پارٹی (خاص کر پارٹی کے راہنما) (30) حکومتی کنٹرول کے نظریہ (ضابطہ ریاست) (31) انقلاب (32) حکومت کے کنٹرول یعنی تجویز اور قانون (33) مادی ترقی کا نظریہ (نظریہ ارتقا) (34) کمیونزم (35) حکومت کے کنٹرول کا نظریہ اور کمیونزم (36) مادی ترقی (نظریہ ارتقا) (37) ہندومت، کمیونزم۔ حکومت کا کنٹرول (دو پچن ہیں)

تیسرا (د)

(ح) اسلام

وجود کا اسلامی نظریہ کئی طریقوں سے مسیحی نظریہ کی مانند ہے لیکن یہ نظریہ اس بات میں پوری طرح مسیحی نظریہ کی مانند نہیں ہے اسلامی نظریہ سکھاتا ہے کہ سب باتیں چاہے اچھی ہوں یا بُری پہلے سے مقرر ہو چکی ہیں ۔ اور وہ لاتبدیل ہیں ۔ عملی طور پر یہ نظریہ سکھاتا ہے کہ خدا اپنی قدرت کے ذریعے من مانی کرتا ہے ۔ کیونکہ اسلام میں خدا اپنی قدرت کو اپنی مرضی کے مطابق استعمال کرتا ہے ۔ دیگر باتوں اور وسائل کے زور سے اس میں نرمی پیدا نہیں ہوتی اور نہ ہی خدا کی اچھائی باپ کی حیثیت اور مخلصی سے کچھ بن سکتا ہے ۔ یوں ایک مسلمان کی زندگی کا عملی نتیجہ قسمت ہی ہے کوشش اور وسائل کو نظر انداز کرتے ہوئے بہت سے مسلمان زندگی اور موت ، صحت اور بیماری کو قسمت میں لکھی ہوئی بات قبول کرتے ہیں ۔ وہ لگاتار یہی سناتے ہیں کہ یہ اللہ کی مرضی ہے ۔ درحقیقت وہ اپنے شخصی وعدوں کے ساتھ جو وہ اکثر کرتے ہیں ۔ " انشاءاللہ " لگا لیتے ہیں ۔ اور اس سے سچ مچ ان کا یہ مطلب ہے ۔ کہ اگر وہ اپنے وعدہ پر قائم نہ رہیں تو وہ اپنی ذمہ داری سے بری ہیں ۔ اللہ کی مرضی کی مانتی پر زور دیتے ہوئے وہ خدا کی شخصیت کو نظر انداز کر دیتے ہیں ۔ ڈاکٹر زویمر کہتے ہیں کہ " اسلامی تعلیم میں خدا کی قدرت کاملہ اس قدر مکمل ہے ۔ کہ مخلوق کے سب کام اور کوشش اس سے خارج ہیں ۔ اگر کچھ آزادی دی گئی ہے ۔ تو وہ صرف لفظ (Kasb) کے تحت ہے ۔ یعنی انسان کے اپنے طور پر ایک کام کا صحیح ہونا جس کو بالآخر وہ خدا کی مرضی کا ایک حصہ جان کر عمل میں لانے پر مجبور ہوتا ہے " ۔ (QUOTED IN BOETTNER, LORAINE THE REFORMED) اسلام میں ٹھہرایا جانا (DOCTRINE OF PREDESTINATION) خدا کی من مانی قدرت پر منحصر ہے

(43) اسلام کم از کم اس بات کا اعلان کرتا ہے کہ خدا کل دنیا پر ایک دانشمند اور عظیم ترین اختیار رکھنے والا ہے بہرحال چونکہ خدا کی قادر مطلق اور من مانی مرضی کو مانتے ہیں ۔ اس لئے زندگی کا نظریہ انہیں قسمت ہی کی طرف لے جاتا ہے ۔ بجائے اس کے کہ وہ اپنے اعمال کی ذمہ داری

---

(38) کوئی اور مقصد (39) اسی لئے کہ یہ انسانوں نے بنائے ہیں ۔ اور مختلف اس لئے ہے کہ وہ وجود کا کوئی مقصد تسلیم نہیں کرتے ۔ (40) ناامیدی یا مایوسی (41) مذمت (42) اتفاق

کو قبول کریں وہ ۔ یہ اللہ کی مرضی ہے ۔ کو بار بار دہرانے سے ________ پر ذمہ داری دھرتی ہے۔

(44) چار غیر مسیحی نظریات کے نام بتائیں۔ ________

____

(45) مسیحیت میں ٹھہرانے والا ہمارے خداوند یسوع مسیح کا مہربان قدوس باپ ہے۔ اس کے برعکس اسلام میں ٹھہرایا جانا خدا کی من مانی پر ہے جس میں مسیحیت جیسا زور خدا کے ________ پر نہیں ہے۔

(46) مختصر طور پر نظریہ مادی ترقی کو بیان کریں۔ ________

____

____

(47) یہ کونسے نظریہ کے ماننے والوں کا خیال ہے کہ زندگی کے وجود سے خلاصی پائیں۔

____

(48) اگر ہم وجود کا وہ حقیقی تسلی بخش فلسفہ چاہتے ہیں جس میں وہ سب جو اس نیک پاک قادرِ مطلق باپ کی مرضی کے مطابق واقع ہوتا ہے۔ اور جس نے اپنی محبت اپنے بیٹے کے وسیلے سے ظاہر کی تو ضروری ہے کہ جو کچھ ________ میں سکھایا گیا ہے اس کی طرف رجوع کریں۔

(49) گناہ اور نقصان دہ واقعات کے سمجھنے میں اسلام لوگوں کو کس طرف لے جاتا ہے؟

____

(50) نظریہ اتفاق کے ماننے والوں کا یقین ہے کہ وجود کو سمجھنے کے لئے کوئی متعدد ________ نہیں ہے۔

(51) ماحول سے ٹھہرایا جانا ________ کہلاتا ہے

(52) ہندو مت کے نزدیک ٹھہرایا جانا ________ کے ذریعے ہے

(53) روحوں کو ماننے والوں کے نزدیک ٹھہرایا جانا ________ منحصر ہے

____

(43) خدا یا اللہ

____

(54) اسلام کے ماننے والوں کا اعتقاد ہے کہ ٹھہرایا جاتا ______ پورا ہے

لیکن ہم وجود کے مطلب کا علم اور مقصد کہاں تلاش کر سکتے ہیں؟ اسکو تلاش کرنے کے لئے اگلے حصہ کی طرف بڑھیں اگر آپ وجود کے تین اور فلسفوں میں دلچسپی رکھتے ہیں۔ تو سبق کے آخری ملحقات کو دیکھیں۔

ب وجود کے مطلب کا علم

اب تک جتنے فلسفوں کا ہم نے مطالعہ کیا ہے وہ ان لوگوں کی کوششوں کا نتیجہ ہیں۔ جنہوں نے وجود کو سمجھانے کے لیئے اپنی عقل کو استعمال کیا ہے۔ اور جو زندگی کے تجربوں کو سمجھانے کی کوشش کرتے آرہے ہیں۔ ان میں سے کچھ تو جمع کی ہوئی کہانیاں اور روایات ہیں۔ لیکن جب لوگ مطلب کو جاننے کی تلاش شروع کرتے ہیں۔ تو کہانیوں اور روایات کے جمع کرنے کا کام بھی ساتھ ہی شروع ہو جاتا ہے۔ وہ سب یہ سوچتے ہیں۔ کہ انسان خدا کی مدد کے بغیر خود سچائی ڈھونڈ سکتا ہے۔

(55) پچھلے ٹرم میں ہم نے مکاشفہ کی تعلیم اور خدا کی تعلیم کے مطالعہ میں زندگی کا مطلب دریافت کرنے کے اس طریقہ کو غلط ثابت کیا۔ آپ کو یاد ہے کہ تین قسم کے مکاشفے ہیں۔

______ مکاشفہ خاص مکاشفہ اور ______

(56) اسی بات کے مطالعہ سے ہم ان چیزوں کی بابت جو خدا نے بنائی ہیں اور ان

---

(44) ہندومت، اسلام، نظریہ مادی ترقی، کمیونزم، روحوں کو ماننا، نظریہ اتفاق، حکومت کا کنٹرول (چار چیزیں) (45) مہربان ہونے یا خدا کی محبت دیا ایسے، (46) صفحہ ۷ پر تعریف دیکھیں (47) ہندومت (48) بائبل (49) اللہ کی من مانی قدرت یا مرضی کی طرف (50) مقصد (51) نظریہ مادی ترقی (52) گذشتہ زندگیوں کے اعمال (53) روحوں کے لشکر کی مرضی پر

چیزوں کی بابت جو واقع ہوتی اور ______ مکاشفہ کہلاتی ہیں کیا سیکھ سکتے ہیں؟ ہم نے سیکھا کہ دو باتیں اس مکاشفہ کو سمجھنے کے لیے رکاوٹ کا سبب ہیں۔

(57) اگرچہ خدا جس نے سب چیزیں پیدا کیں۔ اور سب چیزوں کا انتظام کیا لامحدود خدا ہے۔ پھر بھی انسان ______ ہے۔

(58) خدا سب چیزوں کو جانتا ہے لیکن انسان سب چیزوں کو ______

(59) یہ ضروری بات ہے کہ انسان خدا کے مقصد اور اس کے ازلی انتظام کی بابت کچھ جانے تاکہ وہ عام مکاشفہ کو سمجھ سکے اور یوں وجود کا مطلب سمجھ آئے۔ لیکن چونکہ انسان اپنی سمجھ اور علم میں محدود ہے وہ بغیر مدد کے خدا کے ______ کو نہیں جان سکتا۔

(60) انسان کی محدود فطرت کی وجہ سے اس میں صرف سمجھ ہی کی کمی نہیں ہے۔ لیکن اس پہ ایک اور چیز کا بھی بڑا گہرا اثر پڑا ہوا ہے۔ ہم نے عام مکاشفہ کے مطالعہ میں سیکھا تھا کہ انسان جان بوجھ کر اس مکاشفہ کا غلط بیان کرتا ہے۔ اس لئے کہ وہ ایک ______ فطرت کا مالک ہے۔

(61) انسان صرف محدود ہی نہیں۔ بلکہ وہ گنہگار بھی ہے۔ اور تعجب کی بات نہیں کہ گناہ آلودہ انسان نے خود اپنی اندھی عقل سے وجود کے ایسے غیر تسلی بخش فلسفے (روحوں کو ماننے والے مادی ترقی وغیرہ) ایک اور اصولی مسئلہ بتائیں۔) ______ ______ بنا لیے ہیں۔

(62) آپ کو یاد ہے کہ انسان جان بوجھ کر عام مکاشفہ کی سچائی کو دباتا ہے اس لیے کہ ______ ہوتے ہوئے وہ سچائی پسند نہیں کرتا۔

(63) انسان اپنے آپ وجود کا حقیقی مطلب تلاش نہیں کر سکتا۔ اس لئے کہ ______ اور ______ ہے

(64) بے شک خدا وجود کا حقیقی مطلب جانتا ہے وہ اپنے انتظام اور مقصد کو سمجھتا ہے

---

(54) اللہ کی من مانی قدرت۔ یا مرضی پہ ہے (55) عام۔ لکھا ہوا مکاشفہ

فرمان -

~~تیں اور کم سے کم ایک شہری کے پاس اور شہری کو اپنے مسائل کے حصول کے لئے حکومت کا تابع~~

ہونا پڑتا ہے۔

مرضی (خدا کی) اس میں اس بات پر زور دیا جاتا ہے۔ کہ فرمان خدا کی آزاد مرضی اور خود مختار مرضی کے مطابق ہے (یہ اس کے نیک ارادے اور اکثر مصلحت کے ساتھ ادل بدل کر استعمال ہوتا ہے۔ (مثال کے طور پر اس کے ارادہ کے مطابق جو اپنی مرضی کی مصلحت سے)) بائبل میں خدا کی مرضی کے دو پہلو دکھائے گئے ہیں۔ علم الہٰی کے ماہر مختلف طریقوں سے اسے خدا کا پوشیدہ یا خدا کی ازلی مرضی اور خدا کی ظاہر کی ہوئی یا ہدایتی مرضی کہتے ہیں۔

پوشیدہ مرضی خدا کے ازلی فرمان کی طرف اشارہ کرتی اور اس کا بیان کرتی ہے جو خدا کے جلال کیلئے ہے وہ جو خدا کے لئے اچھا ہے یہ بے خطا مرضی ضرور اور یقینی واقع ہوتی ہے ہدایتی مرضی خدا کے دنیاوی شریعت کی طرف اشارہ کرتی ہے یہ خدا کے قوانین ہیں۔ احکام انسان کو ان کے اعمال میں رہنمائی کرنے کیلئے دئے گئے ہیں۔ یہ ظاہر کی ہوئی مرضی اس کا بیان کرتی

ہے جو انسان کے لئے اچھا ہے جب انسان اس ظاہر کی ہوئی مرضی کے مطابق چلتے ہیں۔ تو وہ فائدہ اٹھاتے اور برکات پاتے ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ خدا کی ظاہر کی ہوئی یا ہدایتی مرضی ناکام ہو جائے لیکن خدا کی پوشیدہ مرضی کبھی ناکام نہیں ہوتی یہ الہٰی مرضی کے دو پہلو ہیں۔

مقرر کرنا:- یہ الفاظ خدا کے اس کام یا مقصد پر زور دیتے ہیں جن سے خدا واقعات کو اس سے پیشتر کہ وہ واقع ہوں۔ ان کا واقع ہونا مقرر کرتا ہے۔ (تقدیر فرمان تجویز کرنا اور ٹھہرانا اکثر مقرر کرنا کی جگہ استعمال کئے جا سکتے ہیں۔)

مقدر جو کچھ خدا نے ازل سے انسان کے لئے مقرر کیا ہے۔

مصلحت یہ لفظ اس بات پر زور دیتا ہے کہ خدا کا فرمان اس کے اپنے ہی دانا، واحد فی التثلیث فطرت کی صلاح پر مبنی ہے۔

نباتات وہ چھوٹے اور بڑے پودے جو دنیا میں موجود ہیں۔

نجات سے محروم رکھنا یہ الفاظ اس حصہ کی طرف اشارہ کرتے ہیں جس میں برگشتہ انسان نجات پانے کے لئے نہیں بچتے اور صحیح طور پر نظر انداز کئے جاتے ہیں۔ اور اپنے گناہوں کی وجہ سے خدا کے ابدی قہر اور غضب کے لئے مقرر کئے جاتے ہیں۔

نظریۂ ارتقاء (مادی ترقی)، وہ نظریہ جس کے مطابق مادے میں نشوونما اور تبدیلی ہوتی رہتی ہے اور مادی اشیاء ترقی کرتی رہتی ہیں۔

نظریۂ اتفاق:- کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ ہر چیز اتفاقاً ظہور میں آتی ہے یعنی انسان کا پیدا ہونا مرنا یا حادثات وغیرہ

وجود:- زندگی، ہستی، جسم، بدن، ذات، پیدائش، ظہور، مادہ، جوہر یعنی سب کچھ جو واقع ہوتا ہے خواہ دیکھا ہوا ہو یا ان دیکھا اور ان تمام چیزوں کا آپس میں تعلق ہے۔

۱- خدا کے فرمان کا ابتدائی تعارف

الف:- وجود کی تشریح کا مسئلہ

دوسرا دن

۱- وجود

متحدہ فلسفہ کے سامنے وجود کو سمجھنا حقیقتاً بڑا مشکل کام ہے فرق فرق چیزوں کا آپس میں مل جل کر کام میں آنا وجود ہے۔ کوئی بھی دو چیزیں بالکل ایک

سی نہیں ہوتیں - اور کوئی بھی دو واقعات مکمل طور پر ایک دوسرے کے مانند نہیں ہوتے
کیا ان بے شمار چیزوں اور واقعات میں کوئی تعلق یا مقصد ہے ؟ ہم روشنی اور گرمی کے
متحدہ تعلق کو کس طرح سمجھا سکتے ہیں ؟ آندھی اور پانی بے حس چٹانوں اور غور و فکر
کرنے والے انسان کا، بڑھنے والے پودے اور بھوکے درندے، خوبصورت گلاب
اور چبھنے والے کانٹے کتنی مختلف چیزیں ہیں۔ مگر پھر بھی ان میں ایک تعلق ہے۔ اور وہ کیا
تعلق ہے۔؟

ان مختلف واقعات کی بابت سوچیں جو وقوع پذیر ہوتے رہتے ہیں۔ پیدائش
زندگی، بڑھنا۔ موت، تباہی۔ صحت اور بیماری۔ محبت اور نفرت، ہلکی ٹھنڈی
ہوائیں اور طوفان۔ رحم اور قتل۔ صلح اور جنگ۔ معتدل دھوپ اور جھلسنے والی گرمی۔
افراط کی فصل اور خوفناک کال۔ خوشی اور ناامیدی۔ کیا ایسے واقعات کا کوئی
متحدہ مقصد ہے۔؟

(1) بچپن ہی سے آپ کے پاس وجود کو سمجھنے کا فلسفہ موجود رہا ہوگا۔ بے شک آپ کو
بچپن ہی میں ایک فلسفہ سکھایا گیا۔ اگر آپ مسیحی ہیں۔ تو آپ کو بچپن ہی میں مسیحی فلسفہ
سکھایا گیا ہوگا۔ لیکن فرض کریں کہ وجود کی مشکل کا آپ کے پاس کوئی جواب نہ ہوتا۔ تب
وجود کو سمجھنے کے لئے اصولی مسئلہ بنانا آپ کے لئے مشکل کام ہوتا۔ کیونکہ ____________
بے شمار چیزوں اور واقعات کے تعلق کا مجموعہ ہے۔

(2) ضروری بات ہے کہ ہمارے پاس ایک فلسفہ ہو جو ____________
کے اچھے اور برے واقعات کو سمجھا سکے۔

(3) وجود کو حقیقی طور پر سمجھنے کیلئے ہمارے لئے یہ جاننا ضروری ہے کہ آیا سب کچھ یونہی واقع ہوا یا سب باتوں
کے پیچھے جو واقع ہوئیں، کوئی متحدہ ____________ ہے

(4) سورج اور ستارے جس جگہ اس وقت موجود ہیں، کس طرح پہنچے؟ وہ کہاں سے آئے تھے۔ کیا
انسان کی کوئی ابتدا تھی۔ یا وہ ہمیشہ سے زمین پر موجود تھا۔ کیا تمام مخلوقات ختم ہو جائیں گی۔ یا
ہمیشہ کے لئے اسی طرح چلتی رہیں گی۔؟

یہ چند ایک سوالات ہیں جن کا ____________ سے جواب ملنا چاہیئے اور اس
بات کا بھی کہ جو کچھ واقع ہوتا ہے اس کا کیا مقصد ہے اور ____________

اور ______ واقعات کا کیا سبب ہے۔

2 - وجود کے مختلف فلسفے :-

جو کچھ انسان نے اپنے ماحول میں دیکھا اس نے ہمیشہ اس کو سمجھنے اور سمجھانے کی کوشش کی ہے اس نے زندگی کے بہت سے فلسفے بنا لئے ہیں۔ مسٹر آر جے رشدونی نے فرمان کے مسئلے پر روشنی ڈالی ہے۔ کہ سب انسان کسی نہ کسی طرح مقدر پر یقین رکھتے ہیں۔

۱) روحوں کو ماننے والے (روحیت منظاہر) بعض لوگ مانتے ہیں کہ دنیا میں ڈھیروں ڈھیر اچھی اور بری روحیں آباد ہیں۔ وہ جانتے ہیں۔ کہ درختوں اور جانوروں، جھیلوں اور بادلوں، ستاروں، چاند وغیرہ میں روحیں رہتی ہیں اور ان میں سے ان روحوں کو جنہیں وہ سب سے ضروری خیال کرتے ہیں۔ خوش کرنا چاہتے ہیں تا نہ ہو کہ وہ غصہ میں آکر موت، کال، طوفان یا بیماری کی صورت میں ان کو نقصان پہنچائیں۔ مختلف علاقوں میں مختلف روحوں کو عظیم مانتے ہوئے ان کی پرستش بھی کرتے ہیں ہمارے ملک میں بھی کچھ قبائل اس فلسفے پر ایمان رکھتے ہیں۔ اور وہ مقدر کو روحوں کی مرضی ٹھہراتے ہیں۔

(5) روحوں کو ماننے والے (روحیت منظاہر)، مانتے ہیں کہ جو کچھ زندگی میں واقع ہوتا ہے۔ اس میں ______ کے لشکر کا ہاتھ ہے جو چیزوں میں بستا ہے۔

(6) ان لوگوں میں جو ایسے اصولی مسئلہ کو مانتے ہیں۔ دلی اطمینان کی بہت کمی ہے وہ لگاتار ______ میں زندگی گذارتے ہیں۔ تا نہ ہو کہ وہ ان روحوں میں سے کسی کو ناراض کر دیں۔

(7) روحوں کو ماننے والوں کا یقین ہے۔ کہ وجود پر روحوں کے لشکر کی خواہشات کا قبضہ ہے جو ______ میں بستی ہیں۔

---

(1) وجود (2) وجود (3) مقصد یا انتظام (4) وجود کے فلسفے

(72) وہ مسئلہ جو وجود کا مطلب اور مقصد بیان کرتا ہے ۔ الہٰی ______ فرمان کہلاتا ہے
لفظ فرمان بادشاہوں کے متعلق عام لفظ ہے خدا شاہ سلطان ہے ۔ بالکل جس طرح
ایک دنیاوی بادشاہ اپنی سلطنت میں واقع ہونے والی چیزوں پر حکومت کرنے کی خاطر قوانین
جاری کرتا ہے ۔ اسی طرح خدا بھی جو کچھ واقع ہونے کو ہے اُسکے لئے اپنا الہٰی فرمان جاری
کر چکا ہے ۔ جب ہم اس تعلیم کا جو وجود کو سمجھاتی ہے ۔ ذکر کرتے ہیں تو ہم
خدا کے ______ کا ذکر کرتے ہیں ۔

(73) خدا کا سب چیزوں کو پیدا کرنے کا مقصد ______ کے مسئلے میں ہے ۔

(74) دیگر الفاظ جو وجود کے مسیحی فلسفے کو بیان کرنے کے لئے استعمال ہوتے ہیں ۔
یہ ہیں پہلے سے مقرر ہونا خدا کا مقصد یا خدا کا انتظام یا خدا کی ازلی مرضی یا ٹھہرایا
جانا ۔ جب ہم خدا کے فرمان کے متعلق سیکھتے ہیں ۔ تو ہم ______
کی بابت سیکھتے ہیں ۔

(75) الہٰی فرمان کے متعلق جو سچائی ہے ۔ وہ ظاہری ہوئی سچائی ہے جیسے اگر خدا
______ تو کبھی نہیں مل سکتی تھی ۔

(76) سادہ الفاظ میں الہٰی فرمان خدا کا ازلی انتظام ہے جس سے وہ ______
______ مقرر کر چکا ہے ۔

(77) کیا وجہ ہے کہ ہمیں الہٰی فرمان کے علم کی ضرورت ہے ______
______

(78) وہ چھ مسائل جنکا ہم اس ٹرم میں مطالعہ کریں گے ۔ ترتیب وار لکھیں ۔
______
______
______

---

(64) نہیں ۔ (65) خدا بائبل سے (66) محدود (67) بائبل (68) وجود (69) بائبل

(70) خدا (71) خدا کے کلام بائبل سمجھ

وہ جانتا ہے کہ حالات کیوں واقع ہوتے ہیں۔ انسان ان باتوں کو ________ جاننا

(65) انسان ابھی تک مادی دنیا کے قوانین کے بارے میں سب کچھ نہیں سمجھ سکا۔ وہ چاند تک سفر کر چکا ہے لیکن ابھی تک اس نے سرطان پر فتح نہیں پائی، نہ ہی جنگ کا خاتمہ کیا ہے۔ اور بے شک نہ ہی موت پر فتح پا سکا وجود کا مطلب صرف ________ ہی ظاہر کرتا ہے

(66) وجود کے مسئلہ کو اگر ہم کبھی سمجھیں گے تو یہ صرف خدا ہی مکاشفہ کے ذریعے سمجھا سکتا ہے کیونکہ ہم ________ ہیں۔

(67) جیسے کہ ہم مطالعہ کر چکے ہیں۔ اس بات میں ہم بہت خوش قسمت ہیں کہ خدا نے اپنے بڑے کرم سے وجود کا مطلب نہ صرف نبیوں پر جنا م مکاشفہ میں ظاہر کیا بلکہ ________ کے ذریعے بھی جو انہوں نے روح القدس کے الہام سے لکھا۔

(68) دوسرے فلسفوں میں نہیں بلکہ لکھے ہوئے مکاشفہ میں ہی ________ کا مطلب ہے۔

(69) انسان کے پاس اس بات کی ہدایت کہ حالات کیوں واقع ہوتے ہیں۔ بہت سی ادائیں مشورے اور اصولی مسئلے ہیں لیکن بجائے اس کے کہ ہم اپنی رائے اور اصولی مسئلوں پر بھروسہ کر کے غلطی کریں ہم کو جو کچھ ________ میں لفظ بلفظ لکھا ہے اس پر بھروسہ رکھنا چاہیئے۔

(70) کون ہے جو وجود کو بہتر سمجھتا ہے؟ انسان یا خدا

(71) اگر ہم خدا کے مقصد اور انتظام کے مکاشفہ میں کچھ باتیں پائیں جو ہمیں پسند نہیں ہیں۔ پھر بھی اسے اپنے نظریوں سے بیان کرنے کی بجائے دانشمندی کی بات یہ ہے کہ ہم ________ پر بھروسہ رکھیں۔ کیونکہ ہم اپنی گناہ آلودہ فطرت اور ________ کی وجہ سے بڑی آسانی سے سمجھنے میں دھوکہ کھا جاتے ہیں۔

---

(56) عام (57) محدود (58) نہیں جانتا (59) تجویز یا مقصد یا فرمان (60) گناہ آلودہ یا بدکار
(61) ہندومت۔ اسلام۔ حکومت کا کنٹرول نظریہ اتفاق، کمیونزم (62) گناہ آلودہ
(63) گناہ آلودہ۔ محدود

II کتاب مقدس کی تعلیم

الف ۔ بنیادی تعلیم

۱ چوتھا

بائبل میں بار بار یہی مضمون پایا جاتا ہے کہ باتیں یونہی نہیں بلکہ خدا کے ازلی ارادہ کے مطابق واقع ہوتی ہیں۔ اس ازلی مقصد کو ہم الہی فرمان کہتے ہیں۔ یہ ایک خاص بات ہے۔ جس سے ایماندار زندگی کا سامنا کرتے وقت بائبل میں امید اور بھروسہ پاتا ہے۔ اور اسے وجود کے مطلب کا علم حاصل ہوتا ہے۔ وہ جانتا ہے کہ باتیں اُس کے دانا، پاک اور پیارے آسمانی باپ کے انتظام کے مطابق واقع ہوتی ہیں۔ لیکن آیئے۔ ہم یسعیاہ نبی کی کتاب سے مثال کے طور پر ایک درد پر غور کریں۔

"پہلی باتوں کو جو قدیم سے ہیں۔ یاد کرو کہ میں خدا ہوں اور کوئی دوسرا نہیں میں خدا ہوں اور مجھ سا کوئی نہیں۔ جو ابتدا ہی سے انجام کی خبر دیتا ہوں۔ اور ایام قدیم سے وہ باتیں جو اب تک وقوع میں نہیں آئیں۔ بتاتا ہوں، اور کہتا ہوں کہ میری مصلحت قائم رہے گی۔ اور میں اپنی مرضی بالکل پوری کروں گا۔ جو مشرق

---

(72) فرمان (73) فرمان (74) وجود دے مطلب اور مقصد (یا ایسے الفاظ) (75) ظاہر کرنا (76) سب کچھ (چیزیں اور واقعات) (77) تاکہ ہم وجود کے تمام پہلوؤں کو (یا کچھ ایسے الفاظ) (78) فرمان ۔ پیدائش، پروردگاری، برگشتگی، عہد ۔ درمیانی

سے عقاب کو یعنی اس شخص کو میرے ارادہ کو پورا کریگا دور کے ملک سے بلاتا ہوں۔ میں ہی نے یہ کہا اور میں ہی اسکو وقوع میں لاؤں گا۔ میں اس کا ارادہ کیا۔ اور میں ہی اسے پورا کروں گا" (یسعیاہ ۴۶: ۹-۱۱)

(79) الٰہی فرمان کے متعلق بہت سے ورد ہیں ان بنیادی وردوں میں سے یہ ضرورت ہے کہ ہم کم از کم ____________ کی کتاب کا حوالہ یاد رکھیں

(80) اس ورد میں کم از کم نو کلمات آئے ہیں جو کہ میں یہ واقع ہونے والی باتوں کا خدا کے ساتھ تعلق بیان کرتے ہیں۔ خدا یہودیوں کو اسرائیل اور دیگر قوموں کی بابت اپنی مرضی کا یقین ____________ کی کتاب کے ۴۶ باب سے یاد دلا رہا تھا۔

(81) آئیے اب ان بہت سے کلمات کی ایک فہرست بنائیں جو خدا واقع ہونے والی باتوں کے ساتھ اپنے تعلق کو بیان کرنے کے لئے استعمال کرتا ہے۔

- وہ ابتدا ہی سے انجام کی خبر دیتا ہے۔
- وہ ان باتوں کا اعلان کرتا ہے جو اب تک وقوع میں نہیں آئیں۔
- اس کی مصلحت قائم رہے گی۔
- وہ اپنی مرضی بالکل پوری کرے گا۔
- وہ اپنا ارادہ پورا کرنے کے لئے کام کرنے والے بلاتا ہے (مثلاً ایک پرندہ۔ ایک شخص)
- اسی نے یہ کہا (الٰہی فرمان)
- وہ اسکو وقوع میں لائیگا (الٰہی فرمان یا مرضی یا مصلحت)
- اسی نے ____________ کیا۔
- وہ ____________ کرے گا۔

(82) اس ورد میں کئی کلمات ہیں جو خدا کے الٰہی فرمان کو بیان کرنے کے لئے استعمال کئے گئے۔ مثال کے طور پر ابتدا سے انجام کا یہ ایک اعلان ہے۔ یہ ان باتوں کا جواب تک وقوع میں نہیں آئیں ایک اعلان ہے۔ یہ اس کا ارادہ ہے۔ وہ اور الفاظ یا کلمات کے نام بتائیں۔ جو وقوع میں آنے والی باتوں کی بنیاد کا بیان کرتے ہیں

____

____

(83) خدا کے فرمان پر ایک عام ورد ____________ ۴۶: ۹- ____________

میں پایا جاتا ہے

84) یسعیاہ ____ ۱____ -۱۱ کے مطابق الٰہی فرمان خدا کا ارادہ ہے۔ جس سے وہ ایامِ قدیم سے (ازل)، ان باتوں کا جو واقع ہوتی ہیں۔ اعلان کر چکا یا ان کو مقرر کر چکا ہے
اس ورد کے مطابق یہ بات (انسان کی مرضی / خدا کی مرضی) ____ پر منحصر ہے

85) تین الفاظ جنہیں جو اس ورد میں الٰہی فرمان کا بیان کرنے کے لئے استعمال کئے گئے ہیں۔

____

86) اس ورد کا حوالہ دیں جو الٰہی فرمان کو بیان کرتا ہے ____

87) تین باتوں کا بیان لکھیں۔ جو یہ ورد ہمیں الٰہی فرمان کی بابت بتاتا ہے۔ (صرف اسی ورد کو دیکھیں)

۱۔ ____

۲۔ ____

۳۔ ____

88) دو باتیں سمجھائیں جو یہ الفاظ ہمیں بتاتے ہیں۔ کہ خدا کس طرح اپنے فرمان کو پورا کرتا ہے "مشرق سے عقاب کو بلانا۔ اس شخص کو جو میرے ارادہ کو پورا کرتا ہے دور کے ملک سے بلاتا" (پرندہ اس شخص کی ایک مثال ہے)

جماعت	

79) یسعیاہ 80) یسعیاہ 81) ارادہ (الٰہی فرمان)۔ اسے پورا بھی (یہ ارادہ یا الٰہی فرمان)
82) اس کی مصلحت، اسکی تقریر (ازل سے کہے ہوئے الفاظ)، مرضی (دو چن لیں)

83) یسعیاہ -۱۱

89) صرف یسعیاہ ۴۶: ۹-۱۱ ہی نہیں بلکہ بائبل میں اور بھی بہت سی آیات بیان کرتی ہیں کہ خدا نے کس طرح ____

90) بائبل (پیدائش ۱:۱) میں بتاتی ہے کہ "خدا نے ابتدا میں آسمان اور زمین کو پیدا کیا۔ خدا نے ____ چیزیں پیدا کیں۔

91) اس سے پیشتر کہ بڑھئی ایک کرسی بنانے کے لئے لکڑی ہاتھ میں لے اس کے ذہن میں ایک منصوبہ ہوتا ہے۔ چاہے اینٹیں بنانے والا ہو یا دھات کا کام کرنے والا۔ ہر شخص جو کارآمد چیز بنانا شروع کرتا ہے۔ اس سے پہلے کہ وہ کام شروع کرے اپنے دماغ میں ایک ارادہ یا انتظام رکھتا ہے۔ اس سے پیشتر کہ خدا دنیا کو پیدا کرتا ضرور اس کے پاس تجویز تھی۔ خدا کی اس تجویز یا ارادہ کو ہم ____ کہہ کر پکارتے ہیں۔

92) اپنے ازلی فرمان کے مطابق خدا نے ____ پیدا کیں۔

الٰہی فرمان کی بابت مزید حوالہ جات

پیدائش ۴۱: ۳۲۔ ایوب ۱۴: ۵؛ ۲۳: ۱۳
-۱۴؛ ۴۲: ۲۔ زبور ۱۱۵: ۳؛ ۱۳۵: ۶؛ ۱۰۴: ۲۴۔ یسعیاہ ۱۴: ۲۴؛ ۵۵: ۱۱۔ دانی ایل
۴: ۳۵؛ ۱۱: ۳۶۔ اعمال ۲: ۲۳؛ ۴: ۲۸؛ ۱۵: ۱۸۔ افسیوں ۱: ۱۱-۱۴

84) ۴۶: ۹-۱۰۔ خدا کی مرضی 85) ایک اعلان، مصلحت، مرضی، ارادہ، میں ہی نے کہا 86) یسعیاہ ۴۶: ۹-۱۱
87) مندرجہ ذیل میں سے تین چن لیں) یہ ان چیزوں کی بابت اس سے پیشتر کہ وہ واقع ہوں ایک ارادہ ہے۔ یقینی بات ہے کہ یہ وقوع میں آئے کیونکہ اسکی مصلحت قائم رہے گی۔ یہ وہ ہے جس میں خدا کی مرضی ہے کہ واقع ہو وہ اپنے فرمان کو وقوع میں لانے کے لئے طریقوں اور کارندوں کو استعمال کرتا ہے۔ یہ ازلی ہے۔ وہ خود اپنے فرمان کو پورا کرے گا۔ (اگر آپ کے اپنے الفاظ ان ہی کی مانند ہیں۔ تو آپ استعمال کر سکتے ہیں)
88) (جماعت)

ب الٰہی فرمان کی وسعت

الٰہی فرمان کے متعلق بنیادی علم حاصل کر لینا کافی نہیں ہے ضروری بات ہے کہ الٰہی فرمان کی وسعت کے بارے میں جو تعلیم بائبل دیتی ہے اسے ٹھیک ٹھیک جانیں۔ کیونکہ بہت سے مسائل کی بنیاد اس بات پر رکھی گئی ہے۔ جس طرح مکان کی دیواروں اور دروازوں کی بنیاد نقشہ (خاکہ) پر ہوتی ہے۔ اسی طرح اگر ہم بنیادی باتیں نہ سمجھیں تو بہت سے دیگر مسائل کے سمجھنے میں غلطی کریں گے پاک کلام میں تلاش کرتے وقت بعض باتیں جن پر ہم غور کرنا چاہتے ہیں وہ یہ ہیں کیا آندھیاں اور طوفان الٰہی فرمان میں شامل ہیں؟ کیا جانوروں کی حرکات کی بابت خدا فرمان جاری کر چکا ہے۔؟ کیا بُرے اور فائدہ مند واقعات پر بھی الٰہی فرمان دیا جا چکا ہے۔؟ کیا انسان کے آزاد اعمال پر الٰہی فرمان ہو چکا ہے؟ کیا قوموں اور ان کی حکومتوں کے عروج اور زوال الٰہی فرمان میں شامل ہیں؟ شیطان کی بابت آپ کا کیا خیال ہے؟ گناہ کی بابت کیا خیال ہے؟ ستاروں کی حرکات کی بابت آپ کا کیا خیال ہے؟

ذیل میں بائبل سے چند ایک آیات دی گئی ہیں انہیں غور سے پڑھیں اور الٰہی فرمان کی وسعت کے بارے میں جو تعلیم پائی جاتی ہے اُسے معلوم کریں۔ ان آیات کو پڑھ لینے کے بعد آگے پڑھیں اور جو سوالات دئے گئے ہیں۔ ان کے جوابات دیں۔

- "جب میں تیرے آسمان پر جو تیری دستکاری ہے اور چاند اور ستاروں پر جن کو تو نے مقرر کیا غور کرتا ہوں" (زبور ۸: ۳)
- "کیونکہ وہ (خدا) زمین کی انتہا تک نظر کرتا ہے اور سارے آسمان کے نیچے دیکھتا ہے تاکہ وہ ہوا کا وزن ٹھہرائے، بلکہ وہ پانی کو پیمانہ سے ناپتا ہے۔ جب اس نے بارش کے لئے قانون اور رعد کی برق کے لئے راستہ ٹھہرایا تب ہی اس نے اسے دیکھا اور اس کا بیان کیا۔ اس نے اسے قائم کیا۔ بلکہ اسے ڈھونڈ نکالا۔ (ایوب ۲۸: ۲۴-۲۷)

(۸۹) اس سے پیشتر کہ کوئی چیز وجود میں تھی اعلان کیا ہو جو کچھ ہونے کو تھا اسکی بابت فرمان جاری کیا دیا ایسے الفاظ

(۹۰) سب (۹۱) الٰہی فرمان (۹۲) سب چیزیں یا عالم۔

- "کیا پیسے کی دو چڑیاں نہیں بکتیں؟ اور ان میں سے ایک بھی تمہارے باپ کی مرضی کے بغیر زمین پر نہیں گر سکتی" (متی ۱۰: ۲۹)
- "وہ چوپایوں کے لئے گھاس اُگاتا ہے۔ اور انسان کے کام کے لئے سبزہ تاکہ زمین سے خوراک پیدا کرے اور مے جو انسان کے دل کو خوش کرتی ہے اور روغن جو اس کے چہرے کو چمکاتا ہے اور روٹی جو آدمی کے دل کو توانائی بخشتی ہے۔ خداوند کے درخت شاداب رہتے ہیں۔ یعنی لبنان کے دیودار جو اس نے لگائے" (زبور ۱۰۴: ۱۴-۱۶)

(۹۳) یہ آیات سکھاتی ہیں کہ مختلف چیزوں کے ساتھ جو کچھ واقع ہوتا ہے۔ اسے خدا نے مقرر کیا ہے۔ تین مختلف چیزوں کے نام بتائیں جو خدا کے مقرر کرنے کے مطابق وجود میں رہتی ہیں۔

____

____

(۹۴) چیزیں مختلف جماعتوں میں پائی جاتی ہیں سورج، چڑیا سے بالکل فرق ہے ان چیزوں کی جن کی فہرست نیچے دی گئی ہے ایسی آیات یا آیت لکھیں جو مختلف جماعتوں کے لئے ٹھیک ہیں۔ مثلاً:-

- خلا (سورج، چاند، ستارے وغیرہ) زبور ۸: ۳ اور
- بے جان دنیا (وہ زمین جس پر پہاڑ، سمندر، آندھی، بارش وغیرہ ہے)
  ____
- پودے ________________________
- جانور ________________________

(۹۵) زبور ۱۰۴: ۱۹ ہمیں سکھاتا ہے کہ الٰہی فرمان میں ________ کے تمام اجرام فلک کی حرکات شامل ہیں

(۹۶) ایوب ۲۸: ۲۴-۲۷ میں وہ "سارے آسمان کے نیچے" واقعات کا بیان کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ الٰہی فرمان کی وسعت ________________ تک بھی پہنچتی ہے

(۹۷) زبور ۱۰۴: ۱۴-۱۶ سے ہم سیکھتے ہیں کہ الٰہی فرمان کی وسعت اس قدر ہے کہ اس میں ________________ کی جاندار کی تمام چیزیں شامل ہیں۔

آیئے اب ان میں سے ہر ایک پر الگ الگ غور کریں الٰہی فرمان کو دائرہ سے تشبیہ دیں اب اسکو ہم مرکز دائروں میں تقسیم کریں تاکہ چیزوں کی مختلف جماعتوں میں الٰہی فرمان کی حد معلوم ہو اسی طرح چیزوں کی یہ مختلف جماعتیں وجود کے کرّے کہلاتی ہیں۔ اور یہ چھ کرّے ہیں۔ پہلا کرّہ روحانی کرہ ہے اور اس کی بابت ہمارا علم بہت ہی کم ہے۔ اس کا مطالعہ ہم آخر میں کریں گے دوسرا کرّہ خلا کا ہے اور اسی طرح بالترتیب بے جان دنیا، نباتات، جانور، انسان ہے۔

نوٹ:۔ دائرہ کے نمبر مندرجہ ذیل سلسلہ کے مطابق نہیں ہیں۔

۱۔ خلا (سورج، چاند، ستارے، سیارے وغیرہ)

(۹۵) وہ سب جو ہمیں اپنے چوگرد نظر آتا ہے ایک مرتب نظام کے مطابق ہے جو ______ کہلاتا ہے۔

(۹۶) "چاند اور ستارے جنکو تو نے مقرر کیا۔" یہ الفاظ اس جماعت کو ظاہر کرتے ہیں، جس تک الٰہی فرمان کی وسعت ہے یعنی ______ یہ دوسرا کرّہ ہے۔

---

(۹۳) دا کیلئے بھی چیز کا جو وجود میں ہے نام بتا سکتے ہیں، سوا خدا کے مثلاً) سورج ستارے چاند، زمین، موسم، طوفان۔ بارش، بجلی۔ جانور۔ پودے انسان وغیرہ۔

(۹۴) (خلا) زبور ۱۰۴: ۱۹ (بے جان دنیا) ایوب ۲۸: ۲۴-۲۷ (پودے) زبور ۱۰۴: ۱۴-۱۷ (جانور) متی ۱۰: ۲۹

(۹۵) خلا (۹۶) بے جان دنیا یا موسموں

(۹۷) پودوں اور جانوروں

(۱۰۰) ستارے اور تمام سیاروں کی حرکات یہاں تک کہ چھوٹے سے چھوٹے ذرہ کی جو خلا میں ہے حرکت بھی ازل سے خدا نے اپنی دانا مصلحت کے مطابق ______ کی ہے

(۱۰۱) یہ دوسرا کرّہ جو جسمانی طور پہ ہم سے زیادہ دُور بنا کر رکھا گیا ہے۔ ______ کہلاتا ہے

2۔ بے جان دنیا (موسم، آندھی، خشکی، سمندر وغیرہ)

(102) ہم ایک حیرت انگیز دنیا میں رہتے ہیں۔ سائنسدان اس زمین کے متعلق ہر وقت عجیب و غریب حقیقتیں دریافت کرتے رہتے ہیں۔ لیکن اس سے بھی زیادہ حیرت انگیز بات یہ ہے کہ اس سے پیشتر کہ کوئی چیز پیدا کی گئی خدا ان سب حقیقتوں کو جانتا تھا، اس لئے کہ اس نے ان کو اپنے ______ کے مطابق مقرر کیا۔

(103) ایوب ۲۸: ۲۴-۲۷ کے الفاظ جو خدا کے ہوا کا وزن ٹھہرانے اور پانیوں کے ناپنے اور بارش کے لئے قانون بنانے اور رعد کی برق کا راستہ ٹھہرانے کی بابت ہیں۔ اس کے موسموں کو مقرر کرنے کی بابت ہمیں بہت کچھ بتلاتے ہیں۔ دیگر آیات بتاتی ہیں کہ سمندر کی حدود اور اسی طرح خشکی کی حدود الٰہی فرمان سے مقرر ہوئیں۔ بے جان دنیا کے تمام عناصر جن میں ہم رہتے ہیں۔ جیسے ______ (زمین کے نام بتائیں) ازل سے خدا کی طرف سے مقرر کئے گئے ہیں۔

---

(۹۸) الٰہی فرمان (۹۹) خلا

(104) جب ہم بے جان دنیا کی بابت سوچتے ہیں تو ہمارا مطلب زمین پر اور اسکی جاندار طرف کی چیزوں سے ہے جو زندگی نہیں رکھتیں۔ زمین پر بہت سی پریشان کرنے والی باتیں واقع ہوتی ہیں۔ کبھی کبھی بے حد بارش ہوتی ہے۔ اور سیلاب آجاتا ہے۔ اکثر اچھی فصلیں پیدا کرنے کے لئے کافی بارش ہوجاتی ہے لیکن کبھی کبھی خشک سالی سے واسطہ پڑتا ہے کبھی بھونچال آجاتے ہیں۔ تو کبھی کسی شخص پر بجلی گر کر اُسے ہلاک کر دیتی ہے بہت سے دن اچھی دھوپ کے ہوتے ہیں۔ لیکن کبھی کبھی ہفتوں آسمان پر بادل چھائے رہتے ہیں۔ یہ باتیں کیوں واقع ہوتی ہیں

---

(105) بے شک سائنسدان بہت سی وجوہات کھاتے ہیں۔ کہ باتیں کیوں واقع ہوتی ہیں۔ وہ بارش اور بجلی کے اثرات سمجھاتے ہیں۔ وہ وجوہات سمجھانے کی کوشش کرتے ہیں۔ لیکن یہ صرف ثانوی وجوہات ہیں بائبل ہمیں سکھاتی ہے کہ سب کچھ جو واقع ہوتا ہے اُس کی آخری وجہ ________ ہے اور بائبل یہ بھی سمجھاتی ہے کہ خدا اپنے الٰہی فرمان کو پورا کرنے کے لئے وسیلے استعمال کرتا ہے۔ (یسعیاہ ۴۵: ۹-۱۱) میں ہم نے یہاں تک دیکھا کہ وہ ثانوی وسیلے جن سے خدا اپنے الٰہی فرمان کو پورا کرتا ہے خود بھی خدا کی طرف سے مقرر ہوچکے ہیں۔

(106) خدا فائدہ مند واقعات کو مثلاً فصلوں کا بڑھنا اور اعتدال سے بارش ہونا، مقرر کرتا ہے اس بات پر ہمارے لئے رضامند ہونا آسان ہے مگر اس نے نقصان دہ واقعات بھی پیدا کئے جن کا ہمارے لئے سمجھنا مشکل ہے جیسے خشک سالی، بھونچال، برقی آگ، آندھی وغیرہ لیکن بائبل یہ ہمیں (یسعیاہ ۴۵: ۷) میں سکھاتی ہے "میں ہی روشنی کا موجد ہوں۔ اور تاریکی کا خالق ہوں۔ میں ہی سلامتی کا بانی اور بلا کو پیدا کرنے والا ہوں۔ میں ہی خداوند یہ سب کچھ کرنے والا ہوں" آپ کو یہ ضروری آیت جو سکھاتی ہے کہ فائدہ مند اور دونوں کا یکساں بانی اور مقرر کرنے والا ہے ________ حفظ کرنی چاہیئے۔

---

(100) مقرر (101) خلا (102) فرمان (103) آندھی، بارش، طوفان، بھونچال، پہاڑ، دریا وغیرہ (تین چن لیں)

(107) ہوسکتا ہے کہ ہمارے لئے یہ بات سمجھنا مشکل ہو کہ خدا کس طرح ان دونوں باتوں کو جو ہمیں فائدہ پہنچاتی اور انسان کے لئے دکھ، مصیبت یہاں تک کہ موت پیدا کرتی ہے وجود میں لاتا ہے یسعیاہ کی ان آیات میں خدا آگے چل کر کہتا ہے "کیا تم مجھ سے پوچھو گے۔ میرے بیٹوں یا میری دستکاری کی بابت ...." ہمیں خدا سے کبھی بھی اعتراض نہیں کرنا چاہیئے کیونکہ ہم اپنے علم میں محدود اور گنہگار ہیں۔ دراصل جو کچھ ہمیں نقصاندہ اور چوٹ کا باعث معلوم ہوتا ہے۔ خدا کے آخری مقصد میں اچھا ہے کیونکہ وہ آخرکار اس کے جلال کے لئے ہے۔ ہم جانتے ہیں۔ کہ خدا نیک، پاک اور دانا خدا ہے اور جو کچھ وہ کرتا ہے اگرچہ اس وقت ہمیں نقصان دہ معلوم ہو۔ آخر میں وہ ________

(108) یسعیاہ ۴۵: ۷ اسی وقت حفظ کریں "میں ہی روشنی کا موجد اور تاریکی کا خالق ہوں۔ میں سلامتی کا بانی اور بلا کو پیدا کرنے والا ہوں میں ہی خداوند یہ سب کچھ کرنے والا ہوں" اب آپ خود اسے یہاں لکھیں مغفرہ وار جماعت میں آپ سے پوچھی جائے گی

____

____

(109) الٰہی فرمان کی وسعت کہاں تک ہے؟ اب تک ہم سیکھ چکے ہیں کہ یہاں سب چیزوں تک پہنچتی ہے۔ جو ________ اور ________ میں پائی جاتی ہیں۔

(110) خدا نے صرف بارش ہی پر الٰہی فرمان جاری نہیں کیا۔ بلکہ ہونے والی بارش کی مقدار اور بوندوں کی تعداد ـــ بادلوں کی جو بارش لاتے ہیں۔ جسامت اور تعداد ـ مواج بادلوں کو آتا ہے۔ پانی کے بخارات سے بادلوں کے بننے اور زمین کے تمام مادی قوانین پر جو بارش پیدا کرتے ہیں۔ ہر ایک چیز پر اس نے ایسا ہی کیا۔ خدا نے صرف اثرات یا کارروائی کے آخری نتائج کو نہیں بلکہ ان اثرات کی ________ کو بھی مقرر کیا۔

(111) بائبل ہمیں سکھاتی ہے کہ سب چیزوں کی آخری وجہ خدا ہے جب تک ہم ________ میں واقعات کی جگہ نہ دیکھ لیں ہم ان واقعات کو سمجھ نہیں سکتے۔ ________

---

(104) اس لئے کہ ان کے لئے الٰہی فرمان جاری ہوا۔ یا خدا نے انکو مقرر کیا کہ انکے انتظام کا ایک حصہ ہو
(105) الٰہی فرمان یا خدا۔ (106) نقصان دہ واقعات یا تباہیاں یا مصیبت۔

باتیں یونہی خود بخود اور خود مختار وجوہات اور اتفاقات کی وجہ سے واقع نہیں ہوتیں - بلکہ اس ...
کہ قادرِ مطلق خدا نے ______ کے مطابق انکو ______

(112) ہم دیکھ چکے ہیں کہ الٰہی فرمان صرف تمام بےجان دنیا تک ہی نہیں بلکہ ان سب باتوں تک ...
پہنچتا ہے۔ جو دنیا سے آگے ______ ہیں ہے۔ صفحہ نمبر ۴ کے خاکہ کے مطابق ...
تیسرا کرہ ______ ہے۔

(113) یسعیاہ ۴۶ : ۰ میں ہمیں بتایا گیا ہے کہ بےجان دنیا میں الٰہی فرمان صرف
______ واقعات تک ہی نہیں پہنچتا۔ بلکہ اُن تک بھی پہنچتا ہے
جو ______ واقعات ہیں۔

(114) مسیح کے ایک پیروکار کے لئے جو خدا کے خاندان میں ہے۔ بارش، خشک سالی اور
طوفان وغیرہ کے متعلق الٰہی فرمان کا یہ علم ایک بہت بڑی تسلی ہے کیونکہ وہ جانتا ہے کہ ...
اس کو پیار کرتا ہے۔ اور وہ جانتا ہے کہ سب کچھ جو واقع ہوتا ہے ______ ۔

(115) اس مادی دنیا کے واقعات کے سامنے دہریے جنکا ایمان قسمت اور اتفاق پر ہے ...
اطمینان کیوں نہیں رکھتے ؟

	جماعت

(116) الٰہی فرمان کے متعلق ایک عام درد کا حوالہ دیجئے ______

۳ ۔ پودے (درخت، گھاس، پھول، اناج وغیرہ)

(107) خدا کے جلال کے لئے ہیں یا خدا کے انتظام میں فائدہ مند ہیں - (108) (کیا آپ نے آیت حفظ کر لی ...
(109) خلا - بےجان دنیا (110) رجوع لاتے

(117) اب تک ہم نے زندگی رکھنے والی چیزوں پر غور نہیں کیا۔ اس بات کو مان لینا - کہ آندھی،
چٹانیں، ستارے اور بارش جیسی بےجان چیزیں الٰہی فرمان میں شامل ہیں - ہمارے لئے
قدرے آسان بات ہے۔ لیکن زندگی رکھنے اور بڑھنے والی چیزوں کی بابت کیا خیال ہے ؟
زبور ۱۰۴ : ۱۴ جیسی آیات سکھاتی ہیں کہ پودوں کو بھی خدا اگاتا ہے وہ چوپایوں کے لئے گھاس
اگاتا ہے۔ بے شک یہ فرض کر لینا کہ خدا صرف بےجان چیزیں مقرر کیں۔ اور نہ زندگی رکھنے والی
چیزیں مقرر نہیں کیں غیر معقول بات ہے بائبل ہمیں سکھاتی ہے۔ کہ الٰہی فرمان ______
______ تک بھی پہنچتا ہے۔

(118) جب ہم کسی خاص رنگ، خاص صباحت کی ایک گھاس کی پتی کسی خاص جگہ پر دیکھتے ہیں تو ہم جانتے ہیں کہ وہ
وہاں پر اس لئے ہے کہ ______
(اس کدو کی بیل کی بابت سوچیں جو یوناہ کے سر پر سایہ کے لئے اگی - یوناہ ۴ : ۶)

(119) آپ کو یاد ہوگا۔ کہ ہم نے اپنے الٰہی فرمان کے مطالعہ میں وجود کے پہلے کرہ
پر ابھی تک غور نہیں کیا۔ پہلا کرہ بدروحوں اور فرشتوں سے متعلق ہے۔
جسے ہم عالم ارواح کہتے ہیں۔ اس کا ہم آخر میں مطالعہ کریں گے۔ دوسرا کرہ جو
ہم سے زیادہ دور ہے ______ ہے اور الٰہی فرمان کی وسعت
یہاں تک بھی پہنچتی ہے۔ اس کے بعد ہم نے اس بات کا مطالعہ کیا۔ کہ کس
طرح الٰہی فرمان ______ تک بھی پہنچتا ہے۔ اس کے آگے چوتھا
کرہ جس کا ابھی مطالعہ ہو چکا ہے نباتات کا کرہ ہے۔

(111) الٰہی فرمان - فرمان یا انتظام - مقرر کیا (112) خلا - بےجان دنیا ۔
(113) فائدہ مند - انسان کیلئے نقصان دہ (ترتیب ضروری نہیں) - (114) خدا کی مرضی سے
واقع ہوتا ہے (یا ایسے الفاظ) (115) (جماعت) (116) یسعیاہ ۴۶ : ۹ - ۱۱

(۱۲۰) بیچے دئیے ہوئے خاکہ کو پر کریں۔

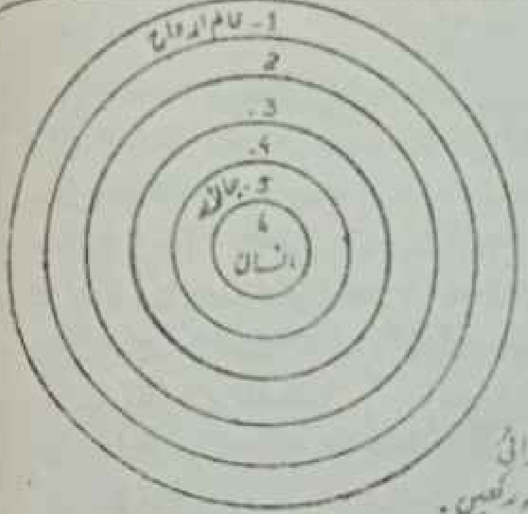

4۔ جانور

(چڑیاں، مچھلیاں
کیڑے مکوڑے۔
جراثیم، سانپ، خشکی کے جانور
وغیرہ)

(۱۲۱) یسوع نے اپنے شاگردوں کی ہمت افزائی
کرنے کے لئے کہ وہ خدا پر بھروسہ رکھیں۔
مستقل مثالیں دیں۔ اس بات سے بھی کہ لوگ ان کے ساتھ کیا کچھ کر سکتے ہیں، ایک بہت
دلچسپ بات پیش کی۔ وہ اس بات کا حوالہ دیتا ہے۔ کہ سب چیزیں الٰہی فرمان میں شامل
اور خدا کی پروردگاری کے ماتحت ہیں۔ وہ یہاں تک کہتا ہے۔ کہ خدا کی مرضی کے بغیر
ایک عام سی چڑیا کا گرنا بھی ناممکن ہے۔ وہ چڑیوں کو خدا کے اعلیٰ انتظام میں شامل کرتا
ہے۔ (مورخ ہمیں بتاتے ہیں کہ ایک دفعہ ایک راج ہنس کو ایک دشمن نظر آیا۔ تو اس نے بہت زیادہ
شور مچایا جس سے ایک پہرہ دار جاگ اٹھا اور روم شہر کو بچا لیا۔ کیا یہ بات اتفاقیہ
تھی؟) چڑیاں اور سب ________ جو پانچویں گروہ میں ہیں۔ الٰہی فرمان
میں شامل ہیں

(۱۲۲) زبور ۱۰۴۔ مویشی اور شیر کے لئے بھی پروردگاری کے الٰہی تقرر کو جوشیلی باریکیوں
میں بیان کرتا ہے وہ زمین کا اس طرح بیان کرتا ہے۔ "زمین تیری مخلوق سے معمور
ہے" زبور ۱۰۴: ۲۴ وہ خدا کی مخلوقات کہلاتے ہیں۔ اس لئے کہ اسی نے ان کو پیدا کیا
اور زندہ رکھتا ہے۔ اور اس لئے بھی کہ پیدائش سے پیشتر وہ ________ میں شامل تھے

(۱۱۷) نباتات یا پودے (۱۱۸) خدا نے اپنے دیاں بخوشی پر فرمان جاری کر رکھا تھا (۱۱۹) خلا۔ بے جان دنیا

(۱۲۳) بائبل ہمیں سکھاتی ہے۔ کہ جانوروں میں بھی کوئی جانور یہاں تک کہ بڑے سے بڑے
ہاتھی سے لیکر چھوٹے سے چھوٹے جب تو ہ بھی یونہی دقوع میں نہیں آتا۔ بلکہ صرف
الٰہی فرمان کے مطابق ایسا ہوتا ہے۔ یہ کس طرح واقع ہوا۔ کہ ابراہام کے بیٹے اس کے بیٹے
کی بجائے قربانی کا مینڈھا جھاڑی میں سے پکڑا گیا۔ (پیدائش ۲۲: ۱۳) کوؤں نے ایلیاہ
کو کس طرح کھلایا؟ (۱ سلاطین ۱۷: ۲-۶) کیا یہ یونہی ہوا۔ کہ ایک کیڑا آیا اور کدو کی بیل
خاص دن کو ایک خاص دن پر یوناہ کو سبق سکھانے کے لئے کاٹ دی؟ (یوناہ ۴: ۷)
اس خاص گدھے کی بابت کیا خیال ہے۔ جو یسوع کے بتانے کے مطابق اس کے شاگردوں کو ملا اور
جس پر سوار ہو کر یسوع یروشلیم میں داخل ہوا؟ (متی ۲۱: ۲-۷) یوں ہم خدا کے فرمان کی
وسعت ________ تک دیکھتے ہیں۔

(۱۲۴) ان چار گروہوں کے نام بتائیں جہاں تک خدا کے فرمان کی وسعت پہنچ رہی ہیں۔
جن کا تعلق بے جان چیزوں سے ہے۔ اور وہ دو ہیں۔ جن کا تعلق جاندار دنیا سے ہے

۱: ________ ۳: ________

۲: ________ ۴: ________

(۱۲۵) جہاں تک ہم مطالعہ کر چکے ہیں نیچے دئے ہوئے گروہوں کی فہرست میں سے جس تک
الٰہی فرمان پہنچتا ہے کو نشان زدہ کریں۔ عالم ارواح۔ جانور۔ انسان۔ خلا
پودے ________

(۱۲۶) بعض لوگ قسمت کو مانتے ہیں۔ بائبل وجود کو الٰہی فرمان کے مطابق سمجھاتی ہے۔
اپنے الفاظ میں بیان کریں۔ کہ بائبل خلا، بے جان دنیا، پودوں اور جانوروں کے
متعلق الٰہی فرمان کے مطابق کیا تعلیم دیتی ہے کم از کم دو آیات کے حوالہ دیں۔

	جماعت

(۱۲۰) ۱۔ خلاء ۲۔ ۳ بے جان دنیا۔ (۱۲۱) جاندار (۱۲۲) الٰہی فرمان

(۱۲۶) مندرجہ ذیل اشیاء کے سامنے ان کروں کا نام لکھیں جن میں وہ پائی جاتی ہیں۔

جبرائیل - جانوروں کا کرہ		فرشتے -	________
سورج -	________	بچے	________
گلاب -	________	مینڈک	________
یوحنا بپتسمہ دینے والا	________	درخت	________
بدروحیں	________	شدید آندھی	________
بارش	________	سمندر	________
فضا	________	شیطان	________
پہاڑ	________	مچھلیاں	________

الٰہی فرمان کے متعلق مزید حوالہ جات

خلا:- زبور ۸: ۳؛ ۱۹: ۱؛ ۱۴۷: ۴؛ ۱۳۶: ۹ ایوب ۲۶: ۱۲، ۲۲، ۲۳، ۲۴

بے جان دنیا:- ناحوم ۱: ۳-۶ پیدائش ۱: ۳۲ ایوب ۳۶: ۲۸ یسعیاہ ۴۰: ۱۲ اعمال ۱۴: ۱۷

پودے:- گنتی ۲۴: ۶

جانور:- زبور ۱۰۴ متی ۱۰: ۲۹ پیدائش پہلا باب ایوب ۳۸: ۳۹ تا ۳۹: ۳۰

(۱۲۹) جب میں یہ کورس بنا رہا تھا تو ہمارے خاندان میں تکالیف کا دور تھا۔ ہماری کار نہیں چلتی تھی۔ ہمارا ایک بیٹا بیمار ہو گیا پھر چوروں نے تین سو روپے کا پرزہ چرا لیا میری کمر میں شدید درد تھا۔ ایک اور چھوٹے بچے کا بازو بری طرح ٹوٹ گیا اور وہ درد

(۱۲۲) الٰہی فرمان (۱۲۳) جانوروں کے کرہ (۱۲۴) خلا - بے جان دنیا - پودوں جانوروں (۱۲۵) بے جان دنیا (۱۲۶) جماعت

کی وجہ سے ایک ہفتہ تک نہ سو سکا اور پھر بیوی بھی بیمار ہو گئی۔ مجھے اس سے کیا فرق پڑا یہ جانتے ہوئے کہ خدا نے کسی اچھے مقصد کے لئے ان کو فرمان میں شامل کیا ہو؟

____

____

اگر میں روحوں کو ماننے والا ہوتا تو کیا محسوس کرتا؟ ________

____

اگر میں نظریہ مادی ترقی پر یقین رکھنے والا ہوتا تو کیا محسوس کرتا؟ ________

____

____

____

جماعت ________

____

پرکھنے کے سوالات

نیچے دئے گئے کئی سوالات آپ کو اپنے جائزہ لینے میں مدد دیں گے۔ اگر آپ کے جوابات صحیح ہیں۔ تو آپ غالباً اچھی طرح مواد کو پرکھتے ہوں گے۔ اور اب سبق نمبر ۲ کی طرف جانے کے لئے تیار ہیں۔ اگر نہیں تب یہاں کچھ ہدایات ہیں۔ جو آپ کو دہرانے میں مدد دیں گی۔ کہ آپ ابھی تک کیا نہیں جانتے۔ اچھی طرح غور کریں۔ ان میں سے زیادہ سوالات آپ کی پسند پر منحصر ہیں۔ اور ان سوالات میں سے صرف ایک جواب چنیں۔ کیونکہ صرف ایک ہی مکمل طور پر درست ہوگا۔ مثلاً صرف ج یا د یا ا وغیرہ جو آپ کے خیال میں درست ہوں ان کے گرد دائرہ بنائیں۔

(۱۲۷) (عالم ارواح) فرشتے اور شیطان، بدروحیں (خلا) سورج، فضا (بے جان دنیا) بارش، پہاڑ، شدید آندھی، سمندر (پودے) گلاب، درخت (جانور) مینڈک مچھلیاں (انسان) یوحنا بپتسمہ دینے والا بچے۔ (۱۲۸) جماعت

(129) مختلف مسائل کے مطالعہ کی ترتیب مندرجہ ذیل ہے

(ا) بائبل، خدا کا فرمان، پروردگاری، پیدائش، برگشتگی، عہد، درمیانی، مخلصی

(ب) بائبل، خدا، فرمان، پیدائش، پروردگاری، برگشتگی، عہد، درمیانی، مخلصی

(ج) ان تینوں میں سے کوئی بھی درست نہیں (د) بائبل، خدا، فرمان، پیدائش، پروردگاری، برگشتگی

(130) یہ وجود کو سمجھنے کے لئے نظریہ مادی ترقی پر یقین رکھتے ہیں۔

(ا) کہ ہر چیز کیمیائی اور منظم عناصر سے مل کر بننے کا نتیجہ ہے۔ جو بعد میں بتدریج ترقی کرتے کرتے پیدا ہونے کا نتیجہ ہے۔

(ب) کہ ہر چیز اچھی سے اچھی تر ہوتی جاتی ہے۔ یہ مادی ترقی کا اٹل عمل ہے انسان خود کسی وقت دیوتا جیسا بن جائے گا۔ اور اپنے تمام مسائل حل کرے گا۔

(ج) ا اور ب دونوں درست ہیں۔

(د) دونوں میں سے کوئی بھی درست نہیں۔

(131) خدا کا فرمان اس کا/اسکی

ا۔ سب چیزوں کے لئے ابدی تجویز ہے۔

ب۔ ابدی مرضی ہے جسکا تعلق انسان اور فرشتوں سے ہے۔

ج۔ سب چیزوں کے لئے ابدی مقصد ہے۔

د۔ ا اور ج دونوں درست ہیں۔

ہ۔ ان تینوں میں سے کوئی بھی درست نہیں۔

(132) ہم نے مطالعہ سے سیکھا کہ بائبل ہمیں کس طرح سکھاتی ہے کہ خدا کے فرمان کی وسعت کہاں تک ہے

ا۔ چار مختلف گروں تک

ب۔ پانچ مختلف گروں تک

ج۔ چھ مختلف گروں تک

د۔ سات مختلف گروں تک

ہ۔ ان میں سے کسی تک بھی نہیں۔

(133) خدا کے فرمان کا وہ عام حوالہ جو ہم نے سیکھا ہے۔

ا۔ یسعیاہ ۴۵:۷

ب۔ یسعیاہ ۴۵: ۶-۹

ج۔ یسعیاہ ۴۶: ۹-۱۱

د۔ یسعیاہ ۴۴: ۹-۱۱

ہ۔ ان چاروں میں سے کوئی بھی درست نہیں۔

(134) یہ کہا جا چکا ہے کہ سب کسی نہ کسی ٹھہرائے جانے پر یقین رکھتے ہیں۔

ا۔ ہندو مت میں مقرر ہونا گذشتہ زندگیوں کے اعمال پر ہے۔

ب۔ حکومت کے کنٹرول میں مقرر ہونا ریاست کے ذریعے ہے۔

ج۔ مادی ترقی میں مقرر ہونا ماحول کے ذریعے ہے

د۔ اوپر والے تمام درست ہیں۔

ہ۔ صرف ا۔ اور ب درست ہیں۔

ی۔ صرف ب اور ج درست ہیں۔

ز۔ ان میں سے کوئی بھی درست نہیں۔

(135) ان گروں کے نام لکھیں جہاں تک خدا کے فرمان کی وسعت ہے ____________

____

(136) ایک خاکہ بنائیں جو فرمان کی وسعت کو وجود کے مختلف گروں تک ظاہر کرتا ہے۔

(137) اپنی یادداشت کے ذریعے یسعیاہ ۴۵:۷ لکھیں ____________

____

(138) مختصر طور پر دو وجوہات لکھیں۔ کہ انسان مکاشفہ کے بغیر وجود کا مطلب کیوں نہیں سمجھ ____________

____

____

(129) (ب) درست ترتیب، (130) (ج)، (131) د، (132) (ﮦ)،

(۱۴۴) جس طرح آپ نے سیکھا ہے اُس کے لحاظ سے پروردگاری کے معنی ایک جملہ میں لکھیں۔ ______

______

______

(۱۴۵) یسعیاہ ۴۵:۷ ہمیں خدا کے فرمان کے متعلق کیا سکھاتی ہے؟

______

______

(۱۴۶) نظریہ مادی ترقی کیا ہے؟ ______

______

اپنے نمبر ملاحظہ فرمائیں۔

مندرجہ بالا لکھے گئے سوالات (۱۴۵-۱۶۱) میں سے میں نے پہلی ہی دفعہ ______ درست نمبر حاصل کئے۔ (ان ۱۷ سوالات میں سے ۱۱ درست ہونے چاہئیں، اس طرح آپ ۶۵ نمبر حاصل کریں گے۔ اگر آپ اس سے کم نمبر حاصل کرتے ہیں تو آپ کو ہفتہ وار ٹیسٹ کے لئے مزید تیاری کرنی چاہیئے)

ڈگری طلبا کیلئے مزید سبق

یہ سبق خاص کر ڈگری طلباء کے لئے تیار کیا گیا ہے۔ جو ان سوالات پر مزید مطالعہ کرنا چاہتے ہیں۔ اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپ کا کورس آپ کو B.D کی ڈگری کے لئے

---

(۱۳۳) (ج)، (۱۳۴) (د)، (۱۳۵) عالم حیوانات، نباتات، بے جان چیزیں، پودے، جانور، انسان (۱۳۶) صفحہ نمبر ۴۷ کو دیکھیں
(۱۳۸) انسان سمجھ میں محدود ہے اور گناہ آلود ہونے کی وجہ سے سچائی کا مخالف ہے

سمجھ جائے تو آپ کو یہ سوالات ضروری نہیں ہوں گے۔ اگر آپ ابھی تک ڈگری کلاس سے پیچھے ہیں، تو آپ اس سبق کو چھوڑ سکتے ہیں۔ پھر بھی آپ اسے حل کرنے سے اپنے لئے شخصی فائدہ حاصل کریں گے۔

۱- روحوں کو ماننے والے، ہندومت، مادی ترقی، کمیونزم، حکومت کا کنٹرول، نظریہ اتفاق اور اسلام پر یقین رکھنے والوں کے بنیادی یقین کا دوبارہ مطالعہ کیجئے۔ آپ اس قابل ہو جائیں کہ زبانی یا لکھ کر بتا سکیں کہ بنیادی طور پر وہ کس کو مانتے ہیں۔

۲- ڈوئل ازم، ڈی ازم اور بدھ مت اس سبق کے ملحقات میں جاری ہیں۔ انکو پڑھیں اور آپ اپنے استاد کو تفصیل سے بتانے کے قابل ہو جائیں۔

۳- ایک مختصر سا خلاصہ ایک کاغذ پر اپنے الفاظ میں لکھیں کہ وجود کے تمام بنیادی فلسفوں کا تعلق کیسے مقرر ہونے کے ساتھ ہے۔ اس بات پر زور دیں کہ وہ وجود کے مختلف واقعات کی وجوہات کس طرح بیان کرتے ہیں یعنی ان کے نظریہ کے مطابق ٹھہرانے والا کون ہے یا کیا ہے۔ یہ خلاصہ اپنے استاد کو دیں۔

پہلے سبق کا خلاصہ

اس ٹرم کے کورس کا عام تعارف

- اس ٹرم میں ہم مندرجہ ذیل مسائل کا مطالعہ کریں گے

فرمان:- خدا کی ازلی تجویز جس کے ذریعے اس نے سب چیزوں کے واقع ہونے کا حکم دیا (خدا کی ازلی مرضی، ارادہ یا مقصد)

پیدائش:- خدا کا سب چیزوں کو پیدا کرنے کا کام۔

پروردگاری:- سب پیدا کردہ چیزوں کو خدا کا سنبھالنا اور اپنے فرمان کے مطابق چلانا

---

(۱۳۹) صفحہ نمبر ۴۳ کو دیکھئے (۱۴۰) کہ نقصان دہ اور فائدہ مند واقعات دونوں خدا کے فرمان میں شامل ہیں۔
(۱۴۱) صفحہ نمبر ۴۷ کو دیکھئے

CamScanner

برگشتگی :- تاریخ کا وہ خوفناک واقع جب انسان گناہ میں گر گیا۔
عہد :- وہ پر خلوص رشتہ جو خدا نے انسان کے ساتھ قائم کیا۔
درمیانی :- وہ پاکیزہ ہستی یسوع مسیح جو اس عہد کا درمیانی ہے

- پچھلے ٹرم میں ہم نے کتاب مقدس اور خدا (بمع تثلیث) دو مسائل کا مطالعہ کیا۔ اگلے ٹرم میں ہم خدا کے تیسرے کام مخلصی کا مطالعہ کریں گے
- یہ نو مسائل ایک معقول ترتیب میں ہیں۔ کتاب مقدس (بائبل)، خدا، فرمان، پیدائش، پروردگاری، برگشتگی، عہد، درمیانی، مخلصی۔

خدا کا فرمان

- وجود بےشمار مختلف چیزوں اور اثرات کا ایک پیچیدہ مجموعہ ہے وجود کا متعدد مطلب پانے کی مشکل کے باوجود انسان ہمیشہ اپنی عقل سے وجود کو سمجھنے کی کوشش کرتے آئے ہیں۔
- ہر شخص کسی نہ کسی قسم کے ٹھہرائے جانے یا مقرر ہونے پر یقین رکھتا ہے مگر وہ مختلف ذرائع کو ٹھہرانے والا سمجھتا ہوں۔

= روحوں کو ماننے والے مقرر ہونے کے لئے ان روحوں پر یقین رکھتے ہیں۔ جو مختلف چیزوں میں رہتی ہیں۔
= ہندو ایک شخص کی گذشتہ زندگیوں کے اعمال کو مقرر ہونے کا ذریعہ سمجھتے ہیں۔
= مادی ترقی کے ماننے والے تحول کو مقرر ہونے کا ذریعہ سمجھتے ہیں۔
= حکومت کے کنٹرول کو ماننے والے حکومت ہی کو ٹھہرائے جانے کا ذریعہ سمجھتے ہیں۔
اس میں کئی اقسام ہیں۔ عملی طور پر کمیونزم حکومت کا کنٹرول ہے۔ لیکن اس نظریے کی بنیاد مادی ترقی ہے ان کے نزدیک ٹھہرانے والے پارٹی کے سربراہ ہیں
= نظریہ اتفاق کے نزدیک موجود حالات کا ٹھہرانے والا کوئی نہیں۔ یعنی سب کچھ اتفاقیہ ہوجاتا ہے۔ اور یوں اس نظریہ کو ماننے والے ٹھہرانے والا اتفاق کو سمجھتے ہیں
= اسلام میں ٹھہرایا جانا خدا کی من مانی مرضی ہے
- بغیر خدا کے مکاشفہ کے وجود کے مطلب کا علم انسان کے لئے پانا ناممکن ہے کیونکہ محدود

اور گنہگار ہونا انسان کی بنیاد ہے۔ خدا نے بائبل میں وجود کے مطلب کو واضح کیا ہے۔ خدا کے مقصد یا منصوبہ کا مطالعہ جو سب چیزوں کے لئے ہے مسئلہ خدا کا فرمان کہلاتا ہے۔

- خدا کا کلام خدا کے فرمان کو سمجھنے کی بنیاد ہے۔ فرمان پر ایک عام ورد یسعیاہ ۴۶: ۹ - ۱۰ ہے یہ آیت ہمیں بتاتی ہے۔ کہ اس کے ازلی مقصد میں اس نے ظاہر کیا۔ کہ کونسی بات اس کے واقع ہونے سے پہلے واقع ہوگی۔ ہم اس کو آسانی سے سمجھ سکتے ہیں۔ کہ خدا کے پاس ایک تجویز تھی۔ جیسے مکان کے بنانے سے پہلے ایک منصوبہ بنایا جاتا ہے۔
- جس طرح کلام مقدس میں درج ہے۔ خدا کے فرمان کی وسعت کہاں تک ہے؟ یہ وجود کے چھ کروں تک پھیلا ہوا ہے ۱- عالم ارواح ۲- خلا ۳- بےجان دنیا۔ ۴- پودے ۵- جانور اور آخر میں ۶- انسان
- فرمان کی وسعت کے لئے ہم نے ہم مرکز دائروں کا ایک خاکہ بنایا انتہائی درمیانی انسان کا ہے۔ مختلف آیات کے مطالعہ سے ہم نے دیکھا کہ سب کچھ جو خلا، بےجان دنیا، نباتات جانور کے کروں میں ہے خدا کے ازلی فرمان میں شامل ہے۔ ان میں اشیاء، واقعات کے واقع ہونا اور ان کے وقوع کے ذرائع شامل ہیں۔ یسعیاہ ۴۵: ۷، ہمیں سکھاتی ہے کہ اس میں صرف فائدہ مند واقعات ہی شامل نہیں بلکہ نقصان دہ واقعات بھی شامل ہیں۔

وجود کے فلسفوں کے ملحقات۔

۱- خدا اور شیطان کی کشمکش (ثنویت) (ڈوئل ازم - DUALISM)

کچھ لوگ وجود کی تشریح کچھ اس طرح کرتے ہیں کہ دو طاقتور خداؤں کی آپس میں کشمکش ہے۔ جو مساوی طاقت رکھتے ہیں۔ ایک اچھا ہے اور دوسرا برا۔ ایک وقت میں ایک کی مرضی پوری ہوتی ہے۔ اور دوسرے وقت میں دوسرے کی۔ کسی وقت زمین پر اچھائی کا اثر ہوتا ہے۔ اور کسی وقت برائی، تباہی اور ناانصافی کی فتح ہوتی ہے ہم ڈوئل ازم کو کچھ اس طرح بیان کر سکتے ہیں۔ کہ (خدا اور شیطان، بد ارواح کائنات کو سنبھالنے کی کوشش کرتے ہیں۔ شیطان اور خدا دونوں کے

درجہ مقرر ہوتا ہے ۔

۲۔ نظریہ غیر حاضر خدا (ڈی ازم - DEISM)

کچھ لوگ یقین کرتے ہیں کہ شروع میں خدا نے کائنات بنائی تھی اس کے بعد اس نے اس کو اصولوں اور ان طاقتوں پر چھوڑ دیا جس کے ذریعے یہ کائنات چل رہی ہے اب اس کا اس دنیا کے ساتھ کوئی تعلق نہیں وہ تاریخ میں کوئی حصہ نہیں لیتا اور نہ ہی اس نے کوئی جداگانہ مکاشفہ دیا یہ ایک غیر حاضر خدا کے متعلق نظریہ ہے جو ایک گھڑی ساز کی طرح ہے جو مقرر ہونے کا تعلق خدا کے ان اصولوں اور طاقتوں سے ہے جو دنیا کو سنبھالے ہوئے ہیں

۳۔ بُدھ مت

یہ ایک بغیر خدا کے نفسیاتی مذہب ہے اس کا محور آدمی ہے یہ ہندو مت کی ترقی یافتہ شکل ہے ہندو مت کے ساتھ تعلق رکھتے ہوئے یہ بھی انسان کا مختلف شکلوں میں بار بار پیدا ہونے (آواگون) پر یقین رکھتا ہے وہ بار بار پیدا ہوتے ہیں ۔ جب تک نروان نہ حاصل کر لیں ۔ ہندو مت کے ساتھ تعلق رکھتے ہوئے وہ یہ بھی جانتے ہیں ۔ کہ مادی دنیا غیر حقیقی اور زیادہ تر تصوراتی ہے مگر بدھ مت میں ہندو مت کی طرح کسی بہما پر زور نہیں ہے جس میں غرق ہو کر ہی آدمی حقیقت تک پہنچتا ہے بدھ ازم میں انفرادی طور پر اپنی تمام خواہشات ختم کرنے سے اور دوبارہ پیدا ہونے سے رہائی پاتا ہے اس کا مقصد ایک ایسی حالت ہے جہاں مکمل سکون اور آرام ہو ۔ اور وہ حالت غیر جذباتی نروان ہے ۔

بدھ مت لوگ شخصی نجات تمام خواہشات سے ڈھونڈتے ہیں کیونکہ وہ یہ دیکھتے ہیں ۔ کہ ہر طرف دکھ اور بُرائی ہے اور وہ یقین کرتے ہیں کہ بُرائی اور دکھ میں رہنا کسی شخص کی ناپوری ہونے والی خواہشات کا نتیجہ ہے بار بار پیدا ہونے کے چکر میں جکڑا رہنا ناپوری ہونے والی خواہشات کی وجہ سے ہے وہ مانتے ہیں ۔ کہ دکھ اور بُرائی ختم کرنے کے لئے ایک ہی راستہ ہے کہ خواہشات کو ختم کریں ۔ بدھ مت کے بانی مہاتما بدھ نے خواہشات پر غلبہ پانے کے لئے ذاتی

ضبط کے آٹھ پہلو یا قدم بتائے ہیں ۔ بدھ خواہشات کے ذریعے ٹھہرائے جانے کو مانتے ہیں ۔ خواہشات وجود کا متعین عنصر ہے ۔ جس سے ایک شخص کو بنتا ہے ۔ اسی لحاظ سے آدمی اس قابل ہے کہ وہ ذاتی ضبط کے ذریعے خواہشات سے اپنے آپ کو بچائے تاکہ وہ سکون کی جگہ پہنچ سکے ۔

نوٹ : الفرقان پر مزید تعلیم دوسرے سبق میں ملاحظہ فرمائیں

دوسرا
سبق

CamScanner

دوسرے سبق کی فہرست

II کتاب مقدس کی تعلیم

(ب) خدا کے فرمان کی وسعت

۲ پہلا دن

5۔ انسان

(ا) خدا کی پوشیدہ اور ظاہر کی ہوئی مرضی

(ب) انسان کے پہلے سے مقرر ہونے کی عام تعلیم

۲ دوسرا دن

(ج) انسان کے نجات سے محروم رہنے کی تعلیم

(د) انسان کی نجات کے لئے چنے جانے کی تعلیم

(۱) کون مخلصی پائے گا۔

(۲) کس طرح پائے گا۔

۲ تیسرا دن

۳۔ مخلصی میں کیا کیا شامل ہے۔

۴۔ کب تک مخلصی میں ثابت قدم رہے گا۔

۲ چوتھا دن

6۔ عالم ارواح

(ج) خدا کے فرمان کی خصوصیت

۲ پانچواں دن

۱۔ فرمان کتنے ہیں

۲۔ فرمان کیونکر [illegible] ہے

پڑھنے کے سوالات

ڈگری طلباء کے لئے مزید سبق

دوسرے سبق کا خلاصہ

خدا کا فرمان

۱ پہلا دن

بائبل جلالی سچائی کی ایک کان ہے۔ مسیحی علم الٰہی سچائی کی سلسلہ وار کان کنی ہے تاکہ اس کی چھپی ہوئی خوبی چمک پڑے۔ بیشک آپ رضامند ہوں گے کہ سچائی کے مطالعہ کے لئے کان کنی کی طرح محنت کی ضرورت ہے۔

مجھے امید ہے کہ آپ نے پہلے سبق کو زیادہ مشکل نہیں پایا ہوگا۔ لیکن بغیر کام کے کسی چیز کی قدر و قیمت نہیں حاصل کی سکتی۔ حوصلہ رکھتے ہوئے مطالعہ جاری رکھیں۔ جونہی خدا کے فرمان کا راز آپ پر کھلے گا۔ تو آپ ایک حیرت انگیز عبادت میں اس شہنشاہ کے قدموں میں گر جائیں گے۔ جو بلندی پر رہتا ہے۔

پہلے سبق میں ہم نے خدا کے فرمان کا مطالعہ شروع کیا۔ ہم نے دیکھا کہ کس طرح مسیحی علم الٰہی کے مضامین ایک دوسرے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ہم نے وجود کی تشریح کی مشکلات الجھنیں اور انسانوں کے بنائے ہوئے ان فلسفوں کا مطالعہ کیا جو انہوں نے وجود کی تشریح کے لئے بنائے ہیں۔ بے شک سب کسی نہ کسی مقرر ہونے یا ٹھہرائے جانے پر یقین رکھتے ہیں۔ مگر ان میں سے کوئی بھی تسلی بخش نہیں اور ہم نے دوبارہ یاد کیا۔ کہ وجود کے مطلب کی سچائی صرف بائبل ہی میں پائی جاتی ہے۔

اس کے بعد ہم نے خدا کے فرمان پر بائبل کی تعلیم کا مطالعہ کیا۔ ہم نے یسعیاہ ۴۶: ۹-۱۱ کو جو فرمان کے متعلق تعلیم دیتی ہے نہایت اچھی طرح پرکھا۔ تب ہم نے فرمان کی وسعت کے چار گروہوں تک کی شہادت کو دیکھا۔ بائبل کی شہادت سے ہم نے دیکھا۔ کہ خدا قادر مطلق نے سب کچھ جو خلا (بے جان دنیا)، پودوں اور جانوروں کے لئے ہے۔ مقرر کیا۔ یہ فائدہ مند اور نقصان دہ دونوں واقعات تک وسیع ہے۔ اس سبق میں ہم دیکھیں گے۔ کہ کس طرح فرمان کی وسعت انسان کے گروہ اور عالم ارواح کے گروہ تک ہے۔ پھر ہم خدا کے فرمان کی خصوصیت کا مطالعہ کریں گے۔

CS CamScanner

دوسرے سبق کے مقاصد

دوسرا سبق ختم کرنے کے بعد آپ اس قابل ہو جائیں گے ۔ کہ:۔

۱۔ خدا کی پوشیدہ اور ظاہر کی ہوئی مرضی کا فرق اور فرمان کے ساتھ تعلق بیان کر سکیں۔

۲۔ انسان کے پہلے سے مقرر ہونے کے پانچ عام پہلو بتا سکیں۔

۳۔ انسان کا نجات سے محروم رہنا اور برگزیدگی کا آپس میں تعلق بیان کر سکیں۔

۴۔ برگزیدگی اور نجات سے محروم رہنے کی تعلیم کا حوالہ دیں۔

۵۔ خدا کے فرمان کا جو تعلق برگزیدگی کے ساتھ ہے بیان کریں۔

۶۔ ایک خاکہ کے ذریعے مخلصی کے چار خاص پہلوؤں کا ذکر کریں جو کہ برگزیدگی کے فرمان میں شامل ہیں۔

۶۔ ایک خاکہ کے ذریعے فرمان کی وسعت کو بیان کریں۔

۷۔ ایک اور خاکہ کے ذریعے خدا کے فرمان کی دو خصوصیات، اور خدا کی اپنی صفات کا تعلق بیان کریں۔

۸۔ نہایت صفائی سے لکھیں کہ خدا کا فرمان کیوں ایک ہے۔ اور کیوں غیر مشروط ہے

۵۔ انسان

بائبل وہ الٰہی کتاب ہے جو انسان کی ہدایت کے لئے ظاہر کی گئی۔ یہ زیادہ تر خدا کا انسان کے ساتھ تعلق بیان کرتی ہے۔ اور یوں اس میں بہ نسبت دوسرے گروہوں کے انسانی گروہ کے متعلق زیادہ تعلیم ہے۔

ہم نے سیکھا کہ سب کچھ جو واقع ہوتا ہے خدا نے مقرر کیا۔ ہم آسانی سے ستاروں کی حرکت اور بارش برسنے کا ٹھہرایا جانا سمجھ سکتے ہیں۔ اور یہ بھی قبول کرنا مشکل نہیں۔ کہ خدا کا فرمان باغیچے کے پھولوں اور ہوا کی چڑیوں تک وسیع ہے۔ خدا کی اس عالمگیر تجویز کے علم سے ہم مسیحی بہت زیادہ تسلی پاتے ہیں۔ لیکن جوں جوں فرمان انسان کے قریب آتا جاتا ہے۔ توں توں اس کو قبول کرنا اور سہنا مشکل ہوتا جاتا ہے۔ لیکن حقیقت میں اس کو سمجھنا اتنا مشکل نہیں۔ کیونکہ فرمان

یقین ہی سے وجود کے مسئلہ کو حل کیا جا سکتا ہے۔ اگر الٰہی فرمان نہیں تو وجود کا کوئی مطلب ہی نہیں۔

یہ مشکل کسی حد تک خدا کی ازلی مرضی کی پوشیدگی کا نتیجہ ہے خدا کے ازلی فرمان کا بڑا حصہ اب تک ہم سے پوشیدہ ہے۔ حقیقت میں وہ خدا کی پوشیدہ مرضی ہی ہے۔ اور بائبل خدا کی مرضی کے دو پہلو پیش کرتی ہے۔ کہیں بائبل میں خدا کی مرضی کا مطلب خدا کا فرمان یا پوشیدہ مرضی ہے۔ اور کہیں اس کا مطلب بالکل مختلف ہے ایسی جگہوں میں خدا کی مرضی کا مطلب خدا کی وہ ظاہر کی ہوئی مرضی ہے جو خدا نے انسان کی ہدایت کے لئے احکام اور شریعت کی شکل میں ظاہر کی۔ اب ہم خدا کی مرضی کے ان دو پہلوؤں کا کچھ مطالعہ کریں گے۔ لیکن پہلے مندرجہ ذیل سوالات کے جواب دیں۔

(1) پہلے سبق میں ہم نے مسیحی علم الٰہی کے نو مختلف مسائل کا ذکر کیا۔ یہ علم الٰہی کے پہلے نو مسائل ہیں اور ان کو اسی خاص ترتیب سے پڑھنا چاہیئے۔ کتاب مقدس، خدا، ______ پیدائش ______، ______، ______، ______ اور مخلصی

(2) کسی چیز کو بنانے سے پہلے خدا کے پاس ایک ______ تھا۔

(3) خدا کا فرمان اس کا وہ ازلی ______ ہے جس کے ذریعے اس نے ______ مقرر کیا۔

(4) وجود کے بھید کو سمجھانے کے لئے انسان نے بہتیرے فلسفے پیش کئے ہیں۔ لیکن سب ٹھہرائے جانے کو کسی نہ کسی صورت میں تسلیم کرتے ہیں۔ وہ سکھاتے ہیں کہ ہر ایک چیز سے ______ کیا گیا ہے۔

(5) چونکہ خدا کے فرمان کا بڑا حصہ شروع سے پوشیدہ رہا ہے۔ اس لئے یہ کوئی حیرانگی کی بات نہیں۔ کہ انسان ظاہر کئے ہوئے حصہ کو رد کرنے کے لئے فلسفے بنا دیتا ہے۔ (تین کے نام دیں۔) ______ ______

(6) خدا کے فرمان کی عام تعلیم کا ایک حوالہ دیں ______

(7) پچھلے سبق میں ہم نے فرمان کی وسعت وجود کے ______ کروں تک کا مطالعہ شروع کیا رکھنے کے سے ہیں؟ ______

(۸) یسعیاہ ۵ : ۱۲۵ ، ہمیں سکھاتی ہے کہ خدا کے فرمان کی وسعت ______ ______ تک ہے۔

(۹) خدا کے ازلی فرمان کا بڑا حصہ ہم سے پوشیدہ ہے۔ حقیقت میں خدا کی مرضی کے دو پہلو ہیں۔ ابھی ہم پوشیدہ مرضی کے متعلق فرمان میں سیکھ رہے ہیں خدا کی مرضی کا دوسرا پہلو اسکی ______ مرضی ہے جو احکام میں ظاہر ہے۔

(۱۰) خدا کی پوشیدہ مرضی کے متعلق کچھ مکاشفہ ہوا جو ______ میں شامل ہے۔ پوشیدہ مرضی کے اس مکاشفہ سے ہم سیکھ سکتے ہیں۔ کہ خدا کے فرمان کی وسعت عالم ارواح ______ اور انسان تک ہے

(۱) خدا کی پوشیدہ اور ظاہر کی ہوئی مرضی

بائبل خدا کی ______ مرضی کے دو پہلو بیان کرتی ہے ایک اسکی پوشیدہ مرضی ہے۔ اور دوسری اسکی ظاہر کی ہوئی مرضی ہے۔ پوشیدہ مرضی وہ ہے۔ جیسے خدا نے مقرر کیا کہ واقع ہو۔ یہ مرضی خدا کا فرمان بھی کہلاتی ہے۔ کتاب مقدس ہمیں سکھاتی ہے کہ سب کچھ جو واقع ہوتا ہے خدا کی پوشیدہ مرضی کے مطابق ہوتا ہے۔ یہ مرضی یقینی ہے۔ اور ضرور پوری ہوتی ہے۔ چونکہ انسان خدا کی مخلوقات کا تاج ہے۔ اور خدا کے ازلی مقصد کے مرکز میں ہے۔ اس لئے خدا نے انسان کو اپنی ظاہر کی ہوئی مرضی بتانے کے بغیر نہیں چھوڑا۔ خدا کی ظاہر کی ہوئی مرضی وہ ہے جو اس نے انسان کے اعمال کی ہدایت کے لئے

(۱) فرمان۔ پروردگاری۔ برگشتگی۔ عہد۔ درمیانی (۲) تجویز یا فرمان (۳) مقصد۔ سب کچھ (۴) مقرر یا ٹھہرایا (۵) دہریت کو ماننے والے۔ ہندومت۔ نظریہ مادی ترقی۔ حکومت کا کنٹرول کمیونزم۔ نظریہ اتفاق۔ اور اسلام (تین چیزیں) (۶) یسعیاہ ۴۶: ۹-۱۱ (۷) پھر

انبیا اور رسولوں کے ذریعے دی۔ یہ اس کی ہدایتی مرضی بھی کہلاتی ہے اور مکمل بھی ہے۔ سب کچھ جس کی انسان کو ضرورت ہے۔ بائبل میں موجود ہے تاکہ انسان اسکو آسانی سے پا سکے۔ جیسا کہ آپ نے سیکھا۔ کہ خدا کی مکمل ہدایتی مرضی بائبل میں موجود ہے یہ ہدایتی مرضی قانون اور احکام کی صورت میں ہے۔ یہ خدا کی شریعت ہے۔ یہ وہ ہے جس کا خدا حکم دیتا ہے۔ کہ کرے۔ تاکہ انسان کا بھلا ہو۔

پھر ہمیں خدا کی پوشیدہ اور ظاہر کی ہوئی مرضی کے درمیان امتیاز کرنا ہے۔ خدا کی پوشیدہ مرضی اس کا فرمان ہے۔ خدا کی ظاہر کی ہوئی مرضی اس کی شریعت ہے۔ بیشک یہ خدا کی دو مختلف مرضیاں نہیں۔ بلکہ اسکی مرضی کے دو پہلو ہیں۔ وجود اور اس میں انسان کی حیثیت کو بہتر سمجھنے کیلئے ہمیں ان دونوں پہلوؤں کا فرق یاد رکھنا چاہیئے۔

(۱۱) اگر ہم بائبل پڑھتے وقت خبرداری سے خدا کی پوشیدہ مرضی اور اسکی ______ کا امتیاز نہ کریں۔ تو ہمارے دماغ میں الجھن آئے گی۔

(12) جب بائبل کہتی ہے "کہ چوری نہ کر" تو وہ خدا کی ہدایتی مرضی پیش کرتی ہے۔ خدا نے ایسے قانون اس لئے ظاہر کئے ہیں کہ انسان کی ______ ہو تاکہ انسان وہ کام کریں جو ان کے لئے اچھا ہو

(13) "بلاناغہ دعا کرو" خدا کی ______ مرضی ہے

(14) وہ تواریخی واقعہ جس میں مصر کے بادشاہ فرعون نے موسیٰ کے زمانہ میں بنی اسرائیل کو آزاد کرنے سے انکار کیا خدا کے فرمان میں تھا اور یوں وہ خدا کی ظاہر کی ہوئی مرضی نہ تھی۔ بلکہ خدا کی ______ حالانکہ یہ واقعہ اب پوشیدہ نہیں رہا۔

(15) کسی خاص شخص کے ساتھ جو کچھ کل یا اگلے سال ہوگا۔ خدا کی ______ مرضی ہے۔

(16) یروشلیم کی تباہی خدا کی پوشیدہ ______ تھی جو واقع ہونے تک پوشیدہ رہی۔

(۸) نقصان دہ اور فائدہ مند واقعات (۹) ظاہر کی ہوئی (یا ہدایتی) (۱۵) بائبل۔ خدا۔ بے جان دنیا۔ پودے اور جانور

(١٧) یہ حکم "تو لالچ نہ کرنا" خدا کی ______ ہے۔

(١٨) یہوداہ اسکریوتی کا لالچ کرنا اور مسیح کو پکڑوانا خدا کی ______ میں شامل تھا۔

خدا کی پوشیدہ مرضی اس وقت تک چھپی رہتی ہے۔ جب تک واقعات خدا کے فرمان کے مطابق واقع نہ ہوں۔ صرف نبوت اس اصول کے خلاف ہے خدا نے اپنی کچھ پوشیدہ مرضی نبیوں پر ظاہر کی۔ اس نے ان کو مستقبل میں واقع ہونے والی کچھ باتیں بتائیں جو اس نے مقرر کیں۔ اس نے یسعیاہ نبی پر یہ بات ظاہر کی کہ مسیح آئے گا۔ اور انسانوں کے لئے دکھ اٹھائے گا۔ لیکن نبوت ایک غیر معمولی بات ہے جس میں خدا مستقبل کے فرمان سے کچھ پردہ اٹھاتا ہے۔ خدا کی ہدایتی یا ظاہر کی ہوئی مرضی غیر معمولی نہیں ہے۔ کیونکہ یہ مکمل طور پر ہمارے لئے بائبل میں درج ہے۔

(١٩) مندرجہ ذیل کلمات کے سامنے خدا کی مرضی کا وہ پہلو لکھیں جو درست ہو۔ اور یاد رکھیں کہ واقعات خدا کی پوشیدہ مرضی ظاہر کرتے ہیں اور قوانین خدا کی ظاہر کی ہوئی مرضی ہیں۔

ا۔ "تو خون نہ کرنا" ______

ب۔ "خداوند یسوع مسیح پر ایمان لا تو تُو اور تیرا گھرانا نجات پائے گا۔" ______

ج۔ "ابرام خدا پر ایمان لایا" ______

د۔ "ہوا چلی" ______

ہ۔ "مانگو گے تو پاؤ گے" ______

و۔ "یریحو کی دیوار بالکل گر پڑی۔" ______

ز۔ "پاک ہو اس لئے کہ میں پاک ہوں۔" ______

ح۔ "ایک دوسرے سے محبت رکھو۔" ______

ط۔ "کیونکہ ساری زمین پر سخت کال پڑا تھا۔" ______

ی۔ "یہی یسوع اسی طرح پھر آئے گا۔" ______

(١١) ظاہر کی ہوئی مرضی (١٢) ہدایتی (١٣) ظاہر کی ہوئی (١٤) پوشیدہ مرضی تھی (١٥) پوشیدہ
(١٦) مرضی

کبھی کبھی خدا کی مرضی کے یہ دو پہلو ایک دوسرے کے خلاف نظر آتے ہیں۔ یہ ہماری محدود سمجھ کی وجہ سے ایسے معلوم ہوتا ہے اور اس لئے بھی ہوتا ہے۔ کیونکہ وہ خدا کی مرضی کے دو بالکل مختلف پہلو ہیں۔ خدا کی پوشیدہ مرضی ہمیشہ پوری ہوتی ہے۔ یہ خدا کا وہ فرمان ہے۔ جو یقینی ہے۔ لیکن خدا کی ظاہر کی ہوئی مرضی کو رد کیا جا سکتا ہے۔ ہدایتی مرضی ہمیشہ پوری نہیں ہوتی۔ آدمی ہدایتی مرضی کی نافرمانی کر سکتے ہیں۔ خدا کہتا ہے کہ ہمیں چوری نہیں کرنی چاہیئے لیکن بہتیرے آدمی چوری کرتے ہیں۔ اور یوں خدا کی ظاہر کی ہوئی مرضی توڑتے ہیں۔ اپنی پوشیدہ مرضی میں خدا نے مقرر کیا کہ یسوع ہمارے گناہوں کے لئے مرے اسے رد نہیں کیا جا سکتا تھا۔ اس بات کا وقوع میں آنا یقینی تھا۔

خدا کی پوشیدہ مرضی وہ بات پیش کرتی ہے۔ جو خدا کے لئے اچھی ہے لیکن خدا کی ہدایتی مرضی وہ بات پیش کرتی ہے۔ جو انسان کے لئے اچھی ہو۔ خدا کی پوشیدہ مرضی خدا کے جلال کے لئے ہے خدا کی ظاہر کی ہوئی مرضی انسان کے بھلے کے لئے ہے اور ان میں فرق بھی ہے مثال کے طور پہ خدا نے اپنی پوشیدہ مرضی میں مقرر کیا۔ کہ آدمی مر جائیں۔ لیکن اپنی ہدایتی مرضی میں خدا یہ حکم دیتا ہے کہ خون نہ کرو۔ خدا نے ٹھہرایا کہ انسان ان کے گناہوں کی وجہ سے مر جائیں تاکہ اس کے عدل کا جلال ظاہر ہو اور خدا نے حکم دیا کہ انسان خون نہ کرے تاکہ اس کا بھلا ہو۔

(٢٠) خدا کی ظاہر کی ہوئی مرضی کیا ہے؟ ______

(٢١) خدا کی پوشیدہ مرضی کیا ہے؟ ______

(٢٢) خدا کی مرضی کا وہ پہلو جو رد کیا جا سکتا ہے خدا کی ______ ہے

(٢٣) خدا کی مرضی کا وہ پہلو جو یقینی طور پر وقوع میں آتا ہے خدا کی ______ ہے

(٢٤) خدا کی ہدایتی مرضی کی ایک مثال دیں ______

(٢٥) خدا کی پوشیدہ مرضی کی ایک مثال دیں۔ ______

(١٧) ظاہر کی ہوئی مرضی (١٨) پوشیدہ مرضی (١٩) ا، ب، ہ، ز، ح (ظاہر کی ہوئی مرضی ہیں) ج، د، و، ط، ی (پوشیدہ مرضی ہیں)

(26) اکثر خدا کی پوشیدہ مرضی واقعات کے وقوع ہونے تک چھپی رہتی ہے۔ ایک مثال دیں جو اس کے خلاف ہو۔

(27) خدا کی مرضی کس لحاظ سے رد کی جا سکتی ہے اور کس لحاظ سے ناقابل مزاحمت ہے؟

(28) اگر تم توبہ نہ کرو گے تو سب اسی طرح ہلاک ہو گے۔ اس جملہ کے متعلق بتائیں کہ یہ کیا ہے

ا۔ خدا کی پوشیدہ مرضی

ب۔ خدا کی ظاہر کی ہوئی مرضی

ج۔ دونوں درست ہیں۔

د۔ ان میں سے کوئی بھی درست نہیں۔

(29) خدا کی مرضی کے دو پہلوؤں کو اپنے الفاظ میں بیان کریں۔

(20) وہ قوانین جو خدا نے انسانوں کی ہدایت کیلئے جاری کئے تاکہ ان کی بھلائی ہو (21) وہ جو خدا نے پہلے ہی سے مقرر کیا ہوا ہو (22) ظاہر کی ہوئی مرضی (23) پوشیدہ مرضی (24) تو چوری نہ کر، یا کوئی بھی ایسا حکم یا ہدایت (25) یروشلیم کی تباہی، یا کوئی بھی ایسا واقعہ جو ہوا یا ہو رہا ہے یا ہوگا۔

(30) سیاق و سباق کو پڑھنے کے بعد خدا کی مرضی کے دو پہلوؤں کی تعلیم کے ذریعے اس حوالہ کی مشکل کو حل کریں۔ "..... خدا کسی کی ہلاکت نہیں چاہتا۔ بلکہ یہ چاہتا ہے۔ کہ سب کی توبہ تک نوبت پہنچے" (٢۔ پطرس ٣: ٩) اس حوالہ میں مشکل یہ ہے۔ کہ فی حقیقت بہت سے لوگ ہلاک ہوتے ہیں۔ اور توبہ کی نوبت تک نہیں پہنچتے کیا خدا کی مرضی کچھ لوگوں کو ہلاکت سے بچانے میں کمزور اور قابل مزاحمت اور غیر حتمی ہے؟

جماعت

ب۔ انسان کے پہلے سے مقرر ہونے کی عام تعلیم

خدا کا فرمان اسکی پوشیدہ مرضی ہے اور فرمان کی وسعت انسان کا ترک کرنا ہے پہلے سے مقرر ہونا ایسے الفاظ ہیں۔ جن سے انسان ڈر جاتا ہے۔ آیئے یہ امید رکھیں کہ جب ہم صحیح طور پر سمجھ جائیں کہ ان الفاظ کا کیا مطلب ہے تو ہم ان سے ڈریں گے نہیں بلکہ تسلی پائیں گے۔

انسان کا "پہلے سے مقرر ہونا" دو حصوں میں ہے۔ پہلا حصہ برگزیدگی ہے۔ یہ خدا کے چنے ہوئے لوگوں کی بابت ہے۔ دوسرے حصے کو کبھی کبھی نجات سے محروم رہنے کا نام دیا جاتا ہے یہ ان کھوئے ہوئے لوگوں کی بابت ہے جو نجات نہیں پاتے۔ آیئے ان دونوں حصوں کی علیحدہ علیحدہ تعریف کریں۔

(26) نبوت (27) خدا کی ظاہر کی ہوئی مرضی نافرمانی سے رد کی جا سکتی ہے لیکن خدا کی پوشیدہ مرضی یقینی طور پر پوری ہوتی ہے (یا ایسے الفاظ) (28) (ب) درست ہے (29) آپ کے جواب میں پوشیدہ اور ظاہر کی ہوئی مرضی کا ذکر ہونا چاہئے اور ان کے بیان میں ناقابل مزاحمت، خدا کا جلال اور انسان کی بھلائی، فرمان، واقعات اور احکام کا امتیاز ہونا چاہئے۔

- برگزیدگی :۔ الٰہی فرمان جو چنے ہوئے انسانوں کی نسبت ہے
- نجات سے محروم رہنا :۔ الٰہی فرمان جو کھوئے ہوئے انسانوں کی نسبت ہے ۔

(31) پہلے سے مقرر ہونا وہ الفاظ ہیں جو الٰہی فرمان کو جو تمام ________ کی بابت میں بیان کرنے کے لئے استعمال کئے جا سکتے ہیں ۔

(32) پہلے سے انسان کا مقرر ہونا دو حصوں میں ہے نجات سے محروم رہنا اور ________ ________

(33) برگزیدگی فرمان کا وہ حصہ ہے جو (کھوئے ہوئے لوگوں / چنے ہوئے لوگوں) کے متعلق بیان کرتا ہے ۔ ________

(34) مندرجہ ذیل میں سے کون سے الفاظ کھوئے ہوئے لوگوں کے لئے الٰہی فرمان کا بہتر بیان کرتے ہیں (برگزیدگی / پہلے سے مقرر ہونا / نجات سے محروم رہنا) ________

آیئے سب سے پہلے ان چیزوں کی بابت جن کا عام طور پر انسانوں کی نسبت الٰہی فرمان ہو چکا ہے ۔ چند ایک آیت کو دیکھیں ۔

- "تیری آنکھوں نے میرے بے ترتیب مادّہ کو دیکھا اور جو ایام میرے لئے مقرر تھے وہ سب تیری کتاب میں لکھے تھے جبکہ ایک بھی وجود میں نہ آیا تھا" (زبور ۱۳۹ : ۱۶)
- "دل کی تدبیریں انسان سے ہیں لیکن زبان کا جواب خداوند کی طرف سے ہے" (امثال ۱۶:۱)
- "قرعہ گود میں ڈالا جاتا ہے پر اس کا سارا انتظام خداوند کی طرف سے ہے"۔ (امثال ۱۶ : ۳۳)

(35) یہ آیات انسان کے لئے الٰہی فرمان کی بابت کیا بتاتی ہیں ؟ پہلی مثال کی طرح نیچے دی خالی جگہ کو پُر کریں ۔ اپنے الفاظ استعمال کریں ۔

زبور ۱۳۹ : ۱۶ : خدا ہمارے اعضاء کی شکلیں مقرر کر چکا ہے ۔

(30) (جماعت)

ایوب ۱۴ : ۵ ________

امثال ۱۶ : ۱ ________

امثال ۱۶ : ۳۳ ________

(36) یہ آیات ہمیں بتاتی ہیں کہ انسانوں کے بدنوں کی جسامت اور شکلیں الٰہی فرمان میں ہیں ۔ انسان کی زندگی کا وقت مقرر کیا گیا ہے (اسکی عمر) انسانوں کے دلی خیالات ان کی تقریر کے الفاظ سمیت الٰہی فرمان میں آچکے ہیں یہاں تک کہ وہ باتیں جو بونی قرعہ اندازی سے واقع ہوتی ہیں ۔ وہ بھی خدا کے انتظام کے مطابق ہیں ۔ یہ بھی خدا کی پوشیدہ مرضی ہے ۔ خلاصہ کے طور پر ہم کہہ سکتے ہیں کہ انسان کے پہلے سے مقرر ہونے میں ________ شامل ہیں ۔

(37) امثال ۱۶ : ۱ میں لکھا ہے کہ "دل کی تدبیریں انسان سے ہیں ...... خداوند کی طرف سے ہے" ۔ کیا یہ بات سمجھنا مشکل نہیں ہے ؟ کیا خدا اپنے فرمان میں انسان کے دلی خیالات کو جنہیں وہ سوچتا ہے شامل کرتا ہے ؟ اور اگر وہ اس قسم کی باریکیوں پر فرمان جاری کر چکا ہے تو کیا انسان محض ایک مشین بن جاتا ہے ؟ آگے چل کر جب ہم پیدائش اور پروردگاری کے متعلق مطالعہ کریں گے ۔ تو اس بات کو زیادہ صفائی سے سمجھیں گے اکثر اوقات الٰہی فرمان اور پروردگاری میں فرق کرنا بہت مشکل ہوتا ہے ۔ اس لئے کہ پروردگاری میں خدا اسکو جو الٰہی فرمان میں آچکا ہے ۔ صرف پورا کرتا ہے ۔ لیکن آیئے اب ہم کئی ایک سادہ سوالات کے جواب دیں کیا خدا جانتا ہے کہ انسان مستقبل میں کیا سوچیں گے ________ اگر خدا نے انسان کے خیالات کو پہلے سے جان لیا ہے تو پھر کیا یہ خیالات (یقینی / یا غیر یقینی) ہیں ؟ ________ اگر وہ یقینی ہیں تو پھر وہ کس بنیاد پر یقینی ہیں ؟ انسان کی آزاد مرضی پر یا الٰہی فرمان پر ؟ ________

(38) بائیبل بتاتی ہے کہ سب آدمیوں کے خیالات اور اعمال خدا کے ازلی فرمان میں شامل

(31) انسانوں (32) برگزیدگی (33) چنے ہوئے لوگوں (34) نجات سے محروم رہنا

ہیں۔ لیکن اس سچائی کا ایک اور پہلو ہے۔ بائبل یہ بھی سکھاتی ہے کہ انسان تپتلیاں یا مشینیں نہیں، بلکہ حقیقی ذمہ دار ہستیاں ہیں۔ خدا انسان کو کسی خاص طریقہ پر عمل کرنے یا سوچنے کے لئے مجبور نہیں کرتا۔ وہ ان طریقوں سے سوچتے اور عمل کرتے ہیں۔ جن کی وجہ سے وہ ایسا کرنا چاہتے یا کرنے کی خواہش رکھتے ہیں۔ اسی لئے اگرچہ بائبل سکھاتی ہے کہ انسان کے متعلق سب کچھ خدا کے ازلی ________ میں شامل ہے پھر بھی بائبل یہ بھی سکھاتی ہے۔ کہ انسان آزادانہ طور پر اس مطلب میں عمل کرتا ہے جو وہ ________ آزادی کا مطلب ہے کہ انسان بیرونی دباؤ سے آزاد ہو۔

(39) "نجات سے محروم رہنا ________ کا حوالہ دیتا ہے اور برگزیدگی" ________ کی بابت ہے

(40) اگرچہ سب باتیں جن میں انسان کے اپنے آزاد اعمال بھی شامل ہیں۔ پیشتر سے مقرر ہیں پھر بھی وہ اس لئے ________ نہیں ہوتی ہیں۔ کہ خدا ان پر بیرونی دباؤ ڈالتا ہے تاکہ انسان وہ کام کریں۔ جو وہ کرنا نہیں چاہتے انسان اپنی مرضی اور خواہش کو پورا کرنے میں خدا کے ________ کو پورا کرتے ہیں اور یہ سب خدا کے ________ کے بغیر ہوتا ہے۔

(41) اگلے اسباق میں ان مشکلات کی بابت جو اس سے ہمارے دماغ میں آتی ہیں۔ ہم اور زیادہ مطالعہ کریں گے لیکن بائبل یہ بات ضرور سکھاتی ہے کہ خدا نے ازل سے انسان کے (تین چیزوں کے نام بتائیں) ________

________ پر فرمان جاری کیا ہے

(42) خدا کے فرمان کا تعلق خلا سے بھی ہے اور جو خلا کے نیچے ________

(35) خدا ان کی ٹھیک عمر پر فرمان جاری کر چکا ہے (ایوب ۱۴: ۵)۔ خدا انسان کے خیالات اور تقریر پر فرمان جاری کر چکا ہے (امثال ۱۶: ۱) بظاہر اتفاقی واقع ہونے والے واقعات پر فرمان جاری کر چکا ہے مثلاً قرعہ اندازی (امثال ۱۶: ۳۳) (36) سب چیزیں

(37) ہاں۔ یقینی۔ چونکہ الٰہی فرمان میں ہیں۔

________ میں ہوتا ہے۔ (جیسے موسم وغیرہ)

(43) ہم خدا کے فرمان کی وسعت کی وہ تعلیم پڑھ رہے ہیں جو بائبل میں ہے اس کے بیان میں ہم نے ہم مرکز دائرے استعمال کئے ہیں انتہائی مرکزی دائرہ ________ کو پیش کرتا ہے جو خدا کی بنائی ہوئی تمام چیزوں سے ________ بڑی چیز ہے

(44) یسعیاہ ۵۵: ۷ میں خدا کی ________ (پوشیدہ مرضی / ظاہر کی ہوئی مرضی) ہے

(45) یسعیاہ ۴۶: ۹-۱۱ سے ہم نے خدا کے فرمان کے متعلق پڑھا کہ خدا "ابتدا سے انجام کی خبر دیتا ہوں .... اور وہ باتیں جو اب تک وقوع میں نہیں آئیں بتاتا ہوں۔" کس کے لئے یہ باتیں پوشیدہ ہیں ________ اور کس کو معلوم ہیں۔ ________ یہ حوالہ خدا کی (پوشیدہ / ظاہر کی ہوئی) مرضی بیان کرتا ہے

(46) نیچے دئے گئے خاکہ کو پر کریں۔

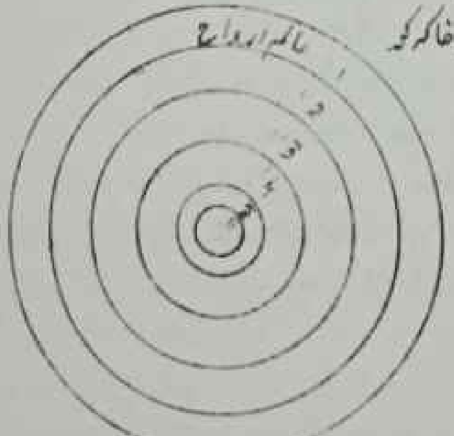

خدا کا ....

(47) حالانکہ بائبل بتاتی ہے کہ خدا نے انسان کو اس کے آزاد خیالات اور اعمال سمیت

(38) فرمان کرا جاتا ہے (39) کھوئے ہوئے لوگوں۔ چنے ہوئے لوگوں (40) فرمان بیرونی دباؤ (41) جماعت عمر۔ خیالات تقریر اور اتفاقیہ واقعات وغیرہ

(تین جنس) (42) بے جان دنیا۔

مقرر کیا ہے لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ انسان بیرونی طور پر خدا کی طرف سے ______ ہے کہ وہ خدا کی مرضی کرے پھر بھی انسان کو خدا کا فرمان بجا لانا ہے کیونکہ انسان کے آزاد اعمال بھی ______ میں شامل ہیں۔

(۴۷) اگر آزاد اعمال فرمان میں شامل نہیں تھے تو نبی کبھی بھی پیشین گوئیاں نہ کر سکتے لیکن انہوں نے پیشین گوئیاں کیں۔ کیونکہ خدا نے ______

______

______

ہم نے دیکھا کہ خدا انسانوں کے خیالات اور اعمال کے متعلق فرمان جاری کر چکا ہے لیکن کیا اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ بُرے اعمال اور خیالات کے لئے بھی اس نے فرمان جاری کیا۔ مثال کے لئے نیچے دی گئی آیات کو دیکھیں

- "دیکھ میں نے لوہار کو پیدا کیا۔ جو کوئلوں کی آگ دھونکتا اور اپنے کام کے لئے ہتھیار نکالتا ہے۔ اور غارت گر کو بھی میں نے ہی پیدا کیا کہ لوٹ مار کرے"۔ (یسعیاہ ۵۴: ۱۶ (یسعیاہ ۴۵: ۷ بھی یاد رکھیں)
- "تم نے تو مجھ سے بدی کرنے کا ارادہ کیا تھا۔ لیکن خدا نے اسی سے نیکی کرنے کا قصد کیا تاکہ بہتسے لوگوں کی جان بچائے چنانچہ آج کے دن ایسا ہی ہو رہا ہے"۔ پیدائش ۵۰: ۲۰
- کیا یہ ممکن ہے کہ شہر میں نرسنگا پھونکا جائے اور لوگ نہ کانپیں۔ یا کوئی بلا شہر پر آئے اور خداوند نے اسے نہ بھیجا ہو" عاموس ۳: ۶
- جب وہ خدا کے مقررہ انتظام اور علم سابق کے موافق پکڑوایا گیا تو تم نے بے شرع لوگوں کے ہاتھ سے اسے مصلوب کروا ڈالا" (اعمال ۲: ۲۳)
- خداوند اور اس کے مسیح کی مخالفت کو زمین کے بادشاہ اٹھ کھڑے ہوئے اور سردار جمع ہو گئے کیونکہ واقعی تیرے پاک خادم یسوع کے برخلاف جسے تو نے مسح کیا ہیرودیس اور پنطیس پیلاطس غیر قوموں اور اسرائیلیوں کے ساتھ اسی شہر میں جمع ہوئے۔ تاکہ

(۴۳) انسانی گروہ (۴۴) پوشیدہ مرضی (۴۵) انسان/خدا پوشیدہ (۴۶) فرمان (۱) تمام (۲) بے جان دنیا (۳) پودے (۴) جانور (۵) انسان

جو کچھ پہلے سے تیری قدرت اور تیری مصلحت سے ٹھہر گیا تھا۔ وہی عمل میں لائیں" (اعمال ۴: ۲۷-۲۸)

- کیونکہ ابن آدم تو جیسا اس کے واسطے مقرر ہے جاتا ہی ہے۔ مگر اس شخص پر افسوس ہے جس کے وسیلے سے وہ پکڑوایا جاتا ہے"۔ (لوقا ۲۲: ۲۲) (متی ۲۶: ۲۱؛ لوقا ۲۲: ۲۲ کے ساتھ ملائیں)

(۴۹) سب سے خوفناک اور تکلیف دہ اہم واقعہ یسوع مسیح کا صلیب پر چڑھنا ہے بائبل ہمیں صاف طور پر بتاتی ہے کہ یہ ایک اہم واقعہ تھا جو خدا کی پوشیدہ مرضی کے مطابق ______

(۵۰) یہ آیات صفائی سے سکھاتی ہیں۔ کہ انسان کے گناہ آلودہ خیالات اور اعمال پر خدا کا اختیار ہے۔ اپنے مقاصد کو سر انجام دینے کے لئے اس نے گناہوں کو ہونے دیا اور مقرر کیا کہ وہ استعمال میں لائے جائیں۔ پس ہم دیکھتے ہیں کہ کسی پوشیدہ طریقے سے خدا نے مقرر کیا کہ گناہ بھی اس کا ______ پورا کرے۔

(۵۱) اس کا یہ مطلب نہیں کہ خدا گناہ کا بانی ہے۔ اس نے گناہ کو خلق نہیں کیا۔ وہ خود ہرگز گناہ نہیں کرتا وہ بیرونی دباؤ سے انسان کو مجبور نہیں کرتا۔ کہ وہ گناہ کرے۔ لیکن شہنشاہ ہوتے ہوئے اس نے اسکو ہونے کا حکم دیا۔ یہ ہمیں سکھاتی ہیں کہ خدا کے فرمان کی وسعت ______ تک بھی ہے۔

(۵۲) خدا نے مقرر نہیں کیا کہ بہ ذات خود گناہ کرائے لیکن اس نے ثانوی وسائل کو ______ کے لئے ہونے دیا اور مقرر کیا

(۵۳) پیدائش ۵۰: ۲۰ ہمیں سکھاتی ہے کہ خدا کے ازلی مقاصد انسان کی بدی سے ہم بھی ______ ہیں۔

(۵۴) گناہ کا ہونا (یقینی/غیر یقینی) ______ ہے

(۵۵) یہ بات کہ گناہ ضرور ہوگا۔ (انسان کی مرضی/خدا کے فرمان) کی وجہ سے یقینی ہے گناہ کی ذمہ داری کس کی ہے؟ (خدا کی جس نے ہونے دیا/انسان کی جس نے کیا) ______

(۴۷) فرمان (۴۸) مستقبل میں ہونے والے تمام واقعات مقرر کئے اور خدا نے ان کا کچھ علم پہلے نبیوں کو بخش دیا (ایسے الفاظ)

(56) ان آیات میں دونوں اطراف دکھائی گئی ہیں۔ خدا بڑے واقعات واقع ہونے کے لئے مقرر کرتا ہے لیکن انسان جو یہ کرتے ہیں بالکل مجرم اور اپنے اعمال کے ذمہ دار ہیں۔ یہ اس لئے ہے کہ انہوں نے کیا اور اپنی مرضی کے مطابق کرنے کی خواہش کی۔ وہ گناہ کرنے کے لئے مجبور نہیں ہیں۔ (لوقا ۲۲: ۲۲ دیکھیں) یہوداہ پر افسوس کیا جاتا ہے علاوہ اس کے کہ یہ بڑے کام پہلے سے مقرر ہو چکے تھے۔ پھر بھی وہ ______ کے لئے مجرم اور ذمہ دار ٹھہر گیا۔

(57) پہلے ہم نے خدا کی مرضی کے دو پہلوؤں کا مطالعہ کیا۔ انسان اپنے گناہوں کے لئے اسی لئے مجرم اور ذمہ دار ہیں کیونکہ ظاہر کی ہوئی مرضی کو جانتے ہوئے بھی وہ جان بوجھ کر ان حکموں کو توڑتے ہیں۔ جو ______ میں ہیں حالانکہ انسان جانتے ہیں کہ گناہ کیا ہے پھر بھی وہ ______

(58) خدا کا فرمان خلا کی سب چیزوں پر اور بے جان دنیا میں بھی لاگو ہوتا ہے۔ پودوں کا ابھار جانوروں کی حرکات اور ______ کے سب خیالات اور اعمال پر لاگو ہے۔

(59) اوپر دی گئی آیات کو دیکھتے ہوئے ایک حوالہ دیں جو بتاتا ہو۔ کہ حکومت کے منصوبے اور قوموں کے معاملات میں خدا کا فرمان موجود ہے۔ ______

(60) کیا آپ نے آج کا اخبار پڑھا ہے؟ جو کچھ آپ نے پڑھا اس کے متعلق کیا جانتے ہیں۔ ______ جماعت ______

______

______

(61) تین چیزوں کے بارے میں بتائیں جو انسان کی بابت ہوں کہ خدا نے پیشتر سے مقرر کیا ______

(62) جو فرمان انسان کے لئے ہے اس کے دو حصے ہیں ______ اور برگزیدگی

(49) مقرر ہوا تھا (50) مقصد (51) گناہ (52) گناہ (53) پورے ہوتے رہ
(54) یقینی (55) خدا کے فرمان۔ انسان کی جس نے کیا۔

(63) برگزیدگی خدا کے فرمان کا وہ حصہ ہے جس کا تعلق ______ سے ہے
(64) خدا کا فرمان جو چھوڑے ہوئے انسانوں کے متعلق ہے ______ کہلاتا ہے۔

ہم نے انسان کے مقرر ہونے کی عام تعلیم کا مطالعہ کیا اور ہم نے دیکھا کہ بائبل ہمیں سکھاتی ہے کہ سب چیزیں جن کا تعلق انسان سے ہے خدا کے ازلی فرمان سے ہے جیسے:-

= انسان کی پیدائش
= انسان کی شکل اور جسامت
= انسان کی تاریخ وفات
= انسان کے فیصلہ جات اور خیالات
= انسان کی تقریر اور ہر لفظ جو وہ بولنا چاہتا ہے
= انسان کا قرعہ ڈالنا اور ایسے اتفاقیہ واقعات۔
= حکومتوں کا عروج اور زوال۔
= اقوام، شہروں اور قبیلوں کا بڑھنا اور گھٹنا
= انسان کے بُرے، گناہ آلودہ اعمال الفاظ اور خیالات

پیشتر سے انسان کے مقرر ہونے کے دو پہلو ہیں نجات سے محروم رہنا اور برگزیدگی انسان کے مقرر ہونے کی عام تعلیم پڑھ کر اب ہم آسانی سے پہچان سکتے ہیں۔ کہ اگر بائبل ایک معقول کتاب ہے تو لازمی ہے کہ وہ برگزیدگی اور نجات سے محروم رہنے کی تعلیم بھی

(56) مسیح کے پکڑوانے (57) ظاہر کی ہوئی مرضی، گناہ کرتے ہیں (58) انسان
(59) [illegible] ۲۶-۲۸ (60) (جماعت) (61) پیدائش، شکل، وفات، خیالات، تقریر، اتفاقیہ واقعات
حکومتوں اور اقوام کے معاملات اور انسان کے گناہ (ان میں سے کوئی تین) (62) نجات سے محروم رہنا۔

دے ۔ اب ہم خدا کے فرمان کی وسعت کا اگلا پہلو دیکھنے کے لئے تیار ہیں ۔ آگے بڑھیں اور دیکھیں کہ بائبل نجات سے محروم رہنے کے متعلق کیا تعلیم دیتی ہے ۔

ج ۔ نجات سے محروم رہنا

۲ دوسرا علاقہ

ہم نے یسعیاہ ۴۶ : ۹ - ۱۱ جیسی عام آیات میں دیکھا کہ خدا کے سب چیزوں کا واقع ہونے کے لئے ایک مقصد یا تجویز تھی ۔ اب بڑا سوال یہ ہے کہ کیا انسان کی ابدی تقدیر یا قسمت فرمان میں شامل ہے ۔ یا نہیں ؟

(65) زمین پر انسانوں کی دو جماعتیں پائی جاتی ہیں ایک وہ ہیں جو بچائے جاتے ہیں ۔ اور جنت میں جائیں گے اور دوسرے وہ ہیں ۔ جو برگشتہ رہتے ہیں اور جہنم میں جائیں گے ۔ نجات سے محروم رہنا اُن کے متعلق ہے جو ________ ہیں اور ________ میں جاتے ہیں ۔

(66) یہ انسان کی سمجھ کے لئے بہت مشکل اور خوفناک مضمون ہے ۔ جب ہم سوچتے ہیں کہ کچھ آدمی مرنے کے بعد جہنم کی اذیت میں جائیں گے ۔ تب ہمیں بہت ہی فروتنی سے آگے بڑھنا چاہیے ایسا نہ ہو کہ ہم اپنے آپ کو نجات سے محروم رہنے والوں کی جماعت میں پائیں ۔ یہ ہمارے لئے سمجھ لینا بہت آسان ہے ۔ کہ کوئی دوزخ یا جہنم نہیں اور نجات سے محروم رہنا جھوٹا مسئلہ ہے ۔ لیکن یہاں اور دوسری جگہوں میں ہم نے سچائی کی تلاش میں دیکھا کہ ایک طرف وہ ہے جسے ہم پسند کرتے ہیں ۔ اور دوسری طرف وہ ہے ۔ جسے ________ سچا ٹھہراتی ہے ۔

(67) جب فیصلہ ہمارے ہاتھ میں ہوتا ہے کہ وہ چنیں ۔ جو ہمیں ٹھیک لگتا ہے یا وہ چنیں جو بائبل کہتی ہے کہ ٹھیک ہے ، تب ہمیں ضرور ________ کو چننا چاہیے کیونکہ ہم گنہگار ہیں ۔ اور محدود سمجھ رکھتے ہیں ۔ اگر ہم خدا کی طرح سمجھ سکتے تو

(65) بچنے ہوئے لوگ (64) نجات سے محروم رہنا ۔

ہم دیکھتے کہ یہ تعلیم درست ہے ۔

(68) خدا پطرس کے ذریعے مسیح یسوع کے بارے میں بتاتا ہے کہ وہ " ایک ٹھیس لگنے کا پتھر اور ٹھوکر کھانے کی چٹان ہوا کیونکہ وہ نافرمان ہو کر کلام سے ٹھوکر کھاتے ہیں اور اسی کے لئے مقرر بھی ہوئے تھے " (۱ پطرس ۲ : ۸)

اس آیات میں بڑی صفائی سے سکھایا گیا ہے کہ کچھ آدمی نافرمان ہیں (نجات سے محروم) اور وہ مسیح اور کلام سے ٹھوکر کھاتے ہیں ۔ یہ آیت یہ بھی بتاتی ہے کہ وہ جو ٹھہرائے ہوئے ہیں ۔ ________ کے لئے مقرر ہوئے تھے

(69) امثال ۱۶ : ۴ میں ہم پڑھتے ہیں " خدا نے ہر ایک چیز خاص مقصد کے لئے بنائی ۔ ہاں شریروں کو بھی اس نے برے دن کے لئے بنایا " یہ شریر (نجات سے محروم) کے متعلق اور خدا کے دیگر مقاصد کے متعلق کیا سکھاتی ہے ؟

____

____

(70) نجات سے محروم رہنا بائبل کی تعلیم ہے کہ خدا نے کچھ لوگوں کو ________

____

(71) رومیوں ۹ باب نجات سے محروم رہنے کے متعلق کیا سکھاتی ہے ؟ مختصر سا خلاصہ لکھیں خلاصہ بنانے کی مدد کے لئے خاص کر ۱۱ ، ۱۳ ، ۱۷ ، ۱۸ ، ۲۱ ، ۲۲ ، ۲۴ آیات پر غور کریں ۔ پہلے مندرجہ ذیل مختصر سوالات کے جواب دیں اور دیکھیں کہ نجات سے محروم رہنے کی تعلیم رومیوں ۹ میں مل سکتی ہے ۔

ا ۔ رومیوں ۹ : ۶ - ۲۳ پڑھیں اگر آپ کے پاس وقت ہو تو سارا باب پڑھیں

ب ۔ اضحاق کے دو بیٹوں کی پیدائش پر کون چنا گیا اور کونسا چھوڑا گیا ؟

____

ج ۔ وہ جو نامنظور کیا گیا تھا کیا پیدائش ہی سے نامنظور تھا ؟ ________

د ۔ کیا خدا اس فرض کے لئے مجبور تھا کہ وہ سب پر رحم کرے !

(65) برگشتہ جہنم (66) بائبل (67) بائبل کی سچائی ۔

______

ھ۔ خدا کس کو پیار کرتا تھا عیسو کو یا یعقوب کو؟ ______

و۔ کیا خدا نے فرعون کے دل کو سخت کیا؟ ______ کیا فرعون نے اپنے دل کو سخت کیا؟ ______ کیا دونوں درست ہیں؟ ______ (خروج ۹: ۷، ۱۲، ۳۴ اور ۳۵ کو مدد کے لئے دیکھ سکتے ہیں۔)

ز۔ "غضب کے برتنوں کے ساتھ جو ہلاکت کے لئے تیار ہوئے تھے" سے کیا مراد ہے؟

______

______

ح۔ رومیوں ۹ باب میں نجات سے محروم رہنے کی تعلیم کا خلاصہ

جماعت	

72 کیوں ضروری ہے کہ ہم نجات سے محروم رہنے کو مانیں؟ ______

73 بے شک کلام مقدس یہ سکھایا گیا ہے کہ کچھ لوگ جہنم میں ابدی ہلاکت پانے کے لئے مقرر کئے گئے ہیں۔ پھر بھی یہ اس لئے نہیں ہوتا کہ وہ برگشتہ رہنے کے لئے مجبور کئے جاتے ہیں۔ سب کو مسیح کی نجات کے لئے دعوت ہے وہ جو چنے نہیں گئے وہ مسیح کی خواہش نہیں کرتے وہ خوشخبری کو ماننے سے انکار کرتے ہیں۔ وہ خدا کی اس بلاہٹ کو جو ساری دنیا کے لئے ہے مسترد کرتے ہیں۔ اور برگشتہ لوگ اپنی

68 نافرمانی اور کلام سے ٹھوکر کھاتے 69 کہ خدا کا مقصد ہے کہ کچھ شریر ہوں۔ اور اس کا یہ مقصد عدالت کے دن پورا ہے۔ 70 ان کے گناہوں کی وجہ سے کھوئے رہنے کیلئے مقرر کیا۔ 71 اب: یعقوب چنا گیا عیسو چھوڑا گیا (ج) ہاں

______ سے کچھ پیار رہنا پسند کرتے ہیں

74 نجات سے محروم رہنے کی تعلیم بڑی صفائی سے رومیوں ______ باب میں پائی جاتی ہے

75 نجات سے محروم رہنا خدا کی پوشیدہ مرضی میں ہے اور یوں یہ ایک بڑا بھید ہے چونکہ خدا کے فرمان کی وجوہات پاک تثلیث کی مصلحت میں چھپی ہوئی ہیں۔ اسی لئے خدا کا فرمان ایک بھید ہے پھر بھی ہم یہ جانتے ہیں۔ کہ خدا ایک مہربان اور پاک خدا ہے پاک ہوتے ہوئے اس نے ان کے ______ کی وجہ سے کچھ لوگوں کو نجات سے محروم رہنے کے لئے چھوڑ دیا۔ مہربان ہوتے ہوئے اپنے فضل کی وجہ سے کچھ اور لوگوں کو ______ پانے کے لئے چن لیا۔

76 حالانکہ انسان کے پیشتر سے مقرر ہونے کے دونوں پہلو خدا کی پوشیدہ مرضی میں شامل ہیں۔ پھر بھی زیادہ تعلیم محروم رہنے کے بارے میں نہیں بلکہ ______ کے بارے میں ہے۔

77 کسی بھی شخص کے بارے میں ہم خدا کا فرمان نہیں جان سکتے۔ اور یہ اس کی پوشیدہ مرضی ہے۔ لیکن اس کی ظاہر کی ہوئی مرضی سے ہم جانتے ہیں۔ کہ خدا سب آدمیوں کو تاکید کرتا ہے۔ کہ وہ توبہ کریں۔ اور خوشخبری پر ایمان لائیں۔ ہمیں ہرگز خدا کی پوشیدہ مرضی کے بھید کو جاننے کی کوشش نہیں کرنی چاہیئے۔ ہم میں یہ طاقت نہیں۔ کہ ہم بائبل کے علاوہ خدا کی پوشیدہ مرضی کو جان سکیں۔ بلکہ اس کی بجائے ہمیں اس پر عمل کرنا چاہیئے جو خدا کی ______ مرضی میں شامل ہے۔

78 یسعیاہ ۴۵: ۷ ہمیں سکھاتی ہے کہ نقصان دہ اور فائدہ مند واقعات دونوں خدا کے فرمان کے مطابق مقرر ہوئے ہیں اور بھی بہت سی آیات ہمیں سکھاتی ہیں۔ کہ انسان کے گناہ آلودہ اعمال بھی خدا کے فرمان میں شامل ہیں۔ رومیوں ۹ باب میں ہم نے دیکھا کہ کچھ آدمی نجات سے محروم رہنے کے لئے

61 (د) نہیں (ھ) یعقوب کو (و) ہاں۔ ہاں۔ ہاں (ز) ناجماعت، (ح) جماعت 62 کیونکہ بائبل رومیوں ۹ باب جیسے حوالوں میں یہ سکھاتی ہے 63 مرضی

CamScanner

ازل سے مقرر کئے گئے تھے ان سب کا یہ مطلب نہیں کہ خدا بذات خود یہ کام کرتا ہے۔ خدا کا فرمان ثانوی وجوہات سے پورا ہوتا ہے۔ جن پر خدا کا اختیار ہے لیکن انسان خدا کی رحمت کو رد کرتے اور اسکی شریعت کو توڑتے ہیں۔ اس لئے کہ وہ

معریم خدا

کہ وہ گناہ کریں۔

جب ہم نجات سے محروم رہنے کے مسئلہ کے متعلق سوچتے ہیں۔ تو ہمیں یسوع کا جیسے آنسو بہاتے ہوئے فروتنی سے اس پہ غور کرنا ہے۔ اس مضمون کو پڑھتے وقت ہمارے لئے باتوں کا توازن رکھنا بہت مشکل ہے توازن رکھنے کے لئے یاد رکھیں کہ نجات سے محروم میں خدا کی پاکیزگی اور عدل قائم رہتے ہیں۔

د - پیشتر سے چنے ہوئے آدمیوں کے متعلق (برگزیدگی)

دوسرا حصہ جو برگزیدگی کے متعلق ہے اس گروپ سے تعلق رکھتا ہے جن پر خدا نے رحم کیا اور جن کو نجات کے لئے اور ابدی برکات کے لئے چن لیا۔
مندرجہ ذیل آیات کو غور سے پڑھیں اور ان باتوں کو تلاش کریں۔ جو خدا نے چنے ہوئے لوگوں کے لئے مقرر کیں۔

- "پولس کی طرف سے جو خدا کی مرضی سے مسیح یسوع کا رسول ہے ان مقدسوں کے نام جو افسس میں ہیں۔ اور مسیح یسوع میں ایماندار ہیں۔"

"چنانچہ اس نے ہم کو بنای عالم سے پیشتر اس میں چن لیا تاکہ ہم اس کے نزدیک محبت میں پاک اور بے عیب ہوں اور اس نے اپنی مرضی کے نیک ارادے کے

(74) گناہوں و (75) مخلصی (76) برگزیدگی (77) ظاہر کی ہوئی (78) شریعت سے نفرت رکھتے ہیں۔ یا گناہ کو پسند کرتے ہیں۔ یا خدا کی رحمت کو حقیر سمجھتے ہیں۔ (یا ایسے الفاظ) بیرونی دباؤ سے انکو مجبور نہیں کرتا۔

موافق ہمیں اپنے لئے پیشتر سے مقرر کیا کہ یسوع مسیح کے وسیلے سے اس کے لے پالک بیٹے ہوں۔"
(افسیوں ۱: ۴، ۵)

- "اسی میں ہم بھی اس کے ارادے کے موافق جو اپنی مرضی کی مصلحت سے سب کچھ کرتا ہے پیشتر سے مقرر ہو کر میراث بنے۔" (افسیوں ۱: ۱۱)
- "کیونکہ خدا نے ہمیں غضب کے لئے نہیں بلکہ اس لئے مقرر کیا کہ ہم اپنے خداوند یسوع مسیح کے وسیلے سے نجات حاصل کریں۔" (۱ تھسلنیکیوں ۵: ۹)
- "لیکن تمہارے بارے میں اے بھائیو! خداوند کے پیارو ہر وقت خدا کا شکر کرنا ہم پر فرض ہے کیونکہ خدا نے تمہیں ابتدا ہی سے اس لئے چن لیا تھا کہ روح کے ذریعے سے پاکیزہ بن کر اور حق پر ایمان لا کر نجات پاؤ۔" (II تھسلنیکیوں ۲: ۱۳)
- "اور ہم کو معلوم ہے کہ سب چیزیں مل کر خدا سے محبت رکھنے والوں کے لئے بھلائی پیدا کرتی ہیں یعنی ان کے لئے جو خدا کے ارادے کے موافق بلائے گئے۔ کیونکہ جن کو اس نے پہلے سے جانا ان کو پہلے سے مقرر بھی کیا کہ اس کے بیٹے کے ہمشکل ہوں تاکہ وہ بہت سے بھائیوں میں پہلوٹھا ٹھہرے اور جنکو اس نے پہلے سے مقرر کیا ان کو بلایا بھی اور جن کو بلایا ان کو راستباز بھی ٹھہرایا اور جن کو راستباز ٹھہرایا ان کو جلال بھی بخشا۔" (رومیوں ۸: ۲۸ - ۳۰)
- "اور خدا باپ کے علم سابق کے موافق روح کے پاک کرنے سے فرمانبردار ہونے یا یسوع مسیح کا خون چھڑکے جانے کے لئے برگزیدہ ہوئے ہیں فضل اور اطمینان تمہیں زیادہ حاصل ہوتا رہے۔" (۱ پطرس ۱: ۲)
- "غیر قوم والے یہ سن کر خوش ہوئے اور خدا کے کلام کی بڑائی کرنے لگے اور جتنے ہمیشہ کی زندگی کے لئے مقرر کئے گئے تھے۔ ایمان لے آئے۔" (اعمال ۱۳: ۴۸)
- "تم نے مجھے نہیں چنا بلکہ میں نے تمہیں چن لیا اور تم کو مقرر کیا کہ جا کر پھل لاؤ اور تمہارا پھل قائم رہے تاکہ میرے نام سے جو کچھ باپ سے مانگو وہ تم کو دے۔"
(یوحنا ۱۵: ۱۶)
- "اور میں انہیں ہمیشہ کی زندگی بخشتا ہوں اور وہ ابد تک کبھی ہلاک نہ ہوں گی اور کوئی انہیں میرے ہاتھ سے چھین نہ لے گا۔" (یوحنا ۱۰: ۲۸)

یہ تمام آیات آپس میں ملتی جلتی ہیں۔ یہ برگزیدگی کے مختلف پہلوؤں کو ظاہر کرتی ہیں۔ یہ بتاتی ہیں کہ خدا نے ازل سے کس طرح اپنے فرمان میں ٹھہرایا کہ کچھ انسان خاص مسیح کے ذریعے بچائے جائیں گے۔

آپ کو یاد ہے کہ مخلصی خدا کے کاموں میں سے ایک بڑا کام ہے جو اس کے فرمان سے ہے۔ اسی نے اپنے فرمان سے کائنات کو تخلیق کیا۔ اس نے اپنی پروردگاری سے کائنات کو سنبھال رکھا ہے۔ اس نے نجات سے محروم لوگوں کو اپنے فرمان کے مطابق نظر انداز کیا۔ اس نے چنے ہوئے لوگوں کی نجات کے لئے بھی حکم یا فرمان جاری کیا۔ یہ اس کے ازلی فرمان کا مرکز ہے۔ جس کے متعلق ہم افسیوں ۳: ۹-۱۱ میں پڑھتے ہیں "اور سب پر یہ بات روشن کروں کہ جو بھید ازل سے سب چیزوں کے پیدا کرنے والے خدا میں پوشیدہ رہا۔ اس کا کیا انتظام ہے۔ تاکہ اب کلیسیا (برگزیدہ لوگوں کی جماعت) کے وسیلہ سے خدا کی طرح طرح کی حکمت ان حکومت والوں اور اختیار والوں کو جو آسمانی مقاموں میں ہیں معلوم ہو جائے۔ اس ازلی ارادہ کے مطابق جو اس نے ہمارے خداوند مسیح یسوع میں کیا تھا۔" خدا نے ازل سے ٹھہرا دیا۔ کہ اپنی دلہن (کلیسیا) کے ذریعے سے اپنی حکمت اور فضل کی بے مثال خوبیاں ظاہر کرے۔

مخلصی خدا کے سب جلالی کاموں کے خزانہ سے ایک خوبصورت گوہر ہے۔ اور یوں برگشتہ انسانوں کا چناؤ بھی فرمان کے مرکز کے قریب ہے جس طرح دائرہ کا ایک مرکز ہے۔ اسی طرح خدا کے فرمان کا بھی ایک مرکز ہے۔ خاکہ کے انتہائی مرکز میں جو خدا کے فرمان کے متعلق ہے ہم کو لفظ مخلصی لکھنا چاہئے۔

(۷۹) مندرجہ بالا سب آیات ______ کے متعلق ہیں۔

(۸۰) مخلصی خدا کے فرمان کے مرکز میں ہے جو خدا متعدد اور مایہ ناز طریقوں سے اپنے چنے ہوئے لوگوں کو مخلصی دینے سے ظاہر کرتا ہے اس طرح خاکہ کے مرکز میں جو خدا کے فرمان کے متعلق ہے ہم لفظ ______ شامل کرتے ہیں ______

(۸۱) پچھلی آیات سے جو صفحہ نمبر ۸۹ پر ہیں وہ جملے یا جزو لکھیں جو بتاتے ہوں کہ خدا نے چند خاص لوگوں کو اپنی محبت کی خاطر چنا ______

(۸۲) ضرورت ہے کہ آپ برگزیدگی کی تعلیم کا ایک حوالہ یاد رکھیں۔ آپ اس وقت افسیوں ۱: ۴-۵ یا ۲ تھسلنیکیوں ۲: ۱۳ اپنے ذہن میں رکھیں۔

(۸۳) نجات سے محروم رہنے کی تعلیم ______ کے باب ۹ میں ملتی ہے۔

ان آیات میں آپ دیکھتے ہیں کہ برگزیدگی کیسے مخلصی کے چار پہلوؤں کو گھیر لیتی ہے ہم نے کہا کہ مخلصی خدا کے سب کاموں میں سے اعلیٰ کام ہے یہ ایک گوہر کی طرح ہے آئیے ہم دیکھیں کہ کس طرح ایک گوہر ہے۔

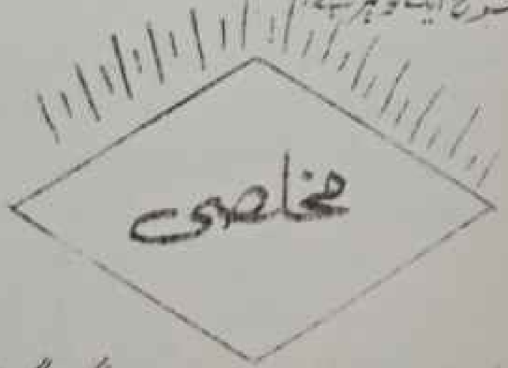

جس طرح اس گوہر کی چار اطراف ہیں بالکل اسی طرح برگزیدگی مخلصی کے چار پہلوؤں کا اقرار کرتا ہے اوپر والی آیات ہمیں بتاتی ہیں۔ [illegible] نے چن لیا ہے کہ کون مخلصی پائے گا۔ وہ یہ بھی بتاتی ہیں۔ کہ خدا نے مقرر کیا کہ وہ کس طرح مخلصی پائیں گے۔ [illegible] واضح طور پر یہ بھی بتاتی ہے کہ مخلصی میں کیا کیا شامل ہیں۔ آخر میں وہ بتاتی ہے [illegible]

تک پہنچے ہوئے گنہگار مخلصی میں ثابت قدم رہیں گے اگر اسکو خاکہ کی شکل میں رکھیں ، تو برگزیدگی مخلصی کے مندرجہ ذیل چار پہلوؤں کو مقرر کرتی ہے

کون مخلصی پائیں گے ؟

(84) آیئے دیکھیں کہ آیات حقیقت میں مخلصی کے چار پہلوؤں کے متعلق کیا بتاتی ہیں ۔ صفحہ نمبر ۸۹ کی کتنی آیات بتاتی ہیں کہ خدا نے مقرر کیا کہ کون مخلصی پائے گا ________

(85) مخلصی ________ کی مانند ہے خدا کے فرمان میں مخلصی کے کم از کم چار پہلوؤں کا ذکر ہے یہ ________ کی چار اطراف کی مانند ہیں
پہلی طرف پیشتر سے چن لینے کے متعلق بتاتی ہے کہ ________

(79) برگزیدگی (80) مخلصی (81) (افسیوں) "چن لیا" "ہمیں ... پیشتر سے مقرر کیا" "ہم بھی ... پیشتر سے مقرر ہو کر" (تھسلنیکیوں) "ہمیں غضب کے لئے نہیں بلکہ اسی لئے مقرر کیا کہ وہ نجات حاصل کریں" (۲ تھسلنیکیوں) "تمہیں ابتدا ہی سے اسی لئے چن لیا تھا کہ ... نجات پاؤ" (رومیوں) "جو خدا کے ارادہ کے موافق بلائے گئے" "جن کو پہلے سے جانا ان کو پہلے سے مقرر بھی کیا" (۱ پطرس) "علم سابق کے موافق ... برگزیدہ ہوئے ہیں" (اعمال) "جتنے ہمیشہ کی زندگی کے لئے مقرر کئے گئے تھے" (یوحنا) "میں نے تمہیں چن لیا" (دعاؤں میں سے دو جملے)
(82) دیکھو آپ نے برگزیدگی کا کوئی حوالہ یاد کیا ہے؟ (83) رومیوں

پایا جائے گا ۔

(86) برگزیدگی کے چار پہلو یہ ہیں ________ مخلصی پائیں گے ۔ وہ کس طرح مخلصی پائیں گے اور مخلصی میں کیا کیا شامل ہے ۔ اور وہ ________ مخلصی میں ثابت قدم رہیں گے

(87) ۲ تھسلنیکیوں ۲ : ۱۳ کے مطابق کونسا بیان درست ہے ؟
ا ۔ خدا نے سب آدمیوں کو مخلصی کے لئے چنا ہے ۔
ب ۔ خدا نے تھسلنیکیوں کو ایمان لاتے وقت چنا ۔
ج ۔ خدا نے تھسلنیکیوں کو پیدائش سے پہلے چن لیا ۔
د ۔ خدا نے تھسلنیکیوں کو پیدائش کے بعد چنا ۔

(88) افسیوں ۱ : ۴ ، ۵ ہمیں بتاتی ہیں کہ کچھ لوگوں کے چناؤ کی بنیاد (ان لوگوں کی پاکیزگی یا ان کا بے عیب ہونا ہے کہ خدا کا نیک ارادہ ہے ۔) ________

____

(89) اعمال ۱۳ : ۴۸ کے مطابق کون خوشخبری پر ایمان لے آئیں گے ؟ ________
کیا ہمیں معلوم ہے کہ کون ایمان لائے گا ؟ ________
برگزیدہ لوگوں کے نام ہم نہیں جانتے کیونکہ یہ خدا کی ________ مرضی ہے

(90) یوحنا ۱۵ : ۱۶ بغیر دیکھے ہم جانتے ہیں کہ کچھ لوگ گناہوں سے اس لئے نہیں بچائے گئے کیونکہ انہوں نے خدا کو چنا بلکہ اس لئے کہ ________ نے ________ کو چنا

(91) بائبل کے مطابق کون مخلصی پائیں گے ؟ ________

____

(92) برگزیدگی کی تعلیم کا ایک حوالہ دیں ________ اور نجات سے محروم رہنے کی تعلیم کا ایک باب بتائیں ________

(84) زمین سے اٹھو (85) گوہر ۔ گوہر ۔ کون

کس طرح مخلصی پائیں گے۔

۹۳ لیکن آپ یہ بھی کہیں گے۔ کہ انجیل یہ سکھاتی ہے کہ جو کوئی خوشخبری پر ایمان لائے نجات پائے گا۔ یہ سچ ہے (اعمال ۱۶: ۱۳) اب دوبارہ صفحہ نمبر ۹۳ کی آیات کو دیکھیں اور اس آیت کا حوالہ دیں یا اہم جز لکھیں جو یہ بتاتی ہے کہ مخلصی کا ذریعہ (ایمان) برگزیدگی میں ٹھہرایا گیا ہے ______

۹۴ خدا کے چنے ہوئے لوگ کس طرح مخلصی حاصل کرتے ہیں؟ اس کا جواب ہے بیشک ایمان سے سچائی کو قبول کرنے سے۔ انسان ایمان ہی سے بچائے جاتے ہیں۔ ایمان بھی خدا کا ایک انعام ہے۔ (افسیوں ۲: ۸-۹) ایمان ازل سے ______ میں شامل ہے۔

۹۵ تاہم یہاں کچھ چیزیں ایمان سے زیادہ ضروری ہیں۔ اگر خدا گنہگاروں کے دلوں میں قبولیت کا کام نہ کرے تو وہ گناہ ہی میں رہیں گے۔ کونسی آیت دوسری آیات کی بہ نسبت زیادہ بتاتی ہے۔ کہ لوگ مخلصی کس طرح پاتے ہیں۔ ______ کونسا جملہ یا جز اس آیت میں بتایا ہے۔ کہ انسان کس طرح بچائے جاتے ہیں؟ ______

آدمیوں کے بچائے جانے کا کام کون کرتا ہے اور وہ کون ہے جس کے ذریعے آدمی بچائے جاتے ہیں؟ ______ کیا آدمیوں کو بچانے کے لئے دو شخصیتیں کام کرتی ہیں؟ ______ وہ دونوں کون ہیں؟ ______ (بے شک باپ بھی ہماری نجات کے انتظام میں کام کرتا ہے۔

۸۶ کون۔ کب تک ۸۷ (ج) درست ہے ۸۸ خدا کا نیک ارادہ ہے ۸۹ جو ہمیشہ کی زندگی کے لئے مقرر ہوئے۔ نہیں۔ پوشیدہ ۹۰ خدا۔ انکو ۹۱ وہ جو خدا کے فضل سے ازل سے نجات پانے کے لئے چنے گئے تھے ۹۲ افسیوں ۱: ۴-۵ یا II تھسلنیکیوں ۲: ۱۳ ۔ رومیوں ۹ باب

مخلصی دینا پاک تثلیث کے تمام اقانیم کا کام ہے لیکن باپ نے بیٹے کو اس میں اول درجہ دیا۔ روح القدس بھی بیٹے کو اول درجہ دیتا ہے)

۹۶ نیچے دئے گئے خاکہ کو پر کریں۔

۹۷ ہم نے دیکھا کہ انسان یسوع مسیح کے ذریعے، روح القدس کے ذریعے اور خوشخبری پر ایمان لانے سے مخلصی پاتے ہیں۔ یہ مخلصی کے تین ذرائع ہیں۔ مخلصی کو کس طرح پائیں کے متعلق ہیں۔ دوسرے الفاظ میں خدا نے دنیا بنانے سے پہلے حکم صادر کیا کہ ______

۹۸ II تھسلنیکیوں ۲: ۱۳ کے مطابق آدمی کس طرح مخلصی پاتے ہیں؟ ______

۹۹ I تھسلنیکیوں ۵: ۹ کے مطابق مخلصی حاصل کرنے کا سب سے اہم ذریعہ ______ ہے خدا نے ٹھہرایا کہ مخلصی ______ کے ذریعے حاصل ہو۔

۱۰۰ خدا کے فرمان کا مرکز ______ ہے اور فرمان کا وہ حصہ جو اس کے تمام پہلوؤں کو ٹھہراتا ہے ______ ہے

۱۰۱ مخلصی کا سب سے جلالی پہلو برگزیدگی نہیں ہے بلکہ ______ ہے۔ جس نے مخلصی کو خریدا۔

۹۳ II تھسلنیکیوں ۲: ۱۳ "حق پر یقین لا کر نجات پاؤ" ۹۴ فرمان یا برگزیدگی
۹۵ II تھسلنیکیوں ۲: ۱۳ "روح کے ذریعے سے پاکیزہ بن کر اور حق پر یقین لا کر نجات پاؤ" ۔۔۔ روح القدس، ہاں۔ روح القدس اور مسیح

(۱۰۲) برگزیدگی میں خدا نے نہ صرف یہ ٹھہرایا کہ کون مخلصی پائیں گے۔ بلکہ وہ ______ مخلصی پائیں گے۔

(۱۰۳) I پطرس ۱:۲ کے مطابق آدمی کس طرح مخلصی حاصل کریں گے۔

______

(۱۰۴) انسان کس طرح بچائے جاتے ہیں۔ دو ذرائع کے نام لکھیں

______

مسیح یسوع کی موت جو ہمارے گناہوں کی خاطر تھی اس کے علاوہ مخلصی کے اور بھی ذریعے ہیں۔ روح القدس کے قائل کرنے، راستباز بنانے اور نئے سرے سے پیدا کرنے والے کام اور خوشخبری پر ایمان کے ذرائع بھی ہیں۔ مزید ذریعوں کا مطالعہ ہم آئندہ کورس کے اسباق میں کریں گے۔ خدا کا تمام فرمان وسیلوں اور ذرائع سے پورا ہوتا ہے۔ خدا نے صرف مقصد ہی نہیں بلکہ اپنے مقصد کو پورا کرنے کے ذرائع بھی ٹھہرائے یعنی اس نے نہ صرف یہ ٹھہرایا کہ فلاں لوگ ضرور بچ جائیں گے بلکہ یہ بھی ٹھہرایا کہ وہ یسوع مسیح و پاک روح اور ایمان کے ذریعے بچ جائیں گے۔ یہ اللہ کس طرح ہو سکتا ہے۔ جس طرح ایک معمار یہ نہیں سوچتا کہ مکان ایسی شکل اور اتنی قیمت کا ہونا چاہیے۔ بلکہ وہ اس کے اس سلسلہ میں تمام ذرائع جو کام آ سکتے ہیں۔ ان کے متعلق سوچتا ہے۔ وہ بنیاد کی تجویز بناتا ہے۔ اور اینٹوں کے متعلق سوچتا ہے۔ جن سے دیواریں بنائی ہیں۔ وغیرہ وغیرہ خدا نے فرمان جاری فرما دیا۔ کہ کس طرح آدمی مخلصی پائیں گے

(۹۶) کون، کس طرح (۹۷) برگزیدہ انسان کی ذریعوں سے مخلصی پائیں۔ (۹۸) روح اور ایمان کے ذریعے سے (۹۹) خداوند یسوع مسیح۔ مسیح (۱۰۰) مخلصی برگزیدگی (۱۰۱) مسیح۔

(۱۰۵) یسعیاہ کا ایک حوالہ دیں جس میں خدا کے فرمان کی عام تعلیم پائی جاتی ہے۔

______

(۱۰۶) یسعیاہ کی اس آیت میں مرقوم ہے "جو مشرق سے عقاب کو یعنی اس شخص کو جو میرے ارادہ کو پورا کریگا دور کے ملک سے بلاتا ہوں" یہ ہمیں بڑی صفائی سے دکھاتی ہے کہ خدا نے اپنے فرمان کے مطابق آخری مقاصد ہی نہیں ٹھہرائے بلکہ ______ کو بھی جس سے آخری مقاصد پورے ہوتے ہیں۔

(۱۰۷) یاد کروں کے نام لکھیں جن تک خدا کے فرمان کی وسعت ہے ______

______

(۱۰۸) رومیوں ۹ باب ہمیں صفائی سے سکھاتا ہے کہ خدا نے کچھ لوگوں کو ______ کے لئے مقرر کیا ہے۔ پیشتر سے مقرر کرنے کا یہ پہلو ______ کہلاتا ہے۔

(۱۰۹) ان الفاظ سے جو برگزیدگی کے متعلق ہیں (افسیوں ۱: ۱۱) "جو اپنی مرضی کی مصلحت سے سب کچھ کرتا ہے" سے کیا مراد ہے؟ ______

______

کیا یہ خدا کی پوشیدہ یا ظاہر کی ہوئی مرضی ہے؟ ______

(۱۱۰) رومیوں ۸: ۲۸ "سب چیزیں مل کر خدا سے محبت رکھنے والوں کیلئے بھلائی پیدا کرتی ہیں"۔ ہر شخص کی زندگی پر ہزاروں قسم کے اثرات ہیں۔ کیا یہ اثرات اتفاقیہ ہوتے ہیں؟ اوپر دی گئی آیت کی روشنی میں بتائیں کہ برگزیدہ لوگوں کے لئے خدا کیسے اپنا مقصد پورا کراتا ہے؟

جماعت

(۱۰۲) کس طرح (۱۰۳) روح کے پاک کرنے سے (۱۰۴) ایمان، روح القدس اور مسیح یسوع کے ذریعے ست۔

مخلصی میں کیا کیا شامل ہے۔

(111) مخلصی میں کیا شامل ہے۔ جسکو پانے کے لئے برگزیدہ لوگ مقرر ہوئے؟ یہ آیات جن کا ہم مطالعہ کر رہے ہیں۔ ہمیں بتاتی ہیں۔ کہ تمام جو مخلصی کے لئے چنے گئے ہیں۔ سب حقیقت میں مسیح کے ذریعے ایمان کے وسیلے بچائے جاتے ہیں۔ اور راستباز اور بے قصور ٹھہرائے جاتے ہیں۔ . . خدا کے خاندان میں لے پالک ٹھہرائے جاتے ہیں۔ میراث حاصل کرتے ہیں۔ پاک بنائے جاتے ہیں۔ اور مسیح کی شبیہ کی مانند بن جاتے ہیں اور دائمی جلال پیدا کرتے ہیں۔ برگزیدگی میں کیا ہی کچھ شامل ہے! ایک خوالہ دیں جس میں مخلصی کے زیادہ ایسے پہلوؤں کا ذکر ہو۔ ______

(112) ۱ تھسلنیکیوں ۵ : ۹ کے مطابق برگزیدہ شخص کے لئے مخلصی میں کیا شامل ہے۔ جو اس کے حاصل کرنے کے لئے مقرر ہے؟ ______

(113) یوحنا ۱۵ : ۱۶ دیکھئے برگزیدہ لوگوں کی زندگی میں کیا ہونا چاہیے ______ اس آیت میں سے کیا مطلب ہے؟ ______

اس پھل کو کیا ہونا ہے جسے مسیح مقرر کرتا ہے؟ ______

کیا دعا کا جواب برگزیدگی میں شامل ہے؟ ______

(114) خدا نے ٹھہرایا کہ تمام برگزیدہ لوگ پھل دار اور مقدس ہوں۔ یوحنا ۱۵:۱۶ کی بجائے کسی اور آیت سے ایک چیز لکھیں۔ جو سکھاتا ہو کہ برگزیدہ لوگوں کی زندگی میں پاکیزگی ضرور ہوگی۔ ______

(115) اگر آپ کسی شخص کو دیکھیں جو اپنے آپ کو مسیحی کہتا ہو اور برگزیدہ ہو لیکن وہ پاکیزگی میں دلچسپی نہ لیتا ہو تب آپ اس کے متعلق کیا جان سکتے ہیں۔

(105) یسعیاہ ۶ : ۹ - ۱۱ (106) وسیلوں (107) عالم ارواح، دنیا (شیطان یا جہنم)، پودے، جانور، انسان (جہاں جنہیں) (108) نجات سے محروم رہنے، نجات سے محروم رہنا (109) جماعت (115) جماعت

جماعت ______

______

______

(116) ایک چیز کا نام بتائیں جو خدا کے چناؤ کے مطابق مخلصی میں شامل ہے ______

(117) نیچے دئے گئے خاکہ کو پر کریں اور اپنے مطالعہ کے لحاظ سے اسکی تشریح کریں۔

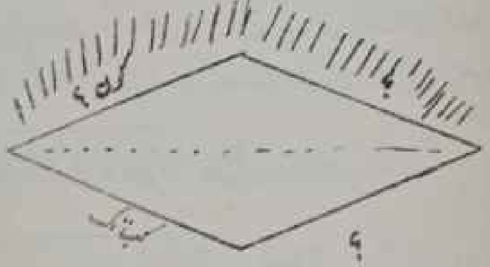

یہ خاکہ بتاتا ہے کہ برگزیدگی ______ کو حاصل کرنے کے لئے ٹھہرایا جاتا ہے اس میں چار باتیں مقرر کی گئی ہیں ۱۔ ______ مخلصی پائیں گے۔ ۲۔ وہ کس طرح مخلصی پائیں گے۔ ۳۔ ______ ۴۔ وہ کب تک مخلصی میں ثابت قدم رہیں گے۔

(118) برگزیدہ خدا کے ______ کا انتہائی مرکز ہے کیونکہ اسی کا فضل عظیم اس بات میں زیادہ ظاہر ہوتا ہے۔ مخلصی کے چار پہلو (کون، کس طرح، کیا، کب تک) خدا کے فرمان کے اسی حصہ سے ٹھہرائے جا چکے ہیں۔ جو ______ کہلاتا ہے جس طرح خدا کے فرمان کا مرکز مخلصی ہے۔ اسی طرح مخلصی کا مرکز بھی

(111) رومیوں ۸ : ۲۸ - ۳۰ (112) نجات (113) قائم رہنے والا پھل - محبت، اطاعت، اعتقاد، دعا اور روحانی چیزیں جو پاک زندگی کے پہلو ہیں۔ قائم رہتا ہے۔ ہاں (114) افسیوں ۱:۴ "پاک اور بے عیب ہوں"

کے ذریعے سے تمام برگزیدہ لوگ برکات حاصل کرتے ہیں ______ ہے۔

مخلصی میں کب تک ثابت قدم رہیں گے۔

(119) رومیوں ۸ : ۳۰ میں ہم پڑھتے ہیں کہ ”جنکو اس نے پہلے سے مقرر کیا ...... ان کو جلال بخشا“ یہ جلال اس بات کو ظاہر کرتا ہے کہ برگزیدہ لوگ قدرتی حالت سے تبدیل ہو کر جلالی حالت میں داخل ہوں گے۔ یہ اس وقت ہوتا ہے جب ایماندار وفات پا جاتے ہیں۔ کتنے لوگ جو نجات پانے کے لئے مقرر ہوئے ہیں۔ حقیقت میں جلال پائیں گے؟ ______

(120) کیا آپ اس آیت کے لحاظ سے بتا سکتے ہیں کہ برگزیدہ کب تک بچے رہیں گے۔ ؟

______

(121) اعمال ۱۳ : ۴۸ میں مرقوم ہے کہ کچھ لوگ ہمیشہ کی زندگی کے لئے مقرر کئے گئے ہیں۔ وہ اس فرمان کے مطابق کب تک اسی حالت میں رہیں گے۔ ؟ ______

(122) یوحنا ۱۰ : ۲۸ کے مطابق وہ جو ہمیشہ کی زندگی کے لئے مقرر ہوئے ہیں۔ اپنی ابدی زندگی کو (کھو سکتے ہیں / نہیں کھو سکتے) ______

(123) یہ آیات اور دیگر آیات بتاتی ہیں۔ کہ خدا نے پیشتر سے مقرر کیا ہے۔ کہ کون مخلصی پائے گا۔ کس طرح پائے گا اور ان کی مخلصی میں کیا کیا شامل ہو گا۔ پس خدا نے یہ بھی فرمایا کہ وہ ______ تک ثابت قدم رہیں گے۔

(124) سب جو خدا کے چنے ہوئے ہیں۔ آخر میں جلال پاتے ہیں۔ اور کوئی بھی انہیں خدا کے ہاتھ سے نہیں چھین سکتا۔ اور سب آخر تک ______ رہیں گے۔ ان سب کے نام ازل سے خدا کو معلوم ہیں۔ کیونکہ فرمان جاری ہوا۔ کہ وہ ابد

---

(115) جماعت) (116) راستبازی - بے پاک، میراث، پاکیزگی، مسیح کی شبیہ کی مانند، دائمی پھل وغیرہ

(117) کس طرح - کیا (درمیان میں) مخلصی - مخلصی ۔ ۱ ۔ ل ۲ ۔ کیا کیا شامل ہے۔

(118) فرمان - برگزیدگی - مسیح یسوع

تک ثابت قدم رہیں گے مگر ہم ان کے نام اس لئے نہیں جانتے کیونکہ ایسا علم خدا کی ______ مرضی میں ہے۔

(125) برگزیدگی کم از کم چار چیزوں کا ٹھہراتا ہے ایک خاکہ کے ذریعے ان کو ظاہر کریں

(12) وجود ہم کو حیرت میں ڈال دیگا۔ جب تک ہم یہ قبول کریں۔ کہ ______ ہم کو کیا بتاتی ہے

(127) وجود کو سمجھانے کے لئے بہت سے نظریات ان تین نظریوں کی طرح بنائے گئے ہیں۔

______

(128) بائبل بتاتی ہے کہ فرمان کی وسعت وجود کے کم از کم چھ کروں تک ہے کون سے کرے یا کرہ نیچے دی گئی ترتیب میں نہیں ہیں یا نہیں ہے؟ انسان، پودے، بے جان دنیا، عالم ارواح ______

(129) اپنی یادداشت کے ذریعے ایک آیت معہ حوالہ لکھیں جو بتاتی ہو کہ نقصان وہ اور

---

(119) تمام (120) ہمیشہ تک (121) ہمیشہ تک (122) نہیں کھو سکتے

(123) کب (124) ثابت قدم - پوشیدہ

فائدہ مند واقعات خدا کے فرمان میں شامل ہیں۔

(130) نجات سے محروم رہنے کی تعلیم کا ایک حوالہ دیں

(131) کیا آپ بائبل کا کوئی اہم واقعہ بتا سکتے ہیں کہ آدمی کے برے اعمال خدا کے فرمان میں شامل ہیں؟

(132) نجات سے محروم رہنے کا کیا مطلب ہے

(133) خدا کی مرضی کے دو پہلو کونسے ہیں؟

(134) کیا حاصل کرنے کے لئے آدمی چنے جاتے ہیں؟

(135) ان میں سے کون سا درست ہے؟

ا ۔ انسان نجات سے اس لئے محروم رہتے ہیں۔ کیونکہ وہ جان بوجھ کر خدا کے فضل کو رد کرتے ہیں۔

ب ۔ انسان نجات سے اس لئے محروم رہتے ہیں کیونکہ خدا نے انہیں کھوئے رہنے کے لئے چھوڑ دیا۔

ج ۔ ا اور ب دونوں درست ہیں۔

د ۔ ان میں سے کوئی بھی درست نہیں۔

(136) مندرجہ ذیل جملوں کے سامنے جو خدا کی ظاہر کی ہوئی مرضی کو واضح کرتے ہیں۔ "ظاہر کی ہوئی" لکھیں (استثنا ۵، ۷ ابواب)

(125) صفحہ نمبر ۹۲ دیکھیں (126) بائبل (127) دعوں کو ماننے والے، ہندو مت نظریہ مادی ترقی، حکومت کا کنٹرول، کیمونزم، نظریہ اتفاق اور اسلام (میں سے تین چنیں) (128) خدا جانور

ا ۔ خدا نے موسیٰ کو کوہ سینا پر احکام دئے

ب ۔ خداوند نے آگ کے بیچ میں سے باتیں کیں؟

ج ۔ تم آگ کے سبب ڈرے ہوئے تھے۔

د ۔ خداوند نے کہا "تم اس سارے طریق پر جس کا حکم خداوند تمہارے خدا نے تم کو دیا ہے۔ چلنا تاکہ تم جیتے رہو اور تمہارا بھلا ہو"

ہ ۔ خداوند نے کہا "جب خداوند تیرا خدا تجھ کو اس ملک میں جس پر قبضہ کرنے کے لئے تو جا رہا ہے پہنچا دے"

(137) مندرجہ ذیل الفاظ کو مشابہت کے لحاظ سے دو گروہوں میں ترتیب دیں۔

۔ فرمان ۔ ظاہر کی ہوئی، شریعت، پوشیدہ، حکم، واقعہ، مقصد

پہلا گروپ: دوسرا گروپ

(138) خدا کے فرمان کے انتہائی مرکز میں کیا ہے؟ اور ایسا کیوں ہے

(139) برگزیدگی کو تفصیل سے لکھیں

(140) بائبل میں خدا کے فرمان کے کس پہلو کے متعلق زیادہ تعلیم ہے؟

(141) برگزیدگی کے متعلق ایک حوالہ دیں۔

(142) آپ کو کس طرح معلوم ہوگا کہ آیا آپ برگزیدہ ہیں یا نہیں (مدد کے لئے یہ حوالہ جات دیکھ سکتے ہیں ۔ ۲ پطرس ۱ : ۱۰ افسیوں ۱ : ۴ II تھسلنیکیوں ۲ : ۱۳، اعمال ۱۳ : ۴۸، رومیوں ۵ : ۱۰ - ۲۰ ویسٹ منسٹر عقیدہ کے III باب اور آخری حصہ سے بھی مدد مل سکتی ہے۔

(129) یسعیاہ ۵۹ : ۲ دیکھیں (130) رومیوں ۹ باب (131) مسیح کا مصلوب ہونا (132) خدا نے کچھ لوگوں کو ان کے گناہوں کی وجہ سے نجات سے محروم رہنے کے لئے مقرر کیا (133) پوشیدہ اور ظاہر کی ہوئی مرضی (134) مخلصی (135) ج درست ہے

CamScanner

جماعت	

(۱۶۱) آپ کیا کریں گے جب آپ کو یقین نہ ہو کہ آپ برگزیدہ ہیں یا نہیں ، نجات کے وسائل کے متعلق جو تعلیم آپ نے سیکھی ہے اُس کو مدِ نظر رکھیں اور سوچیں کہ آدمی کس طرح نجات پاتے ہیں ۔

جماعت	

پیشتر سے مقرر کرنے کے متعلق مزید حوالہ جات

انسان کے پیشتر سے مقرر کرنے کی عام تعلیم ۔ امثال ۱۶ : ۱ ، ۹ ، ۳۳ ایوب ۱۴ : ۵ یوحنا ۶ : ۴۴ ، ۶۵ - ۹ رومیوں ۹ و ۱۰ ۲ پطرس ۱ : ۲

(۱۳۶) صرف ظاہر کی ہوئی مرضی ہے (۱۳۷) (پہلا گروہ) فرمان ، پوشیدہ ، واقعہ ، مقصد (دوسرا گروہ) ظاہر کی ہوئی شریعت ، حکم (۱۳۸) خلاصی کیونکہ یہ خدا کا سب سے اہم کام ہے جس سے اس کا زیادہ جلال ظاہر ہوتا ہے (۱۳۹) برگزیدگی میں خلاصی کے یہ پہلو مقرر کئے گئے تھے کون خلاصی پائے گا ، کس طرح پائے گا ، خلاصی میں کیا کیا شامل ہوگا ، اور برگزیدہ کب تک خلاصی میں ثابت قدم رہیں گے (۱۴۰) برگزیدگی ۔

(۱۴۱) افسیوں ۱ : ۴ ، ۵ ، ۲ تھسلنیکیوں ۲ : ۱۳ (۱۴۲) (جماعت)

نجات محروم رہنا ۔ یہوداہ ۴ متی ۱۱ : ۲۵ - ۲۶ رومیوں ۱۱ : ۷ ، ۸ ، ۱ پطرس ۲ : ۸

برگزیدگی متی ۲۲ : ۱۴ رومیوں ۱۱ : ۵ ۱ کرنتھیوں ۱ : ۲۷ - ۲۸ ۱ پطرس ۲ : ۹ ، ۱ پطرس ۱ : ۱۰ زبور ۱۱۰ : ۳ ، افسیوں ۱ : ۱۲

۶ ۔ عالمِ ارواح

ہم مطالعہ کر رہے ہیں کہ بائبل ہمیں خدا کے فرمان کی وسعت کے متعلق کیا سکھاتی ہے ۔ اِس سے پہلے ہم نے دیکھا کہ یہ کس طرح خلا تک وسیع ہے اور جو کچھ اُس میں موجود ہے ۔ بے جان دنیا ، پودے ، جانور اور جو کچھ انسان کے متعلق ہے ۔ ہم نے کچھ وقت اس بحث میں صرف کیا کہ بائبل انسان کے اچھے اعمال اور بُرے اعمال اور کھوئے ہوئے اور بچائے ہوئے انسانوں کے متعلق کیا سکھاتی ہے ۔ اور فرمان کی وسعت اِن تک بھی ہے ۔ اب ہم دیکھیں کہ بائبل عالمِ ارواح میں رہنے والے فرشتوں اور بد ارواح کے متعلق کیا بتاتی ہے ۔ کیا اُن کے مقدر بھی فرمان میں شامل ہیں ۔ دوسرے گروں کی بہ نسبت بائبل میں اس گروہ پر بہت کم تعلیم ہے ۔ لیکن ہم مندرجہ ذیل آیات کی روشنی میں کہہ سکتے ہیں کہ وہ بھی پیشتر سے برکت اور غضب کے لئے مقرر ہوئے تھے ۔

- ” خدا اور مسیح یسوع اور برگزیدہ فرشتوں کو گواہ کر کے میں تجھے تاکید کرتا ہوں کہ اِن باتوں پر بلاتعصب عمل کرنا ۔ اور کوئی کام طرفداری سے نہ کرنا “ (۱ تیمتھیس ۵ : ۲۱)
- ” پھر میں نے ایک فرشتہ کو آسمان سے اُترتے دیکھا جس کے ہاتھ میں اتھاہ گڑھے

(۱۴۳) (جماعت)

کی گئی اور ایک بڑی زنجیر تھی اس نے اس اژدہا یعنی پرانے سانپ کو جو ابلیس اور شیطان ہے پکڑ کر ہزار برس کے لئے باندھا اور اسے اتھاہ گڑھے میں ڈال کر بند کر دیا۔ اور اسے پر مہر کر دی تاکہ وہ ہزار برس کے پورے ہونے تک قوموں کو پھر گمراہ نہ کرے اس کے بعد ضرور ہے کہ تھوڑے عرصہ کے لئے کھولا جائے " (مکاشفہ ۲۰: ۱-۳)

● "اور زمین کے تمام باشندے ناچیز گنے جاتے ہیں۔ اور وہ آسمانی لشکر اور اہل زمین کے ساتھ جو کچھ چاہتا ہے کرتا ہے۔ اور کوئی نہیں جو اس کا ہاتھ روک سکے یا اس سے کہے کہ تو کیا کرتا ہے؟ (دانی ایل ۴: ۳۵)

● "اور ان کا گمراہ کرنے والا ابلیس آگ اور گندھک کی اس جھیل میں ڈالا جائے گا۔ جہاں وہ حیوان اور جھوٹا نبی بھی ہوگا۔ اور وہ رات دن ابدالآباد عذاب میں رہیں گے" (مکاشفہ ۲۰: ۱۰)

(۱۴۴) بے شک ایسی کوئی آیت نہیں جو یہ بتاتی ہو کہ فرشتے برکات سے محروم رہنے کے لئے مقرر ہوئے لیکن (تمیتھیس ۵: ۲۱) بتاتی ہے کچھ فرشتے ______ ہیں۔

(۱۴۵) ہم نے اپنے مطالعے سے عام طور پر سیکھا کہ جو کچھ ہوتا ہے اس کے متعلق خدا نے فرمان جاری کیا ہے کچھ فرشتوں نے نافرمانی کی اور آسمان کے جلال سے گرا کر بدارواح بنا دئے گئے۔ چونکہ ایسا ہوا۔ اس لئے ہم سوائے اس کے اور کچھ نہیں سوچ سکتے۔ کہ وہ جو جلال سے محروم ہو گئے۔ محروم ہونے کے لئے مقرر ہوئے۔ دانی ایل ۴: ۳۵ بتاتی ہے کہ خدا جو کچھ اپنی مرضی سے انسان اور آسمانی لشکر کے ساتھ کرنا چاہتا ہے کرتا ہے آسمانی لشکر سے مراد وہ اَن دیکھی روحیں ہیں جو عالم ارواح میں رہتی ہیں۔ ہم فرض کرتے ہیں۔ کہ برگزیدہ فرشتے اور ______ دونوں کے مقدر خدا کے فرمان میں تھے۔

(۱۴۶) وہ واقعہ جس کی پیشنگوئی کی جاتی ہے ہمیشہ نبوت کے مطابق واقع ہوتا ہے مکاشفہ ۲۰ میں شیطان کی تقدیر کے متعلق پیشنگوئی اس لئے یقینی ہے کیونکہ واقعات کا ہونا فرمان کے مطابق ٹھہرایا جا چکا ہے۔ مکاشفہ ۲۰ باب کی روشنی میں ہم کہہ سکتے ہیں کہ ______ کا مقرر ہونا خدا کے فرمان میں شامل ہے۔

(۱۴۷) جس بات کے متعلق بائبل میں کم تعلیم ہے اس بات کے لئے ہمیں زیادہ وقت صرف نہیں کرنا چاہیے خدا نے کسی وجہ سے ایسی تعلیمات کو پوشیدہ رکھا ہے۔ لیکن یہاں تھوڑا سا اشارہ ہے کہ دونوں ______ اور ______ فرمان میں شامل ہیں۔

(۱۴۸) اب ہم نے اپنے خاکہ کے مطابق خدا کے فرمان کی وسعت کا مطالعہ ختم کر لیا ہے۔ دیا ہوا دیکھتے ہوئے کہ خاکہ کا پہلا گردہ عالم ارواح ہے نیچے دئے ہوئے خاکہ کو پر کریں۔

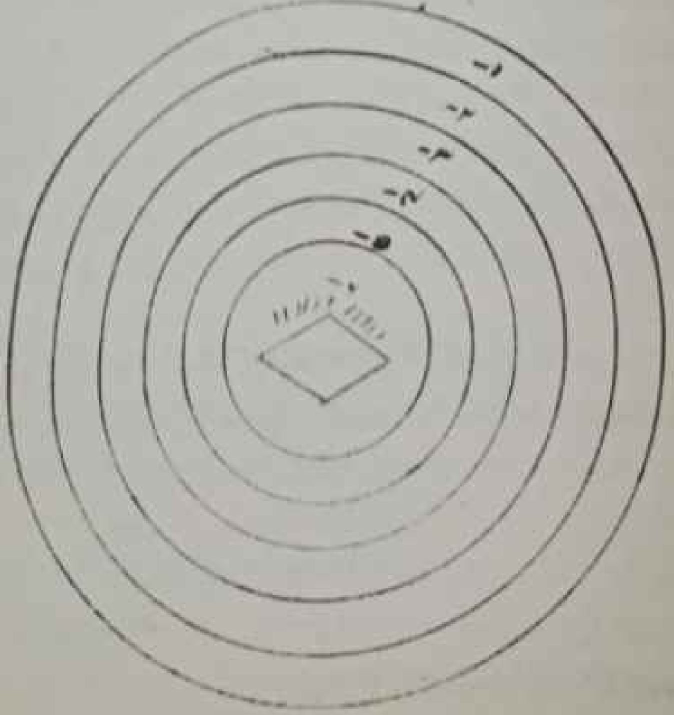

ج۔ الٰہی فرمان کی خصوصیات

خدا کا فرمان اسکی حیرت انگیز تجویز ہے۔ یسعیاہ ۴۶: ۹-۱۱ جیسی آیات سے ہم خدا کی شاندار تجویز کے بارے میں کچھ دیکھ چکے ہیں۔ بائبل کی تعلیم کے مطابق ہم نے دیکھا کہ وجود کے پہلوؤں تک فرمان کی وسعت ہے۔ مطالعہ کے دوران آپ نے فرمان کی بہت سی خصوصیات پر غور کیا ہو گا۔ اب ہم اس حصہ میں بائبل کی تعلیم کے مطابق خدا کے حیرت انگیز فرمان کی خصوصیات کا مطالعہ کریں گے۔

خدا کے فرمان سے خدا کی کچھ نہ کچھ صفات ظاہر ہوتی ہیں نقشہ نویس کا بنایا ہوا نقشہ یا خاکہ صرف مکان کے بنانے ہی کو ظاہر نہیں کرتا بلکہ اس سے اس کی قابلیت بھی ظاہر ہوتی ہے۔ بالکل اسی طرح خدا اور اس کا جلال فرمان کے ذریعے نظر آتا ہے۔ ہم فرمان کا مطالعہ صرف واقفیت ہی کے لئے نہیں کریں گے۔ بلکہ اس کا مطالعہ وجود کے معنی اور خدا کی خاطر ذات کو سمجھنے کے لئے کریں گے۔ بے شک یہ جلالی تجویز صرف کسی حد تک ہمیں معلوم ہے۔ یہ خدا کی پوشیدہ مرضی ہے پھر بھی اپنی شان دکھانے کے لئے ہم پر کچھ ظاہر کیا۔

(۱۴۹) مسیحی علم الٰہی حصہ اول میں جو تعلیم خدا کی صفات پر حاصل کی تھی کیا آپ کو یاد ہے؟ اور کیا آپ اس تعریف کی خالی جگہوں کو پر کر سکتے ہیں۔ "خدا ایک روح ہے جس کا وجود دانائی، قدرت، ______، ______ نیکی اور ______ بے حد ابدی اور ______ ہے"

(۱۵۰) آپ کو یاد ہو گا۔ کہ خدا کی "تین" صفات بڑی صفائی سے بتاتی ہیں کہ خدا کس طرح دوسری تمام چیزوں سے مختلف ہے۔ یہ اسکی غیر مشترک صفات ہیں۔ اور وہ بے حد ______ اور ______ ہیں۔ (بے ابتدا اور بے انتہا کو ہم ایک لفظ "ابدی" سے لکھ سکتے ہیں)

(۱۴۷) منصوبہ، ارادہ (۱۴۸) ۱- عالم ارواح (۲) خلا (۳) بے جان مخلوق پودے (۵) جانور (۶) انسان، مخلصی، خدا کا فرمان

(۱۵۱) خدا کی مکمل تعریف لکھیں (مدد کے لئے مسیحی علم الٰہی حصہ اول صفحہ ۵، ۱۰ دیکھیں)

______

______

(۱۵۲) یسعیاہ ۴۶: ۹-۱۱ سے ہم نے دیکھا کہ خدا کا فرمان اس کا ارادہ یا اسکی مرضی ہے۔ فرمان کی تشریح کے لئے مختلف الفاظ استعمال کئے جا سکتے ہیں۔ معمار کی مثال میں وہ ایک ______ ہے

(۱۵۳) بے شک نقشہ سے پہلے بنانے والے کا مقصد ہوتا۔ اسی طرح بنیادی طور پر خدا کا فرمان اس کا ______ ہے۔

(۱۵۴) خدا کے ابدی مقصد کی خصوصیات ضرور ضرور ______ کی صفات کو ظاہر کریں گی۔

آئیے اب ہم افسیوں کی آیات کا مطالعہ شروع کریں۔ خدا کے فرمان کے مکمل تجزیے کے لئے ہمیں پوری بائبل کا مطالعہ کرنا ہو گا۔ کیونکہ ہمارے پاس جگہ کم ہے اس لئے ہم اپنا مطالعہ افسیوں کی ۵ اہم حوالوں تک محدود رکھیں گے۔ اس کتاب میں پولس نے مخلصی کے اثرات اور بنیاد کے متعلق بتایا۔ مخلصی کے متعلق بتاتے ہوئے وہ بار بار خدا کے فرمان سے مخلصی کے تعلقات کا حوالہ دیتا ہے۔ نیچے دی گئی آیات کو پڑھیں اور نیچے دئے گئے سوالات کا جواب دیں۔ آپ کے پاس وقت ہو تو ان آیات کے سیاق و سباق کا بھی مطالعہ کریں۔ جب آپ مطالعہ کر لیں تو پھر اپنے آپ سے سوال کریں۔ کہ خدا کے ازلی مقصد کے ساتھ مخلصی کے مختلف پہلوؤں کا کیا تعلق ہے۔

● افسیوں ۱: ۳-۵ "ہمارے خداوند یسوع مسیح کے خدا اور باپ کی حمد ہو جس نے ہم کو مسیح میں آسمانی مقاموں پر ہر طرح کی روحانی برکت بخشی۔ چنانچہ اس نے ہم کو بنائے عالم سے پیشتر اس میں چن لیا تاکہ ہم اس کے نزدیک محبت میں پاک اور بے عیب ہوں اور اس نے اپنی مرضی کے نیک ارادہ کے موافق ہمیں اپنے

(۱۴۹) پاکیزگی، انصاف، سچائی، لاتبدیل (۱۵۰) ابدی، لاتبدیل۔

لئے پیشتر سے مقرر کیا کہ یسوع مسیح کے وسیلے سے اس کے لے پالک بیٹے ہوں۔"

- ۱: ۷-۹ "ہم کو اس میں اس کے خون کے وسیلے سے مخلصی یعنی قصوروں کی معافی اس کے اس فضل کی دولت کے موافق حاصل ہے۔ جو اس نے ہر طرح کی حکمت اور دانائی کے ساتھ کثرت سے ہم پر نازل کیا۔ چنانچہ اس نے اپنی مرضی کے بھید کو اپنے اس نیک ارادہ کے موافق ہم پر ظاہر کیا جسے اپنے آپ میں ٹھہرا لیا تھا"
- ۱: ۱۱-۱۲ "اسی میں ہم بھی اس کے ارادہ کے موافق جو اپنی مرضی کی مصلحت سے سب کچھ کرتا ہے پیشتر سے مقرر ہو کر میراث بنے۔ تاکہ ہم جو پہلے سے مسیح کی امید میں تھے۔ اس کے جلال کی ستائش کا باعث ہوں۔"
- ۲: ۱۰ "کیونکہ ہم اسکی کاریگری ہیں اور مسیح یسوع میں ان نیک اعمال کے واسطے مخلوق ہوئے جنکو خدا نے پہلے سے ہمارے کرنے کے لئے تیار کیا تھا۔"
- ۳: ۹-۱۱ "اور سب پر یہ بات روشن کروں کہ جو بھید ازل سے سب چیزوں کے پیدا کرنے والے خدا میں پوشیدہ رہا۔ اس کا کیا انتظام ہے تاکہ اب کلیسیا کے وسیلے سے خدا کی طرح طرح کی حکمت ان حکومت والوں اور اختیار والوں کو جو آسمانی مقاموں میں ہیں معلوم ہو جائے۔ اس ازلی ارادہ کے مطابق جو اس نے ہمارے خداوند یسوع مسیح میں کیا تھا"

(155) ان آیات کی روشنی میں بتائیں کہ چیزوں کے واقع ہونے کی بڑی اور صحیح وجہ کیا ہے؟

---

(156) ان آیات میں پولس واضح کرتا ہے۔ کہ جو برکات ہم مسیح یسوع میں حاصل کرتے ہیں یعنی معافی یا اچھے اعمال یا میراث بننا۔ ان سب کی وجہ ______ ہے۔

ان آیات میں خدا کے فرمان کی سچائی کا ایک بڑا خزانہ ہے اس وقت سمجھنے کے

---

(151) خدا ایک ایسی روح ہے جس کا وجود اور دانائی اور قدرت اور پاکیزگی اور انصاف اور نیکی اور سچائی بیحد اور ابدی اور لاتبدیل ہے۔ (152) لفظ یا تجویز (153) مقصد یا ارادہ (154) خدا۔

لئے اس میں سے تھوڑا لیں خدا کے فرمان کی خصوصیات کا تجزیہ کرنے کے لئے آئیے ہم اپنے آپ سے خدا کے فرمان پر کچھ سوال کریں۔

۱- کتنے فرمان ہیں۔؟
۲- فرمان کس پر منحصر ہے؟
۳- اس میں کیا شامل ہے؟
۴- یہ کب بنایا گیا۔؟
۵- کیا یہ تبدیل ہو سکتا ہے!
۶- اس کی بنیاد کیا ہے؟
۷- کیا یہ پورا ہو گا؟
۸- اس کا کیا نصب العین ہے۔

آئیے آنسیوں کی ان آیات سے ایک وقت میں ایک سوال کا جواب تلاش کریں سب سے پہلے سوال ہے کہ فرمان کتنے ہیں۔

۱- فرمان کتنے ہیں؟

(157) لفظ ارادہ اور مرضی بار بار ان آیات میں آئے ہیں کیا یہ واحد ہیں یا جمع؟ ______

---

(158) دیکھیے آفسیوں ۱: ۱۱ میں "سب کچھ" معنی میں جمع ہے جبکہ خدا کا "ارادہ" واحد ہے جسکی وجہ سے وہ سب کچھ کرتا ہے۔ یہاں خدا کے (کئی / صرف ایک) ______ ارادہ (ہے / ہیں۔) ______

(159) افسیوں ۱: ۱۱ میں بھی "ارادہ" واحد ہے۔ یہ ہماری اس نتیجہ پر رہنمائی کرتی ہے کہ خدا کا فرمان اس کا ______ ارادہ یا تجویز ہے۔

---

(155) خدا کا ازلی ارادہ یا مرضی (یعنی خدا کا فرمان) (156) خدا کا ازلی ارادہ، مرضی یا فرمان

(160) خدا کے فرمان کی وسعت کو سمجھنے کے لئے ہم نے ہم مرکز دائروں کو مثال کے طور پر استعمال کیا (بائیں طرف دیکھیں) خدا کے فرمان کی وسعت ________ کے چھ ________ تک ہے۔

(161) خدا کا صرف ایک ہی متحدہ فرمان ہے

ہم نے خدا کے اتحاد کے بارے میں پہلے پڑھا ہے۔ دائرہ جو اکثر اتحاد کے نشان ہیں۔ ہم خدا کو دائرے سے ظاہر کر سکتے ہیں۔ جس طرح بائیں طرف ہے کیونکہ خدا ہستی ہیں ________ ہے

نوٹ :۔ فرمان کی خصوصیات اور یہ کس طرح خدا کی صفات کو ظاہر کرتی ہیں کے مزید مطالعہ میں ہم دو دائروں کا ایک خاکہ استعمال کریں گے۔ ایک خدا کے لئے اور ایک فرمان کے لئے بے شک فرمان بالکل خدا جیسا لگتا ہے جس نے اسے جاری کیا لیکن یہ بالکل ویسا نہیں۔ اس لئے ہم ٹوٹی ہوئی لائین کا دائرہ فرمان کے لئے اور مکمل لائین کا دائرہ خدا کے لئے استعمال کریں گے۔

(162) یہ ماننے کے لئے کہ خدا کا فرمان ایک متحدہ فرمان ہے بائبل سے وجہ دیں۔

(157) واحد (158) صرف ایک ہے (159) ایک

____

____

خدا کی صفات کو سمجھ لینے کے بعد یہ ماننا کہ خدا کا فرمان ایک ہے بالکل معقول ہے بلکہ لازمی بات ہے۔ خدا کی چند ایک صفات سے ہم پہچان سکتے ہیں کہ یہ لازمی ہے۔

(163) دانائی میں خدا لا محدود ہے۔ وقت کے لحاظ سے خدا ابدی ہے اپنے الفاظ میں بیان کریں کہ یہ دو صفات کس طرح خدا کے فرمان کو واحد ٹھہراتی ہے

________ جماعت ________

____

____

____

____

(164) ہمارا خاکہ ہمیں یہ یاد کرنے میں ہماری مدد کریگا کہ فرمان کی چند خصوصیات کا خدا کی چند صفات کے ساتھ کیا تعلق ہے۔ حقیقت میں جو دائرے ہم نے خدا اور اس کے فرمان کو ظاہر کرنے کے لئے بنائے ہیں۔ دکھاتے ہیں کہ دونوں ________ ہیں۔

(165) ہم نے خدا کے فرمان کو ظاہر کرنے کے لئے ٹوٹی ہوئی لائنوں سے ایک دائرہ بنایا جو دکھاتا ہے کہ ________

(166) چنے ہوئے لوگوں کو نجات کے لئے پیشتر سے مقرر کرنا کیا کہلاتا ہے ؟ ________
________ ان لوگوں کو پیشتر سے مقرر کرنا کیا کہلاتا ہے جو جہنم جاتے ہیں ؟ ________

(167) ایک عام آیت کا حوالہ دیں جو خدا کے فرمان کی عام تعلیم کے متعلق ہو ________
________ ایک آیت کا حوالہ دیں۔ جو دکھاتی ہو کہ خدا کے فرمان کی وسعت نقصانات دہ واقعات تک ہے۔ ________

(168) برگزیدگی کے مسئلے کو ہمیں کیوں ماننا چاہیئے ؟ ________

(160) وجود - کروڑوں (161) ایک

۲۔ خدا کے فرمان کا انحصار کس پر ہے۔

فرمان کا انحصار کس پر ہے؟ کیا اس کا انحصار زندگی کے تبدیل ہونے والے واقعات پر ہے؟ کیا یہ ایک اتفاقیہ منصوبہ ہے جو مستقبل میں پوری ہونے والی مختلف چیزوں پر منحصر ہے؟ جس طرح ایک فوجی جنرل اپنی فوجوں کے لئے ایک اتفاقیہ منصوبہ اس بنیاد پر بناتا ہے کہ جنگ میں کیا ہوگا؟ یا کیا فرمان چیزوں کے واقع ہونے کی آخری وجہ ہے؟

یہاں ایک بڑا فرق ہے یہ دیکھنے کے لئے کہ ہم کیا پوچھ رہے ہیں برگزیدگی کے بارے میں خدا کے فرمان پر سوچتے ہیں۔ کیا برگزیدگی کا انحصار انسان کے مستقبل میں واقع ہونے والے آزاد اعمال پر ہے؟ کیا یہ انسان کے ایمان پر منحصر ہے؟ کیا اس کا انحصار توبہ پر ہے؟ کیا اس کا انحصار مسیح یسوع کو قبول کرنے یا رد کرنے پر ہے؟ اگر یہ انسان کے ارادوں یا مستقبل میں واقع ہونے والے حالات پر منحصر ہے تو خدا کو بھی باقاعدگی سے حالات کے پیش نظر اپنے فرمان کو تبدیل کرتے رہنا چاہیے۔ جیسے ایک فوجی جنرل جنگ میں دشمن کی مختلف ترکیبوں کے پیش نظر اپنے اتفاقیہ منصوبہ کو تبدیل کرتا ہے۔

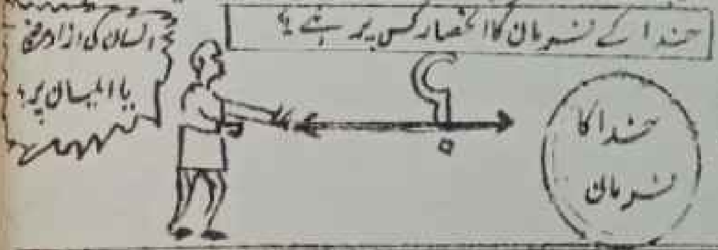

دوسری طرف اگر یہ غیر مشروط اور مستقبل میں ہونے والے واقعات کو وہ مقرر کرتا ہے تو پھر لازم ہے کہ وہ ناتبدیل طور پر پورا ہو۔

(162) بائبل میں وہ الفاظ جو فرمان کے لئے استعمال ہوتے ہیں۔ واحد ہیں۔ (163) رجاعت، (164) واحد (165) قرآن خدا کی مانند ہے مگر ہو بہو ویسا نہیں۔ (166) برگزیدگی۔ نجات سے محروم رہنا (167) یسعیاہ ۴۶: ۹-۱۱ یسعیاہ ۴۶: ۱۰، (168) کیونکہ افسیوں ۱: ۱۱ جیسی آیات میں بائبل صفائی سے سکھاتی ہے۔

ان آیات کو پڑھیں جنکا ذکر پہلے ہو چکا ہے آیات پڑھنے کے بعد اپنے آپ سے مندرجہ ذیل تمام کے سوال کریں۔ خدا سے منت کریں۔ کہ وہ آپ کو ایسا ایمان بخشے جو بائبل کے عین مطابق ہو۔

- ہمارے اچھے اعمال، میراث، معافی، قبولیت اور راستبازی کی سب سے اہم اور بنیادی وجہ کیا ہے؟
- کیا خدا کے ارادہ کا انحصار آدمی کے اعمال پر ہے یا آدمی کے اعمال کا انحصار خدا کے ارادہ پر ہے۔

(169) (افسیوں ۱: ۵) کس بات کے موافق خدا نے ہمیں لے پالک بیٹے بننے کے لئے مقرر کیا؟ ____________

(170) (افسیوں ۱: ۱۱-۱۲) ہم اس لئے مقرر ہوئے کیونکہ:
ا۔ ہمارا اعتقاد مسیح یسوع میں ہے۔
ب۔ یہ خدا کا ارادہ ہے
ج۔ مسیح ہمارے لئے موا
درست کونسا ہے؟ (ا ب یا ج) ____________

(171) افسیوں ۲: ۱۰ میں تواریخی طور پر پہلے کیا آتا ہے۔
ا۔ نیک اعمال کے لئے مسیح میں نئے سرے سے پیدا ہونا؟
ب۔ نیک اعمال کا مقرر کرنا۔؟
ج۔ نیک اعمال کا کرنا۔؟
کونسا درست ہے؟ ____________

(172) ان میں سے کونسا دوسرے پر منحصر ہے؟ ایک جملہ میں بیان کریں۔
ا۔ مسیح یسوع کے ذریعے سب چیزوں کا پیدا ہونا!
ب۔ خدا کا ازلی ارادہ!

(173) مندرجہ ذیل میں سے کونسا غیر مشروط ہے اور دوسری چیزوں پر انحصار نہیں رکھتا؟

ا- خدا کا فرمان

ب- ہمارا مقدس ٹھہرایا جانا۔

ج- ہمارا لے پالک ٹھہرایا جانا۔

کونسا ہے؟ ______

(۱۷۴) افسیوں ۱: ۱۱ دوسری آیات کی نسبت زیادہ صفائی سے بتاتی ہے۔ کہ خدا کا فرمان مستقبل کے واقعات میں غیر مشروط اور خودمختار ہے۔ یہ آیت کیسے اس بات کو واضح کرتی ہے ______

______

______

______

______

(۱۷۵) افسیوں ۱: ۱۱-۱۲ کو ابھی یاد کریں یہ ایک اہم آیت ہے تاکہ آپ خدا کے فرمان کے مختلف پہلوؤں کو سمجھ سکیں یہ اس طرح ہے "اسی میں ہم بھی اس کے ______ کے موافق جو اپنی مرضی کی مصلحت سے سب کچھ کرتا ہے پیشتر سے مقرر ہو کر ______ بنے۔ تاکہ ہم جو پہلے سے مسیح کی امید میں تھے اس کے جلال کی ستائش کا باعث ہوں۔"

(۱۷۶) ان آیات کے پانچ مرکزی حصے ہیں۔ لیکن ان کا مضمون ایک ہی ہے۔ "یعنی برگزیدہ لوگ خدا کی میراث ہیں"۔ اس مضمون کی تشریح کے لئے یہاں پانچوں حصوں کا بیان ہے۔

ا- میراث بننے کی وجہ "اس میں ہم بھی اس کے ______ کے موافق۔

ب- "میراث بنانے کا کام" جو اپنی ______ سے ______ ہے

ج- "میراث بننا" پیشتر سے مقرر ہو کر ______ بنے۔

د- "میراث کون بنے" تاکہ ______ جو پہلے سے مسیح کی ______ میں تھے۔

(۱۶۹) اپنے نیک ارادہ کے موافق (۱۷۰) دیباچہ (۱۷۱) (ب) (۱۷۲) ۲- ب پر منحصر ہے کیونکہ ہمارا تقدس خدا کے ازلی ارادہ پر منحصر ہے۔

ہ- "میراث بننے کا مقصد" اس کے ______ کی ستائش کا باعث ہوں۔

(۱۷۷) وہ آیت جو ہم یاد کرنے کی کوشش میں ہیں ______ ہے

(۱۷۸) اس آیت کے ______ حصے ہیں انہیں مکمل کریں۔

ا- ارادہ ______

ب- کام ______

ج- میراث ______

د- امید ______

ہ- جلال ______

(۱۷۹) ان آیات کے پانچ مرکزی الفاظ کو یاد رکھتے ہوئے نیچے دی گئی آیات کی خالی جگہوں کو پر کریں۔ (ارادہ، کام، میراث، امید، جلال) اسی میں ہم بھی اس کے ______ جو اپنی مرضی کی ______ کرتا ہے پیشتر سے ______ ہو کر ______ تاکہ ہم جو پہلے سے ______ میں تھے اس کے جلال کی ______ ہوں۔

(۱۸۰) افسیوں ۱: ۱۱ ______ کے پانچ حصوں کے پانچ مرکزی الفاظ ہیں اور وہ یہ ہیں۔ ______

(۱۸۱) تھوڑا وقت صرف کرتے ہوئے اس حوالہ کو حفظ کریں۔ پھر بغیر کسی مدد کے خالی جگہوں میں لکھیں ______

______

(۱۷۴) یہ بتاتی ہے کہ خدا سب کچھ اپنے ارادہ کے موافق کرتا ہے یعنی مستقبل کے تمام واقعات خدا اپنے فرمان سے وقوع میں لاتا ہے۔ پس سب کچھ خدا کے فرمان پر منحصر ہے اور خدا کا فرمان غیر مشروط ہو کر کسی مستقبل کی چیز پر منحصر نہیں ہے (۱۷۵) ارادہ، میراث (۱۷۶) (ا) ارادہ (ب) مرضی کی مصلحت، سب کچھ کرتا ہے، (ج) میراث (د) ہم۔ امید (ہ) جلال (۱۷۸) (۵)

(۱۸۲) خدا کا فرمان ________ پر انحصار نہیں رکھتا لیکن سب چیزوں کا انحصار ________ پر ہے۔

(۱۸۳) افسیوں کی دوسری آیات سے چار چیزوں کے نام لکھیں جو خدا کے فرمان کے مطابق واقع ہوئی ہیں۔
____

(۱۸۴) اپنی یادداشت کے سہارے افسیوں ۱: ۱۱ - ۱۲ لکھیں
اسی میں ________
سب کچھ کرتا ہے ________ تاکہ
ہم ________ ہوں۔

انسان کس چیز پر انحصار کرتا ہے؟ فرمان کس پر منحصر ہے؟ بائیں جانب جو خاکہ بنا ہے وہ بتاتا ہے۔ کہ فرمان سوائے خدا کے کسی چیز پر منحصر نہیں ہے۔ انسان واقعات مستقبل اور سب کچھ خدا کے فرمان پر منحصر ہے۔

(۱۷۷) افسیوں ۱: ۱۱ - ۱۲ (۱۷۸) پانچ (۱) اسی میں ہم بھی اسکے ارادہ کے موافق (ب) جو اپنی مرضی کی مصلحت سے سب کچھ کرتا ہے (ج) پیشتر سے مقرر ہو کر میراث بنے (د) تاکہ ہم جو پہلے سے مسیح کی امید میں تھے (ہ) اس کے جلال کی ستائش کا باعث ہوں (۱۷۹) ارادہ کے موافق مصلحت سے سب کچھ مقرر - میراث بنے - مسیح کی امید ستائش کا باعث (۱۸۰) ۱۲ - ارادہ - کام - میراث ، امید ، جلال
(۱۸۱) صفحہ نمبر ۱۱۶ دیکھیں۔

(۱۸۵) ایک گھر میں رہنے سے پہلے اسے بنانا ہوتا ہے اسکو بنانے سے پہلے نقشہ ضرور بنے گا۔ اس بات کو اشارہ سمجھتے ہوئے ان باتوں سے جو کائنات میں واقع ہوتی ہیں۔ خدا کے فرمان کا تعلق بتائیں اور واضح طور پر یہ بھی بتائیں کہ فرمان کیوں غیر مشروط ہے۔

جماعت
____

(۱۸۶) فرمان کا انحصار ایک چیز پر ہے اور وہ کیا چیز ہے؟ ________

(۱۸۷) ان آیات کی تعلیم میں ثانوی وجوہات کو نظر نہیں کیا جاتا۔ یہ خدا کے فرمان کو پورا کرنے کے ہم ذرائع ہیں مثال کے طور پر مخلصی پانے کے لئے ایمان کا وسیلہ ضروری ہے۔ دعا کا جواب پانے سے پہلے لازم ہے کہ دعا کی جائے پس ایمان دعا اور ایسے وسائل خدا کے فرمان کو سرانجام دینے کے ضروری ذرائع ہیں۔ یہ واقعات کے وقوع ہونے کی ثانوی وجوہات ہیں جبکہ وجہ اول ________ ہے۔

(۱۸۸) ہم نے اپنے ابتدائی مطالعہ میں دیکھا۔ کہ یہ ثانوی وجوہات حقیقی آزاد اور غیر مجبور ہیں آدمی دعا کرنے کے لئے مجبور نہیں ہے۔ لیکن پھر بھی دعا جیسی ________ خدا کے فرمان میں شامل ہیں۔

(۱۸۹) خدا کے فرمان میں چیزوں کا انجام ہی شامل نہیں۔ بلکہ سب ________ بھی شامل ہیں۔

(۱۹۰) خدا کا فرمان ایک اتفاقیہ منصوبہ نہیں ہے اور نہ ہی پر امید تجویز اور دانا دوراندیشی ہے۔

(۱۸۲) کسی چیز - فرمان (۱۸۳) پاکیزگی - بے پالک ٹھہرنا۔ خدا کی مرضی کا علم ، اس کے جلال کی ستائش کا باعث بننا ، نیک کام کرنا ۔ کلیسیا کے ذریعے خدا کی حکمت ظاہر ہونا (چار چن لیں)
(۱۸۴) صفحہ نمبر ۱۱۶ دیکھیں۔

بلکہ یہ قادرِ مطلق خدا کا مقصد ہے جس بات کا ارادہ خدا رکھتا ہے وہ ______

______

(۱۹۱) خدا کے فرمان میں صرف آخری نتائج ہی شامل نہیں بلکہ ان نتائج کے ذرائع بھی شامل ہیں۔ اس طرح یہ تمام مستقبل کی چیزیں پر خود مختار ہے جبکہ تمام مستقبل کی چیزوں کا انحصار ______ پر ہے اور ایک آیت جو اس کے متعلق سکھاتی ہے ______ ہے

ایک گھر کو مکمل کرنے کے لئے ان چیزوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ اینٹیں، مزدور، نقشہ، چھت، مالک وغیرہ اگر ہم ان کو اس ترتیب سے رکھیں کہ پہلے وجہ ہے اور کئی وسائل ہوں اور آخر میں نتیجہ ہو تو پھر ترتیب کچھ یوں ہوگی جس میں ان کا آپس میں تعلق نظر آتا ہے۔

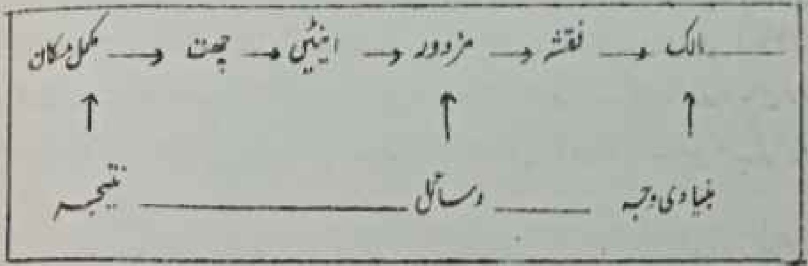

کسی چیز کا سب سے عام عنصر اسکی بنیادی وجہ ہے اوپر والی مثال میں بنیادی وجہ مالک ہے جس نے ارادہ کیا کہ وہ مکان میں رہے۔ نقشہ، مزدور، اینٹیں وغیرہ سب آخری نتیجہ کے وسائل ہیں۔ اور آخری نتیجہ مکمل مکان ہے۔ مزدور کو کام پر لگانے سے پہلے نقشہ ہوتا ہے اور یوں مالک کے بعد نقشہ اہم چیز ہے یعنی سب کچھ جو نقشہ کے بعد ہوتا ہے نقشہ پر منحصر ہے۔ لیکن نقشہ کسی بعد والے وسیلے پر منحصر نہیں ہے۔

(۱۹۲) وجود کے مختلف پہلوؤں کا تعلق بھی پچھلی مثال کی طرح ہے وجود بے شمار مختلف چیزوں کے

(۱۵۵) (جماعت) (۱۵۶) خدا (۱۵۷) فرمان (۱۵۸) ثانوی وجوہات (وسائل یا ذرائع بھی کچھ درست ہیں)
(۱۵۹) وسائل یا ذرائع ۱

پہلوؤں میں تعلق اور اثرات کا مجموعہ ہے ان کا آپس میں بہت پیچیدہ تعلق ہے سائنس دان ان کے تعلقات کی تحقیق کرتے رہیں گے۔ لیکن پھر مکمل علم حاصل نہ کر سکیں گے۔ بائبل ہمیں کم از کم بنیادی وجہ اور آخری نتیجہ ضرور بتاتی ہے وجود کا آخری نتیجہ خدا کا جلال ہے۔ (رومیوں ۱۱: ۳۶؛ افسیوں ۱: ۱۲) اور وجود کی بنیادی وجہ خدا ہے۔ مندرجہ ذیل وجود کے مختلف عناصر کو منحصر اور غیر منحصر ہونے کی روشنی میں ترتیب دیں

خدا کا جلال، انسان، پیدائش، درد، گناہ، ایمان، صلیب، فرمان، خدا، نجات (مندرجہ بالا الفاظ کو خاکے کے خانوں پر لکھیں)

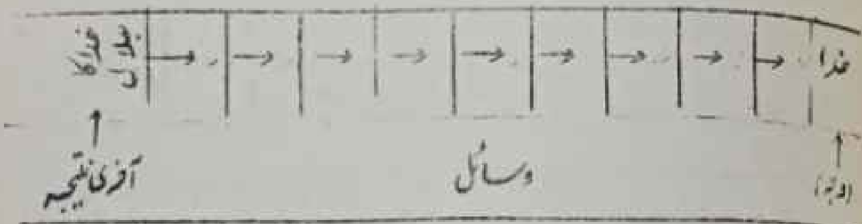

جماعت ______

______

(۱۹۳) ہم ایک ایسی دنیا میں رہتے ہیں۔ جس میں ہر طرف بے وقوفی اور ظلم کا راج ہے۔ لیکن اس کے باوجود خدا کی حکمرانی ہے جو ہمارے لئے تسلی کا باعث ہے اس کا فرمان پورا ہو رہا ہے اس کی پوشیدہ مرضی ______

(۱۹۴) ابھی تک ہم نے خدا کے فرمان کی دو خصوصیات کا مطالعہ کیا ہے جو بالکل صحیح طور پر خدا کی صفات سے ملتی ہیں۔ وہ یہ ہیں کہ فرمان ______ اور ______ ہے۔

(۱۹۵) ہم کہتے ہیں کہ فرمان غیر مشروط ہے کیونکہ وہ کسی ______ پر منحصر

(۱۹۵) ضرور سرانجام دیتا ہے (یا ایسے الفاظ) (۱۹۱) خدا کے فرمان - افسیوں ۱: ۱۱-۱۲

نہیں رکھتا یا وہ کسی ماتحت نہیں ہے سوائے __________ کے __________

(۱۹۵) کلام کے مطابق یہ خاکہ کیسے بتاتا ہے کہ خدا کا فرمان واحد اور غیر مشروط فرمان ہے

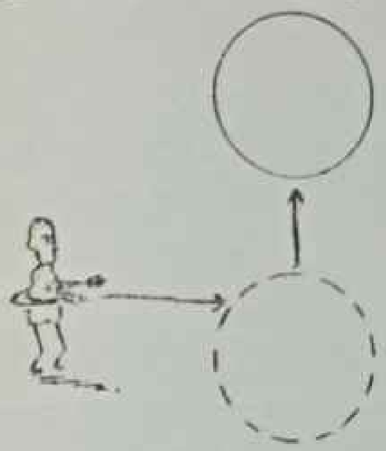

____
____
____
____
____

(۱۹۶) ہم کیوں کہتے ہیں کہ خدا کا فرمان ایک متحدہ فرمان ہے __________

____

(۱۹۸) فرمان کی دو خصوصیات کا ذکر کریں جو فرمان کی صفات کو ظاہر کرتی ہو۔

____

(۱۹۹) خدا کے فرمان کی وسعت چھ کروڑ تک ہے بائبل کی تعلیم اس کے پر زیادہ زور دیتی ہے جو __________ ہے۔

(۲۰۰) انسان کے پہلے سے مقرر ہونے کے دو حصے ہیں __________ اور __________ ہیں

(۲۰۱) انسان کے پیشتر سے مقرر ہونے کے اس پہلو پر زیادہ تعلیم ہے جس میں کچھ لوگ مخلصی پانے کیلئے مقرر ہوئے ہیں اس پہلو کا کیا نام ہے ؟ __________

(۲۰۲) برگزیدگی کے مطابق خدا نے ٹھہرایا کہ ۱۔ __________ مخلصی پائیں گے۔ ۲۔ __________
۳۔ مخلصی میں کیا شامل ہیں۔ اور ۴ __________

(۱۹۱) (جماعت)، (۱۹۳) ضرور ہوگی۔ (۱۹۴) واحد غیر مشروط
(۱۹۵) چیز خدا

(۲۰۳) مخلصی کس طرح پائیں گے۔ برگزیدگی کے لحاظ سے اس کا کیا مطلب ہے ؟

____

____

(۲۰۴) کیا بائبل یہ سکھاتی ہے کہ ثانوی وسائل اور آخری نتائج بھی برگزیدگی کے مطابق مقرر ہوئے ہیں ؟ یاد کی ہوئی ایک آیت سے سمجھائیں کہ بائبل میں اس کے متعلق کیا تعلیم ہے

جماعت	

(۲۰۵) استثنا ۲۹ : ۲۹ میں ہمارے لئے کچھ عملی ہدایات ہیں کہ ہمارا خدا کی پوشیدہ اور ظاہر کی ہوئی مرضی کے متعلق کیا رویہ ہونا چاہیئے۔ اس سے آپ کو کیا ہدایت ملتی ہے ؟

جماعت	

کیا اس کا یہ مطلب ہے کہ ہمیں بائبل سے فرمان کی تعلیم کا مطالعہ بالکل نہیں کرنا چاہیئے ؟

کیوں	

(۱۹۵) دائرے ظاہر کرتے ہیں کہ خدا اور فرمان واحد ہیں۔ ٹوٹی ہوئی لکیریں ظاہر کرتی ہیں کہ فرمان بالکل خدا جیسا نہیں۔ انسان کی طرف سے تیر کا مقصد ہے۔ کہ انسان فرمان پر منحصر ہے اور فرمان سوائے خدا کے کسی چیز پر منحصر نہیں۔ (۱۹۶) کیونکہ بائبل میں ارادہ اور مرضی واحد استعمال ہوئے ہیں۔ (۱۹۸) واحد اور غیر مشروط (۱۹۹) انسانی گروہ (۲۰۰) نجات سے محروم رہنا، برگزیدگی۔ (۲۰۱) برگزیدگی۔ (۲۰۲) کون ۔۲۔ کس طرح مخلصی پائیں گے ۳۔ کب تک مخلصی میں ثابت قدم رہیں گے۔

پرکھنے کے سوالات :-

پہلے سبق کی طرح یہ سوال آپکو اپنے آپکے تجزیہ کرنے میں مدد دیں گے۔ اگر آپ کے جواب درست ہیں۔ تو اس کا مطلب ہے کہ آپ نے مواد کو اچھی طرح پڑھ لیا ہے اگر نہیں تو ضروری حصوں کو مطالعہ دوہرانا کے لئے دہرانا چاہیئے۔ غور سے سوچیں۔ مختلف پسند کے سوال ہیں جو متبادل پیش کرتے ہیں ان میں سے ایک چنیں صرف ایک ہی مکمل طور پر ٹھیک ہوگا جو آپ نے چنا ہے۔ اس کے گرد دائرہ بنائیں۔

(۲۰۶) برگزیدگی :-

ا :- نجات کے چناؤ۔
ب :- نجات سے محروم رہنے کے لیے چناؤ۔
ج :- دونوں میں سے کوئی بھی درست نہیں۔
د :- دونوں درست ہیں۔

(۲۰۷) برگزیدگی کے بارے میں مطالعہ کرتے ہوئے ہم نے دیکھا کہ بائبل سکھاتی ہے۔ کہ :-

(ا) خدا نے فرمان جاری کر دیا ہے کہ برگزیدہ کب تک بچے رہیں گے۔
(ب) خدا نے مقرر کیا کہ برگزیدہ لوگ ناراست زندگیوں کے باوجود نجات میں قائم رہیں گے۔
(ج) خدا حکم صادر کر چکا ہے کہ وہ کس طرح بچائے جائیں گے۔
(د) ا اور ب دونوں درست ہیں
ه ا اور ج دونوں درست ہیں۔
و ان میں سے کوئی بھی درست نہیں۔

(۲۰۳) کہ خدا نے ایمان جیسے ذرائع بھی ٹھہرائے جس کے ذریعے سے لوگ مخلصی پاتے ہیں۔ (۲۰۴) (جماعت) (۲۰۵) (جماعت)

(۲۰۸) خدا کے فرمان کے متعلق حوالہ جات جو ہم نے پڑھے یہ ہیں۔

(ا) یسعیاہ ۴۶: ۷؛ ۴۵: ۹ - ۱۱؛ افسیوں ۱: ۱۱ - ۱۲
(ب) یسعیاہ ۴۵: ۷؛ ۴۶: ۷ - ۱۱؛ افسیوں ۱: ۱۱ - ۱۲
(ج) یسعیاہ ۴۵: ۷؛ ۴۶: ۹ - ۱۱؛ افسیوں ۱: ۱۱ - ۱۲
(د) ان میں سے کوئی بھی درست نہیں۔

(۲۰۹) خدا کے فرمان میں :-

(ا) فلاں آدمی کے بچائے جانے کے نتائج اور وسائل شامل ہیں۔
(ب) یہ نتیجہ شامل ہے کہ کچھ لوگ بچ جائیں گے۔ مگر یہ شامل نہیں کہ وہ کون ہوں گے۔
(د) ان میں سے کوئی بھی درست نہیں۔
(ه) یہ سب درست ہیں۔

(۲۱۰) بائبل کی تعلیم کے مطابق کس پہلو پر زیادہ زور ہے؟

(ا) وہ لوگ جو برگشتہ ہیں۔ اور دوزخ میں جائیں گے۔
(ب) وہ لوگ جو بچائے جاتے ہیں۔ آسمان پر (جنت میں) جائیں گے۔
(ج) وہ روحیں جو عالمِ ارواح میں ہیں۔
(د) ان سب کے لئے برابر تعلیم ہے۔
(ه) ان میں سے کوئی بھی درست نہیں۔

(۲۱۱) ہم دیکھ سکتے ہیں۔ کہ خدا کا فرمان ایک ہے۔ کیونکہ :-

(ا) وہ لفظ جو بائبل میں "ارادہ" اور "مرضی" کے لیے استعمال ہوئے واحد ہیں
(ب) خدا نے مکمل فرمان ازل میں ایک لمحہ میں جتایا خدا نے اسے بتدریج نہیں جتایا۔
(ج) ان میں سے کوئی بھی درست نہیں۔
(د) ا اور ب دونوں درست ہیں۔

(۲۱۲) وہ حوالہ جو بڑی صفائی سے بتاتا ہے۔ کہ خدا کا فرمان غیر مشروط ہے حاصل کر :-

(۲۰۶) (ا) درست ہے (۲۰۷) (ه) درست ہے۔

ا- یسعیاہ ۴۵: ۷
ب- یسعیاہ ۴۶: ۹-۱۱
ج- افسیوں ۱: ۴
د- افسیوں ۱: ۱۱-۱۲
ہ- ان میں سے کوئی بھی درست نہیں۔
و- اب اور د
ز- ب اور د
ح- ب اور ج

(213) خدا کا فرمان :-
ا- خدا کی ازلی تجویز ہے۔
ب- خدا کی پوشیدہ مرضی ہے۔
ج- خدا کی شریعت ہے۔
د- ان میں سے کوئی بھی درست نہیں۔
ہ- ا اور ب درست ہیں۔
و- ب اور ج دونوں درست ہیں۔

(214) وجود کے چھ گروں کی ترتیب جہاں تک فرمان کی وسعت ہے۔ اس طرح ہے :-
ا- خلا بے جان دنیا، پودے، جانور، انسان، عالم ارواح
ب- عالم ارواح، بے جان دنیا، خلا، پودے، جانور، انسان
ج- عالم ارواح، خلا، بے جان دنیا، جانور، پودے، انسان (د) ان میں سے کوئی بھی درست نہیں۔

(215) انسان کے پیشتر سے مقرر ہونے کا یہ مطلب ہے کہ :-
ا- ہر انسان کے متعلق ہر بات مقرر ہو چکی ہے۔
ب- انسان اپنی مرضی کے خلاف کام کرنے میں مجبور ہوتے ہیں۔
ج- انسان کا آغاز مقرر ہوا لیکن آخر کے قرائن نہیں۔

د- ان میں سے کوئی بھی درست نہیں۔
ہ- یہ سب درست ہیں۔
و- ب اور ج درست ہیں۔
ز- ا اور ب درست ہیں۔

(216) ایک خاکہ کے ذریعے برگزیدگی کو ظاہر کریں۔

(217) بارے افسیوں ۱: ۱۱، ۱۲ دہرائیں۔
ایک خاکہ بنائیں جو فرمان کی وسعت کو ظاہر کرتا ہو۔

ڈگری طلباء کیلئے مزید سبق

"مسیحی علم الٰہی کی تعلیم" (لوئیس برک ہاف) صفحہ ۸۹ تا ۹۶ پڑھیں پھر مندرجہ ذیل سوالات کے جواب دیں۔

① کیا مصنف فرمان کو واحد بتاتا ہے یا جمع؟ ____________

② اس کتاب اور ہماری تعلیم میں "غیر مشروط" کے متعلق کیا کوئی فرق ہے؟ اگر ہے تو بیان کریں۔ ____________

____

③ تقدیر خاص سے اسکی کیا مراد ہے۔ ____________

____

④ کچھ لوگوں کے نزدیک نجات سے محروم رہنا خدا کو بے انصاف ٹھہراتا ہے۔ اس کے جواب میں مصنف کیا کہتا ہے؟ ____________

____

⑤ فرمان اور گناہ کے تعلق کے بیان میں وہ کیا کہتا ہے؟ ____________

____

____

⑥ مصنف کی تعلیم کے مطابق فرمان کی ترتیب کا خلاصہ بتائیں۔ (تقدیر کی ترتیب)

____

____

____

(۲۱۹) (صفحہ ۱۱۰ دیکھیں)

(۲۱۹) ایک خاکہ بنائیں جو فرمان کی دو خصوصیات کو ظاہر کرتا ہو۔

اپنے نمبر ملاحظہ فرمائیں۔

پچھلے پرکھنے کے سوالات (۲۰۶ - ۲۱۹) میں سے ہر ایک سوال کے دو نمبر ____ صحیح کئے (چودہ سوالوں میں سے آپ کے بارہ سوال درست ہونے چاہئیں۔ اس طرح آپ ۸۵ نمبر حاصل کریں گے۔ اگر آپ نے اس سے کم نمبر حاصل کئے ہیں۔ تو آپ کو ٹیسٹ کے لئے دوبارہ دہرانا چاہئے)

(۲۰۶) صفحہ نمبر ۹۲ دیکھیں

(۲۰۷) بائبل دیکھیں

(۲۰۸) صفحہ نمبر ۷۹ دیکھیں (سوال نمبر ۲۶ کو دیکھیں)

دوسرے سبق کا خلاصہ

خدا کا فرمان تمام چیزوں کے متعلق خدا کا ابدی مقصد ہے۔ فرمان کو سمجھنے ہی سے ہم وجود کو سمجھ سکتے ہیں۔ پچھلے سبق میں ہم نے دیکھا کہ فرمان کی وسعت خلائے جہان دنیا، پودوں اور جانوروں کے کردار تک ہے۔ اس سبق میں ہم نے انسانی کرہ کے متعلق فرمان کا مطالعہ شروع کیا۔

خدا کے الٰہی منصوبہ میں سب سے اہم مخلوق انسان ہے اور یوں بائبل میں بہ نسبت دوسرے کروں کے انسان کے پیشتر سے مقرر ہونے کے متعلق کہیں زیادہ تعلیم ہے۔ بائبل انسان کے ساتھ خدا کے تعلقات واضح کرتی ہے اس تعلق کو سمجھنے کے لئے ہم خدا کی مرضی کے دو پہلوؤں کا امتیاز کرتے ہیں۔ خدا کی پوشیدہ مرضی وہ ہے جو خدا نے اپنے جلال کیلئے مقرر کی ہے۔ یہ اس کا فرمان ہے جو ہم سے زیادہ تر چھپا رہتا ہے۔ اس کے مقابلہ میں خدا کی ظاہر کی ہوئی مرضی وہ شریعت اور قوانین ہیں جو خدا نے انسان کی بھلائی کے واسطے ہدایت کے طور پر دی ہے۔ یہ ہدایتی مرضی انسان پر ظاہر کرتی ہے کہ وہ اپنے فائدے اور بھلے کے لئے کیا کرے۔ خدا کی پوشیدہ مرضی واقعات کے وقوع میں آنے تک پوشیدہ رہتی ہے۔ یہ ناقابل مزاحمت ہے۔ خدا کی ظاہر کی ہوئی مرضی مکمل طور پر بائبل سے معلوم کی جا سکتی ہے لیکن یہ قابل مزاحمت ہے۔

پھر ہم نے انسان کے پیشتر سے مقرر ہونے کی عام تعلیم پڑھی۔ بائبل ثبوت دیتی ہے کہ انسان کی عمر، شکل، خیالات، حکومت اور تہذیب کا عروج و زوال اور اتفاقیہ واقعات پہلے سے مقرر ہو چکے ہیں۔ انسان کے پیشتر سے مقرر ہونے کے یہ دو پہلو ہیں۔ نجات سے محروم رہنا اور برگزیدگی۔

- **نجات سے محروم رہنا۔** خدا نے فرمایا کہ کچھ لوگ اپنے گناہوں میں کھوئے رہیں۔ رومیوں ۹ اور کلام کے دوسرے حصے اس مشکل اور خوفناک سچائی پر صاف تعلیم دیتے ہیں۔ آدمی بیرونی طور پر مجبور نہیں ہیں۔

مسیح کو نامنظور کریں، وہ آزادی سے خدا کی بین الاقوامی دعوت نجات کو رد کرتے ہیں۔ کیونکہ وہ اپنی خواہشات کے مطابق چلتے ہیں۔ بعض مسیحی نجات سے محروم رہنے کے مسئلہ کو اپنی مرضی کی بنا پر نہیں مانتے لیکن سب کو بائبل کی سچائی کی وجہ سے اس مسئلہ کو ماننا چاہیئے۔

- **برگزیدگی۔** کون مخلصی پائیگا کا مقرر ہونا ہے۔ کس طرح مخلصی پائیگا، اور ان کی مخلصی میں کیا کیا شامل ہے اور وہ مخلصی میں کب تک ثابت قدم رہیں گے۔ مخلصی خدا کے سب کاموں میں سے اعلیٰ کام ہے۔ اور فرمان کے انتہائی مرکز میں ہے۔ اب ہم دیکھ سکتے ہیں۔ کہ برگزیدگی، اور مخلصی کے مضمون پر بائبل میں کافی تعلیم ہے۔ مخلصی کے انتہائی مرکز میں ہمارا منجی یسوع مسیح ہے۔ برگزیدگی مسیح میں اور مسیح کے ذریعے ہے۔ برگزیدہ مسیح یسوع میں فضل پاتے ہیں جو جو کام خدا نے انسان کے لئے کئے ہیں مسیح ان کا مرکز ہے۔
- برگزیدگی کے خاص حوالے افسیوں ۱: ۴، ۵ یا II تھسلنیکیوں ۲: ۱۳ ہیں۔
- مخلصی پانے کے لئے چننا اس شخص کی کسی بات پر نہیں۔ بلکہ صرف خدا کی اپنی نیک مصلحت اور فضل پر منحصر ہے۔ بنیادی طور پر انسان اس لئے نجات پاتے ہیں۔ کیونکہ خدا نے انہیں چنا۔ برگزیدگی اس حد تک مکمل ہے۔ کہ برگزیدہ لوگوں کے نمبر اور نام اٹل ہیں۔
- برگزیدگی میں یہ بھی مقرر ہے۔ کہ برگزیدہ لوگ کس طرح یعنی کس ذریعہ سے مخلصی پاتے ہیں۔ ایمان روح القدس کا کام اور مسیح یسوع کا کام جو مخلصی کا مرکز ہے برگزیدگی میں شامل ہیں۔ بلکہ فضل کے تمام وسائل پہلے سے مقرر ہو چکے ہیں۔
- برگزیدگی میں یہ بھی ہے۔ کہ مخلصی میں کیا کیا شامل ہے۔ برگزیدہ لوگ میراث بننے کے لئے روح میں نئے سرے سے پیدا ہونے کے لئے، راستباز ٹھہرائے جانے کیلئے، پاکیزہ بننے کے لئے، دائمی پھل لانے کے لئے اور جلال میں داخل ہونے کیلئے چنے گئے۔
- آخرکار برگزیدگی میں یہ بھی شامل ہے کہ برگزیدہ لوگ کب تک مخلصی میں ثابت قدم رہیں گے وہ آخر تک ثابت قدم بننے کے لئے مقرر ہوئے ہیں۔

آخری کرہ جس کے متعلق ہم نے پڑھا فرشتوں اور بدروحوں کا عالم ارواح ہے بے شک فرشتوں اور بدروحوں کے مقرر ہونے کی بہت کم تعلیم بائبل میں پائی جاتی ہے۔ لیکن اس کیلئے بائبل میں

شہادت ضرور ملتی ہے۔

ہم نے اپنے مطالعہ میں خدا کے فرمان کی خصوصیات کا خدا کی اپنی صفات سے مقابلہ کیا۔ پولس کے الیسیوں کے خط پر ہمارا مطالعہ کا مواد محدود ہے۔ ہم نے ایک ضروری آیت فرمان کی خصوصیات کے متعلق یاد کی۔ ہم نے دیکھا کہ فرمان حیرت انگیز طور پر خدا کی صفات کو ظاہر کرتا ہے۔ ہم نے اس کو ظاہر کرنے کے لئے دو مشابہ دائروں کا خاکہ بنایا۔ ہم مندرجہ ذیل سوالات کے جواب بائبل سے تیار کرتے تھے۔

- فرمان کتنے ہیں؟ خدا ایک ہے فرمان بھی ایک متحدہ فرمان ہے۔ یہ ارادہ اور مرضی جیسے واحد الفاظ سے ظاہر ہوتا ہے۔ خدا کی ابدیت اور لامحدود دانائی بھی فرمان کی واحدیت کو پیش کرتی ہیں۔
- خدا کے فرمان کا انحصار کس پر ہے؟ افسیوں ۱: ۱۱-۱۲ اور دیگر آیات ہمیں بڑی صفائی سے سکھاتی ہیں کہ فرمان سب کچھ جو ہوتا ہے۔ اس کے لحاظ سے مشروط ہے۔ مگر سوائے خدا کے اور کسی کا مشروط نہیں۔ ہم اس کے مقصد کے تحت چنے گئے ہیں۔ سب چیزیں اس کے مقصد کے تحت پیدا کی گئی ہیں۔ سب وجوہات اور اثرات کے سلسلوں میں ایک مقدم ترتیب ہے۔ گھر کی تعمیر میں پہلی وجوہات گھر بنانے والے کا مقصد اور مکان بنانے کے نقشہ جات مقدم ہوتے ہیں۔ یہ مشروط اثرات ہیں۔ پس خدا کی تجویز ایک غیر مشروط فرمان ہے۔ کیونکہ یہ سب چیزوں کی آخری وجہ ہے۔ یہ مستقبل کے واقعات پر منحصر نہیں ہے۔

اب تیسرے سبق کی طرف رجوع کریں

(۳) تیسرا سبق

خدا کا فرمان (جاری)

TEACHERS PLEASE NOTE!!

You would do well to explain to the students the relationship between the attributes of God and the qualities of the decree before they study this lesson at home. A number had difficulty understanding the diagram of the two circles divided into sections. We have eased this difficulty a little by pasting in some revised diagrams. Please explain to the students the relationship of the upper sections representing the attributes and the corresponding lower sections of the dotted circle representing the qualities of the decree. Many students, seeing empty sections or circles in questions, felt compelled to fill them in. Explain that they are only to fill in the sections one at a time as they study them.

Another thing you will need to explain is the relationship between the words chosen to represent the qualities of the decree and the questions asked about the decree. Some students could not see the connection. For example, the question, "What is included in the decree?" The answer is, of course, "everything" but the word chosen to represent this quality of the decree, since it must be expressed as an adjective, is "complete". A brief review of this lesson before the student does the homework will solve these problems.

ہے۔

(٦) ہم نے خدا کے فرمان کا مطالعہ کرنے سے پہلے مسئلہ خدا کا مطالعہ کیا کیونکہ ________

________ ہم نے مسئلہ خدا سے

پہلے کتاب مقدس کے علم کا مطالعہ کیا تھا۔ کیونکہ ________

____

(۸) خدا کے فرمان کا مطالعہ کرنے کے بعد ہم ________ کے مسئلہ کا مطالعہ

تیسرے سبق کی فہرست

کتاب مقدس کی تعلیم

(ج) خدا کے فرمان کی خصوصیات (جاری)

۱ پہلا دن

۳۔ خدا کے فرمان میں کیا شامل ہے؟

۴۔ خدا کا فرمان کب وجود میں آیا؟

۵۔ کیا خدا کا فرمان تبدیل ہو سکتا ہے؟

۶۔ خدا کے فرمان کی بنیاد کس پر ہے؟

۲ دوسرا دن

۷۔ کیا خدا کا فرمان پایۂ تکمیل کو پہنچے گا؟

۸۔ خدا کے فرمان کا اختتام کیا ہے؟

III مسیحی عقیدوں میں خدا کے فرمان کا مطالعہ

۳ تیسرا دن

ا۔ ویسٹ منسٹر عقیدہ۔

ب۔ انتالیس مسائل دین۔

۴ چوتھا دن

ج۔ ایگی لوتی ہیسیا کا اقرار الایمان۔

۵ پانچواں دن

د۔ ارمینین نظریہ

ہ۔ تعلیم الٰہی پر دیگر بیانات۔

پرکھنے کے سوالات

ڈگری طلباء کیلئے مزید سبق

تیسرے سبق کا خلاصہ

ملحقات

- ویسٹ منسٹر عقیدہ۔ باب ۳۔
- انتالیس ۳۹ مسائل دین مسئلہ نمبر ۱۷

تیسرے سبق کی فہرست

کتاب مقدس کی تعلیم

ڈگری طلباء کیلئے مزید سبق

تیسرے سبق کا خلاصہ

ملحقات

- ویسٹ منسٹر عقیدہ۔ باب ۳۔
- انتالیس ۳۹ مسائل دین مسئلہ نمبر ۱۹

خدا کا فرمان (جاری)

علم الٰہی، خدا کے کلام کی سلسلہ وار کان کنی ہے تاکہ خدا کی بہت سی مخفی سچائیوں کو پورے طور پر ظاہر کیا جا سکے۔ جب آپ ان بیش قیمت سچائیوں کا مطالعہ جاری رکھتے ہیں۔ تو اس بات کو ہرگز فراموش نہ کیجئے کہ ان کا ایک دوسرے سے تعلق ہے۔

(1) تمام وجود کی عظیم متحدہ تجویز ______ کہلاتی ہے۔

(2) ہمیں اس ابدی تجویز کا علم صرف ______ ہی سے ہو سکتا ہے کیونکہ انسان کی کامل سچائی کی تلاش میں ______ اور ______ رکاوٹ کا باعث بن جاتے ہیں۔

(3) اس کورس کی پہلی تین ٹرموں میں ہم نو مسائل کا مطالعہ کریں گے۔ گذشتہ ٹرم میں ہم نے ______ اور ______ کا مطالعہ کیا تھا۔

(4) اس ٹرم میں ہم جن مسائل کا مطالعہ کریں گے۔ وہ علی الترتیب حسب ذیل ہیں ______

______

(5) خدا کے فرمان کے مسئلہ کی تشریح اس طرح کی جا سکتی ہے۔ ______

______

(6) آئندہ ٹرم میں ہم خدا کے فرمان کے مرکزی مقصد کا مطالعہ کر لیں گے۔ جو ______ ہے۔

(7) ہم نے خدا کے فرمان کا مطالعہ کرنے سے پہلے مسئلہ خدا کا مطالعہ کیا کیونکہ ______

______ ہم نے مسئلہ خدا سے پہلے کتاب مقدس کے علم کا مطالعہ کیا تھا کیونکہ ______

______

(8) خدا کے فرمان کا مطالعہ کرنے کے بعد ہم ______ کے مسئلہ کا مطالعہ

کریں گے۔

ہم نے خدا کے فرمان کے مطالعہ کے شروع میں چھ فلسفوں پر غور کیا تھا۔ جنہیں انسان نے وجود کے معمہ کو حل کرنے کے لئے پیش کیا۔ وجود کو بیان کرنا بڑا مشکل ہے ہم نے دیکھا وہ تمام اس مسئلہ کو حل کرنے میں ناکام رہے ہیں۔ کیونکہ ان کی بنیاد خدا کے مکاشفہ کی بجائے انسانی نظریات پر

(۹) ہر انسان پیشتر سے مقرر کئے جانے پر کسی نہ کسی طریقے سے یقین رکھتا ہے۔ فرق صرف یہی ہے اس کی اس پر ایمان کی بنیاد ایک دوسرے سے قدرے مختلف ہے۔ اہل ہنود کی پہلے سے مقرر کئے جانے پر ایمان کی بنیاد ______ پر ہے۔

(۱۰) نظریہ ارتقاء میں پہلے سے مقرر کئے جانے کی بنیاد ______ پر ہے جبکہ اسلام میں ہوتا ہے کہ اسلام میں فیصلہ کن عنصر اللہ کی ______ مرضی پر ہے۔

(۱۱) تمام فلسفے کسی نہ کسی قسم کے ______ پر یقین رکھتے ہیں جو ایک شخص کے موجود وجود پر اثر انداز ہوتا ہے۔

جس طرح کتاب مقدس میں خدا کے فرمان کی وسعت اور خصوصیت کو ظاہر کیا گیا ہے ہم اس کا مطالعہ کر چکے ہیں۔ ان کے موروثی گناہ کی اثر اندازی اور محدود سمجھ، اس کے تمام خود ساختہ فلسفوں کو خود بخود نکما بنا دیتی ہے۔ اگر ہم درحقیقت مسئلہ وجود کو سمجھنا چاہتے ہیں۔ تو اس کے بائبل میں بیان کردہ مطلب کو صرف خدا کے مکاشفہ ہی سے سمجھ سکتے ہیں کیونکہ ہم اس کی طرف سے بے بہرہ ہیں گذشتہ ترم میں کتاب مقدس کے مسئلہ کا مطالعہ کرتے وقت ہم نے دیکھا تھا کہ کس طرح بائبل مقدس بے مثال، قابل اعتبار ...

(۱) خدا کا فرمان (۲) بائبل مقدس۔ محدود علم، گناہ کی آلودگی (۳) کلام مقدس۔ خدا (۴) فرمان، پیدائش پروردگاری، گناہ میں گرنا، عہد اور درمیانی (۵) جو کچھ وقوع پذیر ہوتا ہے۔ خدا نے اسے ازل سے مقرر کر رکھا ہے (۶) شاید آپ اسکی تمام خصوصیات کو استعمال کرتے ہوئے اسے مزید وضاحت سے بیان کرنا چاہیں گے، (۷) غلطی (۸) تمام چیزوں سے اور یقیناً اپنے فرمان کی تجویز سے پہلے ہے۔ اس کے تمام کاموں پر اسکی خصوصیات اثر انداز ہوتی ہیں۔ (۹) پیدائش۔

خدا کی پاک مصلحت سے تمام چیزوں کے مقرر کئے جانے کے مسئلہ کو ______ کہتا ہے۔

بائبل مقدس سکھاتی ہے کہ جو کچھ وقوع پذیر ہوتا ہے اسے خدا نے ازل سے وجود کے چھ کروں میں مقرر کر رکھا ہے۔ یعنی عالم ارواح ______، ______، ______، جانور ______۔

ایک عام آیت خدا کے فرمان کی تعلیم کو بیان کرتی ہے اور وہ ہے ______ ۹:۴۶

بے شک فرمان کو سمجھنا مشکل ہے لیکن ہر شے خواہ وہ فائدہ مند ہے یا نقصان دہ فرمان میں شامل ہے۔ جو آیت یہ سکھاتی ہے اس کا حوالہ دیجئے ______۔

یہاں تک کہ گنہگار انسان کے اعمال بھی خدا کے پیشتر سے مقرر کرنے کے فرمان کے تحت آجاتے ہیں۔ ایک ایسے خوفناک اور گناہ آلودہ انسانی **واقعہ** کا نام لیجئے جسکے متعلق بائبل بتاتی ہے کہ فرمان جاری ہوا ______

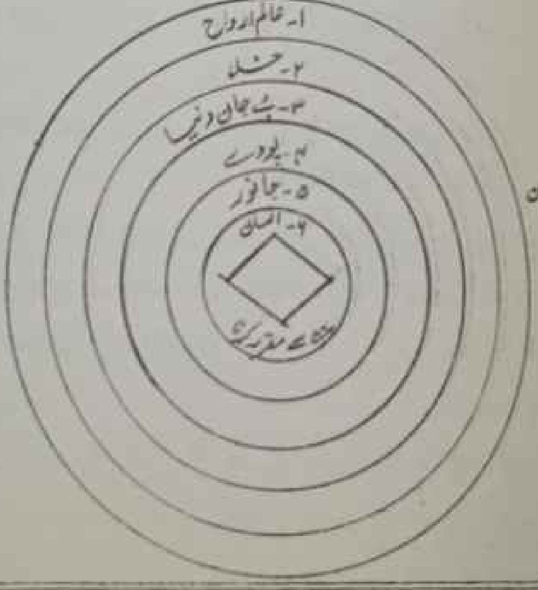

خدا کے فرمان کی وسعت

(۹) ابتدائی ... قسم کے اعمال (۱۰) ماحول، خود مختار دنیا، (۱۱) پہلے سے مقرر کئے جانے۔

(16) اس شکل میں ایک لفظ غائب ہے۔ وہ کیا ہے؟ ________

(18) مندرجہ مذکورہ شکل کا مقصد یہ ظاہر کرنا ہے کہ فرمان ________

____

____

دوسرے سبق میں فرمان کی وسعت انسانی طبقہ تک، کا تھوڑی دیر مطالعہ کرنے کے بعد ہم نے فرمان کی خصوصیت کا مطالعہ کیا۔ ہم نے اس کی صرف دو خصوصیات کا مطالعہ کیا تھا۔ اس سبق میں ہم مزید چند خصوصیات کا مطالعہ کریں گے۔ ہم نے ان کا مقابلہ خدا کی صفات سے کیا تھا جو اُن کا بانی ہے۔

(19) کلام کا حوالہ جو خدا کے فرمان کی خصوصیات بیان کرتا ہے، ________ ہے۔
یہ ہم نے یادداشت کے وسیلہ سے سیکھا تھا۔

(20) بائبل میں خدا کے فرمان کے متعلق جو الفاظ استعمال ہوئے ہیں وہ تعداد میں ________ ہے
اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ خدا کا فرمان ________ ہے جیسے کہ خدا، جس نے اسے تجویز کیا خود ایک ہے۔

(21) خدا تمام بیرونی اثرات سے آزاد ہے۔ اسے فرمان کی کونسی خصوصیت ظاہر کرتی ہے ________

____

(22) (ا) ذیل کے تین الفاظ میں (وجہ) وسیلہ اور آخری نتیجہ کون سے ہیں؟ ایمان، نجات و فرمان ________

(ب) ان تینوں میں کونسا لفظ غیر مشروط ہے؟ ________

(ج) اور کیوں ہے؟ ________

(23) جب ہم یہ کہتے ہیں۔ کہ خدا کا فرمان غیر مشروط ہے تو اس سے ہماری مراد کیا نہیں ہے؟

____

(12) خدا کا فرمان (13) خلا - بے جان دنیا - پودے - انسان (14) یسعیاہ ۱۱-
(15) یسعیاہ ۴۵: ۷ (16) مسیح کی مصلوبیت

____

____

(ج) اس سے کیا مطلب ہے؟ ________

ہم خدا کے فرمان کی خصوصیات کو جبکہ وہ خدا کی صفات کو ظاہر کرتی ہیں۔ ساتھ کے شکل سے مختصر طور پر بیان کر سکتے ہیں۔

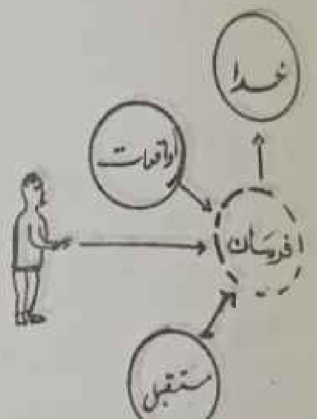

(24) خدا اور فرمان دونوں کے گرد دائرہ ہے کیونکہ ________

____

(25) مندرجہ بالا شکل میں تیر کے نشان ظاہر کرتے ہیں۔ کہ ________

____

(26) ایک دائرہ شکستہ لکیروں میں کیوں بنا ہے؟ ________

____

(27) خدا کی مرضی کے دو پہلو ________ ہیں۔

(17) غلطی (18) وجود کے چند گروں میں جو کچھ وقوع میں آتا ہے ان کے پیچھے جس میں خدا کے فرمان کا اظہار کچھ برگزیدہ آدمیوں کی غلطی ہے۔ (19) افسیوں ۱: ۱۱-۱۲ (20) ایک (21) لا محدود غیر مشروط (22) (ا) وجہ = فرمان، وسیلہ = ایمان، آخری نتیجہ = نجات (ب) فرمان (ج) چونکہ جو کچھ وقوع میں [illegible] سے کچھ [illegible] ہے۔ لیکن ایمان کے ماتحت نہیں۔

(28) مندرجہ ذیل شکل کیا سکھاتی ہے ؟

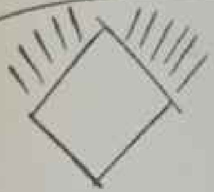

تیسرے سبق کے مقاصد

جب آپ اس سبق کو ختم کر لیں گے تو اس قابل ہوں گے کہ :-

(۱) آپ ایک شکل کی مدد سے خدا کے فرمان کی خصوصیت سے متعلق مندرجہ ذیل سوالات کے جواب دے سکیں ۔

(ا) خدا کے فرمان میں کیا شامل ہے ؟

(ب) خدا کا فرمان کب وجود میں آیا ؟

(ج) کیا خدا کا فرمان تبدیل ہو سکتا ہے ؟

(د) خدا کے فرمان کا انحصار کس پر ہے ؟

(ہ) کیا خدا کا فرمان پایۂ تکمیل کو پہنچے گا ؟

(و) خدا کے فرمان کا اختتام کیا ہے ؟

(23) ہمارا یہ ہرگز مطلب نہیں ۔ کہ فرمان خدا کے ماتحت نہیں ۔ بلکہ یہ کہ جو کچھ وقوع میں آ گیا ہے ۔ وہ فرمان کے تحت آ گیا ہے ۔ مگر فرمان خود ان کے ماتحت نہیں ۔ فرمان مستقبل کی کسی شے یا واقعہ کے ماتحت نہیں ۔ (24) ان دونوں میں جو درست ہے دائرہ کھینچئے پیش کرتے ہیں ۔ (25) فرمان کا انحصار خدا پر ہے اس لئے غیر مشروط ہے ۔ جبکہ انسان ، واقعات مستقبل اور تمام چیزوں کا انحصار فرمان پر ہے ۔ (26) یہ بتلانے کے لئے کہ گو فرمان خدا سے مشابہ ہے لیکن خدا نہیں ہے (27) ابدی منصوبہ ، ازلی نظام ، مرضی کی پوری مرضی

(۲) اس شکل کی مدد سے آپ بتا سکیں گے کہ فرمان کن طریقوں سے خدا کی صفات کو ظاہر کرتا ہے ۔

(۳) آپ شکل کی مدد سے صفائی اور سادہ طریقے سے خدا کے فرمان کو بیان کر سکیں گے

(۴) خدا کے فرمان کی خصوصیت کے متعلق شکل کا مطلب بیان کر سکیں گے ۔

(۵) جو کچھ آپ نے فرمان کی وسعت اور نوعیت کے بارے میں سیکھا ہے ۔ اس کی مدد سے آپ اس قابل ہوں گے ۔ کہ یہ دیکھ سکیں ۔ کہ اقرار یا عقیدے بائبل کے مطابق ہیں یا نہیں ۔

(۶) ویسٹ منسٹر کا عقیدہ سی ایم ایس کلیسیا کے انتالیس مسائل دین اور دیگر مقامات جو آپ منتخب کریں ۔ ان کی تعلیم کا عام تاثر لے سکیں گے ۔

(۷) ارمینی نظریہ کے خاص نکات بیان کر سکیں گے ۔

(۸) ارمینی نظریہ کا مقابلہ ریفارمڈ نظریہ سے کر سکیں گے ۔

آیئے اب ہم اپنے سبق کی طرف متوجہ ہوں ۔ کہ فرمان کس طرح خدا کی صفات کو ظاہر کرتا ہے ۔

ہمارے پاس آٹھ سوال تھے ، جو ہم خدا کے فرمان کے متعلق پوچھنا چاہتے تھے ۔ پچھلے سبق کے ذریعہ سے ہم نے پہلے دو سوال کا جواب دیا ہے ۔

۱ ۔ فرمان کتنے ہیں ؟ جواب : ایک

۲ ۔ کیا خدا کا فرمان مشروط ہے ؟ جواب : نہیں یہ غیر مشروط ہے

اب ہم باقی چھ سوال کا جواب کلام میں سے دیں گے ۔

۳ ۔ خدا کے فرمان میں کیا شامل ہے ؟

۴ ۔ خدا کا فرمان کب وجود میں آیا ؟

۵ ۔ کیا خدا کا فرمان تبدیل ہو سکتا ہے ؟

۶ ۔ خدا کے فرمان کی بنیاد کس پر ہے ؟

(22) چونکہ چناؤ میں پہلے سے مقرر کیا جانا مضمر ہے تو کون خلاصی پائے گا ، کیسے ۔ یہ خلاصی اور وہ اب تک غلطی میں ثابت قدم رہیں گے ۔

۷۔ کیا خدا کا فرمان پایۂ تکمیل کو پہنچے گا۔؟

۸۔ خدا کے فرمان کا اختتام کیا ہے۔؟

(ج) ہم نے افسیوں کی کتاب میں سے پانچ اہم آیات کو اپنے سبق کی بنیاد بنایا تھا آپ کی سہولت کے لئے ہم انہیں ذیل میں درج کئے دیتے ہیں۔ ان آیات کو بار بار پڑھیں اور تیسرے سوال یعنی خدا کے فرمان میں کیا شامل ہے؟ کا جواب دینے کی کوشش کریں۔

- افسیوں ۱: ۳-۵ "ہمارے خداوند یسوع مسیح کے خدا اور باپ کی حمد ہو جس نے ہم کو مسیح میں آسمانی مقاموں پر ہر طرح کی روحانی برکت بخشی چنانچہ اس نے ہم کو بنای عالم سے پیشتر اس میں چن لیا تاکہ ہم اس کے نزدیک محبت میں پاک اور بے عیب ہوں۔ اور اس نے اپنی مرضی کے نیک ارادہ کے موافق ہمیں اپنے لئے پیشتر سے مقرر کیا کہ یسوع مسیح کے وسیلہ سے اس کے لے پالک بیٹے ہوں"
- افسیوں ۱: ۷-۹ ... قصوروں کی معافی اس کے اس فضل کی دولت کے موافق حاصل ہے جو اس نے ہر طرح کی حکمت اور دانائی کے ساتھ کثرت سے ہم پر نازل کیا۔ چنانچہ اس نے اپنی مرضی کے بھید کو اپنے اس نیک ارادہ کے موافق ہم پر ظاہر کیا جسے اپنے آپ میں ٹھہرا لیا تھا"
- افسیوں ۱: ۱۱، ۱۲ (ان آیات کے چار خاص الفاظ۔ ارادہ، کام، میراث، امید اور جلال - یاد رکھتے ہوئے اس آیت کو اپنی یادداشت سے لکھیئے)

____

____

____

____

- افسیوں ۲: ۱۰ "کیونکہ ہم اسی کی کاریگری ہیں اور مسیح یسوع میں ان نیک اعمال کے واسطے ... سے تیار کرنے کے لئے تیار کیا تھا۔"
- افسیوں ۳: ۱۰-۱۱ ... [illegible]

ضروری نوٹ۔ آگے جانے سے پہلے اس نوٹ کو خبرداری سے پڑھیے۔ اس صفحہ پر دو دائروں کا خاکہ پایا جاتا ہے یہ اس سبق کے خاکہ کی طرح ہے۔ اس میں پہلے دائرہ یہ ظاہر کیا جاتا ہے کہ فرمان کی آٹھ خصوصیات کس طرح خدا کی آٹھ صفات سے منطبق ہیں۔ آپ وہ صفات دیکھ چکے ہیں جو خدا کی وحدت اور خود مختاری ہیں۔ خاکے میں فرمان کی اور خدا کی دائروں سے ظاہر ہے۔ خدا کی خود مختاری اس سے ظاہر ہے کہ خدا کے دائرہ سے کوئی تغیر نہیں جاتا اور خدا کسی بیرونی چیز پر انحصار نہیں رکھتا۔ خدا کی خود مختاری فرمان کے غیر مشروط ہونے کی طرح ہے۔ فرمان کا غیر مشروط ہونا ان پہلوؤں سے ظاہر ہوتا ہے جو واقعات اور مستقبل کی طرف سے فرمان کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔ یہ دو صفات اور خصوصیات ہیں۔ اسی طرح چھ اور صفات ہیں۔ جو فرمان کی چھ سے منطبق ہیں۔ دوسرے خاکے سے چھ حصوں سے ظاہر ہوتے ہیں۔ فرمان کی خصوصیت ایک ایک سوالات کو حل کرتے کے متعلق ایک ایک سوال کے جواب میں ایک خاص لفظ خدا باپ کا اور بیٹا دائرہ کے سے (اسکیٹش)

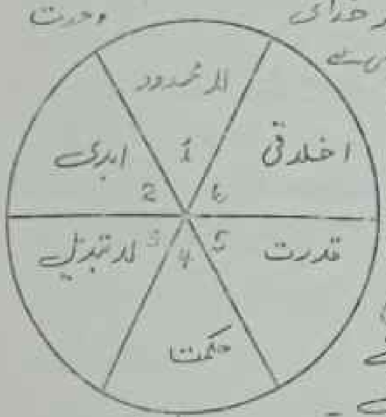

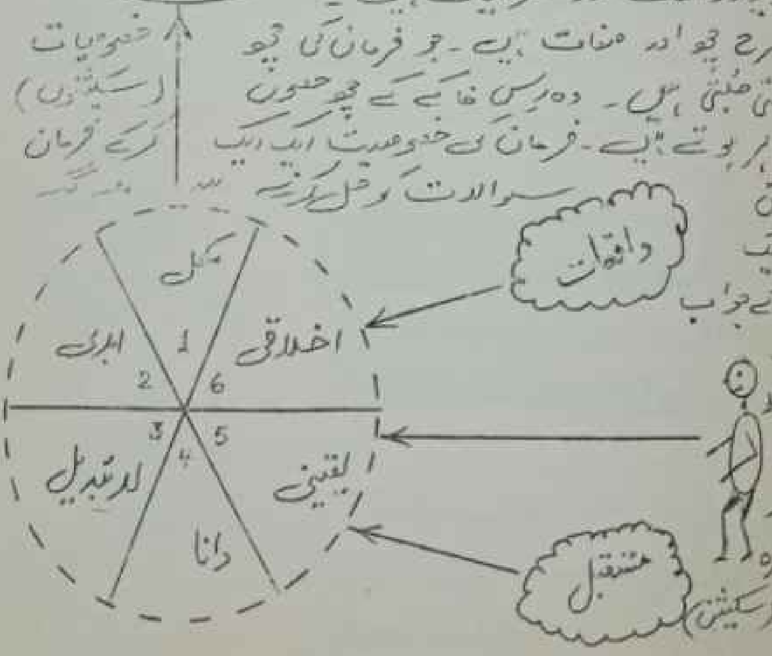

میں لکھا جائے گا۔ نمبر ۱ ایک سوال ہے "فرمان میں کیا کیا شامل ہے" جواب ہوگا "سب کچھ" اس جواب کو ظاہر کرنے کیلئے ایک لفظ "مکمل" لکھا جائے گا کیونکہ فرمان کی خصوصیت جو اس سوال کے جواب سے ملتی ہے "مکمل" ہے یعنی ایک فرمان جس میں سب کچھ شامل ہے۔ خدا کی صفت جو فرمان کی اس خصوصیت سے ملتی جلتی ہے خدا کا لامحدود ہونا ہے۔ اور پورے خدا کے دائرہ میں لفظ "لامحدود" نمبر ۱ حصے میں لکھا ہے جو فرمان کے حصے "مکمل" سے مطابقت رکھتا ہے جب ان صفحوں پر آپ آتے ہیں تو سب حصوں کو پُر کریں صرف وہ نہیں جن کا حوالہ آپ دے چکے ہیں آخر میں آپ کا خاکہ پچھلے صفحہ پر بنے ہوئے خاکہ کی طرح بنے گا۔

پیدا کرنے والے خدا میں پوشیدہ رہا اس کا کیا انتظام ہے "تاکہ کلیسیا کے وسیلہ سے خدا کی طرح طرح کی حکمت ان حکومت والوں اور اختیار والوں کو جو آسمانی مقاموں میں ہیں، معلوم ہو جائے اس ازلی ارادہ کے مطابق جو اس نے ہمارے خداوند مسیح یسوع میں کیا تھا"۔

۲۔ خدا کے فرمان میں کیا کچھ شامل ہے

(۱) وہ کونسی آیت ہے جو یہ ظاہر کرتی ہے کہ فرمان کی وسعت تمام چیزوں تک ہے؟

---

(۲) فرمان میں سب کچھ شامل ہے۔ اس کا مزید مطالعہ غیر ضروری ہے کیونکہ ہم سیکھ چکے ہیں کہ خدا کے فرمان کی وسعت وجود کے _____ میں _____ چیزوں تک ہے

(۳) وجود کے ان گروں کا نام بتایئے جن تک فرمان کی وسعت ہے _____

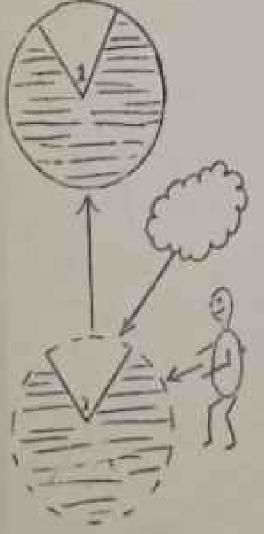

ہم نے فرمان کی وحدت "اور غیر مشروط حالت کو سکھ کے ذریعہ ظاہر کیا تھا۔ فرمان کی دو خصوصیات خدا کی دو صفات کے مطابق ہیں۔ فرمان ایک ہے۔ اور خدا بھی ایک ہے۔ فرمان غیر مشروط ہے اور خدا خود مختار ہے۔

ہم فرمان کے متعلق باقی سوالوں کا جواب دینے کے لئے فرمان کی چھ اور خصوصیات کا مطالعہ کریں گے۔ فرمان کی یہ خصوصیات اور ان سے ملتی جلتی خدا کی چھ صفات کو بیان کرنے سے ۔۔۔

شکلوں میں تقسیم کریں۔ جیسے کہ سامنے کی شکل میں دکھایا گیا ہے۔ یہ بات بڑی حیران کن ہے کہ فرمان، خدا کی خصوصیات سے کس قدر قریبی مشابہت رکھتا ہے فرمان کے دائرے میں اوپر والی تکون میں "مکمل" تحریر ہے؛ کیونکہ فرمان میں ہر شے شامل ہے۔

(32) وہ دائرہ جو خدا کی نمائندگی کرتا ہے اس کی نچلے دائرہ کی تکون سے ملتی جلتی تکون میں خدا کی کونسی صفت درج کی جائے گی۔؟ درج کرنے سے پہلے اس بات پر غور کریں۔ کہ جب ذیل صفات میں سے کونسی صفت "مکمل" سے ملتی جلتی ہے پھر اس خصوصیت کو مشابہ سیکشن میں لکھیں۔ ابدی، پاک، لامحدود، لاتبدیل، قدرت، واحد

(33) خدا کے فرمان میں کیا کچھ شامل ہے؟ __________

(34) ہم نے فرمان کو بیان کرنے کے لئے "مکمل" کے الفاظ استعمال کئے کیونکہ

____

۶۔ خدا کا فرمان کب وجود میں آیا؟

(35) صفحہ ۱۴۲ پر کم از کم تین ایسی آیات پائی جاتی ہیں۔ جو خدا کے فرمان کا وقت (زمانہ) کے ساتھ تعلق کو ظاہر کرتی ہیں۔ ان آیات کے مطابق فرمان کب وجود میں آیا؟

(36) افسیوں ۳: ۹-۱۱ میں وہ کونسا ایک لفظ ہے جو یہ بیان کرتا ہے کہ فرمان کب وجود میں آیا۔

____

(37) بہت سی آیات اس بات کی شہادت دیتی ہیں۔ کہ خدا کا فرمان ابدی ہے۔ درحقیقت یہ دنیا اور زمانہ سے پہلے تھا کیونکہ فرمان میں خود دنیا کو پیدا کرنے کا مقصد شامل ہے۔

---

(29) افسیوں ۱: ۱۱، ۱۲ (30) وجود کے ٹکڑوں تمام (31) عالم ارواح، (خلا، فضا) بےجان دنیا، پودے۔ جانور، انسان

واحد فرمان

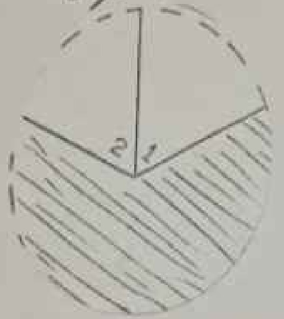

سامنے دی گئی شکل میں فرمان کی دو خصوصیات جن پر آپ نے ابھی غور کیا، درج کیجئے۔

۵. کیا خدا کا فرمان تبدیل ہو سکتا ہے

(38) کیا خدا اپنے فرمان تبدیل کرتا ہے؟ شاید جبکہ نئے حالات پیدا ہوتے ہیں۔ تو وہ محسوس کرتا ہے کہ اسے اپنا پہلا فرمان نئے حالات کے مطابق بدل دینا چاہیئے؟ ہرگز نہیں۔ جب ہم ان آیات کا مطالعہ کرتے ہیں۔ تو ہمیں پہلے سے مقرر کئے جانے یا اس کے ابدی مقصد کے کسی پہلو کے بارے میں غیر یقینی حالات کا ہلکا سا اشارہ بھی نہیں ملتا۔ افسیوں ۱: ۱۱ میں وجہ بیان کی گئی ہے کہ کیوں خدا کا فرمان لاتبدیل ہے۔ اسے اپنے فرمان کو بدلنے کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ __________

____

(39) خدا کے فرمان کے بارے میں ایک عام آیت یسعیاہ __________ ہے جس میں

---

(32) لامحدود (33) ہر شے (ماسوائے خدا) (34) فرمان میں موجودہ، گزرے اور مستقبل کے تمام واقعات شامل ہیں (یا) وجود کے ٹکڑوں میں جو کچھ وقوع میں آتا ہے وجود کی ان تک وسعت (35) ابدیت ہی ریلہ دنیا کی پیدائش سے پہلے (36) ابدی (37) (اوپر والا تکون) مکمل (دوسرا تکون) ابدی

خدا بیان کرتا ہے کہ اس کا ارادہ پورا ہوگا۔ اس کا ارادہ بدلے گا نہیں۔ اس کا فرمان __________ ہے

(٤٠) ملاکی ۳: ۶ میں خدا فرماتا ہے "میں خداوند لاتبدیل ہوں اس لئے اے بنی یعقوب تم نیست نہیں ہوئے" چونکہ خدا کی خصوصیت لاتبدیل ہے اس لئے وہ فرماتا ہے کہ بنی اسرائیل کے ساتھ اس کا عہد بھی لاتبدیل ہے۔ خدا کا فرمان، اس کی ذات کی طرح __________ ہے

(٤١) سامنے دی گئی شکل میں خالی خانوں کو پُر کیجئے فرمان کی آخری خصوصیت جس کا مطالعہ ہم نے کیا ہے اسے یاد رکھئے۔

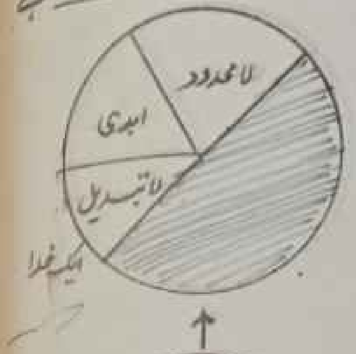

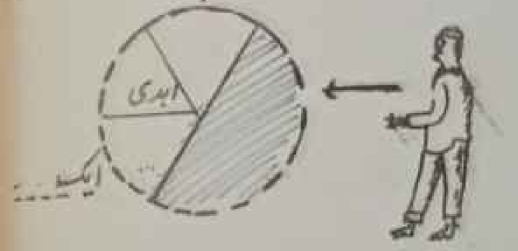

(42) درج ذیل فہرست میں جن الفاظ کے ذریعے خدا کے فرمان کو بیان کیا جا سکتا ہے ان کے گرد دائرہ کھینچئے۔

دو۔ ترقی پذیر، دنیا سے پیشتر، محدود۔ جامد۔ متعدد۔ مکمل، ایمان کے بعد آیا۔ تمام چیزیں پیغامات سے محروم رہنا۔ الارادہ۔ مشکوک۔ مقرر کرنا۔ خدا کا۔ منعم

(٦) اس کا فرمان اس نے پورا ہوتا ہے جبکہ تمام چیزیں اس کے مطابق پایۂ تکمیل کو پہنچتی ہیں۔ (٦٩) ٥٦: ٩-٦

لاتبدیل۔ غیر مشروط __________

(٤٣) فرمان کی تین خصوصیات لکھیں __________

(٤٤) ہم یہ کیوں کہتے ہیں کہ خدا کا فرمان غیر مشروط ہے (آپ بائبل میں سے مواد استعمال کر سکتے ہیں۔ __________

____

(٤٥) پہلے سے مقرر کئے جانے کے دو پہلو __________ اور __________ کہلاتے ہیں۔

٦۔ خدا کے فرمان کا انحصار کس پر ہے؟

ہم نے اب تک یہ دیکھا ہے کہ فرمان کی خصوصیات، خدا کی خصوصیات سے کتنی قریبی مشابہت رکھتی ہے۔ یہ ایک فرمان ہے۔ خدا ایک ہے یہ غیر مشروط ہے۔ خدا خود مختار ہے یہ لاتبدیل ابدی اور مکمل ہے۔ جیسے کہ ہم خدا کے بارے میں اپنے سبق سے سیکھ چکے ہیں۔ لیکن کچھ لوگ خدا کی ابدی تجویز کی دانائی کے بارے میں اعتراض کرتے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ بعض لوگ خیال کرتے ہیں۔ کہ وہ اس سے بہتر تجویز پیش کر سکتے ہیں۔ افسیوں ۳: ۹-۱۱ میں اس کے متعلق کچھ بتایا گیا ہے۔

(٤٦) اس آیات میں پولس رسول بتاتا ہے کہ تمام چیزوں کی پیدائش اور خاص طور پر کلیسیا کے وسیلے سے خدا کی __________ حکومت والوں اور اختیار والوں کو

(٤٠) لاتبدیل (٤١) (فرمان میں اوپر سے دائرہ بنائیں) مکمل، لاتبدیل، نزاع
(٤٢) (دائرہ) دنیا سے پیشتر، جامد، متعدد، مکمل، تمام چیزیں، نجات سے محروم رہنا۔ الارادہ، مقرر کرنا، خدا کا، لاتبدیل، غیر مشروط

معلوم ہو جائے گی۔

(۴۷) چونکہ خدا لامحدود حکمت والا خدا ہے اس لئے خدا کا ابدی ارادہ کسی شک و شبہ کے بغیر ضرور ہی ________ تجویز ہو گی۔

(۴۸) گنہگاروں کے لئے خدا کا فضل اس کے ابدی فرمان کا ایک پہلو ہے۔ افسیوں ۱:۸ میں پولس رسول خدا کے فضل کے بارے میں بیان کرتا ہے کہ "اس نے ہر طرح کی حکمت اور دانائی کے ساتھ کثرت سے ہم پر نازل کیا ہے"۔ بلاشبہ خدا کے نادر فرمان کے تمام پہلو خدا کے کامل ________ کو ظاہر کرتے ہیں۔

(۴۹) اسی آیت میں پولس رسول "اس کی مرضی کے بھید کے بارے میں جو مسیح میں ہم پر ظاہر کیا گیا" بتاتا ہے۔ خدا کا فرمان ایک بھید ہے۔ اسے معلوم نہیں کیا سکتا۔ خدا نے تمام بھید تو نہیں۔ البتہ اس کا تھوڑا سا حصہ ہم پر ظاہر کیا ہے۔ جب کبھی لوگ خدا کی تجویز اور مقصد کی حکمت پر اعتراض کرتے ہیں۔ تو اس کی وجہ یہ ہے کہ انہیں اس بات کا علم نہیں کہ خدا جو کچھ کرتا ہے اس کی وجہ کیا ہے جو کچھ خدا نے اپنے فرمان کے بارے میں ظاہر کیا ہے۔ اس سے خدا کی حکمت کا اظہار ہوتا ہے۔ چنانچہ ہم خدا پر بھروسہ رکھ سکتے ہیں۔ کہ بقیہ بھید بھی اس کی ________ پر مبنی ہے۔

(۵۰) بہت سی باتیں جو خدا کے فرمان کے نتیجہ میں وقوع پذیر ہوتی ہیں۔ اور جنکے سمجھنے میں ہمیں مشکلات درپیش ہوتی ہیں۔ تو اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ ہم ہر بات نہیں جانتے۔ چونکہ خدا کی حکمت لامحدود ہے۔ اس لئے انسان اسے سمجھ نہیں سکتا۔ خدا کے فرمان کا انحصار اس کی حکمت پر ہے۔ اس طرح خدا کا فرمان بھی ________

(۵۱) افسیوں ۱:۱۱، ۱۲ کے مطابق خدا ________ سے سب کچھ کر...

---

(۴۳) ایک۔ غیر مخدود، مکمل، ابدی، لاتبدیل۔ ان میں سے تین چنیں (۴۴) چونکہ وہ سب سے بہتر اور تمام چیزوں کا پہلا بڑا سبب ہے۔ یہ خدا کے سوا کسی شے سے مشروط نہیں ہے کیونکہ وہ اپنی مرضی کی مصلحت سے سب کچھ کرتا ہے اسلئے سب چیزیں اسکے ساتھ مشروط ہیں (۴۵) ہرگز ہرگز اس سے محروم رہنا۔ (۴۶) حکمت۔

خدا کی مصلحت بہت ________ ہے۔

(۵۲) خدا کا فرمان اچھی طرح پورا ہوتا ہے کیونکہ اس کا انحصار اسکی اپنی ________ پر ہے۔

(۵۳) ایک شخص رابرٹ برنز کا قول ہے کہ "انسان اور چوہوں کی بہترین تجاویز اکثر ناکام رہتی ہیں" اور یہ سچ ہے کہ خواہ انسان اپنی تجاویز کتنی ہی محنت اور احتیاط سے کیوں نہ تیار کرے وہ توقع کے مطابق پوری نہیں ہوتیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ انسان کی تجاویز کی بنیاد نامکمل علم پر ہے۔ لیکن چونکہ خدا کی تجویز کامل مستقبل کے علم اور اس کی لامحدود حکمت پر مبنی ہوتی ہے اس لئے ________ ________

(۵۴) خدا فرمان تجویز کرنے کے لئے کس سے مشورت کرتا ہے ________

(۵۵) خدا کے فرمان کا انحصار کس پر ہے؟ ________ چنانچہ یہ ________ فرمان ہے اس لئے مکمل طور پر پورا ہوتا ہے۔

(۵۶) فرمان کب وجود میں آیا؟ ________ چنانچہ یہ ________ فرمان ہے۔

(۵۷) فرمان میں کیا کچھ شامل ہے؟ ________ اس لئے یہ ________ ہے۔

(۵۸) فرمان کے پورا ہونے کا انحصار مستقبل کی کن شرائط پر ہے؟ ________ چنانچہ یہ فرمان ________ فرمان ہے۔

---

(۴۷) دانا (۴۸) حکمت (۴۹) حکمت (۵۰) دانا (۵۱) اپنی مرضی کی مصلحت۔ دانا۔

(59) شکل کو مکمل کیجیے۔

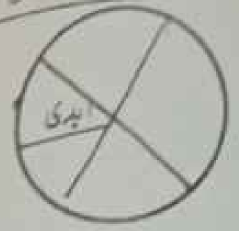

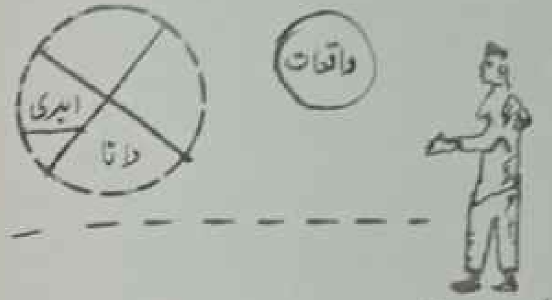

(60) مندرجہ بالا شکل میں تیروں کا کیا مطلب ہے۔ ________

____

(61) شکستہ لکیروں والے دائرے کا کیا مطلب ہے۔ ________

۷۔ کیا خدا کا فرمان پایۂ تکمیل کو پہنچے گا۔

(62) خدا قادر مطلق ہے۔ آفسیوں ۱:۱۱ میں آپ خدا کی قدرت کی کونسی شہادت دیکھتے ہیں۔ ________

____

(63) خدا ہمیشہ کام کرتا رہتا ہے اس کا فرمان اس کی اپنی مرضی کی پرحکمت مصلحت پر مبنی ہے اس کا کام بھی ________ پر مبنی ہے۔

---

(52) حکمت (53) اس کا فرمان کامل طور پر پورا ہوتا ہے (54) کسی سے بھی نہیں (55) اپنی حکمت پر۔ دانا۔ (56) ابدیت میں ابدی (57) ہر شے مکمل (58) کسی پر نہیں۔ غیر مشروط

---

(64) خدا کا فرمان اچھی طرح پورا ہوتا ہے کیونکہ وہ ________ فرمان ہے جو اسکی اپنی مصلحت پر مبنی ہے۔ لیکن وہ یقیناً خدا کے ارادہ کے مطابق پورا ہوتا ہے کیونکہ خدا کے پاس تمام ________ اور لامحدود قابلیت ہے جو اسے پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لئے درکار ہے۔

(65) خدا کی اس بات کی ضامن ہے کہ اس کا فرمان اچھی طرح پورا ہوگا۔ خدا کی قدرت اس بات کی ضامن ہے کہ اس کا فرمان ضرور پورا ہوگا۔ کیونکہ ________

____

(66) شکل اور جو کچھ آپ نے سیکھا ہے اس کے پیش نظر خدا کے فرمان کی سات خصوصیات درج کیجیے۔ ________

____

(67) متعدد آیات بتاتی ہیں کہ خدا کا فرمان یقیناً پورا ہوگا فرمان ضرور پورا ہوگا کیونکہ خدا ________

____

---

(59) (اوپر سے نیچے دائروں میں دائیں سے بائیں۔) لامحدود۔ لاتبدیل۔ حکمت۔ خدا۔ مکمل۔ لاتبدیل۔ خدا کا فرمان (آدمی اور واقعات کی طرف سے خدا کے فرمان کی طرف تیر، فرمان کی طرف سے خدا کی طرف تیر) (60) واقعات اور آدمی دست نگر ہیں۔ یا خدا کے فرمان کے ساتھ مشروط ہیں اور خدا کا فرمان غیر مشروط ہے۔ کیونکہ اس کا انحصار صرف خدا پر ہے (61) گو خدا کا فرمان ایک اور متعدد ہونے میں خدا سے ملتا جلتا ہے، تو بھی وہ خدا نہیں ہے بلکہ اس سے ملتا جلتا ہے (62) خدا تمام کام اپنی مرضی کے مطابق کرتا ہے۔ اس طرح وہ اپنی لامحدود قدرت اور الوہیت کا اظہار کرتا ہے۔

(63) اسی کا فرمان۔

۸۔ خدا کے فرمان کا اختتام کیا ہے؟

(68) جب انسان کوئی کام کرتا ہے۔ تو اس کے پیش نظر اس کا نتیجہ ہوتا ہے۔ مثلاً جب آدمی کسی مکان کو بنانے کی تجویز کرتا ہے تو اس کے سامنے اس کا کیا نتیجہ ہوتا ہے؟ ________

(69) مکان کی تعمیر کے بہت سے مرحلے وسیلے ہیں۔ مثلاً نقشے کی تیاری، بنیاد رکھنا، چھت ڈالنا اور پھر گھر مکمل کرنا۔ لیکن آخری مرحلہ، جس کی خاطر انسان مکان تعمیر کرتا ہے یہ ہے کہ وہ اور اس کا خاندان اس میں قیام کریں۔ (اگر یہ مرحلہ نظر انداز ہے۔ تو وہ اسے فروخت کرنے کے لئے تعمیر کرے گا) اس میں بھی کئی درمیانی مرحلے آتے ہیں۔ لیکن صرف آخری مرحلہ ہی نتیجہ پیدا کرتا ہے۔ کافی غور و خوض کے بعد خدا کے فرمان کے دو درمیانی مرحلے بیان کیجئے۔ ممکن ہے آپ افسیوں کی آیات کا پھر مطالعہ کرنا چاہیں۔ ________

____

____

____

(70) خدا کے فرمان کا آخری اختتام ہمیں افسیوں ۱: ۱۱ - ۱۲ میں بتایا گیا ہے اس آیت کو اپنی یاد داشت سے لکھیے "اسی میں ________

جو اپنی مرضی کی مصلحت سے سب کچھ کرتا ہے ________۔

(69) دانا۔ قدرت (62) اس کے پاس قدرت اور اختیار ہے کہ وہ دیکھے کہ وہ مکمل ہو گیا ہے۔ (66) ایک غیر مشروط مکمل ابدی۔ لاتبدیل۔ دانا۔ یقینی (67) اسے پورا کرنے کی قدرت اور اہلیت رکھتا ہے۔

____

(71) اس کی آیت کے مطابق، خدا کے فرمان کا آخری اختیار ________

____

(72) اس کے جلال کی ستائش، کا مطلب کیا ہے؟ اس کا مطلب ہے کہ نتیجتاً خدا کے جلال کی ستائش کی جائے۔
خدا کا جلال کیا ہے؟ افسیوں ۳: ۹ - ۱۱ میں اشارتاً بتایا گیا ہے کہ خدا کا جلال کیا ہے۔ آپ اپنے الفاظ میں بیان کیجئے کہ خدا کے جلال کا کیا مطلب ہے۔

____

____

(73) کیا خدا کے فرمان کا اختتام صرف یہ ہے کہ آدمی ہی خدا کے جلال کی ستائش کا باعث ہے۔ رومیوں ۱۱: ۳۶ میں بتایا گیا ہے کہ سب چیزیں کس کے لئے پیدا کی گئی ہیں ________

____

(74) تمام چیزوں کی پیدائش، بنی اسرائیل کے ساتھ خدا کا اپنے عہد کے مطابق سلوک، بیٹے کی آمد، گنہگاروں کی مخلصی، آخری عدالت، یہ تمام درمیانی مرحلے وسیلے ہیں۔ تاکہ تمام چیزوں کے اس بڑے اور آخری نتیجہ کو حاصل کیا جائے جو ________ ہے۔

(75) لیکن درحقیقت خدا کا جلال کیا ہے۔ جس طرح کوئی مصور تصویر بناتا ہے۔ تو اس تصویر کا آخری نتیجہ اس مصور کے ہاتھوں کی قابلیت اور اس کے ذہن کی خوبی کو ظاہر کرتا ہے۔ اسی طرح تمام موجودات کا آخر خدا کی ________ کو ظاہر کرتا ہے۔

(63) اپنے اور اپنے خاندان کے رہنے کے لئے گھر مل سکے (64) برگزیدوں کو برکت دینا، برگزیدوں کو پاک بنانا، برگزیدوں کو اپنا لے پالک بنانا۔ گناہوں سے رہائی دینا۔ اپنی مرضی کو ظاہر کرنا۔ تمام چیزوں کو پیدا کرنا۔ مسیح کو بھیجنا۔ میراث وغیرہ (65) صفحہ سوال نمبر دیکھئے۔

(76) تعمیر کے بعد مکان مختلف لوگوں کے جلال کو ظاہر کرتا ہے۔ یہ مالک مکان، معمار، جس نے نقشہ بنایا، کاریگر جنہوں نے اسے تعمیر کیا ان سب کے جلال کو ظاہر کرتا ہے۔ اس سے ان کے علم، قابلیت، تجربہ، دولت اور ان کی مہارت کا اظہار ہوتا ہے۔ افسیوں ۳:۱۰ میں بھی بتایا گیا ہے کہ کلیسیا خدا ______ کا اظہار کرتی ہے۔

(77) درحقیقت وجود نہ صرف خدا کی حکمت کو ظاہر کرتا ہے۔ بلکہ اس کی قدرت، ابدیت، لامحدودیت اور نیکی وغیرہ کو بھی۔ خدا کا جلال جو درحقیقت تمام وجود کا آخر ہے۔ محض خدا کی الوہیت ہے۔ خدا کا جلال اس کی خصوصیت ہے ہم خدا کی خصوصیت کو اس کی صفات کو بیان کرتے ہیں۔ جب ہم بار بار بائبل میں یہ پڑھتے ہیں۔ کہ تمام چیزوں کو آخر اس کے جلال کی ستائش کی صورت میں ہوگا تو اس کا مطلب صرف یہ ہے کہ تمام چیزیں ______ کا اظہار کریں گی۔

(78) بعد ازاں ہم علم الٰہی کے مزید مطالعہ سے اسے پورے طور پر کریں گے۔ اب تک ہم نے درجہ بدرجہ یہ بیان کیا ہے کہ خدا کا فرمان خدا کی صفات یا اس کے جلال کو ظاہر کرتا ہے۔ درج ذیل فرمان کی خصوصیات کے سامنے اس کے مساوی خدا کی صفات درج کیجئے۔

ایک فرمان ______

غیر مشروط ______

---

(71) اس کے جلال کی ستائش کرنا۔ (72) یہ اس کی خصوصیت یا صفات ہیں (ریا) یہ خدا کا ظہور یا خوبصورتی ہے۔ (73) اس کے لئے سب چیزیں ہیں اس کی تعمیر بہ تک ہوتی رہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ تمام چیزیں اس کے جلال کے اظہار کے لئے بنائی گئی ہیں۔ نہ صرف انسان (74) خدا کا جلال (75) قابلیت، اہلیت اور خصوصیت

مکمل ______

ابدی ______

لاتبدیل ______

دانا ______

یقینی ______

(79) ہم نے ابھی تک اس بات کا مطالعہ نہیں کیا ہے کہ کس طرح خدا کا فرمان، خدا کی چار اخلاقی صفات کے جلال کو ظاہر کرتا ہے۔ آپ خدا کے متعلق سیکھ چکے ہیں۔ اس کی مدد سے خدا کی چار اخلاقی صفات بتایئے ______۔

(80) کائنات میں بہت سی تکلیف دہ چیزیں پائی جاتی ہیں ہم انسان بعض اوقات حیران ہوتے ہیں۔ کہ کیا واقعی خدا کا فرمان اچھا ہے اور اخلاقی ہے۔ گو دنیا میں خوبصورتی، خوشحالی اور خوشی پائی جاتی ہے۔ لیکن ساتھ ہی بھونچال، سیلاب، بیماریاں اور دکھ درد بھی ہے۔ بلاشبہ چونکہ اس کی بنیاد خدا کے ناقابل تلاش ______ پر ہے اس لئے یہ کسی نہ کسی حد تک ______ ہوگا۔ اس لئے اسے خدا کی پوشیدہ مرضی کہا جاتا ہے۔

(81) گو خدا کا فرمان کسی نہ کسی حد تک ناقابل تلاش اور پوشیدہ ہے اس لئے ہم اسے پورے طور پر نہیں سمجھ سکتے، تاہم اسے خدا کا اخلاقی فرمان ہونا چاہیے جو خدا کی ______ صفات کو ظاہر کرے۔

(82) خدا کی اخلاقی صفات اس کی پاکیزگی، عدل، نیکی اور سچائی ہیں۔ فرمان کو ہر حال پاک فرمان ہونا چاہیے۔ ایک عادل فرمان ایک اچھا اور سچا فرمان۔ کیا یہ سچ ہے! اس کے بارے میں جاننے کے لئے بجائے اس کے کہ ہم وجود کے متعلق اپنی محدود اد

---

(76) حکمت (77) خدا کی صفات یا خصوصیت (78) [illegible]
لامحدود، ابدی، لاتبدیل، حکیم، قدرت

گناہ ومود سمجھ سے رجوع کریں ہمیں پھر ______ سے رجوع کرنا چاہیئے۔

(۸۳) صفحہ نمبر ۷۹ پر افسیوں کی آیات کو پھر پڑھئے اور بتایئے کہ درج ذیل خدا کی صفات کو خدا کا فرمان کس طرح ظاہر کرتا ہے۔

پاکیزگی ______

______ (مزید دیکھئے رومیوں ۳: ۲۱-۲۶ اور ۶: ۸)

عدل ______

______ (مزید دیکھئے افسیوں ۱: ۷؛ رومیوں ۱: ۱۸؛ ۲: ۵، ۶؛ ۳: ۲۱-۲۶ وغیرہ)

محبت ______ (یاد رہے کہ خدا کی نیکی میں اس کا رحم، فضل، مہربانی اور محبت شامل ہیں)

______ (مزید دیکھئے۔ متی ۵: ۴۵؛ افسیوں ۲: ۴-۸)

سچائی ______

(مزید دیکھئے رومیوں ۳: ۲۶؛ مکاشفہ ۶: ۱۰)

______

جماعت ______

______

______

______

(۸۴) بائبل کا مختصر مطالعہ بھی اس بات کو ظاہر کر دیتا ہے کہ خدا کا فرمان اخلاقی ہے کیونکہ وہ پاک ______، ______ اور ______ ہے

مزید۔ خدا کا فرمان اس لئے اخلاقی نہیں ہے کہ وہ دس حکموں سے مطابقت رکھتا ہے۔ یہ

---

(۷۹) پاکیزگی ۔ عدل ۔ نیکی ۔ اور سچائی ۔ (۸۰) حکمت ۔ ناقابل تلاش (۸۱) اخلاقی

(۸۲) نہیں

اسلئے بھی اخلاقی نہیں ہے کہ اس کا نتیجہ مخلوق کی بھلائی کی صورت میں نکلتا ہے۔ یہ اس لئے اخلاقی ہے کیونکہ یہ خدا کی اخلاقی خصوصیت کے مطابق ہے اور اس کا نتیجہ خدا کے جلال کو ظاہر کرتا ہے خدا کی خصوصیت اس کے اخلاقی معیار کو بیان نہیں کرتی۔ جو اس نے انسان کی رہنمائی کے لئے دیا بلکہ اس کی پوشیدہ مرضی کی اخلاقیات کو۔ اس کی ظاہر! مرضی یعنی اس کی شریعت انسان کے اخلاق کو بیان کرتی ہے تاکہ خدا کے اخلاق کو بے شک اس ظاہرا مرضی سے خدا کی کچھ نہ کچھ اخلاقی فطرت ظاہر ہوتی ہے۔ لیکن ہمیں یہ کسی صورت میں بھی خیال نہیں کرنا چاہیئے۔ کہ دنیا میں کوئی ایسی اعلیٰ شریعت یا قانون ہے جس کے تابع تمام چیزیں حتیٰ کہ خدا ہے۔ خدا کی اخلاقی شریعت یہ بیان نہیں کرتی کہ خدا کیا کرنے کا پابند ہے اور انسان کیا کرنے کا۔ خدا بے حد خود مختار اور بے نیاز ہے۔ وہ صرف اپنی خصوصیت ہی کی پیروی کرتا ہے۔ خدا کا کام اس لئے پاک نہیں ہے۔ کہ وہ کائنات کے کسی اعلیٰ قانون کے مطابق ہے۔ یا خدا کی ظاہرا مرضی کے مطابق ہے۔ بلکہ اس لئے کہ یہ پاک خدا کا کام ہے۔ خدا کا فرمان اچھا ہے کیونکہ یہ نیک خدا کا فرمان ہے۔ اس کے علاوہ اس کی اور کوئی وجہ نہیں ہو سکتی۔ خدا کا فرمان سچا ہے۔ کیونکہ یہ اس کی اپنی خصوصیت کے مطابق ہے۔ خدا معیار مقرر کرتا ہے لیکن وہ خود کسی معیار یا شریعت کے ماتحت نہیں (یہ خیال کہ خدا کسی عالمگیر قانون کی پیروی کرتا ہے کلیسیا میں یونانی فلسفہ کی صورت سے لایا گیا ہے۔ صورت عالمگیر نصب العین بتاتا ہے۔ یا ایسے قوانین جن کے تحت خدا آجاتا ہے۔) اس کائنات میں جو کچھ ممکن ہے۔ وہ ہمیں ایسا نظر آتا ہو۔ کہ اخلاقی نہیں ہے یا خدا کی ظاہرا مرضی کے خلاف ہے۔ ہم فرمان کو کس طرح بیان کر سکتے ہیں۔ کہ وہ گناہ اور دکھ درد کو آنے کی اجازت دیتا ہے! ہم جانتے ہیں کہ گو یہ چیزیں جو انسان کے لئے

---

(۸۵) پاکیزگی۔ خدا نے برگزیدوں کو پاک اور بے الزام بنانے کا فرمان جاری کیا اس نے برگزیدوں کو نیک کاموں کے لئے مقرر کیا وہ مسیح کے خون کے ذریعہ اپنے عدل کو بروئے کار لا کر اپنی راستبازی کو قائم رکھتا ہے، جبکہ اپنی راستبازی کو گنہگاروں کو راستباز ٹھہرانے میں ظاہر کرتا ہے وغیرہ۔ عدل، نیکی اور سچائی کو جماعت کی بحث کیلئے تیار کیجئے (۸۶) عادل ۔ نیک ۔ سچا

اقتصادی وہ لعراقی ہیں۔ بالآخر خدا کی جلالی کاملیت کو ظاہر کرتی ہے۔ مگر کیسے؟ آخری تجزیہ میں اس کا جواب خدا کی الوہیت کی مشورت میں پوشیدہ ہے۔ اس کا آخری جواب ناقابلِ تلاش ہے۔ کیونکہ خدا کی پوشیدہ مرضی کو معلوم نہیں کیا جاسکتا۔ اسلئے ہم خدا کی پوشیدہ مرضی کو اسکی ظاہرا مرضی کے ساتھ خلط ملط نہ کریں۔

(۸۵) اب تک ہم نے اپنی شکل میں جہاں تک خدا کی خصوصیت کا اس کے فرمان کے ساتھ تعلق ہے یہ دیکھا تھا۔ کہ فرمان اس کی صفات کی ستائش ودرجہ بدرجہ بیان کرتا ہے۔ ہم اپنی شکل چار اخلاقی صفات کو یکجا کرکے اسے "اخلاقی" کہیں گے۔ اس سے مطابقت پیدا کرتے ہوئے ہم کہہ سکتے ہیں۔ کہ فرمان ایک اخلاقی فرمان ہے۔ کیونکہ خدا کی __________ کو ظاہر کرتا ہے۔

(۸۶) سامنے کی شکل میں خالی جگہ کو پر کیجئے۔

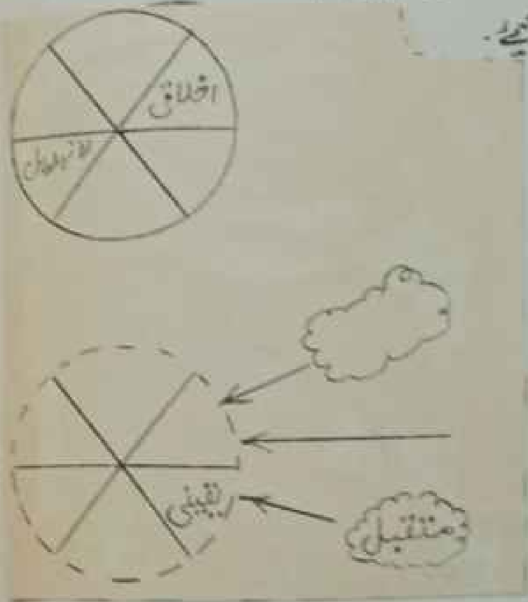

(۸۷) خدا کے فرمان کا اختتام کیا ہے؟ __________ اس کا مطلب کیا ہے __________

____

(۸۸) چونکہ خدا کے پاس تمام قدرت و اختیار ہے اسلئے فرمان __________ ہے۔

(۸۹) خدا کے فرمان کا انحصار کس پر ہے؟ __________

(۹۰) ہم کس بنا پر یہ کہتے ہیں کہ خدا کا فرمان ایک ہے؟ __________

(۹۱) خدا کی خود مختاری فرمان کے __________ ہونے سے ظاہر ہے۔

(۹۲) فرمان کب وجود میں آیا؟ __________

(۹۳) کن معنی میں فرمان اخلاقی فرمان ہے؟ __________

(۹۴) فرمان کی خصوصیت کا خلاصہ بیان کرتے ہوئے خدا کے فرمان کی ایک مختصر تعریف کیجئے۔ __________ جماعت __________

____

____

____

____

جماعت:- جماعت کے بحث مباحثہ کے لئے مندرجہ ذیل چار سوالات میں سے دو کا جواب تیار کیجئے آپ کسی بھی دو سوالوں کے جواب تیار کرسکتے ہیں۔ لیکن ممکن ہے کہ آپ اپنے فائدہ کے لئے چاروں سوال مکمل کرنا چاہیں گے۔

(۸۵) اخلاقی صفات (۸۶) (اوپر کا دائرہ) خدا - لامحدود - ابدی - حکمت - قدرت (نچلا دائرہ) خدا کا فرمان - مکمل - ابدی - لاتبدیل - دانا - اخلاقی (آدمی کی شکل کو شامل کریں اور تاریخ سے خدا کی طرف تیر بنائیں۔ واقعات کو بیرونی دائرہ میں لکھیں)۔ (۸۷) خدا کا جلال خدا کی صفات کا ظہور۔ انسان کی تعریف۔

(۹۵) خدا کے فرمان کے آخری اختتام کی روشنی میں، وہ کس قسم کا شخص ہے جو اپنی زندگی میں عظیم خوشی اور اطمینان سے روشناس ہوگا۔ (شاید آپ رومیوں ۳: ۲۳، ۱۰، کرنتھیوں ۱۰: ۳۱ کا مطالعہ کرنا چاہیں گے)

جماعت

(۹۶) کم از کم خدا کی ایک صفت ایسی تھی جسکا مقابلہ ہم نے فرمان سے نہیں کیا۔ آپ کو یاد ہوگا، کہ گذشتہ ٹرم میں یہ دیکھا تھا کہ خدا روح ہے یعنی وہ ایسی شخصیت اور زندگی رکھتا ہے۔ جو غیر دیدنی اور غیر مادی ہے کیا کوئی ایسا طریقہ ہے جس کے ذریعے سے فرمان خدا کی روحانی فطرت کو ظاہر کرتا ہے؟

جماعت

(۹۷) کن معنی میں فرمان اخلاقی فرمان نہیں ہے؟ (مدد کے لئے پچھلے نوٹ کو پڑھیں)

جماعت

(۸۸) یقینی (۸۹) خدا کی حکمت (۹۰) کیونکہ بائبل میں فرمان کے لئے واحد الفاظ استعمال ہونے اور چونکہ یہ ابدی فرمان ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ وہ متحدہ مکمل فرمان ہو۔ (۹۱) غیر مشروط (۹۲) ابدیت میں (کائنات کو خلق کرنے سے پہلے) (۹۳) وہ خدا کی پاکیزگی، انصاف، نیکی اور سچائی ظاہر کرتا ہے اور اس کا فرمان اسکی صفات کے عین مطابق ہے (۹۴) (جماعت)

(۹۸) کیا وہ جو انسان کے لئے مفید ہے، ہمیشہ خدا کے جلال کا باعث ہوتا ہے؟ دوسرے لفظوں میں کیا خدا کا فرمان ہمیشہ آدمی کی بھلائی کے لئے ہوتا ہے؟ (آپ رومیوں ۳: ۳-۷ اور ۹: ۱۱-۲۳ کا مطالعہ کر سکتے ہیں)

جماعت

(۹۵) (۹۶) (۹۷) (۹۸) (جماعت)

TEACHERS PLEASE NOTE!!

Students had great difficulty with this necessary lesson because so many new terms were used. You would do well to review the lesson before the students do their homework. Difficulty was experienced in several areas.

First, the students confused the two confessions - The Westminster Confession and the Thirty-Nine Articles, with Arminianism. Please explain very briefly the Protestant Reformation which resulted in the formulation of a number of creeds expressing the Reformed Faith. Then explain that Arminianism is not a creed, but a general belief that arose some years after the commencement of the Protestant Reformation. Explain that theological thought (if we exclude the heretical liberalism and neo-orthodoxy of today), can be divided into basically two sections, namely: (a) Reformed Theology (variously called Augustinianism, Pauline Theology, or Calvinism) and (b) Arminianism. Explain that the Westminster Confession and the Thirty-nine Articles express, basically, Reformed Theology. Also explain that the Westminster Confession, although most famous as aPresbyterian Confession, has been accepted and adapted by other churches such as Congregational and Baptist as well.

Secondly, the students didn't understand where to find the relevant chapters of the Westminster Confession and the Thirty-nine Articles. Show them that they are printed at the back of the lesson in Appendix on pages 209-213. (ملحقات)

Thirdly, students didn't understand the division of the Westminster Confession's chapter on God's Decree into eight sections. Nor did they understand the use of the stars (*) for footnotes which express the few differences between it and the Philadelphia Confession (a Baptist Reformed Confession). Philadelphia is a city in U.S.A.
Explain the great unity between members of many churches who hold the essential doctrines of the Reformed Faith.

III خدا کے فرمان کی مسیحی تعریف کا مطالعہ

اب وقت آگیا ہے کہ جو کچھ آپ نے خدا کے فرمان کے متعلق بائبل کی تعریف سیکھی ہے۔ اس کا اطلاق دوسرے بیانات پر کریں۔ ہم اس لئے سیکھتے ہیں کہ اپنے علم کو استعمال کریں۔ اب یہ آپ کا موقع ہے۔ کہ آپ اپنے علم کو استعمال کریں۔ لیکن اس سے پہلے جو کچھ ہم سیکھ چکے ہیں۔ آیئے اس کی مختصر طور پر نظر ثانی کریں۔ جو کچھ ہم سیکھ چکے ہیں۔ اس کا خلاصہ تین اشکال کے ذریعہ سے بیان کر سکتے ہیں۔ —

(۹۹) ہم مرکز دائروں کی شکل ہمیں سکھاتی ہے کہ ____________

____

(۱۰۰) گوہر کی شکل خدا کے فرمان کے اس پہلو کے بارے میں بائبل کی تعلیم کو بیان کرتی ہے جو ____________ کہلاتا ہے۔ یہ ظاہر کرتی ہے۔ کہ غلطی کے کون، ____ کیا اور ____________ پہلے سے مقرر کئے گئے ہیں۔

(۱۰۱) دو دائروں کی شکل جنہیں حصوں میں تقسیم کیا ہے وہ ظاہر کرتی ہے کہ (مختصر طور پر بیان کیجئے) ____________

____

(۱) علم الٰہی کے مطالعہ کا مقصد :- ہم علم الٰہی کا مطالعہ کیوں کرتے ہیں؟ اس کی متعدد وجوہات ہیں۔ آپ کو یاد ہوگا۔ کہ ہم نے حصہ اول میں سیکھا تھا۔ کہ ہم سچائی سیکھنے کے لئے مطالعہ کرتے ہیں۔ سچائی کی تلاش اس لئے کی جاتی ہے

کہ یہ ذاتی طور پر ہمیں تبدیل کرتی اور برکت دیتی ہے۔ اس کے ذریعہ ہم دوسروں کے لیے برکت کا باعث بنتے ہیں۔ اور یہ خدا کو زیادہ جلال دینے میں ہماری راہنمائی کرتی ہے۔ علم الٰہی ایک عملی مضمون ہے۔ مزید یہ بھی یاد رہے کہ مطالعہ سائیکل چلانے کی طرح ہے آپ محسوس کریں گے کہ ان مقاصد کو حاصل کرنے کے لئے کام کی ضرورت ہے۔ جس طرح سائیکل چلانے میں محنت اور کوشش کی ضرورت ہے اسی طرح اس میں مطالعہ کی ضرورت ہے۔ اس قسم کا جانفشانی سے مطالعہ آپ کے اور دوسروں کے لئے برکت کا باعث بنے گا۔ اور خدا کا جلال ظاہر کریگا۔

(ب) سچائی کی حفاظت کرنا:- ہمیں علم الٰہی کا مطالعہ اس لئے بھی کرنا چاہیئے تاکہ غلطی کی سچائی کی حفاظت اس کی کلیسیا کے لئے کر سکیں۔ یہوداہ کے خط کی آیت نمبر ۳ میں ہمیں نصیحت کرتا ہے کہ "اس ایمان کے واسطے جانفشانی کرو جو مقدسوں کو ایک ہی بار سونپا گیا تھا"۔ ہمیں یہ ذمہ داری سونپی گئی ہے کہ ہم ایمان کے لئے جدوجہد کریں۔ یا اسے اس کے دشمنوں سے محفوظ رکھیں۔ سچائی کیوں آزاد کرتی ہے (یوحنا ۸: ۳۲)! جب سچائی پر وفاداری سے عمل کیا جائے تو وہ خدا کی کلیسیا میں بیداری پیدا کرتی ہے۔ لیکن یہ سچائی تمام کی تمام ہونی چاہیئے۔ وہ تمام ایمان داروں کو سونپا گیا تھا! اس کا مطلب یہ ہوا کہ خدا کی کلیسیا کی صحت اور پاکیزگی کا انحصار خدا کی اس تمام مصلحت کی منادی کرنے پر ہے۔ اور آپ جو مسیح کے بدن کے اعضا ہیں ذمہ دار ہیں کہ ایمان کو محفوظ رکھیں۔ یا سچائی کی حفاظت کریں۔

(ج) عقیدہ ہمارے صلاحکار اور چارٹ:- اب تک ہم نے وہ کچھ

---

(۹۹) فرمان وجود کے ہر کونے تک پہنچتا ہے یعنی عالم ارواح، خلا، بے جان دنیا، پودے، جانور اور انسان (۱۰۰) برگزیدگی کے سبب تک، (۱۰۱) فرمان ایک غیر مشروط مکمل ابدی اور لاتبدیل، لا یقینی اور اخلاقی تجویز ہونے کی بنا پر خدا کی صفات کے جلال کو منعکس کرتا ہے

پڑھا ہے۔ جو غیر مسیحیوں اور کتاب مقدس دونوں نے وجود کی تشریح کرتے ہوئے سکھایا ہے۔ اب ہم اس بات کا جائزہ لیں گے۔ کہ مختلف کلیساؤں اور علماء کے خیال میں اس موضوع کو بائبل کیسے بیان کرتی ہے۔ تمام اسباق کی طرح ہم یہاں بھی یہ پائیں گے کہ "صلاحکاروں کی کثرت میں سلامتی ہے" (امثال ۱۱: ۱۴) اس سے خدا پرست مسیحی صلاحکاروں کی ضرورت ظاہر ہوتی ہے۔ ہم کلیسیا کے عقیدوں کے جو کہ صلاحکاروں کے طور پر ہمیں بڑے ضروری ہیں۔ یہ بائبل کے علم کو جو بڑی جانفشانی اور دعا کے ذریعہ حاصل کیا گیا پیش کرتے ہیں۔ خاص طور پر وہ عقیدے درست ہیں۔ جو ان لوگوں کی سوچ بچار کو پیش کرتے ہیں۔ جنہوں نے نئی پیدائش پا کر خدا کے کلام پر اپنا اعتماد رکھا۔ ہم صرف ان لوگوں کا اعتماد کر سکتے ہیں۔ جو بائبل مقدس پر ایمان رکھتے ہیں۔

ہمیں اس بات میں بھی بڑا محتاط ہونا چاہیئے کہ آدمی یا کلیسیائیں کس حد تک کلام کی بجائے علماء پر اعتماد کرتی ہیں۔ کیونکہ اس طرح وہ خدا کے مکاشفہ کی پاکیزگی سے مکمل طور پر انحراف کر سکتی ہیں۔ اس رجحان کا یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ وہ خدا کی حکمت پر اعتماد کرنے کی بجائے رفتہ رفتہ فانی انسان کی عقل پر بھروسہ کرنے لگتی ہیں اور بالآخر اس کا نتیجہ بدعت کی صورت میں نکلتا ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم کلام کی سچائی کی روشنی میں تاریخی اعتقاد اقرار اور عقیدے تلاش کریں اس کا فائدہ یہ ہوگا۔ کہ ان کا مختصر بیان چارٹ کی صورت میں ہمیں غلطیوں اور بدعت سے محفوظ رکھے گا۔ ضرورت ہے کہ ہم ان سے اکثر و بیشتر مشورہ کرتے رہیں۔

(د) خدا کے پاک روح سے مدد مانگیئے:- کہ جو کچھ ہم نے سیکھا ہے اس کا اطلاق مسیحی ایمان کے ان بیانات پر کرنے میں مدد کرے آپ کو ایسی باتیں بھی ملیں گی جو سچائی نہیں پر الگ نوٹ کر لیں۔ اچھی تعلیم الٰہی کا یہ مقصد یہ بھی ہے کہ مواد کا بائبل کے نکتۂ نظر کے مطابق تجزیہ کرنے کے قابل بنائے۔ آپ اپنا نتیجہ خود اخذ کریں لیکن اس بات کا خیال رہے۔ کہ وہ کلام کے مطابق ہو۔

(۵) آئیے اب ہم خدا کے فرمان کے بارے میں متعدد کلیسیائی عقائد ہوں . اور علماء کے بیانات کو پڑھیں ۔ اس سلسلہ میں آپ کو قدرے محنت تو کرنی پڑے گی ۔ مگر یہ بہت زیادہ محنت طلب نہیں ہے ۔

(۱۰۲) بائبل اتنی ضخیم کتاب ہے کہ اس کے مطالعہ کے لئے ہمیں ______ کی مدد کی ضرورت ہے ۔

(۱۰۳) تمام صلاحکار اچھے صلاحکار نہیں ہیں ۔ ہمیں صرف ایسے لوگوں کی صلاح قبول کرنی چاہئے جنکا اعتقاد بلاشرط ______ پر ہے اور جو اسے ______ مانتے ہیں ۔

(۱۰۴) آپ کیوں شخصی طور پر کلام الٰہی کا مطالعہ کر رہے ہیں ؟ دو ذاتی وجوہات بیان کیجئے ۔ ______

______

(۱۰۵) کلیسیا کی صحت اور پاکیزگی کے لئے علم الٰہی کا مطالعہ ضروری ہے کیونکہ ______

______

______

(۱۰۶) سائیکل چلانے کی طرح علم الٰہی کے قابل قدر مطالعہ کے لئے ______ کی ضرورت ہے ۔

(۱۰۷) اس سے پیشتر کہ ہم مختلف جماعتوں نے خدا کے فرمان کی جو تعریف کی ہے اس کا مطالعہ کریں یاد رہے کہ خدا کے فرمان کے لئے متعدد متبادل الفاظ استعمال کئے جاسکتے ہیں ۔ لفظ "فرمان" بذاتہ بائبل میں نہیں ہے اس کی بجائے اس قسم کے الفاظ جیسے خدا کی مرضی ______ اور ______ استعمال ہوئے ہیں ۔

(۱۰۸) ایک مشہور و معروف اقرار جسے عام طور پر [illegible] اور استعمال کیا جاتا ہے ۔ اور مکمل ہے وہ " ______ " ہے

(۱۰۹) آپکو یاد ہوگا کہ عقیدے ______ کی طرح ہیں جو علم الٰہی کے مطالعہ میں ہماری رہنمائی کرتے ہیں ۔ لیکن عقیدے بے خطا نہیں ہیں ۔ صرف ______ ہی بے خطا ہے ۔

A ویسٹ منسٹر کا عقیدہ

ویسٹ منسٹر کا عقیدہ مختلف کلیسیاؤں کے ۱۰۹ علماء کی کوشش کا نتیجہ ہے جنہوں نے پانچ سال مسیحی ایمان کو بیان کرنے میں صرف کئے ۔ اسے عام طور پر برطانیہ اور امریکہ میں قبول کیا جاتا ہے ۔ بپٹسٹ کلیسیا کے مختلف اقرار مثلاً اقرارِ لندن اقرار فلاڈلفیا اور اقرارِ نیو ہیمپشیر اس سے بہت ملتے ہیں ۔ اسے انگلینڈ اور امریکہ کے کانگریگیشنلسٹ نے اختیار کیا ۔ اسے حال ہی سے پہلے دنیا کے تمام انگریزی بولنے والے پریسبٹیرین نے اپنا معیار قبول کر لیا ۔ اس طرح اسکا اثر کسی ایک کلیسیا یا ملک تک ہی محدود نہیں رہا ۔ متعدد کلیسیاؤں کے ممبران اسے بائبل کی سچی تعلیم پر مبنی ایک قطعی اقرار مانتے ہیں ۔ اس کا فرمان کے متعلق باب اسی سبق کے آخر میں بطور ملحقات دیا گیا ہے ۔

(۱۱۰) ویسٹ منسٹر عقیدہ کے "تیسرے باب کو بغور پڑھیں جس کا عنوان یہ ہے ______

______

(۱۱۱) تیسرے باب کے پہلے حصہ کو پڑھیں ۔ جو کچھ آپ پہلے سیکھ چکے ہیں اس کی روشنی میں بیان کردہ فرمان کی خصوصیات کی فہرست بنائیں ۔ ______

(۱۰۲) صلاحکاروں (یا) چارٹوں (یا) مددگاروں (یا) علماء (۱۰۳) بائبل خدا کا کامل کلام (یا) روح کی تحریک سے (۱۰۴) (آپ کو مندرجہ ذیل وجوہات میں سے دو لکھنی چاہئیں) شخصی طور پر ترقی کرنا ، شخصی طور پر برکت پانا ، دوسروں کے لئے برکت اور مدد کا باعث بننا ، خدا کو جلال دینا ، سچائی کی حفاظت کرنا سیکھنا (۱۰۵) یہ اس بات کی طرف راہنمائی کرتی ہے ۔ کہ ہم پورے طور پر سچائی کو جانیں ۔ جو صرف تنہا ہی بیداری پیدا کرتی ، قوت دیتی اور کلیسیا کو بنائے رکھتی ہے ۔ (۱۰۶) محنت (۱۰۷) مقصد ، مصلحت ، تجویز ، انتظام (۱۰۸) ویسٹ منسٹر عقیدہ

(112) پہلے حصہ میں لفظ "آزادی" کا کیا مطلب ہے ؟ ____

____

(113) دوسرا حصہ پڑھئے فرمان کی وہ خصوصیت جس کا مطالعہ ہم کر چکے ہیں کون سی ہے جسے یہاں بیان کیا گیا ہے۔ (اور یہ پانچویں حصے میں بھی بیان کی گئی ہے) ____

____

(114) اس اقرار کے مطابق خدا کے فرمان کا آخری انجام کیا ہے۔ ؟ ____

____

(115) جو کچھ چوتھے حصے میں بیان کیا گیا ہے۔ کیا ہم نے اس کا مطالعہ کیا ہے ؟ ____

کیا یہ تعلیم کلام کے مطابق ہے ____ آپ "ہاں" ____

یا "نہیں" کہنے کی وجوہات بیان کریں۔ ____

---

(116) ہم نے برگزیدگی کو مخلصی کے مقابلہ میں گو سرسری بیان کیا تھا۔ مختصر طور پر بیان کیجئے کہ عقیدہ، مخلصی کے کون، کیا، کس طرح اور کب تک کے متعلق کیا سکھاتا ہے۔

---

(109) چارٹ دیا، نقشہ ، بائبل (110) خدا کے فرمان کے بارے میں (111) ابدی، دائمی، اٹل مقرر کئے جاتے ہیں۔ غیر مشروط، لاتبدیل، مکمل، اسکی پاک مرضی کے وسیلہ سے، شاید اخلاقی بھی

	جماعت

(117) کیا اس عقیدہ میں نجات سے محروم رہنے کی تعلیم شامل ہے ؟ ____

اگر ہے تو کہاں ____

(118) آپ کے خیال میں غلط لگتا کہ اقرار نامہ اس باب کے ساتویں حصہ کو کیوں نکال دیا گیا ہے ؟ اور کیوں یہی مضمون تیسرے حصہ کے ایک فقرہ کو تبدیل کر دیا ہے ؟ ____

____

کیا انہیں نکال دینا چاہیئے ؟ ____ اگر ہاں یا نہیں تو کیوں ؟ ____

____

____

(119) کیا یسعیاہ ۶ : ۹ کی تعلیم اس عقیدہ میں شامل ہے ؟ ____

اگر ہاں تو کہاں ؟ ____

---

(112) خدا نے کسی بیرونی دباؤ کے بغیر مقرر کیا یعنی اس نے اپنی آزاد اور خود مختار مرضی کے وسیلہ سے مقرر کیا (113) غیر مشروط (114) (تیسرا حصہ) اس کا جلال ظاہر کرنے کی خاطر (پانچواں حصہ) تاکہ اس کے جلالی فضل کی ستائش ہو (ساتواں حصہ) قدرت کا جلال - عدل کے جلال کی ستائش (115) مطالعہ کیا۔ ہاں (116) اگر نجات یقینی ہے اور خدا نے مقرر کیا ہے کہ کون نجات پائے گا۔ تو پھر ان کی تعداد اور بالآخر ان کے نام بھی مقرر کر دئے گئے ہوں گے (117) (جماعت)

---

(۱۲۰) گذشتہ سبق میں آپ نے افسیوں ۱: ۱۱، ۱۲ کو زبانی یاد کیا تھا۔ اس اقرار میں وہ کون سے بیانات ہیں جہاں اس آیت کا عکس ملتا ہے؟ اس قسم کے متعدد بیانات لکھیے۔ ________________

____

(۱۲۱) ہم نے ایک آیت کا حوالہ پڑھا تھا جو یہ بیان کرتی ہے کہ خدا کہتا ہے "کہ مشرق سے عقاب کو یعنی اس شخص کو جو میرے ارادہ کو پورا کرے گا۔ دور کے ملک سے بلاتا ہوں" اس آیت کا حوالہ کونسا ہے؟ __________ کیا اس عقیدہ میں اس قسم کی تعلیم ملتی ہے؟ اس قسم کے دو بیان لکھیے __________

____

(۱۲۲) ویسٹ منسٹر عقیدہ جو کچھ خدا کے فرمان کے متعلق بیان کرتا ہے اس کے بارے میں اپنا تجزیہ لکھیے۔ کیا یہ کلام کے مطابق ہے یا نہیں؟ جو کچھ آپ نے پہلے اور دوسرے سبق میں سیکھا ہے شاید آپ اس کے ساتھ اس کا مقابلہ کرنا چاہیں گے۔

جماعت	

(۱۱۷) ہاں تیسرا اور ساتواں حصہ (۱۱۸) (جماعت) (۱۱۹) صفائی سے نہیں۔ یہ الفاظ میں شامل ہے، "جو کچھ وقوع میں آتا ہے اسے مقرر کرنا"۔

(ب) انتالیس ۳۹ مسائل دین

چرچ آف انگلینڈ کے مذہب سے متعلق انتالیس مسائل دین ۱۵۷۱ میں تیار کیے گئے تھے انہیں ہر جگہ وقعت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے گو یا بہت قدیم ہے لیکن پھر تمام دنیا کی ایجلیکن کلیسیائیں انہیں آج بھی مانتی ہیں۔ اس کا مسئلہ نمبر ۱۷ اس سبق کے آخر میں بطور ملحقات دیا گیا ہے۔ اس کا متعدد بار مطالعہ کیجیے اور پھر مندرجہ ذیل سوالات کا جواب دیجیے۔

(۱۲۳) اس مسئلہ کے بارے میں حسب ذیل میں کونسا درست ہے؟

(ا) یہ مسئلہ زیادہ تر برگزیدگی کو بیان کرتا ہے۔
(ب) یہ مسئلہ زیادہ تر نجات سے محرومیت کو بیان کرتا ہے۔
(ج) یہ مسئلہ برگزیدگی اور نجات سے محرومیت دونوں کو بیان کرتا ہے۔
(د) یہ مسئلہ خدا کے تمام فرمان کو بیان کرتا ہے۔
(ہ) یہ مسئلہ یہ بیان کرتا ہے کہ ________________

(یہاں آپ اپنی مرضی سے جو مناسب سمجھیں لکھ سکتے ہیں)

(۱۲۰) I جو کچھ وقوع میں آتا ہے اسے مقرر کرنا III اس کے جلال کے اظہار کے سبب کچھ آدمی ... پہلے سے مقرر کیے گئے ہیں IV (یہ سارا سیکشن)، V ارادہ اور پوشیدہ نصیحت، ابدی جلال کے لیے، اس کے جلالی فضل کی تعریف کے لیے VI مسیح میں ایمان میں بلائے گئے وغیرہ (۱۲۱) یسعیاہ ۴۶: ۹-۱۱ (سیکشن VI) ساتھ ہی تمام ذرائع مقرر کیے (سیکشن ۳) نہ تو دوسری وجوہات کی آزادی یا اتفاقی ذرائع چھینی گئی" بلکہ قائم کی گئی (۱۲۲) (جماعت)

(124) فرمان کی جتنی خصوصیات ہم نے پڑھی ہیں ۔ اور جو اس عقیدہ میں ہیں ۔ ان کی فہرست بنائیے ۔ اور ساتھ ہی اس عقیدہ میں سے ان کے مشابہ جملے بھی لکھئے ۔

(125) کیا یہ عقیدہ خدا کی ظاہرا اور پوشیدہ مرضی میں امتیاز کرتا ہے ؟ ______
کیسے ؟ ______

(126) (ا) یہ عقیدہ پہلے سے مقرر کئے جانے پر غور و خوض کرنے کے کیا فوائد بیان کرتا ہے ۔ ؟ انکی فہرست بنائیے ۔ ______

(ب) برگزیدگی پر غور و خوض کس کو فائدہ پہنچاتا ہے ؟ ______

(ج) پہلے سے مقرر کیا جانا کس کے لئے خطرناک ہے ؟ ______
(د) ان کے لئے کیا خطرہ ہے ؟ ______

(127) خدا کے فرمان کے وہ کون سے پہلو ہیں جنکا مطالعہ ہم نے کیا، لیکن اس بیان میں شامل نہیں ؟ ______

(۱۲۸)

(128) یہ جانئے کہ اس اقرار نامہ میں برگزیدگی کے چار پہلوں کو کیسے بیان کیا گیا ہے

(129) اس اقرار نامہ کے بارے میں اپنا تجزیہ تحریر کیجئے (خوبیاں اور کمیاں)

	جماعت

ج - آپکی اپنی کلیسیا کا اقرار الایمان

آپ اپنی کلیسیا کے عقیدہ یا اقرار الایمان میں خدا کے فرمان پہلے سے مقرر

(124) ابدی - ابدادی ارادہ ، دانا ، اپنی مصلحت کے ذریعہ (شاید) یقینی اور اخلاقی بھی
(125) ہاں - یہ بیان کرتے ہے کہ فرمان خدا کی پوشیدہ صلاح ہے اور ہمیں خدا کی مرضی پر چلنا ہے ۔ جسے خدا کے کلام میں بیان کیا گیا ہے یعنی خدا کی ظاہر کردہ مرضی
(126) (ا) تسلی - ان کے ایمان کی تصدیق اور قیام ، خدا کے لئے محبت کو چمکاتا ہے (ب) خدا ترس لوگ جو اپنے جسمانی کاموں اور زمینی اعضاء کو ختم کرنے اور ان کے دلوں کو آسمانی چیزوں کی طرف لگانے ہیں خدا کے پاک روح کو اپنے میں کام کرتے ہوئے محسوس کرتے ہیں ۔ (ج) جسمانی لوگ جن میں پاک روح نہیں ہے ۔ (د) شیطان پہلے سے مقرر کئے جانے کو انہیں مایوس کرنے یا ناپاک زندگی بسر کرنے کے لئے استعمال کرتا ہے
(127)

کیے جانے، برگزیدگی یا نجات سے محروم رہنے کو جس طرح بیان کیا گیا ہے۔ اس کا مطالعہ کیجیے۔ اگر آپ کی کلیسیا کا اقرارالایمان ان دونوں متذکرہ بالا میں سے ایک ہے تو ما سوائے سوال نمبر ۱۳۱ باقی رہنے دیجیے اور حصہ (د) سے رجوع کیجیے۔

(130) کیا آپ کے اقرارالایمان میں اس موضوع کو بیان کیا گیا ہے؟

اگر نہیں تو آپ کے خیال میں کیوں نہیں۔؟ (اقرار میں ہر شے کو بیان نہیں کیا جا سکتا اس طرح وہ بہت ضخیم ہو جائے گا۔ کوئی بھی اقرارالایمان قطعی مکمل نہیں ہوتا۔ یہ عام طور پر منتخب بیانات پر مشتمل ہوتا ہے جو اس بات پر زور دیتے ہیں۔ کہ ایک جماعت خاص نکات کو کس نظر سے دیکھتی ہے) ______

______

______

(131) آپ کے خیال میں کیا کلیسیا کے اقرارالایمان میں خدا کے فرمان کو شامل ہونا چاہیے؟ اپنے جواب کی وجوہات بیان کیجیے۔ ______

______

______

(132) مختصر طور پر بیان کیجیے کہ آپ کا اقرارالایمان مندرجہ ذیل موضوعات پر کیا تعلیم دیتا ہے۔؟

فرمان کی وسعت ______

______

برگزیدگی ______

______

نجات سے محروم رہنا۔ ______

______

فرمان کی خصوصیات ______

______

______

مزید نوٹ ______

______

______

______

______

(د) ارمینین نظریہ

پہلے سے مقرر کرنے کے متعلق ایک اور نظریہ جسے عام طور پر قبول کیا جاتا ہے ارمینین نظریہ ہے۔ اس کا نام جیکب آرمینیس پر ہے جو کہ ہالینڈ میں سنہ ۱۵۶۰ء میں عظیم مصلح جان کیلون کی موت سے چار سال پیشتر پیدا ہوا۔

ارمینین نظریہ پروٹسٹنٹ اصلاح کے بعد وجود میں آیا۔ تمام عظیم مصلحین نے لوگوں کو رومن کیتھولک کے عقیدہ "اعمال سے نجات" سے بچانے کے لئے بڑی جدوجہد کی۔ انہوں نے اس جلالی آزادی کی منادی کی جو ایمان کے وسیلہ سے ملتی ہے اور جس کا تعلق خدا کے فضل سے ہے۔ قریباً تمام مصلحین نے پہلے سے مقرر کئے جانے کے نظریہ کی تعلیم دی۔ ارمینیس جو مصلحین سے بعد میں آیا۔ وہ ان سے ان تمام باتوں میں اختلاف رکھتا ہے۔ اختلافات۔ نجات میں علی الترتیب، خدا اور انسان کے مقام کے۔

اردگرد گھومتا ہے۔ پہلے پہل ارمنیس کے خیالات کو عام قبولیت حاصل نہیں ہوئی۔ صرف چند ہی نے اس کی تمام تعلیم کو قبول کیا۔ لیکن رفتہ رفتہ ترمیم شدہ نظریہ پھیلنا شروع ہوا۔ اور کافی مقبول بن گیا ارمنیس کے مختلف خیالات آجکل مسیحی حلقے میں کافی مقبول ہیں۔

ارمنیس سے بہت پہلے خدا اور انسان کے مقام کی بائبلی تصویر کے دونوں پہلوؤں میں مطابقت کا مسئلہ، آدمیوں کو پریشان کئے ہوئے تھا، بے شک، بائبل خدا کی تمام مخلوق پر اسکی قطعی بالادستی کو بڑی صفائی سے بیان کرتی ہے۔ دوسری طرف بائبل انسان کو درحقیقت ایک ایسی ہستی کی صورت میں پیش کرتی ہے۔ جو اپنی مرضی کا کسی حد تک آپ مالک ہے۔ بائبل یہ تعلیم نہیں دیتی کہ وہ ایک کٹھ پتلی ہے۔ ارمنیس نے اسے محسوس کیا۔ اس نے خود سے سوال کیا کہ انسان درحقیقت کیسے آزاد متصور ہو سکتا ہے جبکہ خدا اس پر قطعی اختیار رکھتا ہے۔؟ اس نے محسوس کیا۔ کہ مصلحین نے خدا کے قادر مطلق ہونے پر ضرورت سے کچھ زیادہ ہی زور دیا ہے جس کے باعث اس نکتہ پر سچائی کے بارے میں توازن قائم نہیں رہا۔ اس نے دیکھا کہ اکثر لوگ انسان کی آزاد مرضی اور خدا کے فرمان کو ایک دوسرے کے متضاد سمجھتے ہیں۔ چنانچہ انہیں بائبل میں جو توازن ہے۔ اسے سمجھانے کی ضرورت ہے اس نے اس قدیم معمہ کو حل کرنے کا بیڑا اٹھایا اور ایک ایسا نظریہ پیش کیا جسے وہ درست نظریہ سمجھتا تھا۔

یہ آپ پر منحصر ہے کہ آپ خود بائبل کے حقائق کی چھان بین کریں۔ اور اپنا فیصلہ صادر کریں۔ بعدازاں آپ کو بتایا جائے گا۔ کہ آپ خدا کے فرمان اور پہلے سے مقرر کئے جانے کے بارے میں اپنا نظریہ بیان کریں۔ اس سوال کے ذریعہ متواتر احتیاط سے سوچتے رہیے۔ آپکو معلوم ہونا چاہیئے کہ جن آیات کو ارمنیس اور دوسروں نے بطور دلیل اپنے حق میں استعمال کیا ہے وہ کلام میں پائی جاتی ہیں ان میں سے ایک ۲-پطرس ۳:۹ ہے جو یہ بیان کرتی ہے کہ خداوند اپنے وعدوں میں دیر نہیں کرتا جیسی دیر بعض لوگ سمجھتے ہیں ... (وہ) کسی کی ہلاکت نہیں چاہتا

بلکہ یہ چاہتا ہے کہ سب کی توبہ تک نوبت پہنچے" اس قسم کی آیات میں مسئلے پیش کئے گئے ہیں۔ انہیں اگلے سبق میں قدرے تفصیل سے روشنی ڈالی جائے گی۔ اگلے سبق میں مندرجہ ذیل سوالات پر بھی غور کیا جائے گا۔ جو ارمنین اور دوسروں نے اٹھائے ہیں۔ "خدا کے فرمان کے متعلق جو کچھ ہم مطالعہ کر چکے ہیں۔ کیا وہ خدا کو گناہ کا بانی نہیں بناتا؟" "کیا یہ خدا کو بے انصاف نہیں ٹھہراتا۔" "کیا یہ انسان کی آزاد مرضی کو ختم نہیں کرتا اور اسے کٹھ پتلی نہیں بناتا؟" "کیا یہ دعا ذمہ داری اور اخلاقیات میں انسان کی دلشکنی نہیں کرتا؟" ان میں سے چند کے جواب ان اسباق میں پہلے ہی دئے جا چکے ہیں۔ ممکن ہے باقی آپکے لئے پریشانی کا باعث ہوں۔ لیکن ان پر غور کرنے سے پہلے، آئیے ہم یہ دیکھیں کہ ارمنیس نے درحقیقت کیا سکھایا۔

ایک ایسا ارمنین نظریہ، جس پر تمام دنیا کے لوگ متفق ہوں، تلاش کرنا بڑا مشکل ہے گذشتہ سالوں میں اس میں مختلف طریقوں سے ترمیم ہوتی رہی ہے۔ چونکہ دنیا میں بہت کم لوگ ہیں۔ جن کے خیالات میں مکمل یکسانیت پائی جاتی ہے اس لئے ارمینین کی تمام تعلیم کو بہت کم مسیحی قبول کرتے ہیں۔ تاہم ایسے لوگ کافی تعداد میں ہیں۔ جو اسکی تعلیم کے زیادہ تر حصے کو مانتے ہیں۔ ہمارے مقصد کے لئے حسب ذیل بیان کافی ہوگا۔ اس کا مطالعہ متعدد بار کیجئے تو آپ کو معلوم ہو جائے گا۔ کہ ارمنین خدا کے فرمان کے بارے میں کیا ایمان رکھتا ہے۔ اس کے بعد سوالات کو مکمل کیجئے۔

(ارمنین ازم)

خدا کا فرمان انسان کی آزاد مرضی پر اثر انداز نہیں ہوتا۔ ہر ایک گنہگار آزاد مرضی کا مالک ہے اور اسکی عاقبت کا انحصار اسی پر ہے کہ وہ اسے کیسے استعمال کرتا ہے۔ آدمی کی آزادی اس کی اہلیت پر مشتمل ہے کہ وہ بدی یا اچھائی کو چنے، خدا کی روح کے ساتھ تعاون کرے یا اس کا مقابلہ کرے اور خود ٹھہری

پر ایمان رکھے۔ پس انسان کی ہمیشہ کی زندگی کے لئے برگزیدگی کا انحصار خدا کی اپنی قطعی مرضی پر نہیں ہے۔ بلکہ اس بات پر ہے۔ کہ وہ پہلے ہی سے جانتا ہے کہ کون اسکی بلاہٹ پر کان دھرے گا۔ خدا نے ابدی طور پر ان لوگوں کو بچانے کے لئے چنا جن کے متعلق وہ جانتا تھا۔ کہ وہ خوشخبری پر ایمان لائیں گے چنانچہ پہلے سے مقرر کیا جانا مشروط ہے۔ یا اس کا انحصار اس پر ہے کہ آدمی کیا کرے گا۔ خدا نے جس ایمان کو پہلے سے دیکھا اور جسے وہ اپنے انتخاب کی بنیاد بناتا ہے۔ وہ خدا کی پاک روح کی نیا بنانے کی قدرت سے نہیں ہے بلکہ انسان کی اپنی مرضی کا نتیجہ ہے روح باطنی طور پر انہیں جنہیں خوشخبری ظاہرا طور پر بلاتی ہے۔ بلاتا ہے۔ لیکن انسان اکثر خدا کی بلاہٹ کا مقابلہ کرتا ہے۔ پس خدا کا فضل اکثر فتح حاصل نہیں کر سکتا کیونکہ انسان عموماً انکا مقابلہ کرتا ہے اور اسے پرے ہٹا دیتا ہے خدا نے مسیح کی موت کا کفارہ صرف چند آدمیوں کے لئے جیسے اس نے پہلے سے چنا نہیں دیا، بلکہ سب کے لئے یہ اس وقت اثر انداز ہوتا ہے۔ جبکہ انسان اسے قبول کرتا ہے۔ وہ لوگ جو ایمان لاتے ہیں۔ اور در حقیقت بچ گئے ہیں۔ اگر وہ ایمان پر قائم نہیں رہتے تو اپنی نجات کھو سکتے ہیں (اس نظریہ پر ایمان رکھنے والے اس نکتہ پر آپس میں اختلاف رکھتے ہیں)

[یہ اقتباس اس کتاب سے پیش کیا گیا ہے: لورین بوائیٹنر دی ریفارمڈ ڈوکٹرائن آف پریڈسٹینیشن فلاڈلفیا، پریسبٹیرین اینڈ ریفارمڈ پبلشنگ کمپنی سنہ ۱۹۶۲ء]

(133) آرمینین ازم:-

(ا) ویسٹ منسٹر کے اقرار الایمان کی مانند ہے۔

(ب) انتالیس مسائل دین کی مانند ہے۔

(ج) ان دونوں سے مختلف ہے۔

(134) جو کچھ ہم پہلے اور دوسرے سبق میں فرمان کے بارے میں پڑھ چکے ہیں۔ وہ اس سے

ملتا جلتا ہے جو ________
ہی ہے۔

(135) آئیے جو کچھ ہم نے مطالعہ کیا ہے اس کا مقابلہ آرمینین نظریہ سے کریں۔

(ا) آرمینین ازم سکھاتا ہے کہ فرمان کی وسعت ________ تک نہیں ہے

(ب) آرمینین ازم کے مطابق کیا انسان آزاد اور اس قابل ہے کہ خدا کی مرضی کے خلاف جا سکے؟ ________ جو کچھ ہم نے پڑھا ہے اس کی روشنی میں کیا خدا کے فرمان کا مقابلہ کیا جا سکتا ہے۔ ________

(ج) آرمینین ازم بیان کرتا ہے کہ ایمان صرف ________ سے پیدا ہوتا ہے۔

(د) آرمینین ازم یہ سکھاتا ہے کہ برگزیدگی کے بارے میں خدا کا فرمان مشروط ہے۔ جبکہ ہم نے یہ دیکھا ہے کہ وہ ________ ہے

(ہ) آرمینین ازم یہ سکھاتا ہے کہ برگزیدگی کا انحصار ________ پہ ہے: اور ________ نہیں ہے جیسا کہ ہم پہلے ہی پڑھ چکے ہیں۔

(136) جو کچھ ہم اب تک خدا کے فرمان کے متعلق پڑھ چکے ہیں۔ اسے اکثر ریفارمڈ تھیولاجی (اصلاح شدہ علم الٰہی) بھی کہتے ہیں۔ ویسٹ منسٹر کا عقیدہ اور انتالیس مسائل دین دونوں، خاص طور پر اس موضوع کے پیش نظر ________ تھیولاجی سمجھے جاتے ہیں۔ مسیحی سچائیوں کے دو بڑے متضاد نظریے ریفارمڈ تھیولاجی اور ________ ہیں۔

(137) جبکہ آرمینین ازم انسان کے آزادی پر زور دیتا ہے تو ریفارمڈ تھیولاجی دعویٰ کرتی ہے۔ کہ سب سے اہم اور بنیادی سچائی کا تعلق آدمیوں سے نہیں ہے بلکہ ________ سے ریفارمڈ تھیولاجی بیان کرتی ہے کہ

---

(133) (ج) درست ہے

———— تمام چیزوں پر بیان تک ہے کہ انسان کی آزاد مرضی پر بھی حاوی ہے۔

(138) ہم ریفارمڈ تھیولاجی کی اصطلاح کو غلط نہ سمجھیں۔ اس سے ہمارا مطلب کلیساؤں کا گروپ نہیں ہے اور نہ اس سے کلیسائی ضابطہ کا کوئی خاص نظریہ مراد ہے۔ ریفارمڈ پریسبیٹیرین ہیں، اینگلیکن ہیں۔ اور بیپٹسٹ بھی ہیں۔ ان کلیساؤں میں لوتھرین بھی ہیں۔ ریفارمڈ تھیولاجی سے ہمارا مطلب سچائی کی وہ خاص تفسیر ہے جسے پروٹسٹنٹ اصلاح کے مصلحین کی اکثریت اپنائے ہوئے تھی۔ ایمان کے بنیادی نکات پر ان میں بڑی یگانگت پائی جاتی تھی۔ چنانچہ اصلاح کے بعد بھاری تعداد میں افراد نامے اور عقیدوں نے اس تفسیر کا اظہار کیا ہے۔ وہ ریفارمڈ اقرار نامے ہیں۔ پس ریفارمڈ تھیولاجی کسی خاص کلیسا کے کسی خاص طریقۂ تنظیم کو بیان نہیں کرتی بلکہ سچائی کی اس تفسیر کو جسے ———— اپنائے ہوئے تھے۔

(139) منطقی طور پر ان دونوں تفسیروں میں کوئی درمیانی راستہ نہیں ہے۔ اصولی طور پر بنیادی انتخاب ———— اور ———— تھیولاجی کے درمیان ہے

(140) آپ یقیناً اپنے گزشتہ اسباق سے یہ بڑی آسانی سے دیکھ لے ہیں۔ کہ میرا یقین کہ بائبل کی نہایت درست اور صاف تعلیم ———— تھیولاجی میں پائی جاتی ہے (نکتہ: بعض اوقات ریفارمڈ تھیولاجی کو کیلون ازم بھی کہتے ہیں۔ لیکن یہ کتنا درست نہیں ہے۔ وجود کے معنی کی یہ تفصیل مصلح جان کیلون سے بہت پہلے کی ہے۔ بعض اسے ابائے کلیسا اوگسٹین (۳۵۴ تا ۴۳۰ء) کے

---

(136) ویسٹ منسٹر اقرار الایمان (اور/یا) انتالیس مسائل دین (135) (ا) انسان کے ارادہ کام (ب) ہاں۔ نہیں (ج) انسان کی اپنی مرضی (د) غیر مشروط (ہ) پیشگی علم کہ خدا کی مرضی پر کون چلے گا۔ یا کون ایمان لائیگا۔ خدا کا فرمان (136) ریفارمڈ ارمینیا ازم (137) خدا خدا کا قطعی اختیار (یا) خدا

نام سے موسوم کرتے ہیں۔ کیونکہ یہ بھی یہی تعلیم دیا کرتے تھے۔ لیکن اپنے پولس رسول کی تعلیم میں بھی بڑی صفائی سے پیش کیا گیا ہے۔ اس لئے اسے پولوسی تعلیم الٰہی کہنا زیادہ مناسب ہوگا۔)

اس موضوع پر آپ کا نظریہ خواہ کیسا ہی کیوں نہ ہو۔ آئیے ہم ارمینین ریفارمڈ تھیولاجی کا مقابلہ کرتے جائیں۔ ہم اپنے گزشتہ مطالعہ کی تقسیم کے مطابق اس پر نکتہ بہ نکتہ غور کریں گے۔ صفحہ ۱۶۲، ۱۶۶ پر جو ارمینین ازم کی تعلیم ہے۔ اگر ضرورت ہو اس کا بھی حوالہ دیتے جائیں۔ سب سے پہلی ضرورت یہ ہے کہ فرمان کی وسعت پر تقابلی نظر ہم غور کریں۔

خدا کے فرمان کی وسعت

(141) ذیل کے چارٹ میں خالی جگہوں کو، ارمینین ازم کا حوالہ دیتے ہوئے اور ریفارمڈ تھیولاجی میں جو کچھ آپ سیکھ چکے ہیں۔ اس کے مطابق پُر کریں۔

خدا کے فرمان کی وسعت

تقابلی نکات	ریفارمڈ نظریہ	ارمینین نظریہ
کون کونسی چیزیں پہلے سے مقرر کی گئی ہیں؟	تمام چیزیں۔	تمام چیزیں سوائے ... (ل) ...
کیا اسکی وسعت نقصان دہ چیزوں تک بھی ہے؟	(ب) ———————— ————————	خدا نے انہیں مقرر نہیں کیا بلکہ اپنے مقصد کے لئے بعد میں استعمال کرتا ہے

(138) مصلحین (139) ارمینیئن ازم ریفارمڈ (140) ریفارمڈ

کیا انسان آزاد ہے ؟ (کیا اسکی آزاد مرضی ہے ؟)	ہاں (اپنی فطرت کی حدود کے اندر تک)	(ج) ----------
آزادی کیا ہے ؟	اپنی خواہش کے مطابق کرنے کی اہلیت کو آزادی کہتے ہیں ۔ یہ بیرونی دباؤ سے آزادی ہے انسان اپنی فطرت سے آزاد نہیں ہے	(د) ----------
کیا فرمان کی وسعت انسان کے گناہ آلود کاموں تک بھی ہے ؟	(ہ) ----------	گو خدا انسان کے گناہ آلود کاموں کو رد کرتا ہے تاکہ اپنی قطعی تجویز کو پورا کرے تاہم خدا نے گناہ کو مقرر نہیں کیا بلکہ یہ انسان کی اپنی آزاد مرضی کا نتیجہ ہے ۔

(١٩١) یہ وہ جواب ہیں جو حسب ذیل ترتیب کے مطابق چارٹ کی خالی جگہوں میں لکھے جائیں گے ۔ آپ اپنے الفاظ بھی استعمال کر سکتے ہیں ۔) (ا) انسان کے آزادانہ کام ۔
(ب) ہاں یسعیاہ ٥٣ : ٥ (گو خدا انہیں خود نہیں کرتا ۔ لیکن ثانوی ذرائع سے کراتا ہے ۔)
(ج) ہاں (د) اچھے بُرے کام کرنے کی آزادی ، خدا کو چننا یا رد کرنا ، خدا کے روح سے تعاون یا اس کا مقابلہ کرنا ، ایمان رکھنا (ہ) ہاں خدا انہیں نہیں کرتا یا ان کا ذمہ دار نہیں ۔ بلکہ خدا نے فرمان جاری کیا کہ وہ ثانوی ذرائع سے وقوع میں آئیں انسان اپنی مرضی سے گناہ کا مرتکب ہوتا ہے ۔ لیکن ان کی اپنی مرضی گناہ آلود فطرت سے ہے ۔ (دیا ہے الفاظ)

مندرجہ بالا چارٹ کو پُر کرنے سے آپ کو معلوم ہو گیا ہوگا ۔ کہ ارمینین ازم خدا کے فرمان کی وسعت کے متعلق مختلف نظریہ رکھتا ہے ۔

(١٩٢) ارمینین کے لئے فرمان کی وسعت __________ تک نہیں ہے ۔

(١٩٣) اگر ضرورت ہو تو مندرجہ جملوں کو درست کریں ۔

(ا) ارمینین کہتے ہیں ۔ کہ انسان کو ایمان لانے کی آزادی ہے لیکن خدا کے روح کے مقابلہ کرنے کی آزادی نہیں ہے __________

(ب) ارمینین اور ریفارمڈ آزادی کی مختلف تفسیریں کرتے ہیں __________

(ج) ریفارمڈ تھیولاجی تعلیم دیتی ہے کہ ایمان فرمان میں شامل نہیں ہے __________

____

(د) ارمینین ایمان رکھتے ہیں کہ خدا نے گناہ کے وجود میں آنے کے لئے فرمان جاری کیا __________

(ہ) ارمینین محدود فرمان کی تعلیم دیتے ہیں __________

برگزیدگی

(١٩٤) ارمینین ازم پر بیان کو پھر پڑھئے ۔ جو کچھ آپ نے برگزیدگی کے متعلق سیکھا ہے اسے ذہن میں رکھئے اور پھر مندرجہ ذیل چارٹ کو مکمل کیجئے ۔ یہ یاد رہے ۔ کہ برگزیدگی پہلے سے مقرر کئے جانے کا ایک پہلو ہے ۔

برگزیدگی

تقابلی نکات	ریفارمڈ نظریہ	ارمینین نظریہ
(ا) کس شخص یا شے کے لئے چنے گئے ہیں ؟ (کیا لوگوں کو چنا گیا ہے ؟)	(ا) ----------	(ب) ----------

کیسے ؟ کیا وہ ذرائع جن کے وسیلے چنے ہوئے لوگ مخلصی پائیں گے پہلے سے مقرر کئے گئے ہیں ؟	ہاں مخلصی کے تمام ذرائع جن میں ایمان بھی شامل ہے پہلے سے مقرر کئے گئے	ج ———
کیا برگزیدگی میں وہ سب کچھ شامل ہے جو چنے ہوئے مخلصی کے وسیلہ سے حاصل کریں گے ؟	ہاں، خدا نے پہلے سے مقرر کیا ہے۔ کہ چنے ہوئے راستباز ٹھہرائے جائیں۔ پاک ٹھہرائے جائیں۔ مقدس کئے جائیں۔ اور جلالی بنائے جائیں وغیرہ	ہاں
کب تک کیا برگزیدگی میں یہ شامل ہے کہ چنے ہوئے کب تک مخلصی میں ثابت قدم رہیں گے ؟	د ———	ہ ———

(۴۲) انسان کے کام (۴۳) (ا)... انسان خدا پر ایمان لانے اور اس کے روح کا مقابلہ کرنے کے لئے آزاد ہے (ب) (درست) (ج)... سکھاتا ہے کہ ایمان بھی خدا کے فرمان میں شامل ہے (د)... خدا نے گناہ کے وجود کا جو کہ انسان کے آزاد عمل کا نتیجہ ہے۔ فرمان جاری نہیں کیا۔ (ہ) (درست ہے) (۴۴) (ا) کچھ لوگوں کو خدا نے اپنے مفت فضل کی بنا پر ابد سے چن رکھا ہے نہ کہ ان کی پیشگی خوبی یا ایمان کی بنا پر (ب) کچھ لوگوں کو جن کے متعلق خدا پہلے سے ہی جانتا تھا۔ کہ خوشخبری پر ایمان لائیں گے مخلصی پانے کے لئے چن لیا (ج) نہیں کوئی طریقہ، مثلاً ایمان پہلے سے مقرر نہیں کیا گیا تھا۔ بلکہ انسان کی اپنی مرضی کا نتیجہ تھا۔ (د) ہاں برگزیدہ آخر تک قائم رہیں گے (ہ) نہیں، برگزیدوں کے قائم رہنے کا انحصار ان کی اپنی ثابت قدمی پر ہے۔

اب تک ہم ان دو نظریوں کا برگزیدگی اور فرمان کی وسعت کے متعلق مقابلہ کیا ہے۔ مختصر طور پر ہم یہ کہہ سکتے ہیں۔ ارمینین ازم محدود فرمان کی تعلیم دیتا ہے۔ جس کی وسعت ہر شے تک ہے ماسوائے انسان کے آزادانہ کام۔

ریفارمڈ تھیولاجی عالمگیر فرمان کی تعلیم دیتی ہے کہ اس کی وسعت ہر شے تک ہے برگزیدگی کے بارے میں ارمینین ازم تعلیم دیتا ہے کہ فرمان مشروط اور ایمان کا انجام ہے کیونکہ ان کی نظر میں اس کا انحصار برگزیدہ آدمیوں کے پہلے سے طے شدہ ایمان پر ہے۔ اور یہ اس ایمان کا نتیجہ ہے۔ ان کے نزدیک مخلصی کے لئے چنے جانے سے پیشتر ایمان کا پیشگی علم ہے۔ دوسری طرف ریفارمڈ تھیولاجی سکھاتی ہے کہ فرمان غیر مشروط اور سبب ہے اس سے خدا کے فرمان کو پہلے پیش کیا جاتا ہے۔ اور پھر وہ جو چنے گئے نتیجتاً انجیل پر ایمان لے آتے ہیں۔

(۴۵) حسب ذیل الفاظ جس نظریے کو بیان کرتے ہیں۔ انہیں ان کے سامنے لکھئے۔

محدود، عالمگیر، مشروط، سبب، نتیجہ خیز، غیر مشروط۔

ارمینین ازم ______

ریفارمڈ تھیولاجی ______

(۴۶) ارمینین ازم سکھاتا ہے کہ فرمان کی وسعت ______ تک ہے۔

ریفارمڈ تھیولاجی سکھاتی ہے۔ کہ فرمان کی وسعت ______ تک ہے

(۴۷) ______ کے مطابق ایمان کا پیشگی علم برگزیدگی کی بنیاد ہے

(۴۸) ارمینین نظریہ کے مطابق کس طرح برگزیدگی مشروط اور نتیجہ خیز ہے ؟

______

______

نجات سے محروم رہنا۔

(۴۹) ریفارمڈ مسیحی اور اکثر ارمینین سکھاتے ہیں۔ کہ ان لوگوں کا انجام جو ابدی طور پر بلائے گئے ہیں

خدا ازل سے جانتا ہے اور یقینی ہے لیکن ارمینین اس کی وجہ اختلاف کرتے ہیں۔ ارمینین اس یقین کی وجہ یہ جانتے ہیں۔ کہ خدا پہلے ہی سے جانتا ہے کہ اس عالمگیر خوشخبری کی ہدایت کون رد کرے گا۔ اس کے مقابلہ میں ریفارمڈ تھیولاجی بتلاتی ہے کہ اس یقین کی وجہ خدا کا پیشگی علم نہیں ہے۔ بلکہ اس کا ______ ہے جو کچھ لوگوں کو اس کے فضل اور رحم سے محروم رکھتا ہے۔

(۱۵۵) جب ہم فرمان کی وسعت کا تذکرہ کرتے ہیں۔ تو ارمینین اعتقاد رکھتے ہیں۔ کہ یہ ______ ہے اور ریفارمڈ تھیولاجی یہ کہ یہ ______ ہے

(۱۵۶) یہ اعتقاد رکھنا، بائبل اور عقل دونوں کے مطابق ہے کہ اگر خدا حاکم مطلق ہے تو پھر وہ تمام چیزوں یہاں تک کہ نجات سے محروم رہنے پر بھی حاکم مطلق ہے لیکن چند ریفارمڈ نجات سے محروم رہنے پر ایمان نہیں رکھتے (بعض اسے دوگنا پہلے سے مقرر کیا جانا (تقدیر) بیان کرتے ہیں) غضب کے مقرر کئے جانے کی بجائے۔ ارمینیں خوشخبری کا مقابلہ کرنے کے پیشگی علم پر ایمان رکھتے ہیں۔ ارمینین ایمان رکھتے ہیں۔ کہ خدا کے فضل اور رحم کی وسعت ______ تک ہے جو کہ ______ کے خارجی اور داخلی اثر کا نتیجہ ہے۔

(۱۵۷) نجات سے محروم کرنے کے متعلق ارمینین ______ کے پیشگی علم پر اعتقاد رکھتے ہیں۔

---

(۱۴۵) (ارمینین ازم)۔ محدود، مشروط، نتیجہ خیز (ریفارمڈ) عالمگیر، سبب، غیر مشروط (۱۴۶) ماسوا انسان کے آزاد عمل ہر شے کی طرف - ہر شے (۱۴۷) ارمینین ازم (۱۴۸) اس برگزیدگی جس کا نتیجہ مخلصی ہے مشروط ہے۔ اور وہ ان لوگوں کے بارے میں جو یقینی طور پر ایمان لائیں گے۔ خدا کے پیشگی علم کا نتیجہ ہے۔ پیشگی علم والا ایمان شرط اور وجہ ہے۔

---

(۱۵۸) مختصر طور پر بیان کیجئے کہ ریفارمڈ اور ارمینین سے کیا مراد ہے؟ ______

جماعت

فرمان کی خصوصیت

ہم نے اپنے گذشتہ اسباق میں بیان کیا تھا۔ کہ کس طرح بائبل خدا کے فرمان کی تصویر کو خدا کی اپنی خصوصیت کے عکس کے طور پر پیش کرتی ہے۔ کیا آپ کو وہ شکل یاد ہے۔ جو اس تصویر کو پیش کرتی ہے۔ یہاں پر اس فرق کو جو ارمینین اور ریفارمڈ تھیولاجی میں ہے۔ اور بھی زیادہ صاف دیکھا جا سکتا ہے۔

(۱۵۹) ذیل میں دی گئی شکل کو پڑھیئے پھر فرمان کی ان خصوصیات پر جنہیں ارمینیں رد کرتے ہیں X کا نشان لگائیے ارمینین نظریہ کو بیان کرنے کے لئے اگر تیر کا نشان لگانے کی ضرورت ہے تو اسے لگانا نہ بھولئے۔

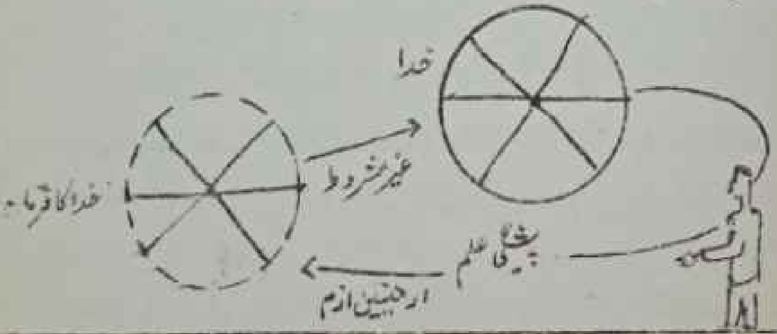

---

(۱۴۹) فرمان (۱)، ارادہ (۱۵۰) محدود - عالمگیر (۱۵۱) تمام آدمی، پاک، وغیرہ
(۱۵۲) خوشخبری کا مقابلہ کرنا۔

(۱۵۵) جس طرح پیدائش خدا کے جلال یا اسکی صفات کا اظہار کرتی ہے اسی طرح تجویز جو کہ تمام پیدائش کی ذمہ دار ہے یعنی خدا کا فرمان ______ کو ظاہر کرتا ہے۔

(۱۵۶) انسان کی آزادی اور خود مختاری کو قائم رکھنے کی کوشش میں ارمینین ازم خدا کے ______ سے دور لے جاتا ہے۔

(۱۵۷) (ا) ہماری دائروں کی شکل میں یاد دلاتی ہے۔ کہ ہم نے خدا کی آٹھ صفات کا مقابلہ خدا کے فرمان کے ساتھ کیا تھا۔ وہ صفات کیا ہیں؟ ______

______

(ب) اور ان سے ملتی جلتی فرمان کی خصوصیات کیا ہیں؟ ______

______

(۱۵۸) ریفارمڈ تھیولاجی بیان کرتی ہے کہ صرف خدا کی آزاد اور قطعی دانا مشورت ہی برگزیدگی کی نیو دیتی ہے لیکن ارمینین سکھاتے ہیں۔ کہ اسکی بنیاد ______ پر ہے۔

(۱۵۹) یہ دونوں نظریات مختلف نکتہ آغاز رکھتے ہیں۔ ریفارمڈ تھیولاجی ______ سے شروع ہوتی ہیں۔ اور اسے بڑے عمدہ طور پر حاکم مطلق بنا دیتی ہے۔ ارمینین ازم ______ سے شروع ہوتا ہے کیونکہ اس کی نظر میں اپنی مرضی اور زندگی پر اختیار کلی رکھتا ہے

(۱۶۰) چونکہ نکتہ آغاز مختلف ہیں اس لئے ان کا نتیجہ ضرور ہی مختلف ہوگا۔ اور حقیقت بھی یہی ہے

(۱۵۷) (جماعت) (۱۵۹) (دائرہ کے اوپر سے دائیں سے بائیں) لامحدود - ابدی لاتبدیل - حکمت - قدرت - اخلاق - مکمل - ابدی - لاتبدیل - دانا - لایقینی - اخلاقی (ب) فرمان کی طرف سے آدمی کی طرف تیر کا نشان ہو جس پر مشروط لکھا ہے (ان الفاظ کے اوپر × کا نشان ہو) غیر مشروط - مکمل - لاتبدیل - لایقینی (اور شاید دانا)

ریفارمڈ تھیولاجی کا انتشام ایک حقیقی قادر مطلق خدا، غیر مشروط، مکمل، ابدی، لاتبدیل دانا، لایقینی اور اخلاقی فرمان کی صورت میں ہوتا ہے۔ اختلاف کا تعلق پیدائش انسان، گناہ میں گرنے، نجات کی بشارت دینے اور ابدی زندگی سے ہے۔ بنیادی اختلاف ______ اور ______ کے اختلافی نظریات ہیں ارمینین علم الٰہی خدا کی خصوصیات کا عکس ان باتوں میں منعکس نہیں کرتا۔

______

______

(۱۶۱) (ا) جہاں تک وسعت کا تعلق ہے، ارمینین ازم ______ ہے اور ریفارمڈ ______ ہے۔ (ب) جہاں تک برگزیدگی کا تعلق ہے ارمینین ازم ______ اور ______ ہے اور جبکہ ریفارمڈ تھیولاجی ______ اور ______ ہے (ج) جہاں تک فرمان کی بنیاد کا تعلق ہے ارمینین ازم کا دعویٰ ہے کہ اسکی بنیاد ______ پر ہے جبکہ ریفارمڈ تھیولاجی یہ کہتی ہے کہ اسکی بنیاد ______ پر ہے۔ (د) مؤخر الذکر اس بات پر زور دیتی ہے۔ کہ فرمان ضرور ہی ______ کو ظاہر کرے جبکہ اول الذکر انسان کی خود مختاری بیان کرتی ہے۔

(۱۶۲) ان دونوں علم الٰہی میں سے کونسا، مکاشفہ کی قطعی سچائی پر ایمان سے شروع ہوتا ہے اور کونسا عام خیال یا آدمی کے بارے میں اعتقاد سے؟ وجہ بیان کیجئے۔

(۱۵۵) جلال یا خدا کی صفات (۱۵۶) قطعی اختیار (یا) خود مختاری (یا) آزادی (۱۵۷) (ا) الحاد، خود مختاری، لامحدود، ابدی، لاتبدیل، حکمت، قدرت، اخلاقیات (ب) وحدت غیر مشروط، مکمل، لاتبدیل، لایقینی، اخلاق (۱۵۸) خدا کا انسان کے آزاد عمل یا ایمان کے بارے میں پیشگی علم (۱۵۹) خدا - انسان (۱۶۰) خدا - انسان، غیر مشروط، مکمل، لاتبدیل، لایقینی (شاید دانا)

جماعت

(۱۶۵) کیا فرمان پیشگی علم پر یا پیشگی علم فرمان پر انحصار کرتا ہے؟ آپ اپنے جواب کی وجہ بیان کریں

جماعت

(۱۶۶) ارمینین یہ کہہ سکتے ہیں۔ کہ فرمان کا ریفارمڈ نظریہ، خدا کو بے انصاف اور بے رحم بنانے کے باعث غیر اخلاقی بنا دیتا ہے۔ بے شک، بائبل بتاتی ہے کہ خدا پاک، عادل نیک اور صادق ہے۔ جو کچھ وہ کرتا یا تجویز کرتا ہے۔ اسے ضرور ہی خدا کی اخلاقی خصوصیت کا اظہار کرنا چاہیے۔ اس قسم کے اعتراضات کا جواب ریفارمڈ یہ دیتے ہیں۔ کہ ہمیں خدا کی مرضی کو سمجھتے وقت اپنی محدود سمجھ اور عقل کو پیش نظر رکھنا چاہیے۔ وہ ہمیں یاد دلاتے ہیں۔ کہ ہم یقینی طور پر صرف اسے ہی جان سکتے ہیں۔ جو کچھ بیری کی مکاشفہ میں بیان کیا گیا ہے وہ کہتے ہیں کہ اس قسم کا مکاشفہ یہ ظاہر کرتا ہے۔ کہ جو کچھ خدا کرتا ہے۔ وہ پاک اور اچھا ہے اور یہ بھی ظاہر کرتا ہے کہ خدا نے بعض کو نجات کے لئے مقرر کیا اور بعض کو نجات سے محروم رکھا۔ بائبل یہ تعلیم دیتی ہے۔ کہ خدا کی پوشیدہ مرضی میں مخفی ہے وہ ہمیں یہ مشورہ دیتے ہیں۔ کہ جب ہم یہ نہیں

سمجھتے کہ خدا نے فلاں کام کیوں کیا تو ہمارے لئے بہتر ہے کہ ہم خدا پر ______ لائیں کیونکہ بائبل ہمیں یہ بھی بتاتی ہے۔ کہ جو کچھ خدا کرتا ہے وہ ______ ہے (اس نکتہ پر) ارمینین کس نظریہ میں گر جاتا ہے۔

جماعت

(۱۶۷) آپ مختصر طور پر اپنے الفاظ میں خدا کے فرمان کے متعلق ارمینین نظریہ کو بیان کیجئے۔

(۱۶۸) ارمینین ازم اور ریفارمڈ تھیولاجی میں دو بنیادی اختلاف کا ذکر کیجئے۔

(۱۶۹) ارمینین علم الٰہی فرمان کی ان صفات کا انکار کرتی ہے جیسا کہ مطالعہ ہم کر چکے ہیں۔

آیئے ہم دیکھیں کہ ہم ارمینین ازم اور ریفارمڈ تھیولاجی میں اختلاف کا خلاصہ بیان کر سکتے ہیں۔ کہ نہیں۔ ذیل میں دیئے چارٹ کو چیک کریں۔ زیادہ تفصیل سے

تجزیے کے لئے پہلے کے صفحات پر زیادہ تفصیل سے دئیے گئے چارٹوں کا مطالعہ کیجیے۔

ارمنیین ازم اور ریفارمڈ تھیولاجی میں تقابل		
تقابلی نکات	ریفارمڈ تھیولاجی	ارمنیین ازم
خدا	قطعاً آزاد اور خود مختار، یقینی باختیار	کام کے لحاظ سے درست مگر محدود باختیار۔ محدود طور پر آزاد
انسان	بحیثیت گنہگار اپنی طبیعت کا غلام، خدا سے آزاد نہیں، لیکن اپنی مرضی کے مطابق کام کیلئے آزاد اور بیرونی دباؤ سے آزاد ہے۔	ہر لحاظ سے آزاد نیز اچھے کام یا برے کام کرنے میں یا ایمان لانے یا خوشخبری کو رد کرنے میں آزاد ہے۔
فرمان کی وسعت	عالمگیر (اس میں سب کچھ شامل ہے)	محدود (اسکی وسعت آدمی کے آزادانہ کاموں تک نہیں ہے۔
برگزیدگی کے فرمان کا تقاضا	خدا کی آزاد اور پرفضل مرضی اور خدا کی حکمت جسے تلاش نہیں کیا جا سکتا (خدا کا چناؤ)	انجیل پر کسی کے ایمان کا پیشگی علم (انسان کا چناؤ)
برگزیدگی کا فرمان	غیر مشروط اور بےسبب (اس میں برگزیدگی کے کون کیا کرے گے اب تک شامل ہیں)	مشروط اور نتیجہ خیز (اس میں صرف عمر برگزیدگی کا کیا شامل ہے)
نجات سے محروم رکھنا	یہ مقرر کیا جانا کہ کچھ اس کی رحمت سے اپنے گناہوں کے باعث محروم رہ جائیں	ان لوگوں کے بارے میں پیشگی علم جو خوشخبری کو رد کریں گے
فرمان کی خصوصیت	خدا کی صفات کا اظہار کرتی ہے	آدمی کی صفات کا اظہار کرتی ہے اور خدا کی صفات کو چھپاتی ہے

(165) دو جماعت (166) دو بڑے بڑے اختلافات یہ ہیں؛ انحصار خدا کے پیشگی علم یا چناؤ پر ہے۔ برگزیدگی، مشروط اور نتیجہ خیز ہے یا غیر مشروط اور بےسبب ہے؛ فرمان یا تو عالمگیر ہے یا محدود ہے انسان یا تو ہر کام کرنے کے لئے آزاد ہے یا گناہ کا غلام ہے وغیرہ (مندرجہ ذیل چارٹ بھی دیکھئے) (167) غیر مشروط مکمل لاتبدیل، یقینی

اب ذیل میں دئیے گئے بیان پر غور کریں۔ بتائیے کہ وہ ارمنیین بیان ہیں یا کہ ریفارمڈ۔ پھر یہ بتائیے کہ آپ کیوں سمجھتے ہیں کہ وہ صحیح یا غلط ہیں۔

(168) "خدا نے انہیں چنا جنہیں اس نے اپنے پیشگی علم کے وسیلہ سے جانا کہ وہ توبہ کریں گے اور اپنی آزاد مرضی سے انجیل پر ایمان لائیں گے۔ پس پیشگی علم برگزیدگی سے پہلے ہے۔ پیشگی علم برگزیدگی کے باعث نہیں ہے"

(169) "خدا اپنے فرمان اور اپنی مرضی کو جانتا ہے، اس لئے وہ مستقبل کی تمام باتوں کو بھی جانتا ہے ...... خدا یقیناً جانتا ہے کہ اس نے کس بات کے وقوع پذیر ہونے کے لئے فرمان جاری کی ہے ... خدا جانتا ہے کیونکہ اس نے ایسا چاہا ..... اسی لئے وہ جانتا ہے۔ کیونکہ وہ اپنی مرضی کے متعلق جانتا ہے۔ کہ اس نے کیا چاہا تھا۔ خدا کا علم چیزوں سے اپنے آپ پیدا نہیں ہو سکتا، کیونکہ اس طرح خدا کا علم اس کی اپنی ہستی کے بغیر کسی اور شئے کے سبب ہوگا ..... جس طرح خدا اپنی قدرت کے آئینہ میں چیزوں کو دیکھتا ہے اسی طرح وہ مستقبل کی چیزوں کو اپنی مرضی کے آئینہ میں دیکھتا ہے۔"

۱ جماعت

(۱۶۵) "خدا کے فرمان کا انحصار ان تمام چیزوں کے متعلق جو وقوع میں لائی گئی یا لائی جا سکتی ہیں۔ اس کے پرحکمت پیشگی علم پر ہے۔ خدا اپنے فرمان کو پایۂ تکمیل تک پہنچاتا ہے کیونکہ وہ اپنی لامحدود اہلیت کی بنا پر اس قابل ہے کہ انسان کے آزاد مرضی کے کاروبار کو رد کرے اور انہیں اپنے ارادے کو پورا کرنے کے لئے استعمال کرے۔ خدا ایک استادِ زمان پہلوان کی مانند ہے وہ اپنے مخالف کو داؤ تو نہیں بتاتا لیکن وہ اتنا طاقت ور اور اتنا ماہر ہے کہ وہ اس کے داؤں کو بے اثر بناتا ہے وجود کی بہت سی تفصیلات کو خدا کنٹرول نہیں کر سکتا۔ کیونکہ اسے انسان کی آزادی پر اختیار نہیں۔ لیکن وہ اس قدر دانا اور قابل ہے کہ وہ اسے انسان کو اپنی حکمت سے مغلوب کر سکے اور اس طرح وہ تاریخ کے عام دھارے کو کنٹرول کرتا ہے اور تسلی بخش انجام تک پہنچاتا ہے۔"

جماعت

(۱۷۱) "خدا کا فرمان قطعی ہے وہ اپنے فرمان کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے میں اتنا با اختیار ہے کہ وہ خود تمام کاموں کو بڑی قابلیت اور سرگرمی سے انجام دیتا ہے۔ جب انسان سوچتا ہے۔ تو یہ خدا ہے جو اسے سوچنے کے لئے کہتا ہے جب انسان کھانا کھاتا ہے۔ تو یہ خدا ہے جو اس کے جبڑوں کو کھولتا ہے۔ جب انسان گناہ کرتا ہے۔ تو یہ خدا ہے جو اسے گناہ پر مجبور کرتا ہے۔ انسان درحقیقت ایک

(۱۶۸) اور (۱۶۹) (جماعت)

کٹھ پتلی اور مشین ہے جس پر خدا کو مکمل اختیار ہے اور جو اس کی مرضی کو پورا کرتا ہے۔"

جماعت

(172) یہ اس سبق کا سب سے اہم سوال ہے! اس کا جواب دیتے وقت خوب غور و خوض اور احتیاط کی ضرورت ہے

(ا) یاد رکھیے کہ جو کچھ خدا نے پاک نوشتوں میں ظاہر کیا ہے۔ وہ انسان سے عملی تائید اور مدد کے لئے ظاہر کیا ہے خدا کے فرمان کی تعلیم کا درست علم رکھنے کا کیا فائدہ ہے؟

جماعت

(ب) کیا پاسبانوں کو برگزیدگی کے موضوع پر منادی کرنی چاہیے؟ اپنے جواب کی وجوہات بیان کیجئے۔

جماعت

پرکھنے کے سوالات

(۱۷۳) حسب ذیل میں سے کون درست ہے۔

خدا پہلے سے مقرر کئے بغیر پیشگی علم رکھتا ہے

(۱۷۴) (جماعت)

(ب) چونکہ اس نے مقرر کیا اس لئے وہ پیشگی علم رکھتا ہے۔

(ج) ان دونوں میں کوئی بھی درست نہیں۔

(د) دونوں درست ہیں۔

(۱۷۴) خدا کے فرمان میں شامل ہیں :-

(ا) تمام چیزیں۔

(ب) سب چیزیں ماسوا انسان کی آزاد مرضی کے کام

(ج) سب چیزیں ماسوا گناہ

(د) ب اور ج دونوں

(۱۷۵) دو دائروں کی شکل جو سیکشنوں میں تقسیم کی گئی ہے۔ یہ ظاہر کرتی ہے کہ :-

(ا) فرمان کی خصوصیات خدا کی خصوصیات سے ملتی جلتی ہیں۔

(ب) (ماسوا خدا) فرمان تمام چیزوں کا غیر مشروط سبب ہے۔

(ج) ان دونوں میں سے کوئی بھی درست نہیں۔

(د) دونوں درست ہیں۔

(۱۷۶) خدا کے فرمان کی بنیاد ہے :-

(ا) خدا کی قدرت

(ب) خدا کی پاکیزگی

(ج) خدا کی حکمت

(د) ان میں سے کوئی بھی نہیں

(ہ) یہ سب۔

(۱۷۷) خدا کی ظاہرا مرضی۔

(ا) ہمیشہ پوری ہوتی ہے

(۱۷۲) ج (دیکھئے ...) (۱۷۳) د (دیکھئے صفحہ نمبر ۱۸۰)

(ب) رد کیا جا سکتا ہے۔

(ج) دونوں میں سے کوئی بھی نہیں۔

(د) دونوں

(۱۷۸) خدا کا فرمان یقینی طور پر پورا ہوگا۔ کیونکہ :

(ا) خدا پیشگی علم رکھتا ہے کہ کیا وقوع میں آئے گا۔

(ب) خدا اسے پورا کرنے کی قدرت رکھتا ہے۔

(ج) دونوں میں سے کوئی بھی نہیں۔

(د) دونوں۔

(۱۷۹) خدا کے فرمان کا آخری اختتام ہے۔

(ا) خدا کا جلال

(ب) انسان کی خلاصی

(ج) خدا کی صفات کی خوبیوں کا اظہار

(د) ان میں سے کوئی بھی نہیں۔

(ہ) یہ سب

(و) ا اور ب دونوں

(ز) ب اور ج دونوں

(ح) ا اور ج دونوں

(۱۸۰) خدا کے فرمان کی خصوصیت پر آیت ہے :-

(ا) یوحنا ۳ : ۱۶ (ج) ان میں سے کوئی بھی نہیں

(ب) یسعیاہ ۴۶ : ۹-۱۱ (د) ا اور ب دونوں

(۱۷۴) ا (دیکھئے فرمان کی وسعت صفحہ ۸۹، ۹۰) (۱۷۵) د (دیکھئے صفحہ نمبر ۱۲۳، ۱۲۶)

(۱۷۶) ج (دیکھئے صفحہ نمبر ۱۴۷، ۱۴۹) (۱۷۷) ب (دیکھئے صفحہ نمبر ۷۰ - ۲۰۲)

(ج) یسعیاہ ۴۵: ۷ (ف) ب اور ج دونوں

(د) افسیوں ۱: ۱۱-۱۲ (ح) ب اور د دونوں

(ک) یہ سب

(181) خدا کا فرمان اخلاقی فرمان ہے۔ کیونکہ:-

(ا) جو کچھ اخلاقی طور پر اچھا ہے جیسا کہ شریعت میں ظاہر کیا گیا ہے۔ اس کی تصدیق کرتا ہے۔

(ب) اس کا مقصد انسان کی اخلاقی اچھائی ہے۔

(ج) خدا کی اخلاقی صفات کو ظاہر کرتا ہے۔

(د) ان میں سے کوئی بھی نہیں۔

(ک) یہ سب

(182) خدا کے اس ضابطہ پر تعلیم کہ وہ بعض آدمیوں کو ان کے گناہ کے باعث نظر انداز کر دیتا ہے، ملتی ہے:

(ا) ویسٹ منسٹر عقیدہ میں۔

(ب) انتالیس مسائل دین میں

(ج) ارمینین ازم میں

(د) ان میں سے کسی میں بھی نہیں۔

(ہ) ا اور ب دونوں میں

(ک) ب اور ج دونوں

(ف) ا اور ج دونوں میں

(ح) ان سب میں

(183) خدا کے فرمان پر سب سے مکمل اقرار ہے۔

(ا) ویسٹ منسٹر عقیدہ

(ب) انتالیس مسائل دین

(ج) ان میں سے کوئی بھی نہیں

(د) یہ دونوں

(184) ارمینین ازم ہے۔

(ا) ریفارمیشن تھیولاجی سے پہلے

(ب) ریفارمیشن تھیولاجی کے بعد

(ج) ان دونوں میں سے کوئی بھی نہیں۔

(185) ارمینین ازم اعتقاد رکھتا ہے۔ کہ:-

(ا) انسان ایمان لانے کے لئے مقرر کئے گئے ہیں۔

(ب) انسان اپنی آزاد مرضی سے ایمان لاتا ہے۔

(ج) ان میں سے کوئی بھی نہیں۔

(د) یہ دونوں۔

(186) ارمینین ازم ایمان رکھتا ہے۔

(ا) فرمان کا انحصار پیشگی علم پر ہے کہ کون ایمان لائے گا

(ب) پیشگی علم کا انحصار کہ کون ایمان لائے گا۔ فرمان پر ہے۔

(ج) ان میں سے کوئی بھی نہیں

(د) یہ دونوں۔

(187) ارمینین ازم عام طور پر ایمان رکھتا ہے۔ کہ برگزیدگی میں۔

(ا) یہ ضابطہ شامل ہے۔ کہ برگزیدہ کب تک قائم رہیں گے۔

(ب) یہ ضابطہ (ا) شامل نہیں ہے۔

(ج) ان دونوں میں سے کوئی بھی نہیں۔

(د) یہ دونوں

(۱۸۸) کلام کے مطابق برگزیدگی کے چار پہلو بیان کیجیے۔

____

____

(۱۸۹) اپنی یاد داشت کی مدد سے افسیوں ۱:۱۱، ۱۲ لکھیے ______________

____

____

(۱۹۰) مندرجہ ذیل خدا کی صفات کے سامنے ان سے ملتی جلتی فرمان کی خصوصیات لکھیے:

لامحدود ______________ خود مختار ______________

قدرت ______________ حکمت ______________

پاکیزگی، الوہیت، نیکی اور سچائی ______________

(۱۹۱) ایک شکل بنائیے جو خدا کی صفات کے ساتھ فرمان کے تعلق کو بیان کرے۔

---

(۱۸۴) ب دیکھیے صفحہ ۱۸۲ (۱۸۵) ب دیکھیے صفحہ نمبر ۱۷۶، ۱۷۷

(۱۸۶) ا دیکھیے صفحہ ۱۸۲ (۱۸۷) ب (دیکھیے صفحہ نمبر ۱۸۳، ۱۸۴ چارٹ دیکھیے)

(۱۹۲) خدا کے فرمان کی مختصر مگر مکمل تعریف لکھیے۔ ______________

____

____

____

____

اپنے نمبر ملاحظہ فرمائیے

پچھلے پرکھنے کے سوالات (173 تا 192) میں سے پہلی مرتبہ میرے ______ درست ہوئے (۲۰ سوالات میں سے ۱۷ درست ہونے چاہییں۔ جس کے نمبر ۸۵ بنیں گے اگر آپ اس سے کم حاصل کرتے ہیں۔ تو ہفتہ وار ٹسٹ کے لیے مزید نظر ثانی کیجیے)

---

(۱۸۸) برگزیدگی ان کا مطلب ہے کہ کون مخلصی پائے گا۔ انہیں مخلصی میں کیا جائے گا اور کب تک وہ مخلصی میں قائم رہیں گے۔ کیسے پائیگا دیکھیے صفحہ نمبر ۹۱ - ۹۲)

(۱۸۹) (بائبل دیکھیے) (۱۹۰) لامحدود، کامل، خود مختار، غیر متبدل، قدرت، یقینی، حکمت، دانا، پاک، عادل، نیک اور سچا، اخلاق

(۱۹۱) (دیکھیے صفحہ نمبر ۱۵۸ سوال نمبر ۸۶)

تیسرے سبق کا خلاصہ

خدا کے فرمان کی خصوصیت

اس سبق میں ہم نے خدا کے فرمان کی خصوصیت کا مطالعہ جاری رکھا ہے اور جو ہم جو کچھ سیکھ چکے ہیں اس کا اطلاق مختلف افراد اور حالتوں پر کرتے ہوئے جانچا ہے۔ گزشتہ سبق میں ہم نے سیکھا تھا کہ بائبل خدا کے فرمان کو ایک متحدہ فرمان کی صورت میں پیش کرتی ہے اور جو کچھ وقوع میں آتا ہے اس کا غیر مشروط سبب ہے۔ اس سبق میں ہم نے خدا کی خصوصیت کا عکس دیکھا۔

ہم نے خدا کے فرمان کے جلال کو بھی دیکھا جو کہ فرمان کی مزید چھ خصوصیات میں ظاہر ہوا جبکہ فرمان کے متعلق مختلف سوالات کے جوابات تلاش کر رہے تھے ہم نے افسیوں کے خط میں سے کئی اہم آیات کا مطالعہ کیا ہے۔ سوالات اور جوابات حسب ذیل تھے۔

● فرمان میں کیا شامل ہے؟ افسیوں ۱: ۱۱، ۱۲ اور جو کچھ

---

(۱۹۶) خدا کا فرمان اس کا ایک غیر مشروط، مکمل، ابدی، لاتبدیل مقصد ہے جس نے اپنے جلال کے لئے اپنی مرضی کی پرحکمت مشورت کے مطابق جو وقوع میں آتا ہے سب کچھ مقرر کیا ہے۔ دیا ان جیسے الفاظ بشمول آٹھ خصوصیات وہ خدا کا مقصد ہے۔ وہ خدا کے جلال کے لئے ہے۔

ہم فرمان کی وسعت کے متعلق مطالعہ کر چکے ہیں۔ دونوں یہ بے صفائی سے ظاہر کرتے ہیں کہ فرمان میں سب کچھ شامل ہے پس یہ ظاہر کرتا ہے کہ خدا لامحدود ہے۔

● فرمان کب وجود میں آیا؟ اس کا جواب لفظ "ابدی" میں دیا گیا تھا۔

● کیا خدا کا فرمان بدل سکتا ہے؟ افسیوں ۱: ۱۱ میں بتایا گیا کہ خدا کو اپنے فرمان کو بدلنے کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ وہ خود اپنے ابدی مقصد کے مطابق سب کچھ کرتا ہے۔ ملاکی ۳: ۶ خدا کی لاتبدیل خصوصیات کو فرمان کی لاتبدیل خاصیت سے منسلک کرتا ہے۔

● خدا کے فرمان کا انحصار کس پر ہے؟ افسیوں ۱: ۱۱ میں یہ تعلیم دی گئی ہے کہ فرمان کا انحصار "اس کی مرضی کی مصلحت پر ہے" یہ اسکی اپنی حکمت اور دانا و نیک مرضی ہے۔ خدا کا فرمان بخوبی کام کریگا۔ کیونکہ اسے لامحدود حکمت نے تجویز کیا ہے۔ بلاشبہ ہم خدا کی پوشیدہ مرضی کی حکمت کو تلاش نہیں کر سکتے لیکن یہ یقین رکھتے ہیں کہ یہ درست ہے۔ فرمان کا انحصار برگزیدہ گنہگار کے ایمان یا نیکی کے علم پر نہیں ہے۔ یہ سب خدا کی نیک مرضی اور فضل ہے اس کا انحصار صرف خدا کی پرحکمت مرضی پر ہے۔

● کیا خدا کا فرمان پورا ہو گا؟ افسیوں ۱: ۱۱ میں بیان کیا گیا ہے کہ خدا اپنے فرمان کے مطابق کام کرتا ہے۔ (جیسا کہ متعدد آیات بیان کرتی ہیں، خدا کا فرمان ضرور پورا ہو گا۔ یہ اس لئے کہ خدا کی قدرت اور لامحدود بادشاہت اس بات کی ضامن ہے کہ وہ اپنی مرضی کی مصلحت سے سب کچھ کو کرنے کے قابل ہو گا۔ فرمان یقینی ہے کیونکہ خدا قادر مطلق ہے۔

● فرمان کا اختتام کیا ہے؟ خدا کے فرمان کے کئی درمیانی اختتام دنیا کی پیدائش، مسیح کی موت اور گنہگاروں کی نجات ہیں۔ لیکن اختتام افسیوں ۱: ۱۲ میں بیان کیا گیا اور دیہ سے کہ ہم

"اس کے جلال کی ستائش کا باعث ہوں۔" فرمان کا اختتام خدا کا جلال ہے جس کا مطلب جلالی صفات یا خدا کی خصوصیت کو ظاہر کرنا ہے آخری مطلب کے لحاظ سے اگر فرمان خدا کی پاکیزگی، عدل، نیکی اور سچائی کی اخلاقی صفات کے ساتھ مطابقت رکھتے ہوئے خدا کے جلال کا اظہار نہیں کرتا۔ تو وہ اخلاقی فرمان نہیں ہے۔ تاہم، فرمان ایک اخلاقی فرمان ہے۔ ہم نے دیکھا کہ ایسے اخلاقی فرمان بیان کرنے سے ہمارا یہ مطلب نہیں تھا۔ کہ یہ انسان کو دی گئی ظاہرا اخلاق شریعت سے مطابقت رکھتا ہے۔ یہ اخلاقی صرف اس لئے ہے کیونکہ یہ خدا کی خصوصیت سے مطابقت رکھتا ہے یہ اخلاقی اس لئے ہے کہ خدا کی اخلاقی خصوصیت سے یکسانیت رکھنے کے باعث نتیجتاً خدا کو جلال دیتا ہے۔ ایک قطعی اخلاقی شریعت نہیں ہے جس کے ماتحت خدا اور [illegible] نہیں، خدا کی پوشیدہ مرضی یہ ظاہر کرے گی۔ کہ [illegible] جبکہ خدا کی ظاہرا مرضی یہ بتاتی ہے کہ انسان کو [illegible] چاہیے۔ ہمیں ان دونوں کو ملانا نہیں چاہیے۔ کلام، خدا کے فرمان کو بطور ایسی تجویز پیش کرتا ہے، جو شروع سے آخر تک خدا کی صفات کو ظاہر کرتا ہے۔ ہماری دو دائروں والی شکل جو مختلف سیکشنز میں بنی ہوئی ہے اس کو ظاہر کرتی ہے۔ اس کے بغیر فرمان محض خدا کی بگڑی سی تصویر پیش کرے گا۔ آدمیوں کو فرمان کو قبول کرنے میں پر مشکل پیش آتی ہے۔ وہ ان کی خدا کو جیسا کہ اسے کلام میں ظاہر کیا گیا ہے قبول کرنے اور سمجھنے کی نااہلیت کا نتیجہ ہے۔

● ہم نے خدا کی ایک صفت کا مقابلہ فرمان سے نہیں کیا۔ خدا روح ... ہم دیکھتے ہیں کہ فرمان بھی خدا کے جلال کی فطرت کو ظاہر کرتا ہے۔ فرمان پر اس کے قطعاً غیر فانی ہستی ہونے کی چھاپ لگی ہے۔ یہ ایک تجویز ہے یہ ایک ارادہ ہے اور چونکہ یہ ایک ہستی کا ابدی ارادہ ہے وجود کا

مطلب ہے۔ یہاں ان سب کی پشت پر ایک باشعور موجود بالذات تثلیث روح ہے جو باپ، بیٹا، اور روح القدس کی صورت میں ظاہر ہوئی ہے

خدا کے فرمان کی خصوصیت کے تجزیہ کا خلاصہ بیان کرتے وقت ہم اس کی تعریف یوں کر سکتے ہیں کہ وہ اکیلا، مکمل، ابدی، لاتبدیل، اخلاقی ارادہ ہے، جس سے اس نے اپنی مرضی کی پُرحکمت مشورت کے مطابق ہر منصوبہ اور یقینی طور پر جو کچھ وقوع میں آتا ہے اپنے جلال کے لئے مقرر کیا۔"

فرمان اور خدا کے مختلف کام جو اس کے ذریعہ ظہور میں آتے ہیں۔ یعنی پیدائش، پروردگاری اور مخلصی وہ سب خدا کی خصوصیت کے جلالوں کو ظاہر کرتے ہیں۔ بلکہ وہ آدمی جو سب کچھ خدا کے جلال کے لئے کرتا ہے۔ اسے زندگی میں خوشی، اطمینان اور مقصد ملے گا۔

خدا کے فرمان کی مسیحی تعریف

ہمارے سبق کے دوسرے سیکشن میں ویسٹ منسٹر عقیدہ انتالیس ۳۹ مسائل دین، آپ کی اپنی کلیسیا کا اقرارالایمان اور ارمینین ازم کے تجزیہ پر غور کیا گیا تھا۔ سب سے پہلے ہم نے کلیسیا کے تعلیمی اقرارناموں کی ضرورت اور قدر و قیمت پر غور کیا چونکہ بائبل ایک ضخیم کتاب ہے۔ اس لئے مطالعہ کا رول، مثلاً کلیسیائی اقرارالایمان کی ضرورت ہے تاکہ وہ ہمیں غلطی کا رنگ ہونے سے بچائیں۔ اور سچائی کی طرف ہماری راہنمائی کریں۔ بائبل کی سچائی کو اختصار کے ساتھ اور ترتیب وار بیان کرتا ہے۔ ہم

اور علمِ الٰہی کے بیان کا مطالعہ کئی وجوہات کی بنا پر کرتے ہیں۔ وہ وجوہات یہ ہیں۔ کہ شخصی طور پر برکت حاصل کریں، دوسروں کی مدد کریں، خدا کو جلال دیں، اور پاک نوشتوں کی سچائی کی اس کے دشمنوں سے حفاظت کریں۔ اگر کلیسیا پاک اور بیدار رہنا چاہتی ہے تو یہ آخری وجہ نہایت اہم ہے۔ تاہم ہمیں خدا کی کلیسیا کی خاطر درست قسم کا محتاط شعور پیدا کرنا چاہیئے۔ ہمارے اس شعور کا مدار ان اقرار الایمان پر ہونا چاہیئے جو کلام کے مطابق ہوں۔

ہم نے ویسٹ منسٹر کے عقیدہ کے فرمان کی خصوصیت اور وسعت برگزیدگی اور نجات سے محروم ہونے کے بارے میں بیان کو نہایت مکمل پایا۔ مزید یہ کہ اس میں اس تعلیم کے فوائد و خطرات کے متعلق مفید اشارات بھی دئیے گئے ہیں۔ یہ بنیادی طور پر وہی کچھ بیان کرتا ہے۔ جو ہم اپنے اسباق میں اب تک سیکھ چکے ہیں۔

ہم نے انگلیکن چرچ کے انتالیس مسائلِ دین میں دیکھا کہ گو اس میں بھی اس سے ملتی جلتی تعلیم دی گئی ہے حالانکہ اس میں [illegible] برگزیدگی کے بارے میں بیان کیا گیا ہے یہ فرمان کی خصوصیت یا وسعت یا نجات سے محرومی کو بالکل بیان نہیں کرتے اس میں فرمان کی تعلیم کے فوائد و نقصانات کے متعلق علی الترتیب بڑا مفید بیان پایا جاتا ہے اس کے بعد آپ نے جو کچھ سیکھا اس کا اطلاق اپنے کلیسیائی اقرار الایمان یا عقیدے کے تجزیہ پر کیا تھا۔

پھر ہم نے مختصر طور پر علمِ الٰہی کے دو بڑے سلسلوں کے ماخذوں پر غور کیا۔ یہ سلسلے ریفارمڈ تھیولوجی اور ارمینین ازم ہیں۔ عظیم پروٹسٹنٹ ریفارمیشن کے موقع پر جو لوگ مسیح کی منادی کرتے تھے وہ تقریباً سب ہی ریفارمڈ تھیولوجی کے قائل تھے۔ لیکن یہ نئی نہیں ہے۔ کیونکہ آگسٹین کے وقت بھی لوگ اسے مانتے تھے۔ اور اس کی جڑیں پولس رسول کے خطوط [illegible] کہ بائبل خدا کو حقیقی [illegible] مطلق کے طور پیش کرتی

ہے آپ نے دیکھا ہوگا۔ کہ میرا شخصی نظریہ ہے کہ ریفارمڈ تھیولوجی، بائبل کی تعلیم کا نہایت مکمل خلاصہ پیش کرتی ہے۔

ارمینین ازم، جیکب ارمینیس کے نام پر ہے۔ جو اصلاحِ کلیسیا کے بعد پروان چڑھا ہے۔ بے شک، ارمینین ازم کے عناصر ابتدائی کلیسیا کی تاریخ میں پائے جاتے ہیں۔ جو کہ پولس کی سخت تعلیم کے خلاف ردِ عمل کے طور پر تھے۔ بعض اس کا سراغ اس بدعت میں لگاتے ہیں۔ جو نیم انکارِ شریعت یا تعلیمِ نیم پلاجیوس (SEMI-PELAGANISM) کہلاتی تھی۔ ارمینین ازم، انسان کی مکمل آزادی پر زور دے کر خدا کی حاکمیت اور انسان کی آزادی کے مسئلہ کو حل کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ ہمیں خدا کے فرمان کے بارے میں ان دونوں نظریات کے بنیادی فرق کے متعلق سے آگاہ رہنے کی ضرورت ہے۔ کیونکہ ان کا اثر متعدد دیگر تعلیمات پر بھی پڑتا ہے۔ ان کا اثر انسان کی فطرت، گناہ میں گرنے یعنی، مسیحی زندگی، نو زادگی، اور یہاں تک کہ بشارت دینے پر بھی پڑتا ہے ان دونوں کے نکتۂ آغاز مختلف ہیں۔ ارمینین ازم کا آغاز انسان کے پہلے سے فرض کی ہوئی کامل آزاد مرضی اور خدا کی محدود حاکمیت سے ہوتا جس کی وجہ سے مندرجہ ذیل اختلافات پیدا ہوتے ہیں۔

	ریفارمڈ تھیولوجی	ارمینین ازم
۱۔ فرمان کی وسعت	عالمگیر (اس میں سب کچھ شامل ہے)	محدود (اس کی رسائی انسان کی آزادی مرضی کے کاموں تک نہیں ہے)
۲۔ برگزیدگی کے فرمان کی بنیاد	برگزیدگی خدا کا آزاد فیصلہ ہے جس کی بنیاد صرف آپ کی اپنی آزاد اور پُرفضل مرضی اور ناقابلِ تلاش حکمت پر ہے۔	برگزیدگی ان لوگوں کا فیصلہ ہے جن کے متعلق خدا پیشگی علم رکھتا ہے کہ وہ خوشخبری پر ایمان لائیں گے (اس طرح یہ بنیادی طور پر انسان کی اپنی مرضی پر ہے)۔

۳۔ برگزیدگی کی نوعیت	یہ غیر مشروط اور سبب ہے۔ اس میں برگزیدگی کے کون کس طرح کیا اور کب تک شامل ہیں۔	یہ مشروط ہے اور نتیجہ خیز ہے کیونکہ یہ ایمان کے پیشگی علم کے ساتھ مشروط ہے (اس میں برگزیدگی کا صرف، کیا شامل ہے)
۴۔ نجات سے محروم رہنا۔	خدا نے مقرر کر دیا ہے کہ وہ بعض لوگوں کے گناہوں کے باعث ان پر رحم نہیں کرے گا۔	خدا کو پیشگی علم ہے کہ کون انجیل کی بلاہٹ کو رد عمل کریں گے۔
۵۔ فرمان کی خصوصیت	یہ خدا کی صفات کو ظاہر کرتی ہے۔ خدا کی وحدت، خودمختاری۔ لامحدودیت، ابدیت، لاتبدیل حکمت قدرت اور اخلاقیات	یہ انسان کی فرضی صفات کو بیان کرتا ہے جبکہ خدا کی خودمختاری لامحدودیت لاتبدیلی، حکمت اور قدرت کو چھپاتی ہے۔

ان اختلافات پر غور کرنا بڑا دلچسپی کا باعث ہے۔ رمینین ازم کا کلیدی لفظ "پیشگی علم"
ہے۔ اس موضوع پر ریفارمڈ تھیولوجی کا کلیدی لفظ "تقرری" ہے۔ ارمینین ازم اس بات پر
دیتا ہے کہ انسان بدی یا نیکی، توبہ کرنے یا خوشخبری کو رد کرنے اور ایمان لانے
لانے میں آزاد ہے۔ ان کے نزدیک ایمان خدا کا عطیہ نہیں ہے۔ چونکہ وہ انسان
زاد مرضی پر زور دیتے ہیں۔ اس لئے یہ بھی بیان کرتے ہیں کہ انسان اپنی مرضی سے
سے دور ہو کر ہلاک ہو سکتا ہے پس بنیادی اختلافات انسان اور خدا کے
ت کے ارد گرد گھومتے رہتے ہیں۔ کہ بالآخر نجات میں حاکم کون ہے اور کس
ل نجات ہے۔

اب ہم چوتھے سبق کی طرف رجوع کریں گے۔ ضرورت ہے۔ کہ ہم ان سوالات
اور آیات پر زیادہ احتیاط کے ساتھ غور کریں۔ جنہیں ارمینین پیش کرتے
ہیں۔ بے شک دیگر سنجیدہ سوالات بھی آپ کے ذہن میں آئے ہوں گے۔ اس سبق میں
ہم ان سب کے جواب نہیں دے سکے۔ لیکن چوتھے سبق میں ہم ان کے جواب دینے
کی کوشش کریں گے۔

ملحقات

ویسٹ منسٹر عقیدہ

تیسرا باب، خدا کے فرمان کے بارے میں۔

جہاں مندرجہ ذیل متن میں ستاروں کے نشانات ✱ ہوتے ہیں وہاں فلادلفیہ عقیدہ میں جو ویسٹ منسٹر عقیدہ ہے فرق ہے۔ ایک ایک حصہ کے بعد نوٹ کے تحت فرق بیان ہوتا ہے۔

۱۔ خدا نے ☆ ازل سے اپنی مرضی کی نہایت دانا اور پاک مصلحت سے سب کچھ واقع ہوتا ہے آزادی کے ساتھ اور مستقل طور پر مقرر کیا تو بھی جب اس نے ایسا کیا تو خدا نہ گناہ کا بانی ٹھہرتا ☆ ☆ اور نہ مخلوقات کی مرضی پر تشدد ہوتا اور نہ ہی ان وجوہات کی آزادی اور تعلقات رد کئے جاتے بلکہ قائم رکھے جاتے ہیں۔ جس کے ماتحت واقعات ظہور میں آتے ہیں۔ ☆ ☆ ☆

> **نوٹ:** ☆ فلادلفیہ عقیدہ میں یہاں اضافہ ہے "اپنی ذات میں"
> ☆ ☆ "اور نہ ان سے رفاقت رکھتا ہے جو ایسے حالات میں مبتلا ہیں"
> ☆ ☆ ☆ "جس انتظام سے اپنے فرمان کے سر انجام دینے میں اس کی اپنی سب چیزوں کو ظہور میں لانے کی حکمت اور قدرت اور وفاداری دکھائی دیتی ہے"

2- اگرچہ خدا جانتا ہے کہ تمام فرضی حالات پر کیا ہوگا یا کیا ہو سکے گا۔ تو بھی اس نے کوئی بات اس وجہ سے مقرر نہیں کی کہ اس نے پیشتر سے دیکھ لی یا پہچان لی تھی کہ ایسے حالات کا نتیجہ یہی ہوگا۔

3- خدا کے فرمان سے اس کا جلال ظاہر کرنے کی خاطر بعض آدمیوں اور فرشتوں کو پہلے سے ☆ ہمیشہ کی زندگی کے لئے مقرر کیا ☆ ☆ اور اسی طرح بعض کو ابدی موت کے لئے مقرر کیا۔

4- یہی فرشتگان اور انسان جو یوں جان پہچان کر مقرر کئے گئے ان میں ہر ایک مستقل ارادے سے مقرر کیا گیا۔ اور ان کی تعداد اس قدر یقینی اور صحیح ہے کہ اس کا بڑھانا یا گھٹانا ناممکن ہے۔

5- وہ انسان جو زندگی کے لئے مقرر کئے گئے ہیں انکو خدا نے بنائے عالم سے پیشتر اپنے ازلی اور لاتبدیل مقصد کے مطابق اور اپنی مرضی کے پوشیدہ ارادے میں اور نیک ارادے سے مسیح میں چن لیا۔ کہ وہ ابدی جلال حاصل کریں۔ خدا نے صرف اپنے مفت فضل اور محبت ہی سے ایسا کیا ☆ ☆ ☆ اور بغیر اس نے ان کے ایمان، نیک اعمال ثابت قدمی یا کسی اور خوبی کو پیشتر سے مدنظر نہ رکھتے ہوئے ایسا کیا تاکہ اس کے جلالی فضل کی ستائش ہو۔

> **نوٹ:** فلادلفیہ عقیدہ ☆ "یسوع مسیح کے ذریعے سے" ☆ ☆ فلادلفیہ سے آگے یہ شامل کرتا ہے "مگر اس کے جلالی فضل کی ستائش ہو اور لوگ مناسب سزا پانے کے لئے اپنے گناہوں میں چلنے کے لئے رہ جائیں کہ اس کے جلالی انصاف کی ستائش ہو"
> ☆ ☆ ☆ فلادلفیہ میں اس سے

[آگے ایسے لکھا ہے: "اور بغیر ان کی اور کسی خوبی کو مدنظر رکھتے ہوئے اس نے اس نے ایسا کیا"]

6:- جیسے خدا نے اپنے چنے ہوئے لوگوں کو جلال کے لئے مقرر کیا ہے ویسے ہی اس نے اپنی مرضی کے ازلی اور نہایت آزاد ارادے کے وسیلے سے جلال پانے کے لئے تمام ذریعے بھی پہلے سے مقرر کئے۔ اس لئے جو چنے ہوئے ہیں وہ آدم میں برگشتگی کی حالت میں ہوتے ہوئے مسیح میں مخلصی پاتے ہیں۔ اور عین وقت پر خدا کے روح سے مسیح پر ایمان لانے کے لئے موثر طور پر بلائے جاتے۔ راستباز ٹھہرائے جاتے۔ لے پالک اور مقدس کئے جاتے ہیں۔ اور خدا کی قدرت سے ایمان کے وسیلے سے نجات پانے کے لئے محفوظ کئے جاتے ہیں۔ ان کے علاوہ کوئی اور مسیح سے مخلصی نہیں پاتا۔ نہ ہی موثر طور پر بلایا جاتا، راستباز ٹھہرایا جاتا، لے پالک اور مقدس کیا جاتا، اور بچایا جاتا ہے بلکہ صرف چنے ہوئے ہی مسیح میں بچائے جاتے ہیں۔

7:- ☆ جیسے خدا نے پسند کیا کہ باقی آدمیوں کو چھوڑ دے۔ تاکہ اسکی شاہانہ قدرت کا جلال ظاہر ہو۔ جو وہ اپنی مخلوقات پر رکھتا ہے خدا نے ان آدمیوں کے گناہوں کے سبب ان کو ذلت اور غضب کے لئے بھی مقرر کیا۔ تاکہ اسکے عدل کے جلال کی ستائش ہو۔ اور اس نے یہ سب کچھ اپنی مرضی کے مطابق جو سمجھ سے باہر ہے کیا جس سے وہ جیسے چاہتا ہے اپنی رحمت کو بڑھاتا یا اسے روک رکھتا ہے۔

[نوٹ: ☆ یہ پورا حصہ فلڈلفیا عقیدہ میں نہیں ہے۔]

8:- لازم ہے کہ اس خاص چناؤ کے عظیم بھید کی تعلیم خاص حکمت اور خبرداری کے ساتھ استعمال کی جائے۔ تاکہ انسان خدا کی مرضی کی طرف متوجہ ہوتے ہوئے جو خدا کے کلام میں ظاہر ہے

اور اس کی تابعداری کرتے ہوئے اپنی موثر بلاہٹ کے یقین سے اپنے ازلی اور ابدی چناؤ پر بھروسہ رکھ سکے۔ یوں یہ تعلیم خدا کی حمد تعظیم و مدح کا باعث بنے گی۔ اور ان کے لئے جو سچے دل سے خوشخبری مانتے ہیں فروتنی، جانفشانی اور بڑی تسلی کا باعث ہوگی۔

۳۹- مسائل دین

۱۷- تقدیر اور برگزیدگی کے بارے میں

تقدیر جو حیات کے لئے ہے اس سے خدا کا وہ ازلی مقصد مراد ہے جس سے اس نے قبل از بنائے عالم اپنے مشورہ خفیہ کے موافق عزم بالجزم کیا ہے کہ جن کو اس نے مسیح میں بنی آدم میں سے چن لیا ان کو لعنت اور عذاب سے بچانے اور عزت کے ظروف بنا کر مسیح کے وسیلے سے ابدی نجات کو پہنچائے۔ پس جو خدا کی طرف سے ایسی افضل نعمت سے مستفیض ہوتے ہیں۔ وہ مفت راستباز ٹھہرائے جاتے ہیں۔ وہ خدا کے لے پالک فرزند بنتے ہیں۔ وہ اس کے اکلوتے بیٹے یسوع مسیح کے ہم شکل بن جاتے ہیں وہ دینداری کے ساتھ نیک اعمال کی راہ پر چلتے ہیں۔ اور آخرکار خدا کی رحمت سے ابدی خوشی کو پہنچتے ہیں۔

سچ تو یہ ہے کہ جو خداپرست ہیں اور یہ اپنے تجربہ سے پاتے ہیں کہ مسیح کی روح ہم میں تاثیر کرتی ہے اور نفس کے افعال کو اور ہمارے خاکی اعضاء کو مردہ کرتی جاتی ہے۔ اور ہمارے دلوں کو آسمان کے اعلیٰ مطالب کی طرف کھینچ لیتی ہے۔ ان کیلئے تقدیر اور ہمارے مسیح میں برگزیدہ ہونے کا خوب شیریں اور خوشگوار اور بے بیان تسلی سے پُر ہوتا ہے کیونکہ اس کے سبب ان کے دلوں میں اس ابدی نجات کا یقین جو مسیح کے وسیلہ سے حاصل ہونیوالی ہے ثابت اور نہایت مستحکم ہو جاتا ہے اور خدا کی محبت بھی ان کے دلوں میں بہت ہی شعلہ زن ہوتی ہے۔ لیکن تو بھی جو شخص نکتہ چین اور نفس پرست اور مسیح کی روح سے بے بہرہ ہے ان کے لئے یہ ایک نہایت ہولناک آفت کا باعث ہے کہ وہ خدا کی تقدیر کا فتویٰ ہر وقت اپنے پیش نظر رکھیں کیونکہ اس سے قابو پا کر شیطان ان میں یا تو مایوسی

کی دلدل میں ڈالتا ہے۔ یا بے پرواہ بنا کر یہ کہ کس نوبت کو پہنچا" ہے جو مایوسی سے ہرگز کم خطرناک نہیں۔

اسکے علاوہ چاہیے کہ ہم خدا کے وعدوں کو اس طرح قبول کریں۔ جیسے کتاب مقدس میں عموماً پیش کئے گئے ہیں۔ اور ہمکو اپنے اعمال میں خدا کی اس مرضی پر چلنا چاہیئے جو اس کے کلام میں ہم پر صاف صاف ظاہر کی گئی ہے

چوتھا سبق

چوتھے سبق کا خاکہ

۴ پہلا دن

IV۔ خدا کے فرمان کی تعلیم پر اعتراضات

(الف) مسائل کے بارے میں بنیادی رویہ

(ب) اعتراضات

۴ دوسرا دن

۱۔ یہ خدا کو گناہ کا خالق بنا دیتا ہے

۲۔ یہ محنت مشقت کی حوصلہ شکنی کرتا ہے۔

۴ تیسرا دن

۳۔ یہ انسان کی آزاد مرضی کو ختم کر دیتا ہے۔

۴ چوتھا دن

۴۔ یہ خدا کو بے انصاف بناتا ہے۔

۵۔ یہ انسان کی ذمہ داری ختم کر دیتا ہے۔

۶۔ یہ دعا کو بے معنی بنا دیتا ہے۔

۴ پانچواں دن

V اس تعلیم کے فوائد اور خطرات

VI آپ کا اپنا خیال

(ا) آپ اپنا شخصی خیال بیان کریں۔

(ب) اپنے خیال کو درست ثابت کریں۔

VII خاتمہ

(ا) پرکھنے کے سوالات

(ب) ذہین طلبا کے لیے مزید سبق

(ج) خدا کے فرمان کا خلاصہ پہلے چار سبق

VIII ملحقات

الحاقی اقتباسات۔ فہرست کتب

خدا کا فرمان (جاری)

۴ پہلا دن

ہم اس سبق کا آغاز وجود کو بیان کرنے کے مسئلہ کو پیش کرتے ہوئے کرتے ہیں۔ ہم نے اس بات کا مطالعہ کیا کہ مختلف فلسفوں یعنی روحیت، مظاہر پرستی، مسئلہ ارتقا وغیرہ نے وجود کو کس طرح بیان کرنے کی کوشش کی ہے۔ ان میں سے ہر ایک کسی نہ کسی شکل میں پہلے سے مقرر کئے جانے کو پیش کرتا ہے۔ اس سے ہمیں وجود کو بائبل کے نکتہ نظر کے مطابق بیان کرنے میں راہنمائی ملتی ہے۔ وجود اپنا مطلب اور مقصد خدا کے فرمان سے اخذ کرتا ہے۔ خدا کے فرمان کی وسعت کا مطالعہ کیا ہم نے برگزیدگی اور نجات سے محروم ہونے کے بھیدوں کو بھی جاننے کی کوشش کی۔ پھر ہم نے فرمان کی صحیح خصوصیت کو جانچا اور ہمیں معلوم ہوا کہ یہ الٰہی صفات کا ایک حیران کن عکس ہے۔

وجود کا سب سے قدیم بیان بائبل مقدس میں پایا جاتا ہے۔ یہ وجود کے اصل ماخذ اور انسان کی برگشتگی کے باعث اس کی عقل بگڑنے سے پہلے کی حالت کو بیان کرتی ہے چنانچہ آپ اس بات کا بخوبی اندازہ لگا سکتے ہیں کہ گناہ آلود ذہن خدا کے فرمان کی ظاہرا تعلیم سے مطمئن نہیں تھے انہوں نے اسے ہمیشہ وجود کے ایسے نظریات سے بدلنے کی کوشش کی جس میں انسان کو زیادہ سے زیادہ مرکزیت حاصل ہو۔ بس یہی وجہ ہے کہ انسان خدا کے فرمان کی تعلیم پر متعدد اعتراضات کرتا ہے۔ ہمارا درست طریقہ یہ ہے کہ ہم الٰہی کلام مقدس کی مدد سے جواب دینے کی کوشش کریں۔

چوتھے سبق کے مقاصد

اس سبق کا مطالعہ کرنے کے بعد آپ اس قابل ہوں گے

- یہ بیان کر سکیں کہ ایک شخص کا علم الٰہی کے مشکل سوالات کے بارے میں بنیادی رویہ کیا ہونا چاہیے۔
- بیان کر سکیں کہ یہ تعلیم کیوں خدا کو گناہ کا پیدا کرنے والا نہیں ٹھہراتی۔
- یہ دکھا سکیں کہ یہ کیونکر محنت، مشقت، بشارت دینے یا منادی کا کام کرنے کی حوصلہ شکنی نہیں کرتی۔
- آزاد مرضی کا مطلب بیان کر سکیں اور یہ بتا سکیں کہ یہ تعلیم کیوں انسان کی آزاد خود مختاری کو منسوخ نہیں کرتی۔
- یہ صفائی سے بیان کر سکیں کہ یہ کیوں خدا کو بے انصاف نہیں ٹھہراتی۔
- یہ بتا سکیں کہ یہ کیوں انسان کو ذمہ داری سے سبکدوش نہیں کرتی۔
- یہ بیان کر سکیں کہ یہ کس طرح دعا کو بے مطلب کی بجائے بامطلب بناتی ہے۔
- اس تعلیم کے خطرات اور فوائد لکھیں
- خدا کے فرمان کے متعلق اپنے نظریہ کو بیان کر سکیں۔ اور اس کا دفاع کر سکیں۔

IV خدا کے فرمان کی تعلیم پر اعتراضات

۱۔ مسائل کے بارے میں بنیادی رویہ

انسان کو ہر معاملے میں، مسائل کا سامنا کرنا پڑتا ہے ہم یہ ہرگز خیال نہ کریں کہ صرف مسیحی اعتقادات ہی ایسے ہیں۔ جنہیں بیان کرنا مشکل ہے۔ نہ صرف علم الٰہی ہی میں۔ بلکہ زراعت، طب، انجینئرنگ، نفسیات اور سیاست میں بھی مسائل کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ لیکن علم الٰہی تمام وجود میں سب سے مشکل مسائل کو بیان کرتا ہے۔ وجود کی کلید، خدا کے فرمان کی تعلیم ہے۔ اور غالباً یہ تعلیم الٰہیات میں سب سے مشکل ہے آیئے ہم شروع ہی میں اس بات کو جان لیں کہ فرمان کی تعلیم میں کچھ ایسے مسائل ہیں جنہیں بیان کرنے کی ضرورت ہے۔ جب ہم ان مسائل میں سے کچھ حل کرنے کی کوشش کریں۔ تو آیئے ہم اس بات کا اطمینان کریں۔ کہ ہمارا بنیادی رویہ درست ہے۔ ہمارا رویہ بہت اہمیت رکھتا ہے۔ درحقیقت ہمارا رویہ ہی کسی حد تک فیصلہ کن کردار ادا کرتا ہے

خدا کے فرمان کی تعلیم کچھ مشکل مسائل پیدا کرتی ہے یہی وجہ ہے کہ کچھ مسیحی اس تعلیم پر ایمان نہیں رکھتے۔ لہٰذا وہ اعتراضات کرتے ہیں۔ ان اعتراضات کے معقول جواب ہیں۔ ممکن ہے شروع میں ہمیں ان اعتراضات کا حل، ہماری سمجھ سے بالاتر نظر آئے جس طرح سامنے

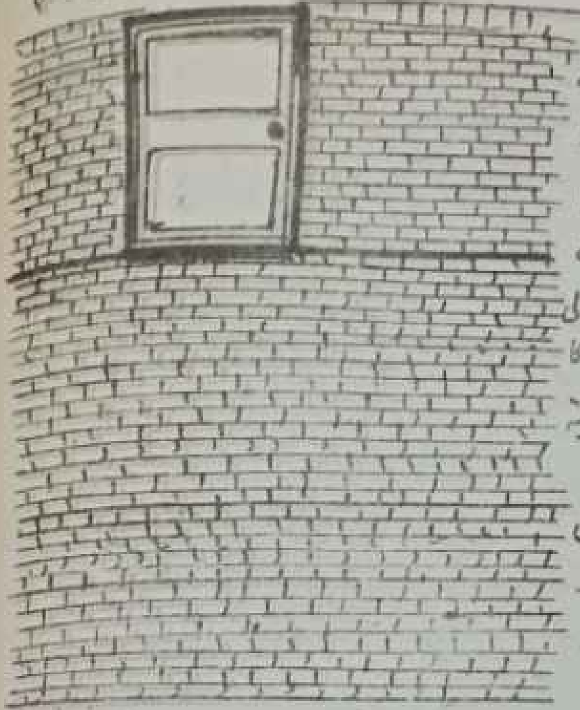

والی شکل میں دروازہ پہنچ سے باہر نظر آتا ہے۔ لیکن اگر ہمارا رویہ درست ہے۔ تو ہم عام طور پر ان مسائل کی معقول تشریح تلاش کر سکتے ہیں۔ سامنے والی شکل میں دروازہ تک پہنچنے کا طریقہ یہ ہے کہ وہاں تک زینہ بنا یا جائے

① تمام دنیاوی علوم میں ______ ______ میں پائی جاتی ہیں۔

② ہمیں مشکلات کو حل کرنے کے لئے ایک ایسا رویہ اختیار کرنے کی ضرورت ہے جو خود بخود کام کرتا ہے جیسے جب ہم گھر میں داخل ہوتے ہیں۔ تو خود بخود زینہ چڑھنے لگتے ہیں۔ ہمیں انہیں صرف اس لئے ترک نہیں کرنا چاہیے کہ وہ بہت مشکل ہیں۔ اگر ہم احتیاط سے دیکھیں۔ تو ہمیں تقریباً ہر مسئلے کا جواب مل جائے گا۔ ہمیں درست ______ اختیار کرنے کی ضرورت ہے۔ تب ہمارے پاس ______ تلاش کرنے کا بہتر موقع ہوگا۔

اگر ہمارا رویہ غیر متوازن یا درست نہیں ہے تو ترقی کرنے کی بجائے ہماری سمجھ زیادہ سے زیادہ دھندلاتی جائے گی۔ غلط رویہ سے ہم با آسانی غلط نتائج اخذ کرنے لگیں گے۔ علم الٰہی کے مسائل کی معقول تشریح

تلاش کرنے کے کم از کم تین اہم مدارج ہیں۔ یہ تین مدارج مسائل کو حل کرنے کے لئے ایک ایسے رویہ کا عکس پیش کرتے ہیں۔ جسے ہمیں اپنانے کی ضرورت ہے۔ اس سبق میں اتنی گنجائش نہیں ہے کہ ہم ان تینوں مدارج کے متعلق آپ کو تفصیل سے سکھا سکیں۔ اگر آپ کے پاس ہر ہفتہ اپنے کورس پر پانچ یا چھ گھنٹے صرف کرنے کے علاوہ وقت ہے تو ان مدارج کا مطالعہ کیجئے۔ اگر آپ ایسا کر سکتے ہیں۔ تو براہِ راست سوال نمبر ۳ تا ۵ ۳ کا مطالعہ شروع کر دیں۔ لیکن اگر آپ اس رویہ کو پہلے ہی صفائی سے سمجھتے ہیں۔ یا آپ کے پاس فالتو وقت نہیں ہے۔ تو پھر براہِ راست صفحہ نمبر ۲۴۰ کا مطالعہ شروع کر دیں۔ اس ابتدائی حصہ کے مطالعہ کی خاطر آپ اس سبق کے باقی اہم حصہ کو جو کہ خدا کے فرمان کی تعلیم پر اعتراضات کی صورت میں ہے۔ مختصر ملا پائیں۔ آپ کے فائدہ کے لئے مسائل کو حل کرنے کے بارے میں درست رویہ کے جو تین مدارج ہیں۔ وہ حسب ذیل ہیں۔

۱۔ اپنی حدود کو پہچانیں۔
۲۔ بائبل میں سے دیئے گئے تمام مواد کا مطالعہ کریں۔
۳۔ بقیہ بھیدوں کے لئے خدا پر بھروسہ کریں۔

اب آپ سوال نمبر ۳ سے رجوع کریں۔ یا پھر براہِ راست صفحہ نمبر ۲۴۰ کا مطالعہ شروع کر دیں۔

① مسائل (یا) مشکلات ④ رویہ - جواب

(3) خدا لامحدود ہے۔ لیکن میں اور آپ دوسرے لوگوں کی مانند ______ ہیں۔ مسائل کے متعلق اپنے میں درست ______ پیدا کرنے کے لئے ہمیں پہلے قدم کو اٹھانے کی ضرورت ہے۔ اور ______ حقیقت کو جاننا ہے۔

پہلا قدم - اپنی پابندیوں کو پہچانیں

ہمارے لئے اپنی انسانی پابندیوں کو جاننا بہت آسان ہے۔ ہم اس کا مطالعہ ______ مکاشفہ کے تحت پہلے ہی کر چکے ہیں۔ چونکہ ہم پابند ہیں اس لئے ہمیں الہام کی ضرورت ہے ہماری پابندیاں دو قسم کی ہیں۔ ایک محض ہمارے انسان ہونے کا نتیجہ ہے۔ اور دوسری ہمارے گنہگار ہونے کا نتیجہ ہے۔

(4) انسان فطری طور پر معذور ہے۔ وہ پختہ خیالات کر سکتا ہے ______ اور اسے یقین ہے کہ وہ درست ہے لیکن اگر ہم علم الٰہی کے مسائل کے جواب تلاش کرنا چاہتے ہیں۔ تو ہمیں فروتنی کے رویہ سے شروع کرنا ہوگا ہمیں فروتنی کی ضرورت ہے کیونکہ خدا کے برعکس ہمارا علم، تجربہ اور اہلیت ______ ہے۔

(5) خدا سب کچھ جانتا ہے۔ انسان ______ کے متعلق تو جانتا ہے اور وہ جان سکتا ہے۔

(6) یہاں تک کہ سائنس دان اور دھریہ بھی ______ علم، تجربہ اور اہلیت رکھتے ہیں۔

(7) آدمی آخری سچائی کی تلاش کرنے میں ناکام رہتے ہیں۔ کیونکہ وہ ______ ہونے کے باعث ______ ہیں۔

(8) وجود کے آخری مسائل کو حل کرنے کے لئے ایک شخص کو بڑی حکمت کی ضرورت ہے۔ لیکن دنیا کے عقلمند ترین انسانوں کی خصوصیت میں بھی جھکاؤ پیدا ہو جاتا ہے جس کی بنا پر وہ حقائق کو غلط سمجھتے ہیں۔ اور غلط نتائج اخذ کرتے ہیں۔ یہ جھکاؤ ______ کا نتیجہ ہے۔

(9) جب ہم سچائی کی تلاش کرتے ہیں۔ تو ہمیں بڑا محتاط ہونا چاہئے۔ کہ کہیں ہم غلط حل سے مطمئن نہ ہو جائیں۔ جو ہماری انسانی حدبندیوں کا یا ہماری گناہ آلود فطرت کی پیداوار ہو سکتا ہے۔ اور جو خدا اور پاکیزگی کے بارے میں ہمارے رویہ کو تبدیل کر سکتا ہے۔ علم الٰہی کی مشکلات کا معقول حل تلاش کرنے کے لئے پہلا قدم یہ ہے کہ اپنی ______ کو ______ ہوئے فروتنی کی روح پیدا کی جائے۔ ہماری پابندیاں نہ صرف ہماری محدود سمجھ، تجربہ اور اہلیت پر مشتمل ہے۔ بلکہ ہماری ______ بھی۔

(10) چونکہ ہم محدود ہیں اس لئے ہمیں خدا کے الہام کی ضرورت ہے۔ تاکہ ہم آخری سچائی کو سمجھ سکیں۔ چونکہ ہمارا جھکاؤ گناہ کی طرف ہے اس لئے ہمیں ______ کی ضرورت ہے تاکہ حقیقت کے بارے میں ہمارا رویہ درست ہو سکے۔

(3) محدود، دھریہ (4) محدود

(11) ہمیں یہ ہرگز فراموش نہیں کرنا چاہیئے کہ ہم گنہگار ہیں۔ جب تک ہم مر نہ جائیں۔ ہم گنہگار ہی رہیں گے۔ گناہ نے ہماری عقلوں، دلوں اور مرضی پر پردہ ڈال دیا ہے اور ان کا رخ موڑ دیا ہے۔ ہمیں نہ صرف اسی بات کی ضرورت ہے کہ ہم خدا کے پاک روح سے زندگی میں ایک مرتبہ ________ ہوں۔ بلکہ ہم ________ سے کہیں کہ وہ روز بروز ہمیں معمور کرے، کنٹرول کرے اور ہماری عقلوں کو نیا بناتا رہے (افسیوں ۴: ۲۳)

(12) کئی طرح طرح کے فلسفے گھڑتے رہتے ہیں ہم بھی گناہ گار ہیں۔ اس لئے خدشہ ہے کہ ہم بھی خدا کی سچائی سے دور نہ ہو جائیں۔ کیونکہ ہماری فطرت میں اس سے دور رہنے کا جھکاؤ پایا جاتا ہے۔ سچائی کو سمجھنے کے لئے ہمیں کس بات کی ضرورت ہے

____

(13) جب ہم اپنی پابندیوں کو پہچان لیتے ہیں تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ ہم اپنے آپ آخری سچائی کو معلوم نہیں کر سکتے۔ بلکہ ہمیں اسے معلوم کرنے کے لئے ________ کی ضرورت ہے۔

(14) وہ کونسی دو بنیادی پابندیاں ہیں۔ جو ہر آدمی میں ہیں؟

____

(15) مرزان کے مشکل مسائل کو حل کرنے کے لئے پہلا قدم ________ ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ ہم ________

____

(5) تمام چیزوں (6) محدود (7) انسان محدود (8) گناہ (9) پابندیوں سے پہچانتے۔ گناہ آلودہ طبیعت (یا) گناہ کی طرف جھکاؤ (10) نئی پیدائش یا تبدیلی

دوسرا قدم - تحریر شدہ الہام کا مطالعہ

جب ہم اپنی پابندیاں پہچان لیتے ہیں۔ تو ہمارے پاس صرف ایک راستہ رہ جاتا ہے۔ کہ ہم اپنے مسائل کے حل کے لئے خدا کے الہام سے رجوع کریں۔ ہم نے دیکھا کہ باطنی شخصی الہام کا سلسلہ ختم ہو چکا ہے۔ اب جو کچھ ہمارے پاس ہے وہ ظاہرا الہام ہے جو کہ بائبل کہلاتا ہے

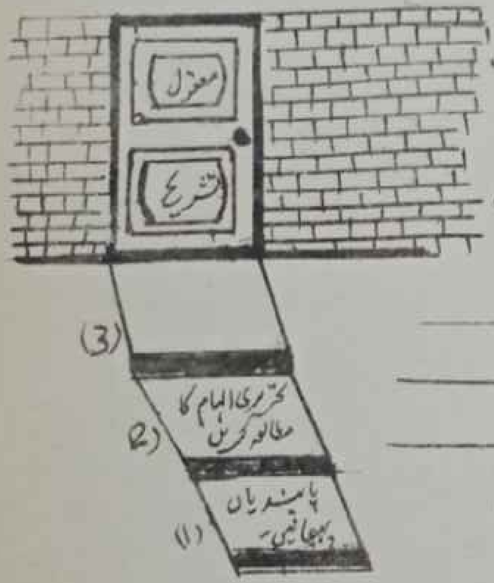

(16) ہمیں تحریری مکاشفہ کی اس لئے ضرورت ہے تاکہ ہم آخری سچائی تک پہنچ جائیں۔ اور ہمیں ہمارے مشکل مسائل کے جواب مل جائیں۔ کیونکہ

____

(17) اگر ہم اپنے علم الٰہی کے مسائل کے حل تک پہنچنا چاہتے ہیں تو ہمیں وہ تمام حقائق جو ہم تلاش کر سکتے ہیں جمع کریں

(11) تبدیل (یا) نئے سرے سے پیدا ۔ پاک روح (12) نئی پیدائش کے وسیلہ سے نئی طبیعت اور یہ کہ پاک روح کی مدد سے ہماری عقلیں روز بروز نئی بنتی جائیں۔ (یا ایسے) (14) تحریری الہام کو دیکھئے (13) محدود انسانی اہلیت اور گناہ کی طرف جھکاؤ (15) اپنی پابندیوں کو پہچاننا انسانی طور پر محدود ہیں۔ اور ہمارا جھکاؤ گناہ کی طرف ہے۔

~~ہم کیسے کرسکتے ہیں~~

(18) بعض اوقات بائبل کا مطالعہ کرنے میں بڑی محنت کرنی پڑتی ہے۔ اگر ہم تمام حقائق جمع کرنا چاہتے ہیں۔ تو ہم صرف ایک یا دو آیات نہ لیں۔ بلکہ اس موضوع پر جو کچھ تمام بائبل میں ہے اس کا مطالعہ کریں اپنی پابندیوں کو مدِنظر رکھتے ہوئے ہم بڑی احتیاط سے اور پورے طور پر تمام ______ کریں۔

(19) جب ہم تمام حقائق جمع کر چکیں۔ تو ہم ان تمام کو یکجا رکھیں۔ تاکہ ہمیں اس موضوع پر کلام کی تعلیم کی مکمل تصویر مل جائے۔ شاید اس طرح بھی اسے سمجھنا مشکل ہو۔ یعقوب ۱:۵ میں ہمیں کہا گیا ہے۔ کہ اگر ہم میں حکمت کی کمی ہو تو ______
______ خدا کیا وعدہ کرتا ہے؟

(20) ہمیں اس بات کا یقین کرنا چاہیئے کہ تحریری الہام میں ہمارے مسائل کی بڑی معقول تشریح پائی جاتی ہے۔ کیونکہ یہ ایک ایسے لامحدود پر حکمت ہستی کی تعلیم ہے۔ جو تمام سچائی کو جانتا ہے۔ لیکن چند باتیں بھید ہی بنی رہیں گی۔ کیونکہ خدا نے تمام سچائی کو بائبل میں بیان (نہیں کیا/کیا) ______ ہے۔

(21) یہاں تک کہ اگر ہم اپنی پابندیوں کو فروتنی کی روح میں پہچان بھی لیں۔ اور بائبل کے حقائق کا جانفشانی سے مطالعہ کریں۔ تو بھی ہمارا واسطہ چند ایک ایسے بھیدوں سے پڑے گا۔ جنہیں ہم سمجھ نہ سکیں گے۔ ہم میں اپنی موجودہ انسانی حالت میں اتنی گنجائش نہیں ہے۔ کہ ہم سب کچھ سمجھ جائیں۔ اس لئے ہمیں ایک اور قدم اٹھانا پڑتا ہے۔ وہ باتیں جو ظاہر نہیں کی گئیں۔ یا جنہیں ہم ابھی نہیں سمجھتے، ان کے لئے ہمیں خدا پر ______ رکھنا چاہیئے۔

---

(16) ہماری اہلیت، علم، تجربہ محدود ہے۔ اور سچائی کے مقابلہ میں گناہ کی صورت بگاڑ دیتا ہے۔ (بیان جیسے)، (17) ہم اس موضوع پر تمام بائبل کا مطالعہ جانفشانی سے کریں۔

تیسرا قدم۔ بھیدوں کیلئے خدا پر بھروسہ رکھیں۔

ہم خدا نہیں بن سکتے۔ وہ تمام باتیں سمجھتا ہے۔ لیکن ہم نہیں سمجھ سکتے اس نے ہم پر تمام باتیں ظاہر نہیں کی ہیں۔ وہ باتیں جو ہم نہیں سمجھتے، ہمیں ان کے لئے خدا پر بھروسہ رکھنے کی ضرورت ہے۔

(22) لیکن یہ ہمارے لئے سوچ بچار نہ کرنے کا بہانہ نہیں ہے اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ وجود کو سمجھنے کے لئے پوری کوشش نہ کریں۔ ہمیں ضرور کرنی چاہیئے۔ اپنی پابندیوں کو پہچانتے ہوئے ہمیں پوری کوشش سے ______ کا مطالعہ کرنا چاہیئے

(23) موسیٰ نے بہت اچھی نصیحت کی اور اس پر عمل کرنا ہمارے لئے بھی مفید ہوگا۔ استثنا ۲۹:۲۹ میں اس نے کہا "غیب کا مالک تو خداوند ہمارا خدا ہی ہے پر جو باتیں ظاہر کی گئی ہیں۔ وہ ہمیشہ تک ہمارے اور ہماری اولاد کے لئے ہیں۔ تاکہ ہم اس شریعت کی سب باتوں پر عمل کریں۔" ہمارا تعلق کن باتوں سے ہے؟ ______
جو کچھ ظاہر کیا گیا ہے اس کے متعلق ہم کیا کریں؟ ______
______ جو باتیں بھید ہیں ان کے متعلق کیا کریں؟ ______

(24) خدا کے فرمان میں بہت سی ایسی باتیں ہیں جنہیں خدا نے ظاہر کیا۔ کئی بھید ابھی تک چھپے ہوئے ہیں جب ہم جو کچھ سمجھ سکتے ہیں۔ سمجھ لیں تو پھر کیا کریں؟ ______

---

(18) بائبل کا مطالعہ (19) خدا سے مانگیں۔ وہ بغیر ملامت کئے سب کو فیاضی کے ساتھ دیتا ہے۔
(20) نہیں کیا (21) بھروسہ

(25) تحریری مکاشفہ میں اور اپنے تجربہ میں بھی ہم یہ دیکھتے ہیں۔ کہ خدا ایک نیک، قابلِ بھروسہ اور سچا خدا ہے جو کچھ اس نے ظاہر کیا ہے اس کی بنیاد پر ہم کہہ سکتے ہیں۔ کہ جو کچھ اس نے ظاہر نہیں کیا، اس کی بھی ضرور معقول تشریح ہوگی۔ بھیدوں کے سلسلہ میں خدا پر ہمارا ایمان اندھا ایمان نہیں ہے۔ کیونکہ ______

______

(26) کس وقت ہمیں جواب تلاش کرنے کی کوشش ترک کر دینی چاہیے؟ اور جواب کے لئے صرف خدا پر بھروسہ کرنا چاہیے؟ ______

______ خواہ ہم کسی بات کو نہ بھی سمجھتے ہوں۔ تو بھی کس موقع پر یہ کہنا کہ ہم خدا پر بھروسہ رکھتے ہیں۔ نہایت خطرناک ہوتا ہے؟ ______

______

(27) خدا نے ہمیں عقل استعمال کرنے کے لئے دی ہے جب تک پاک روح ہماری عقلوں کو گناہ کی طرف جھکاؤ سے آزاد رکھتا ہے۔ تو ہمیں اکثر مسائل کی معقول تشریح ملتی رہتی ہے۔ خدا یہ نہیں چاہتا کہ ہم زندگی کی طرف سے لاعلم یا پریشان رہیں۔ اسی لئے اس نے خدا انسان اور نجات کے بارے میں جو کچھ ہمیں جاننے کی ضرورت ہے ______ میں ظاہر کیا ہے۔

(28) بھید ایسی سچائیاں ہیں جنہیں ہم ______ جان سکتے۔

(29) اگر ہمیں مسائل کے جواب تلاش کرنے کی ضرورت ہے تو پھر یہ کیوں ضروری ہے۔ کہ ہم نئے سرے سے پیدا ہوں؟ ______

---

(22) تحریری الہام (یا) بائبل (23) جو باتیں خدا نے ظاہر کی ہیں وہ انہیں مانیں (یا) ان پر عمل کریں: یہ جانیں کہ ان کا تعلق خدا سے ہے اور ان کے لئے خواہ مخواہ پریشان نہ ہوں۔ (زبان جیسے)

(24) باقی باتوں کے لئے جو ابھی تک بھید ہیں۔ خدا پر بھروسہ رکھیں۔

______

(30) ہمیں خاص طور پر کب خدا پر بھروسہ رکھنے کی ضرورت ہے؟

______

(31) الہام کیوں ضروری تھا؟ ______

(32) انسان مختلف خیالات رکھتا ہے۔ اور وہ زندگی اور وجود کے بارے میں تعصب سے کام لیتا ہے۔ "شاید ہم کہیں" "اگر خدا نے گناہ کے بارے میں فرمان جاری کیا تو خدا گناہ کو پیدا کرنے والا ہے۔" یا "ایمان سے مانگی گئی دعائیں خدا کو اپنا ارادہ بدلنے پر مجبور کر دیتی ہیں۔" یا "انسان خدا کی مرضی کا مقابلہ کر سکتا ہے" یا "انسان کٹھ پتلی ہے" ہم یہ کسی طرح جان سکتے ہیں کہ یہ خیالات درست ہیں یا غلط؟ ______

(33) جب کوئی علمِ الٰہی کے کسی مسئلہ کو سمجھنے کی کوشش کرتا ہے۔ تو اسے کون سے تین قدم اٹھانے چاہئیں۔ (۱) ______ (۲) ______ (۳) ______

(صفحہ نمبر ۲۲۱ پر شکل کو پُر کریں)

(34) یہ لازمی ہے کہ ہم کھلے ذہن کے ساتھ مطالعہ کریں۔ اور اپنے پرانے خیالات اور تعصب کو الگ کر دیں۔ ورنہ ہمارے بائبل کے مطالعہ کا نتیجہ ______

______

---

(25) ہم اپنے تجربہ سے جانتے ہیں کہ خدا نیک اور وفادار ہے۔ (26) جب بائبل کا گہری نظر سے مطالعہ کرنے کے بعد ہمیں معلوم ہو جاتا ہے۔ کہ جواب ابھی ظاہر نہیں کیا گیا۔ جب ہم نے اس موضوع پر بائبل کا مطالعہ نہیں کیا یا جو کچھ ظاہر کیا گیا ہے۔ اسے سمجھنے کی کوشش نہیں کی (27) بائبل

(28) اس وقت نہیں (29) تاکہ ہم سچائی کے مقابلہ میں گناہ کی طرف اپنے موروثی جھکاؤ پر غالب آسکیں۔

(35) جو ایمان ہم پہلے سے رکھتے ہیں۔ اسے بائبل میں تلاش کرنے کی بجائے ہمیں ضرورت اس بات کی ہے۔ کہ بائبل خود بتلائے کہ ہمیں کیا ______ رکھنا چاہیے

خدا نے کچھ باتوں کا ارادہ کر رکھا ہے جو کہ فی الحال بھید ہیں۔ پولس رسول ہمیں بتاتا ہے۔ کہ ابھی تو ہمیں آئینہ میں دھندلا سا نظر آتا ہے۔ مگر بعد میں صاف طور پر دیکھیں گے۔ (۱-کرنتھیوں ۱۳: ۱۲) بعض ایسی باتیں جو پرانے عہدنامہ کے مقدسین کے لئے بھید بنی ہوئی تھیں۔ وہ پولس رسول کے وسیلہ سے نئے عہدنامہ کے مقدسین پر ظاہر کی گئیں۔ (افسیوں ۳: ۴، ۵، ۹، ۱۰) بقیہ باتیں اب بھی بھید بنی ہوئی ہیں۔ مسٹر بوٹنر چار بقیہ بھیدوں کا ذکر کرتے ہیں جو چار ایسے سوال ہیں جن کا مکمل جواب نہ کلام دیتا ہے اور نہ عقل۔ جن کے متعلق ہم یہ کہہ سکتے ہیں۔ کہ آئندہ حالت کا اعلیٰ علم ہی ان کے جواب مہیا کرے گا۔ یہ سوالات ہیں۔ پہلا، پاک خدا اخلاقی برائی کی اجازت کیا دے سکتا ہے؟ دوسرا، جو پاک پیدا کیا گیا وہ گناہ میں کیسے گر سکتا ہے؟ تیسرا: ہم اپنی پیدائش سے پہلے کے گناہ کے ذمہ دار کیونکر ٹھہر سکتے ہیں؟ چوتھا: مسیح انسان کی روح سے دکھ کیونکر اٹھا سکتا ہے؟ ان میں سے پہلا سوال اب ہمیں درپیش ہے (BOETTNER مذکورہ صفحہ ۳۳۶)

آئیے اب ہم پہلے سوال پر غور کریں۔ کہ گو خدا حاکم مطلق ہے تو بھی گناہ کا خالق

(30) جب ہمیں ایسے خیالات کا سامنا کرنا پڑے۔ جن کے جواب ظاہر نہیں کئے گئے ہیں۔ (31) کیونکہ انسان محدود ہے اور اس کا جھکاؤ گناہ کی طرف ہے (32) دیکھیں کہ بائبل کے حقائق ان کی تصدیق کرتے ہیں یا نہیں۔ (33) اپنی پابندیوں کو پہچاننے سے بجز بری الہام سے بھیدوں کے۔ یہ خدا پر بھروسہ کرنے سے (34) سوالات کے یک طرفہ جواب کی صورت میں نکلے گا۔ جن کی بنیاد ہمارے پرانے خیالات پر ہوگی۔ یعنی جھکاؤ

نہیں ہے۔ جب آپ اس سے پہلے اعتراض کا معقول جواب تلاش کر رہے ہیں تو ان تین اصولوں کو پیش نظر رکھتے ہوئے درست رویہ اختیار کریں۔

ب - خدا کے فرمان کی تعلیم پر عام اعتراضات

مشکل علوم ہمیشہ اعتراضات کا سبب بنتے ہیں۔ ابد کی صفات پر ان چھ عام اعتراضات کے جواب دئے گئے ہیں۔ جو لوگ خدا کے فرمان کی تعلیم کے بارے میں اکثر کیا کرتے ہیں۔ متوازن رویہ اختیار کرنے کے لئے اب تک ہم نے تین سبق طے کئے ہیں۔ اس لئے اب ہم آگے بڑھنے کے لئے تیار ہیں۔

آئیے ہم ان اعتراضات پر یک وقت غور کریں۔ پہلے تین نہایت اہم ہیں جس طرح ان کے جواب دئے گئے ہیں ان سے آپ کو بقیہ تین سوال کے جواب دینے میں مدد ملے گی۔ آپ کو بقیہ تین اعتراض کے جواب دینے کے لئے کم مدد بہم پہنچائی جائے گی۔ اس لئے پہلے اعتراضات کے سلسلے میں جو کچھ بیان کیا جائے اس پر زیادہ توجہ دیں۔ اور اہم نکات نوٹ کر لیں۔ ہر مرتبہ پہلے اعتراض کو بیان کیا گیا ہے۔ اور پھر ان مشکلات کو جو اس سے پیدا ہوتی ہیں آخر میں نکتہ بہ نکتہ دیا جائے گا۔

۱- یہ خدا کو گناہ کا خالق بنا دیتا ہے۔

اعتراض: بعض لوگ کہتے ہیں کہ اگر شمول گناہ، خدا نے تمام چیزیں

(35) ایمان (یا) جھکاؤ (دیا ان جیسے)

فرمان جاری کیا۔ تو وہ گناہ کا خالق ہے۔ دوسرے لفظوں میں، اگر خدا نے تمام گناہ آلود
واقعات کو ہمیشہ کے لئے پہلے سے مقرر کر رکھا ہے۔ تو یہ لازم آتا ہے کہ خدا گناہ
کا خالق اور اس کا منظور کرنے والا ہے۔ کسی لئے وہ یہ کہتے ہیں۔ کہ خدا کو گناہ کا پہلے
سے علم تھا۔ نہ کہ اس نے اسے حاکم مطلق کے طور پر پہلے سے مقرر کیا۔

اعتراض سے پیدا شدہ مشکلات

ا۔ گناہ کا مسئلہ حقیقی ہے۔ گناہ وجود کی ایک حقیقت ہے۔ جسے ہم نظر انداز نہیں کر
سکتے۔ لیکن خواہ کسی کا فلسفہ کیسا ہی کیوں نہ ہو، گناہ کے وجود کو بیان کرنا مشکل ہے۔
ہمیں دوسروں کی طرح اس بات کا اقرار کرنا چاہیئے کہ اس بات کو سمجھنا مشکل ہے
کہ اس کائنات میں، جسے نیک اور پاک خدا نے پیدا کیا۔ برائی اور دکھ کیسے شامل
ہو سکتے ہیں۔ ارمینین ازم میں بھی یہ مشکل پیش آتی ہے۔ جب وہ یہ کہتے ہیں۔ کہ خدا پہلے
سے علم رکھتا تھا۔ لیکن اس نے فرمان جاری نہیں کیا۔ تو اس سے بھی وہ اس مشکل سے
بچ نہیں سکتے۔ یہ کہہ کر کہ خدا پہلے سے علم رکھتا ہے، وہ خدا کو بنیادی ذمہ داری سے
بچا جاتے ہیں۔ لیکن ہم فوراً دیکھ سکتے ہیں کہ اگر خدا کو پہلے سے علم تھا۔ کہ آدم گناہ
میں گر جائے گا۔ تو وہ اسے پیدا نہ کرنے کا فیصلہ کر سکتا تھا۔ وہ اسے گناہ سے باز رکھ
سکتا تھا۔ جیسے کہ اس کے پاس پاک فرشتے ہیں۔ لیکن خدا نے ایسا نہیں کیا۔ خدا نے
دنیا پیدا کی۔ جس میں وہ جانتا تھا۔ کہ گناہ داخل ہوگا۔ اس نے آدم کو پیدا کیا
جس کے متعلق وہ جانتا تھا۔ کہ گناہ میں گر جائے گا۔ اور اس طرح ارمینین ازم کے
مطابق بھی کہ یہ کسی نہ کسی حد تک۔ ریفارمڈ نظریہ کے مطابق بھی ہے۔ خدا کسی نہ کسی طور
ذمہ دار ہے کیونکہ وہ کائنات کو پیدا نہ کرنے کا فیصلہ کر سکتا ہے۔

(36) بعض لوگ خدا کے فرمان مطلق کے علم پر اعتراض کرتے ہیں۔ کیونکہ وہ کہتے ہیں
__________ ہو جائیگا

(37) جیسا کہ ہم پہلے دیکھ چکے ہیں، ارمینین ہرگز ہرگز کی بنیاد __________
اور ریفارمڈ مسئلہ قبولیاتی کے ماننے والے خدا کی کامل __________
بیان کرتے ہیں۔

(38) گناہ کے پیشگی علم نہ کہ اس کے پہلے سے مقرر کئے جانے کی تعلیم کون دیتا ہے؟

(39) خواہ خدا گناہ کا صرف پیشگی علم رکھتا تھا یا اس نے پہلے سے مقرر کیا۔ وہ ہر
صورت میں بالآخر دنیا میں گناہ کی موجودگی کا ذمہ دار ٹھہرے گا۔ کیونکہ وہ __________

(40) تمام فلسفے __________ کی تشریح کرنے
میں مشکل محسوس کرتے ہیں۔

(ب) ایک ظاہرا متناقض خیال! ریفارمڈ اقرار الایمان بائبل کی طرح یہ تعلیم
دیتا ہے۔ کہ خدا نے گناہ آلود واقعات کو پہلے سے مقرر کیا اور پھر بھی وہ گناہ کا خالق بھی
نہیں ہے۔ تمام مسیحی جانتے ہیں۔ کہ خدا پاک ہے بائبل یہ سکھاتی ہے کہ خدا گناہ سے
خوش نہیں ہے۔ بلکہ وہ گناہ سے نفرت کرتا ہے۔ آیات جو خدا کی پاکیزگی کو بیان کرتی
ہیں۔ اتنی زیادہ ہیں۔ کہ انکا یہاں حوالہ دینے کی ضرورت نہیں ہے۔ تمام مسیحی جو بائبل
کے وفادار رہنے کی کوشش کرتے ہیں۔ وہ خدا اور گناہ میں تعلق بیان کرنے میں محتاط
رہتے ہیں۔ بائبل بڑی صفائی سے بیان کرتی ہے کہ خدا گناہ کا خالق نہیں ہے۔ یعنی وہ
خود گناہ کا فوری موجب یا سبب نہیں ہے۔ "جب کوئی آزمایا جائے تو یہ نہ کہے کہ میری
آزمائش خدا کی طرف سے ہوتی ہے کیونکہ نہ تو خدا بدی سے آزمایا جا سکتا ہے۔ اور
نہ وہ کسی کو آزماتا ہے۔ ہاں ہر شخص اپنی ہی خواہشوں میں کھنچ کر اور پھنس کر آزمایا

(41) گناہ کا خالق (داعی یا) گناہ کا منظور کرنے والا

...ہے ۔ ... ہر اچھی بخشش اور ہر کامل انعام اوپر سے ہے اور نوروں کے باپ
کی طرف سے ملتا ہے جس میں نہ کوئی تبدیلی ہو سکتی ہے اور نہ گردش کے سبب سے
اس پر سایہ پڑتا ہے" (یعقوب ۱: ۱۳، ۱۴، ۱۷) مزید دیکھئے زبور ۹۲: ۱۵؛
واعظ ۷: ۲۹؛ ۱۔ یوحنا ۱: ۵)

بعینہٖ ریفارمڈ عقیدے بیان کرتے ہیں۔ کہ خدا گناہ کا خالق نہیں ہے "
اس کی پروردگاری پہلے آدمی کے گرنے اور ابلیس اور فرشتے کے باقی سب
گناہوں تک بھی پہنچتی ہے ... کہ گناہ آلودگی کائنات سے چلتی ہے نہ کہ خدا سے
جو خدا سے زیادہ پاک اور راستباز ہے۔ وہی وہ گناہ کا بانی ہے اور نہ ہی وہ گناہ
منظور کرتا" (ویسٹ منسٹر عقیدہ ۵-۴)

پس جب ہم یہ کہتے ہیں کہ خدا گناہ پر اختیار رکھتا ہے کیونکہ اس نے ازل سے
جاری کیا۔ تو ہم یہ نہیں کہتے کہ خدا گناہ کا خالق یا منظور کرنے والا ہے اقرار الایمان
بائبل کی طرح ہمیں اس بات سے روکتا ہے

لیکن اس سوال کا ایک پہلو اور بھی ہے۔ جسے کلام الیقینی طور پر سکھاتا ہے اور
پر یقینی طور پر قائم رہنا چاہیئے۔ مندرجہ ذیل آیات پر غور کریں۔ یہ خدا کے گناہ کو
پہلے سے مقرر کرنے کو بیان کرتی ہیں۔

● آپ کو یاد ہو گا کہ کس طرح یوسف کے بھائیوں نے اسے گڑھے میں پھینکنے
کے بعد مصر کی غلامی میں بیچ کر گناہ کیا تھا۔ یہ بڑا خوفناک جرم تھا۔ لیکن پھر بھی
بائبل بیان کرتی ہے کہ "تم نے مجھ سے بدی کرنے کا ارادہ کیا تھا۔ لیکن خدا نے
اسی سے نیکی کا قصد کیا۔ تاکہ بہت سے لوگوں کی جان بچ گئے۔ چنانچہ آج کے دن

(37) پیشگی علم۔ مرضی (38) از منین نظریہ۔ (39) دنیا کو پیدا کرنے
کا فیصلہ کر سکتا تھا۔ (یا) آدم کو بھی فرشتوں کی طرح پاک رکھ سکتا تھا۔
(40) دنیا میں گناہ کی موجودگی۔

بچا رہا ہے" (پیدائش ۵۰: ۲۰)

● موسیٰ کے زمانہ میں اسرائیلیوں کی غلامی سے آزادی کے سوال پر مصر
کے فرعون کے متعلق کہا جاتا ہے۔ ... پر فرعون نے اس بار بھی اپنا دل سخت کر لیا
لیکن فرعون کی سختی اور ظالمانہ گناہ پر اپنی منظوری والی کی تفسیر خدا
ان الفاظ میں کرتا ہے" اور خداوند نے موسیٰ سے کہا۔ کہ فرعون کے پاس جا
کیونکہ میں ہی نے اس کے دل اور اس کے نوکروں کے دل کو سخت کر دیا ہے تاکہ میں
اپنے یہ نشان ان کے بیچ دکھاؤں" (خروج ۱۰: ۱)

● پرانے عہد نامہ میں اس قسم کی تعلیم یعقوب، ابی سلام، نبوکدنضر اور ایوب
وغیرہ کے بارے میں آیات سے بھی ملتی ہے۔ لیکن یہ تعلیم نئے عہد نامہ میں بھی ملتی
ہے کہ خدا نے ازل سے بڑے واقعات مقرر کر رکھے ہیں۔ مسیح کی موت پر
غور کریں۔ "ابن آدم تو جیسا اس کے واسطے مقرر ہے جاتا ہی ہے۔ مگر اس شخص
پر افسوس ہے۔ جس کے وسیلے سے وہ پکڑوایا جاتا ہے" (لوقا ۲۲: ۲۲) "جب
وہ خدا کے مقررہ انتظام اور علم سابق کے موافق پکڑوایا گیا۔ تو تم نے بے شرع
لوگوں کے ہاتھ سے اسے مصلوب کرا کر مار ڈالا" (اعمال ۲: ۲۳) مزید دیکھئے
۱۔ پطرس ۱: ۲۰؛ افسیوں ۳: ۱۱؛ عبرانیوں ۱۳: ۲۰)

● یسعیاہ ۴۵: ۷ ایک ایسی آیت ہے۔ جس سے آپ پہلے ہی واقف
ہیں۔ اسی قسم کی اور بہت سی آیات ہیں۔ جو بدی پر خدا کی حاکمیت مطلق پر اصرار
کرتی ہیں۔ جب سمعی نے داؤد پر لعنت کی تو اس نے کہا "اسے چھوڑ دو اور
لعنت کرنے دو۔ کیونکہ خداوند نے اسے حکم دیا ہے" (۲۔ سموئیل ۱۶: ۱۰، ۱۱)
جب داؤد کو اپنے دشمنوں کے ہاتھوں ظلم و ستم سہنا پڑا تو وہ جانتا تھا کہ یہ
سب خداوند کی طرف سے ہے۔" [illegible]
لے لیں۔ کہ وہ خدا کے ارادہ کو پورا کریں۔ جیسا کہ ایوب کے بارے میں [illegible]
اور جیسا کہ اخی اب کے متعلق میکایاہ نے کہا" سو دیکھ خداوند نے تیرے ان سب

نبیوں کے منہ میں جھوٹ بولنے والی روح ڈالی ہے اور خداوند نے تیرے حق میں بدی کا حکم دیا ہے" (١-سلاطین ٢٢: ٢٠-٢٣) ساؤل کے بارے میں لکھا ہے "اور خداوند کی طرف سے ایک بُری روح اسے ستانے لگی۔" (١-سموئیل ١٦: ١٤) (مزید دیکھئے یشوع ١١: ٢٥؛ ١-سموئیل ٢: ٢٥؛ قضاۃ ٩: ٢٣؛ ٢-سموئیل ٢٤: ١؛ [٢-سموئیل ٢٤: ١، ١٠ کے ساتھ ١-تواریخ ٢١: ١؛] ٢-سموئیل ١٢: ١١؛ ١-تواریخ ٥: ٤ کے ساتھ ١٠: ١٤؛ ٢-سموئیل ٢٢: ٢٠؛ زبور ١٠٥: ٢٥؛ یسعیاہ ٦٣: ١٧؛ ١-تواریخ ٥: ٢٢؛ ١-سلاطین ١٢: ١٥؛ عاموس ٣: ٦؛ متی ٢٦: ٣١؛ ٢١: ٤٢؛ ٢٦: ٣٩ وغیرہ)۔

(41) ریفارمڈ اقرار الایمان اور بائبل دونوں اسے مکمل طور پر حل کئے بغیر ہمارے سامنے ایک معمہ پیش کرتے ہیں۔ وہ یہ سکھاتے ہیں۔ کہ خدا گناہ کا خالق نہیں ہے۔ لیکن پھر بھی وہ ________ ________ ہے

(42) "خدا گناہ کا خالق ہے" حسب ذیل میں کون سا جواب درست ہے۔؟

(ا) ریفارمڈ تھیولاجی کے متعلق ۔

(ب) آرمینین ازم کے مطابق

(ج) دونوں کے مطابق

(د) ان میں سے کسی کے مطابق نہیں ۔

(43) وہ کونسی آیت آپ نے سیکھی ہے جو یہ بیان کرتی ہے کہ خدا گناہ پر ۔ اختیار رکھتا ہے؟ ________

(44) بائبل بار بار خدا کی پاکیزگی کا اعلان کرتی ہے یہ سکھاتی ہے کہ خدا انسان کو گناہ کے لئے ________ آزماتا اور نہ وہ خود گناہ کرتا ہے۔ خدا گناہ کا ________ نہیں ہے گناہ کی موجودگی کی حقیقت:

دوسرا رخ یہ ہے کہ خدا یقیناً ________

(45) جب ہم بائبل کا صفحہ بہ صفحہ مطالعہ کرتے ہیں۔ اور اس قسم کے بھید و مسائل کا جواب نہیں ملتا۔ جیسے کہ یہ دونوں بظاہر متضاد حقائق ہیں۔ تو ہم کیا کرتے ہیں؟ ________

اس قسم کے سوالات کیا کہلاتے ہیں؟ ________

(46) بعض لوگ خدا کے فرمان کے علم پر اعتراض کرتے ہیں۔ کیونکہ ان کی دانست میں اس طرح خدا ________ بن جاتا ہے۔

(47) اس قسم کے مسیحی یہ کہتے ہیں۔ کہ خدا بُرائی کا پیشگی علم رکھتا ہے۔ لیکن اس نے پہلے سے مقرر نہیں کیا۔ اس قسم کے اعتقاد سے مشکل دور کیوں نہیں ہوتی؟ کیونکہ اگر خدا پیشگی علم رکھتا تھا۔ کہ آدم گناہ کرے گا۔ تو وہ ________

(48) ریفارمڈ اقرار الایمان بُرائی کی موجودگی کی بارے میں کیا تعلیم دیتا ہے؟

(49) بے شک یہ معمہ ایک بھید بنا ہوا ہے کہ کس طرح خدا گناہ پر ________ رکھتے ہوئے بھی اس کا ________ نہیں ہے۔ آئیے ہم جہاں تک اسے سمجھ سکتے ہیں۔ سمجھنے کی کوشش کریں۔ ایک مزید مشکل ذہن میں ابھرتی ہے۔

---

(41) گناہ کے وجود کو مقرر کرنے میں حاکم مطلق ہے۔ (یا ان جیسے) (42) د

(43) یسعیاہ ٤٥: ٧ (44) نہیں۔ خالق۔ تمام گناہ آلود واقعات کو مقرر کرنے کی بنا پر ان پر حاکم مطلق ہے

(ج) گناہ کی موجودگی کے لئے سبب تلاش کرنے کی کوشش کرنا، بے شعوری (بے ہودگی) اس کے لئے سبب تلاش کرنے کی طرح ہے۔ ڈاکٹر رابرٹ جی ریڈ لف کے والد صاحب نے کہا کہ چونکہ گناہ بنیادی طور پر بے آئینی ہے۔ اس لئے یہ بے آئین کے لئے آئین تلاش کرنا یا بیہودگی کا سبب تلاش کرنے کی طرح ہے۔ کیا بیان بڑا الجھا ہوا نظر آتا ہے؟ اسی طرح گناہ بھی اپنے آپ ہی الجھا ہوا اور غیر شعوری ہے۔ اس کی مثال چراغ لے کر کمرہ میں تاریکی کی نوعیت معلوم کرنے کی طرح ہے۔ جونہی کوئی شخص چراغ لے کر کمرے میں جاتا ہے تو تاریکی غائب ہو جاتی ہے۔ یہی حالت گناہ کی ہے

(50) گناہ کے وجود کی وجہ تلاش کرنے کی کوشش کرنا ایسے ہی ہے جیسے کہ چراغ لے کر کسی کمرے میں ———— کو تلاش کیا جائے۔

(51) گناہ بنیادی طور پر بے شعور، نامناسب اور بے آئین ہے شاید ہماری مشکل اس بات سے پیدا ہوتی ہے۔ کہ ہم غیر منطقی طور پر سوچنے کے عادی نہیں ہیں۔ جس طرح تاریکی کو چراغ سے نہیں دیکھا جا سکتا۔ اسی طرح گناہ کے وجود کی وجہ مناسب طور پر بیان نہیں کی جا سکتی کیونکہ گناہ اپنی سرشت میں ہی ———— ہے

(د) گناہ کے بارے میں خدا کا فرمان، کیا محض اجازتی فرمان ہے؟ بہتیرے ریفارمڈ مسیحی یہ تعلیم دیتے ہیں۔ کہ گناہ کا فرمان ایک اجازتی

---

(45) اس حقیقت کے بے سہارا پر بھروسہ کرتے ہیں۔ نیز ظاہر شدہ خدا (44) کا خالق (46) پیدا نہ کرنے کا فیصلہ کر سکتا تھا۔ اور ایک مرتبہ جب اس نے اسے پیدا کر دیا تو وہ اس کا وجود برقرار رکھ سکتا ہے (48) کہ خدا نے ہی کا خالق! منظور کرنے والے بغیر اسے پہلے سے مقرر کیا (47) اختیار - خالق

فرمان ہے جس میں خدا خاموش تماشائی ہے وہ کہتے ہیں۔ کہ وہ گناہ کے وقوع پذیر ہونے کی اجازت تو دیتا ہے۔ لیکن وہ گناہ کو مقرر نہیں کرتا۔ جیسے مسٹر اے ایچ سٹرونگ فرماتے ہیں۔ "بس گناہ کی اجازت دینے کا فرمان تاثیر بخش نہیں ہے۔ بلکہ اجازتی فرمان یا اجازت دینے والا فرمان ہے اور یہ اس فرمان سے جس میں اس کی اپنی کارکردگی پائی جاتی ہے۔ مختلف ہے۔ لیکن خدا درحقیقت گناہ کی اجازت دیتا ہے۔ اور اس کا اجازت دینا یقیناً درست ہے چنانچہ اس کا گناہ کو اجازت دینے کا فرمان جاری کرنا بھی درست ہو گا۔ اگر خدا کی پاکیزگی حکمت اور قدرت پر اخلاقی برائی کی حقیقی موجودگی سے اعتراض وارد نہیں ہوتا۔ تو پھر ان کی موجودگی کا فرمان جاری کرنے سے بھی تو اعتراض وارد نہیں ہو سکتا" (اسٹرونگ اے ایچ سسٹمیٹک تھیولوجی، پکرنگ اینڈ انگلس لندن ۱۹۲۵ء صفحہ ۳۶۵) پہلی ہی نظر ڈالنے سے یہ محسوس ہوتا ہے کہ اجازتی فرمان کا یہ نظریہ مسئلہ کو حل کر دیتا ہے اور خدا کو بری الذمہ ٹھہرایا جاتا ہے۔

گناہ کو مقرر کرنے کے فرمان اور گناہ کو اجازت دینے کے فرمان میں کیا فرق ہے؟ آخری تجزیہ کے مطابق اجازت کا مطلب وہی ہے جو مقرر کرنے کا ہے۔ یہ ثانوی ذرائع کے وسیلہ سے تقرر ہے جسے وقوع میں لانے کے لئے خدا خود سرگرمی نہیں دکھاتا۔ (ہم ثانوی ذرائع کے وسیلہ سے مقرر کرنے کے خیال پر بعد میں غور کریں گے)۔ برکھوف "اجازتی فرمان کو پیش کرتے وقت بڑا محتاط لہجہ اختیار کرتا ہے" لیکن ہمیں اس بات کو بڑے محتاط ہو کر دھیان رکھنا چاہیئے۔ کہ اجازتی فرمان کسی بات کی بھولی اجازت نہیں ہے۔ جو کہ الہٰی مرضی کے کنٹرول میں نہ ہو۔ یہ ایک ایسا فرمان ہے۔ جو مستقبل کے گناہ آلود کاموں کو قطعی یقینی بنا دیتا ہے"

---

(50) تاریکی (51) سبب (یا) بے شعور (یا) بے آئین

ڈبرک ہاٹ۔ ایل۔ سسٹیمٹک تھیولوجی از ڈ مالسٹر گرینڈ ریپڈز، چوتھا ایڈیشن (۱۹۴۹ء، صفحہ ۱۰۵) اسٹرونگ اور برک ہاٹ اور دیگر کے خیالات میں مرکزی نکتہ یہ ہے کہ جہاں تک فرمان کا تعلق گناہ سے ہے یہ اجازتی ہے لیکن یہ اس صورت میں اجازتی ہے کہ یہ خدا کی اپنی تاثیر بخشی سے وقوع میں نہیں آتا۔ یہ دونوں امرمیں علماء مثلاً ڈالس کے ساتھ اس بات میں متفق ہیں۔ کہ تاہم گناہ کے بارے میں فرمان یقینی امر ہے

فرمان کے اس یقینی امر پر غور کریں۔ ہم نے دیکھا ہے کہ فرمان کی خصوصیت اور وسعت پر بائبل کی تعلیم اس کے یقینی ہونے پر اعتقاد رکھنے کو ضروری بنا دیتی ہے، ورنہ خدا قادرِ مطلق، تمام باتوں کا علم رکھنے والا لا محدود اور لا تبدیل ہرگز نہ ہوتا۔ ازل سے ہی یہ بات یقینی تھی۔ کہ آدم گناہ میں گر جائے گا۔ اور مسیح آدمیوں کے گناہوں کے لئے موت سہے گا۔ اس یقین کا ماخذ کیا ہے؟

(52) چونکہ اس بات کا کہ آدم گناہ میں گر جائے گا۔ اسکی پیدائش سے پہلے ہی یقینی تھی اس لئے آدم کے گناہ کے یقین کا ماخذ آدم ________

(53) اس بات کا ازل سے یقین تھا۔ کہ آدم گناہ میں گر جائے گا۔ خواہ یہ اجازتی ہے۔ یا نہیں۔ اس لئے اس یقین کا ماخذ ضرور ہی وہ ہوگا۔ جو ازل سے ہے۔ یعنی ________ گناہ اور تمام گناہ آلود کاموں کا ماخذ ________ یا خدا کا ________ ہے

(54) یہ بیان کرنے سے کہ گناہ کے بارے میں فرمان محض اجازتی فرمان ہے مسئلہ حل نہیں ہوتا۔ بالآخر گناہ کے وجود کی ابدی وجہ خدا پر عاید ہوتی ہے۔ جس نے اسے اپنے ابدی ________ میں شامل کیا جس میں سب کچھ شامل ہے

(55) ہم بھی بائبل کی طرح اس بات کا مکمل طور اقرار کریں اور کہیں کہ خدا

محض گناہ کو اجازت ہی نہیں دیتا۔ بلکہ اس نے اسے مقرر کیا کیونکہ اس کے یقین کا ماخذ انسان نہیں ہے جو کہ گناہ کرتا ہے اور اس کا ذمہ دار ہے بلکہ ________ ہے جس نے ________

(56) کیا آپ دیکھ سکتے ہیں۔ کہ اس سوال کا جواب دینا کیوں مشکل ہے؟ گناہ کے وجود کے معمہ کی جو دو صورتیں ہمیں درپیش ہیں۔ وہ کونسی ہیں؟ ________

____

____

(57) گناہ کے وجود کے مسئلہ کو حل کرنے ________ کے لئے ________ مشکل ہے

(58) خدا کے فرمان کی تعلیم کے متعلق جو اعتراض کیا جاتا ہے وہ کیا ہے کہ یہ ________ لیکن محض یہ کہہ دینے سے کہ خدا پیشگی علم رکھتا تھا اور اسے اس نے مقرر نہیں کیا۔ مسئلہ حل نہیں ہوتا کیونکہ

____

____

(59) یہ کہہ دینے سے کہ فرمان اجازتی فرمان ہے مسئلہ کیوں حل نہیں ہوتا۔؟ (اس کے یقینی ہونے پر غور کریں) ________

____

(60) گناہ کی سرشت میں وہ کونسی بات پائی جاتی ہے جو اسے گناہ کی صورت میں اور شامل بنا دیتی ہے؟ ________

(52) نہیں تھا (53) خدا ۔ خدا ۔ فرمان (54) فرمان (55) خدا ۔ ان کو وقوع ہونا کو اپنے فرمان میں ازل سے مقرر کیا دیا ہے)

اس اعتراض سے جو چار مشکلات پیدا ہوئیں ہم نے ان پر غور کیا۔

۱ - گناہ کے وجود کو بیان کرنے کی مشکل۔ یہ ایک ایسی مشکل ہے جو سب کو درپیش ہے۔ پیشگی علم اس مسئلہ کا حل نہیں ہے

۲ - بائبل ۵۶ کو حل کرنے کی مشکل۔ خدا نے اپنے الہٰی اختیار سے تمام اشیاء کو مقرر کیا، یہاں تک کہ گناہ آلود واقعات بھی۔ لیکن اس کے باوجود بھی وہ نہ تو گناہ کا خالق ہے اور نہ اس کی منظوری کرنے والا

۳ - بے شعوری کی سبب دینے کی مشکل۔ گناہ کے وجود کو بیان کرنا۔ ایسے ہی ہے جیسے کہ چراغ لیکر کسی کمرہ میں تاریکی کو تلاش کیا جائے۔ گناہ بیہودگی، غیر آئینی اور بے شعور ہے کیا ہم بے آئینی کا آئین تلاش کر سکتے ہیں؟

۴ - فرمان کے محض اجازتی ہونے کی مشکل۔ گناہ کا مقرر کیا جانا محض اجازتی نہیں ہے کیونکہ اس کا یقینی ہونا۔ خدا کے ابدی فرمان سے صادر ہوتا ہے نہ کہ اس ایجنٹ سے جو اس کا مرتکب ہوتا ہے۔

---

(56) خدا نے اسے مقرر کیا۔ خدا نے یہ اس کا خالق یا منظور کرنے والا بنے بغیر کیا (دیا ایسے الفاظ)

(57) مم نلمسلول (58) خدا کو گناہ کا خالق بنا دیتی ہے۔ خدا آدم کو پیدا نہ کرنے کا فیصلہ کر سکتا تھا۔ جس کے متعلق وہ پہلے سے جانتا تھا۔ کہ گناہ میں گرے گا۔ چونکہ اس نے اسے پیدا کیا۔ اس لئے وہ کسی نہ کسی حد تک اس کا ذمہ دار ہے (59) خواہ یہ پہلے سے مقرر کیا گیا یا اجازتی تھی، اس کا نتیجہ یقینی تھا۔ اس کا یقینی ہونا ضروری فرمان سے پیدا ہوتا ہے، نہ کہ مخلوق سے جو کہ اس وقت موجود ہی نہیں تھا۔ یقینی ہونے کا مطلب مقرر کرنا ہے۔

(۱) ایسے) (60) اس کا بے آئینی ہونا (۲) بے شعور ہونا (۳) بیہودگی۔

اب تک ہم نے بہت سی مشکلات ہی پیدا کی ہیں لیکن کوئی جواب تجویز نہیں کیا۔ اب ہم جواب پر غور کریں۔

تجویز کردہ جواب

خدا کے فرمان کی تعلیم خدا کو گناہ کا خالق نہیں بناتی۔ خدا نے اپنی حاکمیت مطلق سے مقرر کیا کہ وہ اخلاقی طور پر آزاد ایجنٹ (مختار) پیدا کرے اور انہیں قائم رکھے۔ جو یقینی طور پر خدا کے انہیں گناہ کرنے پر مجبور کئے بغیر یا ان کے گناہوں کو منظور کرنے والا بنے بغیر، اپنی مرضی سے گناہ کے خالق بن جائیں گے۔ یہ اس نے اس لئے کیا، تاکہ وہ برائی کو بھلائی یا فتوا، کی بھلائی اور اپنے نزدیک وہ جلال کے لئے مسترد کر دے۔ اس جواب کے تین حصے ہیں۔

(۱) ہمیں اس بات پر غور کرنے کی ضرورت ہے کہ خدا کس طرح چیزیں پیدا کرتا ہے۔

(ب) ہمیں اس بات پر بھی غور کرنے کی ضرورت ہے کہ وہ ثانوی ذرائع کو اپنے فرمان کی تکمیل کے لئے کیسے استعمال کرتا ہے۔

(ج) آخری یہ کہ ہمیں برائی کی موجودگی کی پشت پر جو نیک مقصد ہے۔ اس پر غور کرنے کی ضرورت ہے۔ کیونکہ خدا برائی کو اپنے جلال کے لئے مسترد کر دیتا ہے

(ا) خدا کس طرح تخلیق کر دیتا ہے:۔ اگلے سبق میں ہم تخلیق کی تعلیم پر غور کریں گے۔ بغیر مادی خدا نے مادی اشیاء تخلیق کیں۔ خدا کی تخلیق ایسی ہے۔ جو اس کی مانند نہیں ہے۔ درحقیقت کوئی شے بھی خدا کی مانند نہیں ہے۔ اس

نے مٹی، گھاس، گائیں اور آدمی پیدا کیے۔ اس نے انہیں پیدا کیا۔ اور قائم رکھا۔ مگر وہ خود ان کی صفات سے آلودہ نہ ہوا۔ نیچے دی گئی شکل پر غور کریں

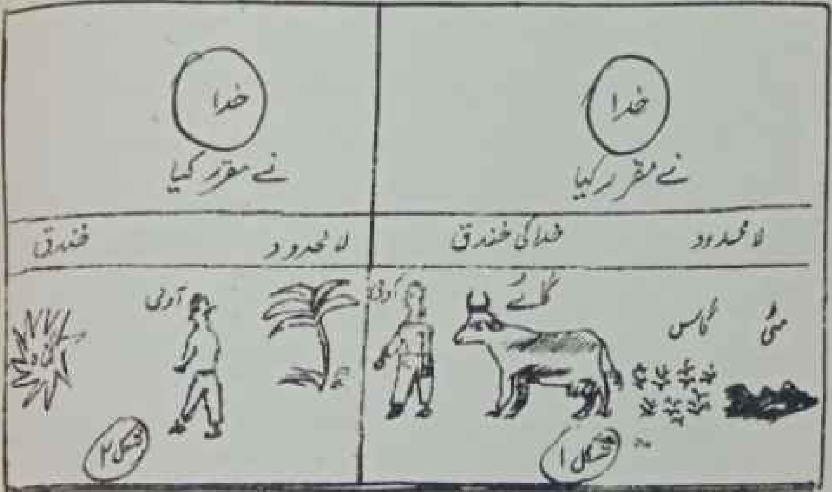

(61) ہم پہلی شکل سے کیا سیکھتے ہیں؟ ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ گو خدا مٹی، گھاس گائے اور آدمی کے وجود کا ذمہ دار ہے تو بھی خود مٹی، گھاس اور آدمی کی مانند نہیں ہے خدا اور اسکی تمام تخلیق کے درمیان ________ ہے۔ کیونکہ خدا کی نسبت ہر شے ________ ہے۔

(62) خدا نے ہر شے کو مقرر کیا۔ مگر وہ ________ کی خاصیت سے آلودہ نہیں۔

(63) خدا نے ________ بغیر مٹی کو مقرر کیا۔

(64) شکل ۲ گناہ کا مسئلہ پیش کرتی ہے کہ خدا نے مقرر کیا کہ وہ انسان کو پیدا کرے، جو کہ گناہ کا مرتکب ہوگا۔ تاہم پاک خدا خود ________ نہیں بنا۔

(65) یہ بات دلچسپی کا باعث ہے کہ خدا نے ہر شے کو اچھا پیدا کیا۔ خدا نے انسان کو بھی بے گناہ پیدا کیا۔ خدا نے انسان کو پیدا کیا لیکن ________ نے گناہ کو پیدا کیا۔

(66) خدا نے گناہ کو پیدا ________ کیا۔

(67) خدا نے گناہ کے وجود کو مقرر ________

(68) خدا نے گھاس کو گھاس کی مانند بنے بغیر پیدا کیا اور اس نے گناہ کے وجود کو ________ بنے بغیر مقرر کیا۔

(69) ہم یہ کیوں کہتے ہیں۔ کہ خدا گناہ کا فرمان جاری کرنے کے باوجود گناہ سے آلودہ نہیں ہو سکتا؟ ________

____

____

(70) خدا نے انسان کو اپنے وجود سے الگ پیدا کیا گو انسان کے وجود کا انحصار اس کی قدرت پر ہے۔ تو بھی اس نے اسے اخلاقی طور پر آزاد ایجنٹ (مختار) صورت میں پیدا کیا۔ خدا نے اسے کٹھ پتلی یا مشین نہیں بنایا۔ انسان نے اپنی ________ استعمال کرتے ہوئے گناہ کیا۔

(71) آدمیوں کا خالق کون ہے؟ ________ گناہ کا خالق کون ہے؟ ________ گناہ کا باعث کون ہے؟ ________ کیوں؟ ________

آپ یہ سوال پوچھ سکتے ہیں۔ کہ جب تک خدا فرمان کو اپنی قدرت کے

(61) بے حد۔ خندق ہے۔ مستغرق (یا الیسے) (62) کسی شے (63) مٹی کی مانند (64) گناہ گار۔

وسیلہ سے وقوع میں آنے کے لئے موثر نہیں بناتا۔ وہ کیسے یقینی ہو سکتا ہے؟
اس کا جواب یہ ہے۔ کہ خدا نے اپنے فرمان کو خود بروئے کار لائے بغیر اسے
ثانوی ذرائع سے پورا کرنے کے لئے مقرر کیا۔

(ب) ثانوی ذرائع کے وسیلہ سے تقرر۔ جو کچھ وقوع میں آتا ہے، اسے
خدا نے مقرر کیا ہے، لیکن خدا اپنی قدرت کو کام میں لائے ہوئے بذات خود
اور اپنی تاثیر بخشی سے ہر شے کو وقوع میں نہیں لاتا۔ اس کے مقررہ فرمان ثانوی
ذرائع کے وسیلہ سے وقوع میں لائے جاتے ہیں۔ وہ خدا کے دباؤ کے بغیر جو
انہیں فطری نظام تلے ہے۔ اس کے مطابق کرتے ہیں۔

(65) انسان (66) نہیں (67) کیا (68) گنہگار (69) کیونکہ جس طرح
تمام چیزوں کے سلسلہ میں ہے، اس نے انکی خاصیت سے آلودہ ہوئے بغیر
ان کو مقرر کیا۔ اس نے بیل کی مانند بنے بغیر مٹی کو مقرر کیا۔ اسی طرح یہ خیال
کرنا منطقی ہے کہ وہ گناہ گار بنے بغیر گناہ مقرر کر سکتا ہے۔ (70) آزاد ذریعہ
(یا جو ذریعہ دیا ان جیسے) (71) خدا۔ آدمی۔ آدمی۔ کیونکہ ان نے الٰہی دباؤ
کے بغیر اپنی آزاد مرضی سے گناہ کیا۔

مندرجہ بالا اشکال سے ہمیں تھوڑا بہت اندازہ ہوتا ہے کہ کس ترتیب سے
خدا کی مقرر کردہ باتیں پایۂ تکمیل تک پہنچتی ہیں۔ پہلے خدا نے اپنے فرمان کے مطابق
مقرر کیا کہ ایک ایجنٹ ایک کام کو کس طرح انجام دے گا۔ **پھر خدا نے اس**
ایجنٹ کو پیدا کیا۔ پھر وہ ایجنٹ خدا کے دباؤ یا مداخلت کے بغیر خود ہی کام
کرنے لگتا ہے۔ پھر معلوم ہوتا ہے۔ کہ جو کچھ اس ایجنٹ نے کیا وہ خدا کے ابدی
فرمان کے عین مطابق ہے۔ تاہم اس کا کرنے والا ایجنٹ ہے خدا اسے
انجام نہیں دیتا۔ ایجنٹ خود ہی اس کام کا خالق ہے خدا نہیں ہے۔

(72) صفحہ نمبر ۲۴۵ پہلی شکل کے مطابق، خدا سب سے پہلے اپنے فرمان میں ______
کرتا ہے کہ ______ پھر وہ اس ایجنٹ کو پیدا
کرتا ہے اور وہ ایجنٹ خدا کے دباؤ کے بغیر ______

(73) خدا اپنے فرمان کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لئے خود کام نہیں کرتا بلکہ اس نے اسے
______ کے وسیلہ سے مقرر کیا۔

(74) شکل نمبر ۳ میں انسان کے وسیلہ سے گناہ کی موجودگی کو مقرر کرنے والا ______
ہے۔ گناہ کا خالق ______ ہے خدا نے گناہ کو پیدا نہیں کیا، اس
نے ______ کو پیدا کیا۔ جس نے اپنی آزاد مرضی ______ کیا۔

(75) گائے والی شکل نمبر ۲ کس طرح یہ دکھانے میں مدد دیتی ہے۔ کہ خدا گناہ کا خالق
نہیں ہے۔ بلکہ ثانوی ذرائع کا جو کہ اپنی مرضی سے گناہ کرتے ہیں؟

______

______

______

(76) خدا کے فرمان کی تکمیل میں خدا کے مجبور کرنے کی کمی پر غور کریں۔ یہ بات بڑی دلچسپی
کا باعث ہے۔ کہ کسی آدمی کو کسی کام کو کرنے کے لئے مجبور نہیں کیا ہے۔ وہ اخلاقی طور پر

آزاد ایجنٹ ہے۔ وہ وہی کچھ کرتا ہے جس کی وہ خواہش اور فیصلہ کرتا ہے۔ کوئی گائے بھی یہ شکایت نہیں کرتی کہ اسے اس کی مرضی کے خلاف دودھ دینے پر مجبور کیا جا رہا ہے۔ اسی طرح کوئی آدمی بھی یہ نہیں کہہ سکتا۔ کہ وہ اپنی مرضی اور فیصلہ کے خلاف کام کرتا ہے۔ (ماسوائے ان لوگوں کے جو قیدی یا کسی خارجی دباؤ کے تحت ہیں) ہم نے فرعون کے دل کے سخت کئے جانے کے واقعہ پر غور کیا تھا۔ بائبل سکھاتی ہے کہ خدا نے اپنے الٰہی اختیار کے ذریعہ مقرر کیا کہ اس کا دل سخت ہو جائے۔ تاکہ خدا کو اسرائیل کے آزاد کئے جانے کے ذریعہ سے جلال ملے۔ لیکن یہ بھی بیان کرتی ہے کہ فرعون نے اپنا دل سخت کر لیا۔ فرعون نے اس بات کی شکایت نہیں کی کہ خدا نے اس کی مرضی کے خلاف اس کا دل سخت کر دیا۔ نہیں۔ خدا نے اپنی قادر مطلق قدرت کو استعمال کر کے فرعون کو مجبور نہیں کیا۔ اس کا مطلب یہ ہوا۔ کہ خدا نے اپنی پہلے سے مقررشدہ بات کو فرعون کو بطور ثانوی ایجنٹ استعمال کرتے ہوئے کیا کہ وہ ______

(۷۷) خدا اپنے فرمان کو ______ کے وسیلہ سے پورا کرتا ہے جو ______ کے بغیر جبر ______ سے کرتے ہیں۔

(۷۸) ایک شکل بنائیں جس میں روتے ہوئے بچے کو دکھائیں جس سے یہ ظاہر ہو کہ خدا

---

(۷۲) مقرر۔ ایک خاص ایجنٹ ایک خاص کام کرے۔ اس کام کو کرنے لگتا ہے (۷۳) ثانوی ذریعے ایجنٹس (۷۴) خدا۔ آدمی۔ انسان۔ گناہ (۷۵) شکل نمبر ۲ یہ بتاتی ہے کہ کس طرح خدا نے اپنے فرمان میں گائے کو پیدا کرنا مقرر کیا جو کہ دودھ دے گی۔ اس نے اپنے فرمان میں گائے کو بطور ثانوی ایجنٹس مقرر کیا۔ جو کہ اس کے دباؤ کے بغیر دودھ دیتی ہے۔ اسی طرح خدا نے انسان (ثانوی ایجنٹس) کو بھی پیدا کیا جو خود گناہ کا کرنے والا بن گیا۔ (دیا الیہ) اپنی مرضی سے اپنے دل کو اسرائیل کے خلاف سخت کر لیا۔

اپنی پہلے سے مقرر کردہ بات کو ثانوی ایجنٹس کے ذریعے پایۂ تکمیل تک پہنچاتا ہے

(۷۹) گناہ کا بانی کون ہے؟ ______ کیوں؟ ______

(۸۰) کس طرح خدا گناہ کے وجود پر اپنی اختیار رکھتے ہوئے بھی گناہ کا خالق نہیں ہے۔ ______

گناہ کے وجود کو بیان کرنا مشکل ہے۔ خدا کے طریق تخلیق کا مشاہدہ کرنے سے ہمیں یہ سمجھنے میں مدد ملتی ہے۔ کہ کس طرح خدا گنہگار بنے بغیر گناہ کے وجود کو مقرر کرنے پر اختیار رکھ سکتا ہے۔ خدا کی تخلیق خدا کی مانند نہیں ہے جس طرح خدا ثانوی ایجنٹس

---

(۷۷) ثانوی ایجنٹس ۔ سـئل بیرونی مجبوری ۔ چاہتے ہیں۔ (۷۸) دائیں سے بائیں شکل یہ حصہ بذیل ترتیب نشانات اور تیر دکھائے جائیں) خدا۔ تیر۔ فرمان۔ تیر کے ساتھ روتا ہوا بچہ۔ تیر۔ بچے کی تصویر۔ تیر۔ لفظ "روتا"

کے وسیلے سے اپنے فرمان کو پورا کرتا ہے۔ اس سے ہمیں یہ سمجھنے میں مدد ملتی ہے۔ کہ وہ کیوں گناہ کا خالق نہیں ہے۔ اس نے اخلاقی طور پر آزاد ایجنٹ پیدا کئے۔ جو خود اپنی مرضی سے گناہ کے خالق بنے۔ پریشان کن سوال اب بھی باقی ہے۔ کہ پاک خدا نے کیوں ناپاکی کی موجودگی کو ہونے دیا؟ اس میں یقیناً کوئی نیک مقصد پوشیدہ ہوگا۔ اس سے پیشتر کہ ہم آگے بڑھیں۔ شاید آپ گناہ کے مسئلہ پر مختلف اقتباسات کو پڑھنا پسند کریں گے۔

آپ کے اپنے فائدہ کے لئے:۔ آپ ان اقتباسات کو اپنے فالتو وقت میں پڑھ سکتے ہیں۔

> "کیا ہم نے اس بات پر ایمان رکھا کہ ایک زبردست اور ہولناک شے جیسے کہ گناہ ہے خدا کے ارادہ کے خلاف کائنات کے اصل پاک نظام میں داخل ہو گئی ہے۔ اور اسکی قدرت کی خلاف ورزی کرتے ہوئے ونگا فساد مچا رہی ہے۔ ہم یہ جان کر مایوس اور دہشت زدہ ہو سکتے ہیں۔ لیکن ساتھ میں کلام کی یہ یقین دہانی ہمارے ایمان کے لئے تقویت کا باعث بنتی ہے (ویسٹ منسٹر عقیدہ ۷۔۴) کہ بدی کے ان منصوبوں اور ذرائع کی ان موجودگی میں ایک قوی اور تمام پر حاوی الٰہی مقصد ہے جو ان سب پر اختیار رکھتا ہے۔ جس طرح خدا تمام باتوں پر حاکم اعلیٰ ہے۔ اسی طرح وہ گناہ پر بھی ہے" (ای۔ ڈبلیو سمتھ، دی کریڈ آف پریسبیٹیرینز جیسے اس کا حوالہ۔ ایل بوئیٹنر دی ریفارمڈ ڈاکٹرائن آف پریسبیٹیرینز۔)

(۲۶) آدمی۔ کیونکہ انسان نے کسی دباؤ کے بغیر اپنی مرضی سے گناہ کیا (۴۵) (جو صفحہ اگر جواب نہیں دے سکتے تو پچھلا نوٹ دیکھیں)

> ایک حاکم بغاوت کو روک سکتا ہے۔ لیکن یہ ضروری نہیں کہ وہ اپنے تمام اختیار کو استعمال کرتے ہوئے اسے کچل دے۔ ممکن ہے اس بغاوت کا برپا ہونا اسکی سلطنت کے لئے فائدہ مند ہو۔ اس طرح وہ باغیوں کے قانون کے مطابق سزا دے سکتا ہے (اور دوسروں کے لئے عبرت کا باعث بنا سکتا ہے)۔ پس وہ اس بغاوت کے اچھے نتیجے کے پیش نظر اسے روکتا نہیں لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ حاکم میں کسی قسم کا تضاد پایا جاتا ہے۔" (الیگزینڈر اینڈ ملیگن، صفحہ نمبر ۲۵۰ - ۲۵۲۔ اس کا حوالہ بوئیٹنر تذکرہ صفحہ ۲۴۰ پر دیا گیا ہے)

دوسرا دن

(ج) خدا اپنے جلال کے لئے گناہ کو رد کر دیتا ہے۔

بائبل کی متعدد آیات سے یہ بات صاف ہو جاتی ہے کہ گناہ کے وجود کو مقرر کرنے کی پشت پر خدا کا نیک ارادہ کار فرما ہے۔ ہم پہلے ہی یہ سیکھ چکے ہیں۔ کہ تمام فرمان کا مقصد اخلاقی ہے۔ کیونکہ اس کا کام خدا کی صفات کو ظاہر کرنا ہے۔ خدا کی چند صفات اور خوبیاں اسکی اصل تخلیق سے ظاہر ہوئیں۔ لیکن گناہ کے داخلہ کے بعد ہی خدا کا بے مثل فضل اور عدل دکھایا جا سکا جس طرح جب تاریکی کا مقابلہ نور سے کیا جاتا ہے۔ تو وہ اس کی صفات کو بلند کرتی ہے، اسی طرح گناہ۔ پاکیزگی، نیکی، عدل اور امن کی قدر کو بڑھاتا ہے خدا اپنے عظیم جلال کے لئے گناہ کو رد کر دیتا ہے۔ گنہگار جو خدا کے فضل کے وسیلہ سے بچ گئے ہیں۔ وہ خدا کے لئے محبت اور شکر گذاری کی گہرائی کو جانتے ہیں۔ کہ اگر وہ ذلت سے نہ بچائے جاتے تو وہ اس کا تجربہ کبھی حاصل نہ کر سکتے تھے۔

آیئے اب چند آیات پر غور کریں جو اور بیچ میں شریعت آموجود ہوئی
تاکہ گناہ زیادہ ہو جائے۔ مگر جہاں گناہ زیادہ ہوا وہاں فضل اس
سے بھی نہایت زیادہ ہوا۔" (رومیوں ۵: ۲۰) ۔گناہ کی زیادتی فضل کی
کثرت کی صورت میں ظاہر ہوتی ہے۔ یہ سچ ہے فضل کی ان خوبیوں کی طرف راہنمائی کرتی
ہے جو سامنے آتی اور ظاہر کی جاتی ہیں۔ خدا کا ان باتوں میں جو بڑی ہیں نیک مقصد
ہوتا ہے مثلاً پیدائش ۵۰: ۲۰ میں یوسف اپنے بھائیوں کے سامنے گناہ
کے معمہ کو بیان کرتا ہے۔ "تم نے مجھ سے بدی کرنے کا ارادہ کیا تھا۔ لیکن
خدا نے اسی سے نیکی کا قصد کیا۔ کہ بہت سے لوگوں کی جان بچائے"۔ ہم صرف
اس لئے الجھاؤ محسوس کرتے ہیں۔ کیونکہ ہم یہ بھول جاتے ہیں کہ ایجنٹ مختار
اور خدا کے مقاصد بالکل مختلف ہیں۔ خدا صرف پاک وجوہات کی بنا پر مقرر
کرتا ہے جبکہ ایجنٹ بُرے مقصد کے تحت کرتا ہے۔

خاص طور پر یہ ایمانداروں کی زندگی میں بالکل سچ ہے کہ انکی زندگی
میں جو دکھ اور بدی آتی ہے خدا انہیں بھلائی کے لئے استعمال کرتا ہے
رومیوں ۸: ۲۸ میں پولس رسول اس بات کی طرف اشارہ کرتا ہے
کہ سب چیزیں مل کر خدا سے محبت رکھنے والوں کے لئے بھلائی پیدا کرتی ہیں
رسول اپنے خطوط میں بار بار اس اصول کو اپنی زندگی میں کار فرما دکھاتا
ہے۔ اسے دوسروں میں بہت زیادہ گناہ کا سامنا کرنا پڑا۔ خدا نے
انہیں بدی کو اپنے مقصد کی ترقی کے لئے مقرر کیا۔ جب پولس سپاہی کی خاطر
قید میں تھا۔ لہٰذا اس نے لکھا۔ "جو مجھ پر گذرا وہ خوشخبری کی ترقی ہی کا باعث
ہوا" (افسیوں ۱: ۱۲) اس قسم کی تعلیم کرنتھیوں کے نام دوسرے
خط اور پطرس کے پہلے خط میں کافی سے زیادہ پائی جاتی ہے۔ ان پر غور کریں
سب چیزیں تمہارے واسطے ہیں۔ تاکہ بہت سے لوگوں کے سبب سے فضل زیادہ
ہو کر خدا کے جلال کے لئے شکر گذاری بھی بڑھائے (۲-کرنتھیوں ۴: ۱۵)

کیونکہ ہماری دم بھر کی ہلکی سی مصیبت ہمارے لئے از حد بھاری اور ابدی
جلال پیدا کرتی جاتی ہے۔" (۲-کرنتھیوں ۴: ۱۷) (مزید دیکھئے عبرانیوں
۱۲: ۱۱) ۔ خدا اپنے تمام فرزندوں میں آدم کے گناہ کے اثر کو نیک خوبیت
پیدا کرنے کے لئے استعمال کرتا ہے۔" وہ چیز جو اپنے آپ میں بری
اور نقصان دہ ہے، خدا کی تجویز میں راستی، فروتنی، صبر اور ہر قسم
کی بھلائی پیدا کرنے کا وسیلہ بن جاتی ہے خدا بیماری، کمزوری، ایذا رسانی
ظلم اور یہاں تک کہ بد اخلاقی کو بھی پاکیزگی کی تیاری بنا کر استعمال کرتا ہے۔
اور وہ یہ سب اپنے تحمل، فضل اور رحم اور عدل کی خوبیاں ظاہر
کرنے کے لئے کرتا ہے تاکہ اس کے جلال کا اظہار ہو۔

(۶۱) خدا کی کچھ صفات مثلاً اس کی قدرت، حکمت اور پاکیزگی کا اظہار
اس کی اصلی تخلیق کے وسیلہ سے ہوا۔ دیگر اپنے اظہار کے لئے
اس کی کامل تخلیق میں گناہ کے داخل ہونے کا انتظار کرتی ہیں جس
طرح تاریکی نور کی خوبیوں کو بلند کرتی ہے، اسی طرح گناہ کا داخلہ
خدا کے ________ کی خوبیوں کو ظاہر کرنے کا
وسیلہ بنا جو اس سے پہلے ظاہر نہیں ہوئی تھیں۔

(۶۲) خدا نے جو کچھ مقرر کیا اس میں اس کا مقصد ہے بائبل سکھاتی ہے
کہ خدا گناہ کو ________ کے لئے رد کرنے کی بنا پر
اس پر پورا اختیار رکھتا ہے۔

(۶۳) بائبل میں سے ایسی برائیوں کی جنہیں خدا نے اپنے جلال کے لئے رد کر دیا
ایک مثال دیں ________

(۶۴) خدا کے فرزندوں پر بدی یا نقصان دہ واقعات کونسا اچھا اور اصلاحی
اثر ڈالتی ہیں؟ ________

(85) خدانے انسان کو مقرر کیا مگر وہ خود انسان نہیں ہے اس نے انسان کے گناہ میں گرنے (برگشتگی) کو مقرر کیا مگر وہ خود گناہ آلودہ نہیں ہے ہم نے دیکھا کہ خدانے بہت سی ایسی چیزیں مقرر کیں جنہیں اس نے ______ بغیر پیدا کیا۔

(86) خدا اپنے فرمان کو خود اپنی تاثیر بخش قدرت سے بروئے کار نہیں لاتا بلکہ صریح مختلف ______ سے۔ یہ ثانوی ایجنٹس یقیناً وہی کچھ کرتے ہیں جو خدانے پہلے سے مقرر کر رکھا ہے۔ لیکن وہ یہ خدا کے ______ کے بغیر کرتے ہیں۔ گناہ کا خالق ______ ہے نہ کہ ______

(87) تخلیق اور ثانوی ایجنٹس ہمیں بتاتے ہیں کہ کس طرح خدا گناہ کا ______ بنے۔ بغیر گناہ پر اختیار رکھ سکتا ہے گناہ کو مقرر کرنے کی پشت پر جو مقصد ہے ہمیں یہ سمجھنے کے قابل بنا دیتا ہے۔ کہ کس طرح نیک خدا اتنی بری چیز مقرر کر سکتا ہے؟ خدا کے لئے مقصد اہم تاکہ ______ ایمانداروں کے لئے

مقصد ہے تاکہ ______

آیئے ہم اسے مختصر طور پر بیان کریں اس اعتراض کا جواب کہ یہ تعلیم خدا کو گناہ کا خالق بناتی ہے ان باتوں کو یاد رکھنے سے دیا جا سکتا ہے

(81) رحم، فضل، عدل اور تحمل (دو بیان کریں) (82) اپنے جلال (83) مسیح کی مصلوبیت (یا) یوسف کی غلامی (یا) ابتدائی کلیسیا کی ایذارسانی (یا) پولس کی قید (یا ایسے) (84) وہ انہیں پاکیزگی کے پہلو مثلاً صبر، مہربانی، فروتنی اور ایمان سکھاتی ہیں۔ (یا ایسے)

کام ۱

۱۔ خدانے تخلیق کی چیزوں کو ان کی خوبیوں سے آلودہ ہوئے بغیر مقرر کیا

۲۔ خدانے اپنے فرمان کی تکمیل کے لئے مقرر کیا کہ وہ کسی دباؤ کے بغیر ثانوی ایجنٹس کو استعمال کرے۔

۳۔ خدا کا گناہ کو مقرر کرنے کا مقصد اسی بات میں دیکھا جا سکتا ہے کہ وہ اسے بلند اور پاک مقصد کے لئے رد کر دیتا ہے۔

آیئے ہم اس کا خلاصہ ایک شکل میں بیان کریں۔

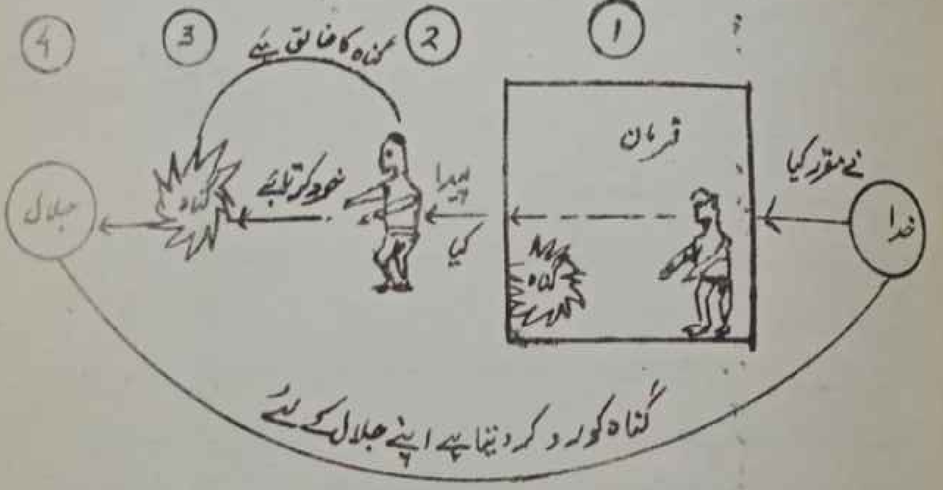

(85) اس کی خوبیوں سے آلودہ ہوئے (86) ثانوی ایجنٹس (وسائل) مجبور کرنے، ایجنٹ خدا (87) خالق۔ اپنے رحم، فضل، عدل اور تحمل کے جلال کو ظاہر کرنے کے لئے ان میں راست خصوصیت مثلاً ایمان، صبر، فروتنی، مہربانی پیدا کرے۔

(۸۸) اس شکل میں ہم واقعات کی ترتیب دیکھتے ہیں۔ سب سے پہلے خدا نے اپنے ______ میں مقرر کیا کہ ______

(۸۹) پھر اس نے اپنے فرمان کے مطابق ______ کیا جو گناہ کا خالق بن گیا۔ آخر میں ہم یہ دیکھتے ہیں۔ کہ خدا گناہ کو ______ کرتا ہے، اپنے ______ کے لیے۔

(۹۰) درج ذیل بیان کو درست کریں۔ خدا پیشگی علم رکھتا تھا۔ کہ انسان گناہ کرے گا۔ اس لئے اس نے گناہ کا خالق بنے بغیر اجازتی فرمان جاری کیا۔ کہ انسان گناہ کرے

______

(۹۱) اوپر دی گئی شکل میں خدا کیا کرتا ہے اور انسان کیا کرتا ہے؟

______

(۹۲) تخلیق کی تعلیم ہمیں یہ سمجھنے میں کس طرح مدد دیتی ہے کہ خدا کس طرح خود گناہ سے آلودہ ہوئے بغیر گناہ کو مقرر کرتا ہے؟ ______

(۹۳) پیشگی علم باری اس بات میں قطعاً مدد نہیں کرتا کہ ہم خدا کو گناہ کے وجود کی آخری ذمہ داری سے بری الذمہ قرار دے سکیں کیونکہ ______

(۹۴) بعض مسیحی کہتے ہیں کہ گناہ کا باعث فرمان اجازتی ہے۔ یقینی ہونے سے بیان کریں کہ یہ کیوں درست نہیں ہو سکتا۔ ______

(۹۵) گناہ کے معاملہ میں بائبل ایک مسئلہ مخالف باتیں پیش کرتی ہیں۔ وہ کیا ہے؟

______

(۹۶) گناہ کی فطرت کے بارے میں وہ کونسی چیز ہے جو اسے سمجھنے میں اتنا مشکل بنا دیتی ہے۔ ______

(۹۷) مندرجہ ذیل میں سے ایک درست ہے۔ بتلائیے وہ کون سا ہے؟

(ا) چونکہ فرمان جاری ہو چکا ہے۔ اس لئے گنہگار یقیناً گناہ کریں گے۔

(ب) چونکہ فرمان ہو چکا ہے اس لئے گنہگار گناہ کرنے پر مجبور ہیں۔

(ج) گو فرمان جاری ہو چکا ہے۔ تو بھی گنہگار اپنی مرضی سے گناہ کریں گے۔

(د) ا، ب، ج تینوں درست ہیں۔

(ہ) ان میں سے کوئی بھی درست نہیں۔

(و) ا اور د درست ہیں۔

---

(۸۸) فرمان۔ انسان گناہ کا خالق بنے (۸۹) انسان کو پیدا۔ رد۔ جلال (۹۰) (اسے اس طرح لکھیں) خدا نے انسان کو پیدا کرنے اور اسے قائم رکھنے کا فرمان جاری کیا جو کہ خدا کے مجبور کئے بغیر خود گناہ کا خالق ہوگا۔ اور خدا گناہ کا خالق نہیں ہوگا۔ (۹۱) خدا مقرر کرتا ہے، خلق کرتا ہے اور گناہ اپنے جلال کے لئے رد کر دیتا ہے جبکہ انسان اپنی مرضی سے گناہ کرتا ہے۔ (۹۲) (اگر آپ نہیں جانتے تو دوبارہ صفحہ نمبر ۲۲۳ اور ۲۲۴ کا مطالعہ کریں) (۹۳) اگر خدا کو معلوم تھا کہ آدم گناہ کرے گا۔ تو وہ اسے پیدا نہ کرنے کا فیصلہ کر سکتا تھا۔ (۹۴) (اگر ضرورت ہو تو صفحہ ۲۳۰ تا ۲۳۱ دیکھئے)

(ب) ا اور ج درست ہیں۔
(ج) ب اور ج درست ہیں۔

(۹۵) مندرجہ ذیل شکل کو مکمل کریں اور پھر اس اعتراض کا مختصر جواب لکھیں کہ "فرمان کی تعلیم خدا کو گناہ کا خالق بناتی ہے"

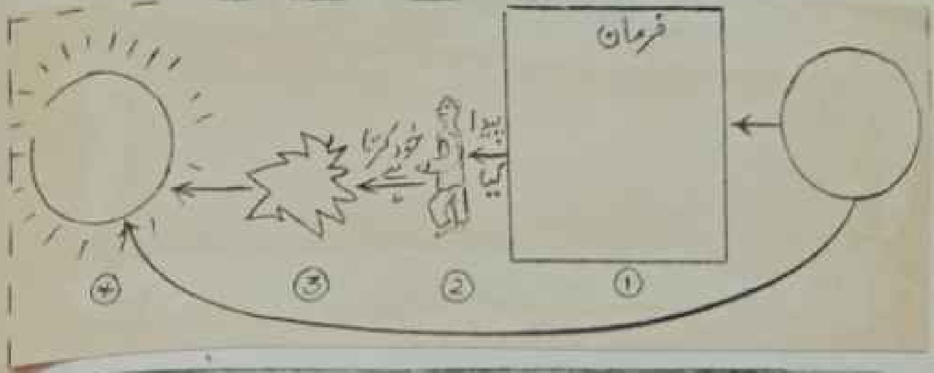

آپ کے اپنے فائدہ کے لئے

شاید آپ اس موضوع پر مندرجہ ذیل حوالاجات کا مطالعہ پسند کریں۔ آپ اسے کرنے کے پابند تو نہیں ہیں۔ لیکن یہ آپ کے لئے مفید اور دلچسپی کا باعث ہوگا۔

(ا) گناہ کی جزوی تشریح اس حقیقت میں پائی جاتی ہے۔ کہ جب کہ انسان

(۹۵) اگر ضرورت ہو تو صفحہ نمبر دیکھئے (۹۶) اگر ضرورت ہو تو صفحہ نمبر (۹۶) دیکھئے۔

کو کلام میں متواتر حکم دیا گیا ہے کہ گناہ نہ کرے تو بھی اسے اسی بات میں وہ مجبور نہیں ہوتا کہ اگر وہ چاہے۔ تو کر سکتا ہے۔ اس پر کسی قسم کا دباؤ یا پابندی نہیں ہے۔ اور وہ اکیلا ہی اس کا ذمہ دار ہے۔ محض خدا کی اجازت نہیں ہے۔ کیونکہ خدا کو انسان کے گناہ کرنے کے رجحان اور اس کی سرشت کا مکمل علم ہے اس لئے وہ اسے ایک خاص ماحول میں رکھتا یا رہنے دیتا ہے۔ یہ مکمل طور پر جانتے ہوئے کہ وہ خاص گناہ سرزد ہوگا۔ لیکن جبکہ خدا انسان کو گناہ کرنے دیتا ہے تو اس کا اس سے کسی قسم کا تعلق نہیں ہوتا اور یہ ایک ایسی مکروہ بات ہے۔ کہ کامل نفرت کے ساتھ وہ اس سے نفرت کرتا ہے۔ خدا کے گناہ کو ہونے دینے اور انسان کے گناہ کو کرنے کے عناصر میں بنیادی فرق ہے نسبت سے لوگ ان باتوں میں دھوکہ کھا جاتے ہیں۔ کیونکہ وہ یہ سمجھنے میں ناکام رہتے ہیں۔ کہ خدا ان باتوں کا کلیتی سے متنفر رہتا ہے جبکہ انسان انہیں بدی کے طور پر کرتا ہے۔ مزید برآں جب کوئی انسان کسی گناہ کا مرتکب ہو جاتا ہے تو اس کا ضمیر اسے آگاہ کرتا ہے کہ وہ تنہا اس کا ذمہ دار ہے اور جو اس نے اپنی مرضی سے کیا ہے اگر چاہتا تو نہ کرتا" (ایل بی کیز مذکورہ صفحہ ۲۲۹)

"خدا کے عظیم الشان کام خدا کی مرضی کے ہر ارادہ کے مطابق انتہائی کامل ہیں۔ یہاں تک کہ وہ کام بھی جو ان کی مرضی کے خلاف دکھائی دیتے ہیں۔ وہ بھی اس کی پوری اجازت سے کئے جاتے ہیں

(۹۷) شکل کے لئے صفحہ نمبر ۲۵۷ دیکھئے۔ مکمل جواب کے لئے حسب ذیل سے مقابلہ کیجئے۔ خدا نے اخلاقی طور پر آزاد مخلوق کی تخلیق اور سنبھالنے کو مقرر کیا جو کہ بغیر دباؤ کے گناہ کے خالق بنیں گے تاکہ خدا ابدی کو بھلائی اور جلال کیلئے رد کرے

وہ یہ اجازت نا رضا مندی سے نہیں دیتا بلکہ رضا مندی سے ۔ گو وہ نیکی کا خدا ہے تو بھی وہ بدی کو ہونے دیتا ہے، کیونکہ وہ قادرِ مطلق خدا ہونے کے باعث بدی کے کاموں کو بھی جس کو وہ ہونے دیتا ہے، بھلائی کے لئے استعمال کر سکتا ہے" (اوگسٹن جس کا حوالہ ایل بو مجبز مذکورہ صفحہ ۲۴۲ پر دیا گیا ہے۔)

گو خدا تمام چیزوں پر مکمل اختیار رکھتا ہے تو بھی وہ گناہ کا خالق نہیں ہے۔ خدا نے اخلاقی طور پر "آزاد" ایجنٹوں کی تخلیق اور سنبھالنے کو مقرر کیا جو کہ بغیر کسی مجبوری کے گناہ کے خالق ہیں تاکہ خدا بدی کو انسان کی بھلائی اور اپنے جلال کے لئے رد کر دے (مسترد کر دے)

(۹۹) ۲- کرنتھیوں ۱۲: ۷-۱۰ کا غور سے مطالعہ کیجئے۔ ۱- پولس رسول کے لئے ان باتوں کا اچھا مقصد بیان کیجئے جو نقصان دہ یا بُری نظر آتی ہیں ۲- پھر بیان کریں۔ آپ کو خود پریشان کن واقعات سے کیا سیکھنا چاہیئے۔ ۳- تیسری بات یہ بتائیں کہ آپ کی آئندہ زندگی میں جو نقصان دہ یا بُرے واقعات پیش آئیں گے! آپ ان کا اطلاق اپنے پر کس طرح کرنے کی تجویز پیش کرتے ہیں۔

۱- ________ | جماعت ________

____

____

____

____

۲- ________

____

____

۳- ________

____

____

۲- انسان کی محنت و مشقت کرنے کی تحریک کو ختم کر دیتا ہے

اعتراض:- یہ اعتقاد کہ تمام چیزیں خدا کے فرمان کے مطابق پوری ہوتی ہیں۔ انسان کو لاپرواہ، قسمت کا قائل اور دلچسپی نہ رکھنے والا بنا دیتا ہے۔ ایسے لوگ جو اس قسم کے اعتقاد رکھتے ہیں۔ یہ جانتے ہوئے کہ وہ اپنے کسی کام سے بھی خدا کے فرمان کو تبدیل نہیں کر سکتے۔ سخت محنت، اپنی نجات، پاکیزہ زندگی بسر کرنے، یا بشارت دینے میں عدم دلچسپی کا اظہار کرنے لگتے ہیں۔ یہ ان کی محنت کرنے کی تحریک کو تباہ کر دیتا ہے۔ یہ انہیں قضا و قدر کے عقیدہ کی طرف لے جاتا ہے۔ جو اسلامی ممالک میں رائج ہے جس میں موجودہ اور مستقبل کی تکالیف یا اضطراب کو اللہ کی مرضی سے منسوب کیا جاتا ہے۔ اور ہر بات کے شروع میں انشاءاللہ (اگر خدا نے چاہا) کہہ کر اپنی ذمہ داری سے بچنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ اس طرح سماجی اور مذہبی ترقی کو لنگڑا لولا بنا دیا جاتا ہے۔ اسی طرح وہ تاریک جو ان کو اپنے سماج کو بہتر

بناتے پر اکساتی ہیں۔ تباہ ہو جاتی ہیں۔

مشکلات جو اس اعتراض سے پیدا ہوتی ہیں۔

(ا) پہلی نظر میں تو اعتراض بڑا معقول نظر آتا ہے سطحی طور پر تو سخت محنت کرنا، پاکیزگی کے متلاشی ہونا۔ یا دوسرے لوگوں کو مسیح پر ایمان لانے کی تلقین کرنا بڑا غیر معقول نظر آتا ہے۔ جبکہ نتیجہ خدا کے لئے لا تبدیل اور ازلی فرمان میں پہلے ہی سے مقرر کیا جا چکا ہے۔ پھر محنت کیوں کی جائے جبکہ آپ خدا کے فرمان کو کسی طرح بھی تبدیل نہیں کر سکتے۔

(ب) قضا و قدر قسمت یا تقدیر کا عقیدہ اسلامی ممالک میں رائج ہے خدا کی مطلق حاکمیت کا اسلامی عقیدہ بالآخر سماجی گھٹن پیدا کرتا ہے۔ اور انسانی دکھوں سے بے غرضی بنا دیتا ہے وہ علاقے جہاں کٹر اسلامی اثر ہے وہاں ہر قسم کی تبدیلی کی مخالفت کی جاتی ہے خواہ وہ تبدیلی زراعتی، سیاسی یا سائنسی کیوں نہ ہو۔ بے شک بدھ مت اور ہندو مت بھی انسان دکھ تکلیف میں عدم دلچسپی کا اظہار کرتے ہیں۔ لیکن جانوروں اور انسانوں کے ساتھ ظلم و ستم اسلامی ممالک میں کافی نظر آتا ہے۔ عزت کا بھی کم احساس ہے۔

(ج) مسیحی تاریخ میں بھی قضا و قدر کے عقیدہ کی مثالیں ملتی ہیں۔ ولیم کیری جو کہ ہندوستان میں سب سے پہلا مشنری تھا۔ جب اس نے کلیسیا سے مدد کی درخواست کی تو اسے بھی کہا گیا کہ "جب خدا بت پرستوں کو تبدیل کرنا چاہے گا۔ تو وہ تمہیں استعمال کئے بغیر بھی کرے گا۔" خوش قسمتی سے مسیحی تاریخ میں اس قسم کی مثالیں بہت کم ہیں۔ یہ کلام کو بیان کرنے کی بجائے سچائی کو بگاڑنا ہے

(۱۰۰) لوگ خدا کے فرمان کے علم پر جو پہلا اعتراض کرتے ہیں وہ یہ ہے کہ یہ ______ دوسرا اعتراض یہ ہے کہ یہ ______ تحریک کو ختم کر دیتا ہے

(۱۰۱) قضا و قدر کا عقیدہ ______ ممالک میں عام ہے۔ قضا و قدر ایک انتہا پسندی کا عقیدہ ہے کہ ہر شے ______ چنانچہ انسان کو ضرورت نہیں کہ وہ ______

(۱۰۲) بائبل انسان کو کچھ نہ کچھ کرنے کو متواتر کہتی رہتی ہے وہ آدمیوں کو حکم دیتی ہے کہ خداوند یسوع مسیح پر ایمان لائیں" وہ سکھاتی ہے کہ "میرے حکم بجا لاؤ"، وہ نصیحت کرتی ہے کہ تمام دنیا میں جا کر انجیل کی منادی کرو۔ وہ تعلیم جو ایمان، فرمانبرداری اور منادی کرنے جیسے کاموں کی تحریک کو ختم کر دیتی ہے مسیحی نہیں ہو سکتی۔ پس اسی وجہ سے بعض خدا کے فرمان کی تعلیم پر اعتراض کرتے ہیں۔ کیونکہ وہ محسوس کرتے ہیں کہ جو لوگ یہ اعتقاد رکھتے ہیں۔ کہ ہر شے ______ کے مطابق ضروری ہو گی ______ بن جاتے ہیں

(۱۰۳) مسیحی تاریخ میں بھی چند قضا و قدر کے عقیدہ کی مثالیں ملتی ہیں۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہے۔ کہ خدا کے فرمان کی تعلیم درست نہیں۔ ہم دیکھیں گے۔ کہ بائبل کی متوازن تعلیم ان میں ______ پیدا کرنے اور خدا کے الٰہی اختیار دونوں کا یقین دلاتی ہے۔

تجویز کردہ جواب:- یہ تعلیم محنت و مشقت کی حوصلہ شکنی نہیں کرتی۔ کیونکہ

(ا) یہ خدا کی پوشیدہ مرضی نہیں۔ بلکہ [illegible] مرضی ہے جو کہ ضابطۂ عمل کے طور پر ازل کے لئے [illegible] دی گئی ہے

(ب) ازل [illegible] دونوں میں مقررہ تعلق ہے۔

(ج) خدا کے مقررہ اصول کے معمول اور تنبیہ کا علم، مقررہ طریقوں کے استعمال میں بڑے زبردست محرک ہیں۔ آیئے اب ہم اس جواب کے تین پہلوؤں پر باری باری غور کریں۔

(۱) خدا کی پوشیدہ مرضی نہیں بلکہ ظاہرا مرضی ہمارا ضابطہ عمل ہے۔

(104) اس کورس میں ہم پہلے خدا کی مرضی کے پہلوؤں پر غور کر چکے ہیں۔ یعنی اس کی ______ مرضی اور اس کی ______ مرضی

(105) اس کورس میں خدا کی پوشیدہ مرضی کو ______ کہا گیا ہے جبکہ اس کی ظاہرا مرضی کو عام طور پر ______ کہا جاتا ہے۔

(106) خدا کی پوشیدہ مرضی کو، جب تک وقوع میں نہ آئے ماسوا ______ کوئی بھی نہیں جانتا۔ (ماسوا نبوت) فرمان کی تفصیلات ______ رہتی ہیں۔

(107) ہم فرمان کو وقت سے پہلے نہیں جان سکتے۔ جو کچھ ہم جان سکتے ہیں۔ وہ یہ ہے، کہ خدا نے فرمان جاری کیا ہے اور ہر شے اس کی تجویز کے مطابق وقوع میں آئے گی۔ مستقبل کا صحیح علم صرف ______ کو ہے۔ ہم تو یہ بھی نہیں جانتے کہ آج ہمارے ساتھ کیا ہوگا۔ ہمیں یہ علم تک نہیں ہے۔ کہ آج بارش ہوگی۔ یا نہیں۔ ہمیں یہ بھی معلوم نہیں کہ آیا سیلاب فصل کو تباہ کر دے گا۔ یا فصل بڑی بہتات سے پیدا ہوگی۔ جو ہم نہیں جانتے اس کے لئے ہمیں فکر مند ہونے کی ضرورت نہیں۔ ہم اپنے موجود کاموں کو اس سے جو ہم نہیں جانتے متاثر نہ ہونے دیں۔ ہمیں اپنے موجودہ کاموں میں

---

(100) خدا کو گناہ کا خالق بناتا ہے۔ انسانی جدوجہد (یا) محنت (یا) بشارت دینے (یا ایسے)
(101) اسلامی۔ جیسے مقرر ہو چکا ہے اس کے مطابق ضرور واقع ہوگی۔ تبدیلی لانے اور محنت کرنے [illegible] میں دلچسپی لے (102) خدا کے فرمان۔ لا پرواہ (یا) دلچسپی نہ لینے والے (یا [illegible]) تقدیر کا عقیدہ رکھنے والے وغیرہ (103) محنت مشقت سرگرمی۔ پاکیزگی (یا) نجات کی تلاش، بشارت دینے وغیرہ کی تحریک۔

خدا کی ______ سے رہنمائی حاصل کرنا چاہیئے۔

(108) فرمان، خدا کی فرمانروائی کے کاموں کے بھیدوں کی ایک جھلک ہے بعد ازاں ہم یہ دیکھیں گے، کہ یہ جھلک جو ہم پر ظاہر کی گئی ہے، ہمیں، اعتماد، حوصلہ، ایمان اور خدا میں اطمینان بخشتی ہے۔ جبکہ ہم خدا کی الٰہی مرضی پر اعتماد کرتے ہیں تو ہمیں خدا کی ظاہرا مرضی کے مطابق عمل کرنا چاہیئے ہمیں خدا کے حکموں کی اپنی پوری طاقت سے اس طرح پر فرمانبرداری کرنی چاہیئے۔ گویا کہ کسی چیز کے لئے بھی فرمان جاری نہیں ہوا۔ بلکہ ہر شے کا انحصار ہم پر ہے۔ ہمارے عمل کی بنیاد جو ہم نہیں جانتے، اس پر نہیں ہے بلکہ جو ہم جانتے ہیں۔ انسان کا ضابطہ عمل ______ ہے نہ کہ ______

(109) جیسے ہم پہلے سیکھ چکے ہیں استثنا ۲۹ : ۲۹ یہ بتاتی ہے کہ خدا کی پوشیدہ مرضی خود خدا کے لئے ضابطہ عمل ہے جبکہ "جو باتیں ظاہر کی گئی ہیں وہ ہمیشہ تک ہم اور ہماری اولاد کے لئے ہیں۔ تاکہ ہم اس شریعت کی سب باتوں پر عمل کریں" خدا کے لئے ضابطہ عمل ______ ہے۔ انسان کے لئے ضابطہ عمل ______

(110) کسان ہل چلانے یا بیج بونے سے پہلے اچھی فصل کی یقین دہانی کا انتظار نہیں کرتا رہتا۔ اور نہ ہی وہ اپنے موجودہ عمل پر مستقبل کو جس کے بارے میں وہ نہیں جانتا، اثر انداز ہونے دیتا ہے۔ ہم کھانا کھانے سے انکار نہیں کرتے حالانکہ ہم نہیں جانتے، کہ اس دن زندہ بھی رہیں گے۔ یا نہیں۔ نہیں۔ ہم اپنے نامعلوم مستقبل کا احساس کئے بغیر موجودہ وقت میں کام کرتے رہتے ہیں۔ اس اعتراض کے جواب میں ہم سب سے پہلے یہ کہہ سکتے ہیں کہ

---

(104) ظاہرا۔ پوشیدہ (105) فرمان۔ شریعت (106) خدا۔ پوشیدہ (107) خدا
ظاہرا مرضی۔

(ب) فرمان میں ذرائع اور نتائج دونوں میں مقررہ تعلق ہے

خدا کے فرمان کی تعلیم میں ایسا اعتقاد جو کہ ذرائع کے اہم مقام کو خدا کی مرضی پورا کرنے میں نظر انداز کر دیتا ہے۔ بائبل کے مطابق نہیں۔ یہ اسلامی رجحان ہے۔ یہ خدا کو حاکم مطلق بنا دیتا ہے جس میں جائز ثانوی ذریعہ کے لئے جگہ نہیں رہتی۔ ذرائع کی معقولیت کو نظر انداز کرنے کے باعث اس کا رجحان قضا و قدر کے عقیدہ کی طرف ہو جاتا ہے۔ مقابلہ کی رو سے خدا کے فرمان کی بائبلی تعلیم قضا و قدر کے عقیدہ کی طرف نہیں جھکتی بلکہ ذرائع کے صحیح استعمال ہونے کی تعلیم سکھاتی ہے۔ ذریعہ اور نتیجہ میں ایک مقرر کردہ نزدیکی تعلق ہے۔ ہم پہلے ہی بیرونی تنقید کے اعتراضات کے بیانات میں اس پر غور کر چکے ہیں۔ ہم نے اس اعتراض کا کہ یہ خدا کو گناہ کا خالق بنا دیتی ہے۔ جواب دیتے وقت خدا کے ثانوی ایجنٹوں کے استعمال پر غور کیا تھا۔ آئیے ہم چند مثالوں کے لئے نظر ثانی کریں۔

(111) برگزیدگی جب ان کو ____ کرنے کے لئے ہم نے ____ کی شکل استعمال کی۔ برگزیدگی کے متعلق بائبل کی مختلف آیات کا مطالعہ کرتے وقت ہم نے دیکھا کہ برگزیدگی ایک ایسا لفظ ہے۔ جس میں کون مخلصی پائے گا ____ مخلصی پائے گا۔ ان کی مخلصی میں کیا شامل ہوگا۔ اور وہ مخلصی میں ____ قائم رہے گا۔

(112) جب ہم نے ان آیات کا کہ آدمی کس طرح نجات پاتے ہیں۔ مطالعہ کیا تو دیکھا تھا کہ مخلصی کے تمام ذرائع بذات خود خدا کے ____ ہیں

---

(108) خدا کی ظاہرا مرضی (شریعت)، پوشیدہ مرضی (109) فرمان (پوشیدہ)، جو باتیں بائبل میں (شریعت میں) ظاہر کی گئی ہیں (خدا کی ظاہرا مرضی) (110) انسان کے عمل کی راہنمائی کے لئے خدا کی پوشیدہ مرضی نہیں۔ بلکہ اس کی ظاہرا مرضی دی گئی ہے اور نامعلوم مستقبل کا انتظار کرنا غیر معقول بات ہے۔ (زبانی)

____ ہیں۔ چند ذرائع جن سے آدمیوں کو مخلصی ملتی ہے، مسیح کی موت، پاک روح کا قائل کرنے والا کام، خوشخبری پر ایمان اور توبہ ہیں۔ دوسری باتوں کی طرح مخلصی پانے میں بھی سبب ذرائع اور نتیجہ میں بڑا نزدیکی تعلق ہے۔ ہماری نجات کا آخری سبب خدا کا ابدی فرمان ہے ذرائع تو بُنتے ہیں۔ ان میں ____ اور ____ شامل ہیں۔ جنہیں انسان خود عمل میں لاتا ہے۔ اس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے۔ کہ آدمی مخلصی پاتے ہیں آخری نتیجہ بغیر ذرائع کے ہرگز نہیں نکلتا۔ کوئی شخص بھی اسی وقت تک مخلصی نہیں پاتا۔ جب تک کہ وہ توبہ نہ کرے۔ کوئی بھی اس وقت نہیں بچتا۔ جب تک پاک روح اسے قائل نہ کرے۔ پس خدا کے فرمان پر ایمان آدمیوں کے ذرائع کو نظر انداز کرنے کے لئے نہیں بناتا، بلکہ یہ ____ اور ____ کے درمیان اہم تعلق کی سمجھ کو اور زیادہ بڑھا تکتا ہے۔

(113) آئیے ہم اسے زیادہ صفائی سے سمجھنے کے لئے روزمرہ کی مثالیں لیں۔ گندم کی فصل اس وقت تک پیدا نہیں ہو سکتی جب تک کہ بیج نہ ____ جائے۔ اس مثال میں ذریعہ ____ ہے اور اس کا آخری نتیجہ ____ کاٹنا ہے۔ اس کی دیگر تفصیلات۔ یعنی کہ بیج کس قسم کا تھا۔ کس نے بویا، کس طرح بویا، کس طرح پانی دیا گیا، کس طرح بڑھا وغیرہ وغیرہ انہیں خدا نے ازل سے مقرر کر رکھا ہے۔ ان میں سے کوئی بھی اتفاقی نہیں ہے۔ لیکن اس کے باوجود بھی فصل ان درمیانی مدارج پر اتنا ہی انحصار کرتی ہے۔ جتنا کہ ابدی فرمان پر یہ جہاں ذرائع سے کام نہیں لیا جاتا وہاں آخری نتیجہ ____ نہیں ہوتا۔

(114) بائبل ہمیں بتاتی ہے۔ کہ خدا کی ابدی مرضی کے مطابق انسان کی زندگی کے دن گنے ہوئے ہیں۔ لیکن اس کے باوجود بھی انسان ایک دن بھی پانی پئیے۔

---

(111) اولہ کس طرح دیکھیے)۔ کب تک (112) فرمان۔

بغیر نہیں رہتا۔ اگر وہ نہ کھائے تو وہ زندہ نہیں رہے گا۔ فرمان میں انسان کی زندگی کے دن اور جن ______ سے وہ اس عمر تک پہنچے گا، دونوں شامل ہیں۔

بائبل کے تمام وعدے اور احکام بے مطلب ہیں۔ اگر سبب (فرمان) ذرائع (کرنے کا حکم) اور نتیجہ (وعدہ کی ہوئی بات جو وقوع میں آتی ہے) میں کوئی تعلق نہیں۔ درحقیقت سبب اور نتیجہ میں تعلق ایک ایسا قانون ہے جو خدا کی کائنات میں رائج ہے۔ سائنسدان اسے سبب اور نتیجہ کا قانون کہتے ہیں۔ سیب اگر درخت سے گر پڑے تو وہ تیرنے نہیں لگ جاتا ہے۔ وہ ہمیشہ زمین پر گرتا ہے۔ اس کا سبب زمین کی کشش ہے۔ نتیجہ سیب کا گرنا ہے۔ پس یہ ہے سبب اور نتیجہ کا قانون۔ اب اس کی شکل بنائیں

سبب ← نتیجہ	کشش ← سیب گرتا ہے

اصل سبب کے کئی نتائج ہو سکتے ہیں۔ یعنی نتیجہ بھی کسی اور چیز کا سبب بن سکتا ہے یہ ایک سلسلہ بن جاتا ہے۔ سہولت کی خاطر ہم جیسے سبب کہتے ہیں۔ اسے آخری نتیجہ سے الگ کر لیتے ہیں۔ (حالانکہ حقیقتاً ابھی تک کوئی آخری نتیجہ موجود نہیں ہے)۔

اصل سبب ← نتیجہ (بن جاتا ہے) سبب نمبر ۲ ← نتیجہ نمبر ۲ (بن جاتا ہے) سبب نمبر ۳ ← آخری نتیجہ نمبر ۳

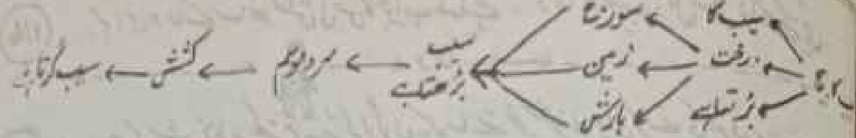

ہم ان درمیانی نتائج کو جو کہ سبب بن جاتے ہیں ذرائع کہہ سکتے ہیں۔

اصل سبب ← ذرائع ← ذرائع ← آخری نتیجہ

ہم خدا کے فرمان کی شکل جس کا تعلق کسی آدمی کی نجات سے ہو حسب ذیل صورت میں بنا سکتے ہیں۔

(اصل سبب) ← (ذرائع) ← (نتیجہ)

ہم کام اور اجر کے تعلق کی حسب ذیل شکل بنا سکتے ہیں۔

فرمان ← آدمی ← کام ← اجر
(سبب) (ذرائع) (نتیجہ)

ہم بائبل کے مطالعہ، دعا، رفاقت، گواہی دینے اور پاکیزگی میں تعلق کی شکل حسب ذیل بنا سکتے ہیں

(116) ہم اس دعا کے ساتھ تعلق کی حس کا جواب ملتا ہے۔ دعا کی حسبِ ذیل شکل بنا سکتے ہیں۔

(117) اس بات کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے کہ لوگوں کے سامنے خوشخبری بیان کرنے کی ضرورت ہے تاکہ وہ بچ جائیں۔ یہ جانیں کہ جن لوگوں نے ولیم کیری کو کہا کہ خدا کو بت پرستوں کو بچانے کیلئے اس کی ضرورت نہیں۔ کیوں غلط تھے (جب وہ مشنری بننا چاہتا تھا۔)

جماعت

(118) جب ہم نے خدا کے فرمان کی خصوصیت پر غور کیا تو اس میں فرمان کی دوسری خصوصیت "غیر مشروط" تھی۔ یہ جتانے کے لئے کہ بنیادی سبب کے بعد پہلے ذرائع اور پھر آخری نتیجہ آتا ہے "مکان" کی مثال دی تھی۔ یہ مثال سبب، ذرائع اور نتیجہ میں اہم تعلق کو بیان کرتی ہے۔ ان عناصر (مالک، کارندے، اینٹیں، چھت، مکمل مکان) کو استعمال کرتے ہوئے یہ بیان کریں کہ کس طرح ذرائع مثلاً کام، ایمان، پاکیزگی، کھانا نا وغیرہ کو نظر انداز کئے بغیر تمام واقعات یقینی طور پر مقرر کئے جا سکتے ہیں؟

جماعت

(115) (بائبل کے مطالعہ کے نیچے خالی جگہ پر لکھیں) دعا ... [illegible] گواہی دینا ... [illegible] خالی جگہ پر لکھیں) پاکیزگی۔

(۲۹) کونسا بیان نجات میں خدا کے الہی اختیار اور انسان کے کام میں تعلق کو زیادہ وضاحت سے بیان کرتا ہے

(ا) نجات ۵۰٪ مسیح میں خدا کا کام اور ۵۰٪ انسان کا ایمان، توبہ اور فرمانبرداری ہے۔

(ب) نجات ۹۵٪ خدا کا فضل اور ۵٪ انسان کا ایمان اور توبہ ہے۔

(ج) نجات ۱۰۰٪ خدا کا نجات بخش کام ۱۰۰٪ انسان کے آزاد اخلاقی مختاری ہے

جماعتی بحث

(ج) یہ تعلیم محنت مشقت کرنے کی تحریک دیتی ہے۔ یہ علم کہ خدا نے سبب ذرائع اور نتیجہ میں ایک اہم تعلق مقرر کر رکھا ہے انسان کو ذرائع کے سرگرمی سے استعمال کے لئے اکساتا ہے اگر کائنات کے واقعات اتفاق کی پیداوار ہیں یا اگر وہ مکمل طور پر صرف انسان پر انحصار کرتے ہیں۔ یا اگر پاکیزہ زندگی بسر کرنے اور خوشی میں کوئی یقینی تعلق نہیں ہے۔ تو پھر انسان ایسی حالت میں چھوڑ دیا گیا ہے۔ جس میں خطرہ، پریشانی اور لاتعلقی ہے۔ لیکن خدا نے سخت محنت کا اجر مقرر کیا ہے اس نے مقرر کیا کہ دعاؤں کا جواب دیا جائے۔ اس نے مقرر کیا کہ جو حلیم ہیں زمین کے وارث ہوں گے۔ اس نے فرمان جاری کیا کہ جہاں خوشخبری سنائی جائے گی وہاں لوگ بچیں گے اس نے مقرر کیا کہ جو اس کے احکام مانیں گے انہیں برکتیں ملیں گی صداقت قوم کو سرفرازی بخشتی ہے۔ پر گناہ سے امتوں کی رسوائی ہے۔ (امثال ۱۴:۳۴) کلام سبب اور نتائج کے بیانات سے پُر ہے۔ اس قسم کا علم انسان کو سخت محنت کے لئے اکساتا ہے۔ یہ انہیں دعا کی جانب راغب کرتا ہے۔ وہ جانتے ہیں۔ کہ اگر آدمیوں کو بچانا ہے۔ تو

(116) فرمان مد آخر میں) دعا حس کا جواب ملتا ہے (116) (جماعت ــــ)

(118) (جماعت)

تو کیا نتیجہ نکلنا چاہیے ؟

جماعت

([illegible]) بائبل تمام مسیحیوں کو حکم دیتی ہے ۔ کہ وہ سب آدمیوں کے سامنے گواہ بنیں ۔ کیا وجہ ہے کہ پاکستانی کلیسیا مسلمانوں کے سامنے گواہی دینے میں اتنی پرجوش نہیں ۔ یا دیگر ممالک میں مشنری کیوں نہیں بھیجتی ؟

جماعت

(۱۲۸) وہ کون سی ایک وجہ ہے ۔ کہ ہماری بہت سی کلیسیاؤں میں اخلاقی لاتعلقی اور بداخلاقی پائی جاتی ہے ؟

جماعت

(۱۲۹) بعض کہتے ہیں کہ یہ تعلیم محنت کرنے کی حوصلہ شکنی کرتی ہے ۔ اس اعتراض کا جواب دیں ۔

(۱۳۰) کیوں لوگ یہ محسوس کرتے ہیں کہ خدا نے سبب اور نتیجہ کے درمیان تعلق میں یہ مقرر کر دیا ہے ۔ کہ سستی ، بے اعتقادی ، بداخلاقی وغیرہ کا نتیجہ شخصی نقصان ، مشقت ، دکھ ، آزردگی وغیرہ ہوگا ؟

(۱۲۵) (جماعت) (۱۲۶) (جماعت)

سبب اور نتیجہ میں مستثنیات کے بارے میں کیا خیال ہے ؟

ہم نے سبب اور نتیجہ کے کائناتی اصول کو روحانی عالم پر منطبق کیا ہے ۔ بعض اس پر یہ کہہ کر اعتراض کر سکتے ہیں ۔ کہ خاص ذرائع اور خاص نتائج میں یکساں تعلق نہیں ہے مثلاً دعا کا ہمیشہ جواب نہیں ملتا ۔ راستباز ہمیشہ خوشحال نہیں رہتے ۔ ایوب کو لیں خوشحالی کی بجائے اس کی راستبازی زندگی کا فوری نتیجہ دکھ اور نقصان کی صورت میں نکلا ۔ بیشک یہ درست ہے ۔ کہ ہم کسی خاص راستبازی کے کاموں کا صحیح اور مکمل نتیجہ پیشگی نہیں بتا سکتے اس کی چار وجوہات ہیں ۔

پہلی :- فائدہ ہمیشہ جسمانی فائدہ نہیں ہوتا بلکہ روحانی بھی ہو سکتا ہے جبکہ ایوب مادی طور پر تھوڑے عرصہ کے لئے خوشحالی کا باعث نہیں بنی ، تو وہ روحانی طور پر اسے کثرت سے برکت ملی اپنے دکھوں کی بنا پر اس کا [illegible]

(۱۲۷) (جماعت) (۱۲۸) (جماعت) (۱۲۹) یہ تعلیم محنت کرنے کی حوصلہ شکنی کرنے کی بجائے اس یقینی علم کی بنا پر کہ خدا کے ذرائع مثلاً کلام ، دعا ، ایمان کی پاکیزگی اور فائدہ مند نتائج مثلاً خوشحالی ، اطمینان ، خوشی دعاؤں کے جواب وغیرہ میں ایک اہم تعلق مقرر کر رکھا ہے ۔ حوصلہ افزائی کرتی ہے ۔ یہ جد و جہد کرنے میں آدمیوں کی حوصلہ افزائی کرتی ہے کیونکہ وہ خدا کی ظاہر مرضی سے راہنمائی حاصل کرتے ہیں ۔ نہ کہ اس کی پوشیدہ مرضی (بلعام جیسے) ۔

CamScanner

خدا کے الٰی اختیار اور جلال کے لئے اور بھی بلند ہو گیا اب وہ ایک نئے طریقے سے جانتا ہے، کہ خدا کی پرستش کس طرح کرنی چاہیئے اور اپنے آپ کو خداوند کے تحت کس طرح کرنا چاہیئے۔ اب اس نے ایک نئی فروتنی حاصل کر لی۔ اب اسے خدا کے طریقہ کار کی لامحدود پیچیدہ اور پُراسرار نوعیت کی ایک نئی سمجھ مل گئی ہے۔ ابدیت کی روشنی میں روح کی دولت مندی، زرد زمین میں اثرات سے کہیں زیادہ وقعت رکھتی ہے۔

دوسری:۔ فائدہ ملنے میں دیر ہو سکتی ہے ممکن ہے اس آدمی کے بعد از انتقال یہاں تک دیر ہو کہ ابدیت میں فائدہ ملے آیئے ہم اپنا شکل بنانے کا طریقہ استعمال کرتے ہوئے ان ممکنات کی شکل بنائیں۔

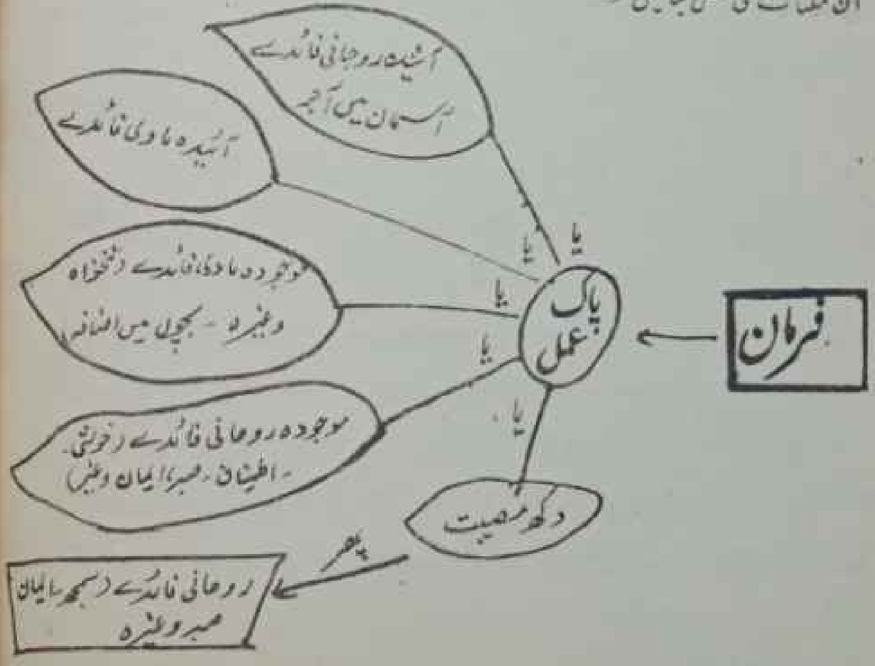

(سبب) (ذرائع) (نتائج میں اضافہ)

تیسری:۔ خاص ذرائع اور خاص نتائج میں تعلق کو سمجھنے میں ناکامی کی وجہ یہ ہے کہ ہم ان طرح طرح کے ذرائع کو جو کسی ایک شخص پر ایک وقت میں کام کرتے ہیں نظر انداز کر دیتے ہیں۔ خدا کے مقاصد کی تکمیل کا کام بڑا پیچیدہ ہے ہم مختلف تعلقات میں سے صرف چند کو دیکھتے ہیں۔ اور اسباب اور نتائج میں تعلقات کی اکثریت کو بھول جاتے ہیں۔ مثلاً اس سبب پر غور کریں۔ کہ ایک آدمی کیوں روحانی طور پر تبدیل ہوا؟ ہم ممکنہ اثرات کی حسب ذیل شکل بنا سکتے ہیں۔ لیکن ہم ان کی بڑی اکثریت کا علم نہیں رکھتے۔

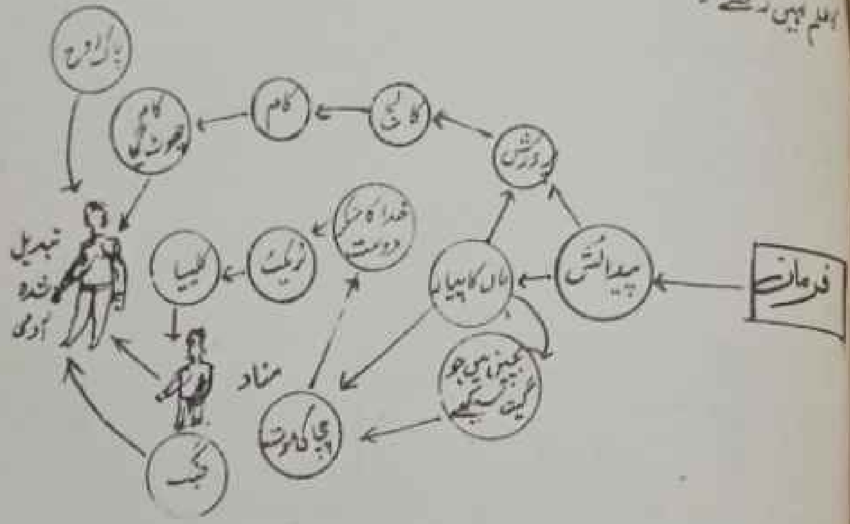

چوتھی:۔ خدا، سبب، ذرائع، نتیجہ کے عام تعلق کے برعکس بھی کام کر سکتا ہے یہ نظم دیکھنے میں آتا ہے مگر وقوع پذیر ہوتا ہے اس کی صرف ایک ہی باقاعدہ مثال ہے۔ اور وہ نوزادگی ہے۔ جب پاک روح کسی کو نئے سرے سے پیدا کرتا ہے۔ جو الٰہی طبیعت کی ساتھ خدا سے جسد اور تو وہ پہلے گنہگار کی ذاتی کاوش کے بغیر ہی کام کرتا ہے۔ اس وقت پاک روح سبب اور نتیجہ کے عام تعلق کے برعکس کام کرتا ہے ایک ہاتھ سے وہ گنہگار کی شخصیت کی نئی سرے سے تعمیر کرتا ہے۔ ایمان اور توبہ پاک روح کی بخشش ہے

بخشتیں ہیں۔ (ایک گنہگار پاک روح کی مدد کے بغیر نہ توبہ کرسکتا ہے۔ نہ ایمان لاسکتا ہے۔ یہ بائبل کی تعلیم ہے۔ اور ہم اس پر علم الہٰی کے کسی آئندہ حصے میں تفصیل سے غور کریں گے)

(یوحنا ۳ : ۱۹ ؛ ۵ : ۴۰ ؛ رومیوں ۸ : ۷ ؛ یوحنا ۸ : ۳۴ ؛ افسیوں ۲ : ۱-۳، یرمیاہ ۱۳ : ۲۳ ؛ یوحنا ۳ : ۳ ؛ رومیوں ۳ : ۱۰-۱۲ ؛ حزقی ایل ۳۶ : ۲۶ ؛)

یہی وجہ ہے کہ نوزادگی یعنی پیدائش ایک انقلابی چیز ہے۔ پولس کی دمشق کی راہ پر تبدیلی پر غور کریں وہ مسیح اور مسیحیوں کے لئے اپنے دل میں بڑی سخت نفرت لے کر دمشق کو گیا تھا۔ لیکن خدا کی مداخلت نے اسے پست کر دیا اور وہ ایک نئے انسان میں تبدیل ہو گیا۔ یہ پولس کے ایمان یا توبہ یا کسی ذرائع کو پہلے استعمال کرنے کے بغیر ہی ہوا۔ خدا کی انقلابی مداخلت کی، جس کی نوزادگی اور معجزات مثالیں ہیں۔ حسب ذیل شکل بنائی جاسکتی ہے۔

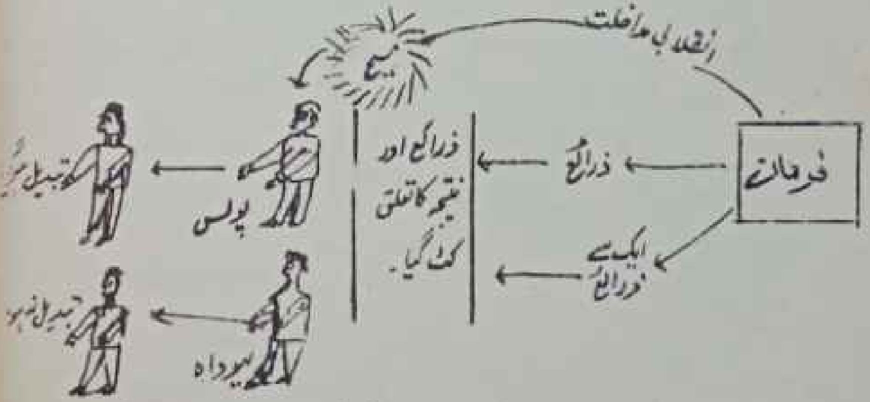

چنانچہ خاص ذرائع اور خاص نتائج کے درمیان تعلق کو ہمارے نہ سمجھنے کی بہت سی وجوہات ہیں۔ پہلی ممکن ہے۔ کہ ہم کسی نتیجہ کو پہچانتے ہی نہ ہوں۔ وہ تمام فوائد جو درست عمل کا نتیجہ ہوتے ہیں۔ مادی نہیں ہوتے، ممکن ہے روحانی ہوں۔ دوسری ممکن ہے نتیجہ چند دنوں یا سالوں میں یا جب تک ہم آسمان پر جائیں اس وقت تک کے لئے ملتوی کر دیا جائے۔ تیسری ممکن ہے کہ ہم مختلف ذرائع میں پیچیدگیوں کی کثرت سے

جو ایک وقت میں کام کرتی ہیں۔ ناواقف ہوں ہم صرف انہیں خاص تعلقات کو دیکھتے ہیں۔ مثلاً جو دعا کی درخواست اور اس دعا کے جواب میں ہوتا ہے۔ چوتھی، خدا غیر معمولی واقعات مثلاً انسان کی نوزادگی میں یا معجزات میں عام ذرائع سے ہٹ کر کام کرتا ہے

(۱۳۰) جب ایک شخص کو جو حقیقتاً خدا کے فرمان کی تعلیم پر ایمان رکھتا ہے درج ذیل کا سامنا کرنا پڑتا ہے تو اس کا ردِعمل کیا ہوتا ہے۔؟

(ا) "اگر تم توبہ نہ کرو گے تو سب اسی طرح ہلاک ہو گے"۔ (لوقا ۱۳ : ۳) ۔

(ب) "جو مجھ سے اے خداوند، اے خداوند کہتے ہیں۔ ان میں سے ہر ایک آسمان کی بادشاہی میں داخل نہ ہوگا۔ مگر وہی جو میرے آسمانی باپ کی مرضی پر چلتا ہے" (متی ۷ : ۲۱)

(ج) "بدکار خدا کی بادشاہی کے وارث نہ ہوں گے" (۱-کرنتھیوں ۶ : ۹) ۔

(۱۳۱) خدا کے فرمان پر نیا ایمان رکھنے کی وجہ سے آپ مسیح کی مدد سے اپنی زندگی میں کیا تبدیلی لائیں گے؟ خاص طور پر آپ کیا ۔۔۔

اپنی ڈائری یا نوٹ بک میں ایک فہرست بنائیں۔ اور اسے ہر روز پڑھیں۔ ان خاص نشانات کے لئے دعا کریں۔ یہ یاد رہے۔ کہ دعا فضل کا ایک مقرر کردہ ذریعہ ہے۔ یہ سوال باقی تمام سوالات سے زیادہ اہم ہیں۔ اسے نظر انداز نہ کریں۔

جب آپ فہرست بنالیں تو پھر دوسرے اعتراض پر کریں۔

---

(130) (۱) وہ اپنے گناہوں سے توبہ کرے گا۔ (ب) وہ اس بات کا اطمینان کرلے گا کہ خدا کی مرضی کو پورا کر رہا ہے (د) کہ اسے یقین ہو جائے کہ وہ آسمان پر جائے گا (ج) وہ راستبازی کے کام کرے گا۔ (131) (ا) آپ کونسے گناہوں سے توبہ کریں گے؟ آپ فضل کے کون سے ذرائع استعمال کریں گے؟ آپ کیسے زندگی بسر کریں گے؟

۳ ۔ یہ انسان کی آزاد مرضی کو ختم کر دیتا ہے

اعتراض:۔ اگر پہلے سے مقرر کرنے کی وسعت آدمی کے خیالات، خواہشات اور عمل تک ہے تو پھر انسان کی آزاد مرضی نہیں ہو سکتی۔ وہ محض خدا کے ہاتھوں میں ایک کٹھ پتلی ہوگا۔ آزاد مرضی کا مطلب ہے کہ آزادی سے چننا۔ انسان کی پرستش، محبت اور خدمت سب بے کار ثابت ہوگی اگر وہ اپنی آزاد مرضی سے انہیں کرنے یا نہ کرنے میں آزاد نہیں ہے

اعتراض سے جو مشکلات پیدا ہوتی ہیں:۔ اس اعتراض سے جو مشکلات پیدا ہوئیں ان کا تعلق آزادی کی مرضی کی نوعیت سے ہے سب سے پہلے ہمیں یہ بیان کرنا چاہئیے۔ کہ آزادی کیا ہے؟ اور چناؤ کی آزادی کا کیا مطلب ہے۔ پھر ہم اس اعتراض کا جواب دے سکیں گے

(ا) آزادی کیا ہے؟ اس سے پیشتر کہ ہم کسی اعتراض کا جواب دیں۔ ہمیں اس بات پر متفق ہونا چاہیے کہ ہم کس کی بابت بات کر رہے ہیں۔ آزادی بہت ہی جھگڑوں میں ڈالنے

والا موضوع ہے۔ ہر شخص آزادی چاہتا ہے! لیکن آزادی کی بھی مختلف
اقسام ہیں۔

آیئے ہم سب سے پہلے یہ بیان کریں کہ آزادی کیا نہیں ہے۔ اور
پھر یہ بیان کریں کہ کیا ہے۔

(۱) یہ **قطعی آزادی نہیں ہے۔** قطعی آزادی کا وجود نہیں ہے۔ قطعی آزادی
کی تشریح اس طرح کی جا سکتی ہے کہ یہ بیرونی یا اندرونی دباؤ سے
آزادی ہے۔ یعنی کسی خاص کام کو کرنے کی ہر قسم کی ضرورت کو
قطعی آزادی۔ یہ قطعی طور پر ہر کام کو کرنے کی آزاد اہلیت ہے۔

(132) کیا خدا کے پاس قطعی آزادی ہے؟ ______ کیا خدا ہر کام
کر سکتا ہے؟ ______ وہ کونسا کام ہے جو خدا نہیں کر
سکتا؟ ______

(133) پس ہم نے دیکھا کہ خدا کام کرنے کی ضرورت سے آزاد نہیں
ہے اس کی فطرت ۔ اسے ایک خاص طریقے سے کام کرنے کے لئے
مجبور کرتی ہے۔ بے ، بیرونی دباؤ سے آزاد ہے اس کا مطلب
یہ ہے۔ کہ کوئی بھی اسے کی مرضی کے خلاف کام کرنے پر مجبور نہیں
کر سکتا۔ لیکن وہ ______ دباؤ یا ضرورت سے آزاد
نہیں۔

(134) قطعی آزادی کا کوئی ______ نہیں۔ خدا کے پاس قطعی
______ نہیں۔ خدا اپنی ______ کی مجبوری کے ماتحت ہے
خدا جھوٹ نہیں بولتا۔ خدا گناہ نہیں کر سکتا۔ اس کی فطرت اسے
ایک طریقے سے کام کرنے کے لئے مجبور کرتی ہے۔ اگر قطعی آزادی

کا مطلب تمام مجبوری یا کام کرنے کی ضرورت سے آزادی ہے تو ہم کہہ
سکتے ہیں۔ کہ خدا ______ نہیں رکھتا۔

(135) ہر شے جو وجود میں آئی، ایک خاص طریقے سے کسی نہ کسی حد تک مجبوری
کے تحت ہے۔ پاک فرشتوں کو ______ طریقے سے کام
کرنے کی ضرورت ہے۔ پاک فرشتوں کے کام خدا کی مانند ان
کی ______ کے تحت انجام پاتے ہیں۔

(136) تمام موجودات کی نسبت، خدا یقیناً سب سے زیادہ آزاد ہے
کیونکہ خدا پر صرف ایک ہی ضرورت اثر انداز ہوتی ہے۔ یعنی اپنی
فطرت کے مطابق کام کرنے کی ضرورت۔ وہ صرف اپنے آپ
پر انحصار کرتا ہے۔ باقی تمام چیزوں پر دوسری چیزیں تھوڑی
بہت ضرور اثر انداز ہوتی ہیں۔ اور اپنے وجود کو قائم رکھنے کے لئے
خدا پر انحصار کرتی ہے۔ (جیسے کہ آپ پہلے پڑھ چکے ہیں۔ صرف
خدا ہی بے نیاز ہے۔ خدا خود مختار ہے۔ باقی تمام چیزیں کسی دوسری
شے پر انحصار کرتی ہیں۔ اس طرح ہمیں معلوم ہوا کہ خدا کے علاوہ
انحصار کرنے کے سبب کوئی شے بھی قطعی آزاد نہیں ہے۔ خدا ______
______ انحصار نہیں کرتا۔ پس ہم کہہ سکتے ہیں کہ وہ سب سے زیادہ
آزاد ہستی ہے۔ باقی تمام چیزیں ______ پر انحصار کرتی ہیں۔
پس ان معنوں میں بھی وہ آزاد ______

(137) قطعی آزادی کا وجود نہیں ہے۔ کیونکہ تمام اشیاء یہاں تک کہ خدا بھی

---

(132) نہیں۔ نہیں۔ گناہ (یا) جھوٹ بولنا (یا) اپنا انکار کرنا (یا) ایسے (133) اندرونی
(134) وجود۔ آزادی۔ فطرت۔ قطعی آزادی

سب سے بڑی آزادی خدا میں دیکھی جاتی ہے۔ کیونکہ صرف وہی موجود بالذات ہے۔ اس کی آزادی کے لحاظ سے اس کا کیا مطلب ہے؟

(138) قطعی آزادی کیوں موجود نہیں ہے؟ ________

(139) اب ہمیں اس بات پر غور کرنے کی ضرورت ہے کہ آیا ایک شخص کے کاموں کے قابل ستائش ہونے پر آزادی کی بندش اثر انداز ہوتی ہے۔ کیا ایک محدود آزاد شخص کی محبت اور خدمت تعریف کے قابل ہیں؟ خدا کے بارے میں غور کریں۔ ہم خدا کی ستائش اس لئے کم نہیں کرتے کیونکہ وہ اپنی پاک خصوصیت کے مطابق کام کرنے کی ضرورت کے ماتحت ہے بلکہ اس کی وفاداری کی قابلیت یا استقامت اس کی زیادہ ستائش اور پرستش کرنے اور اس پر زیادہ اعتماد رکھنے کا سبب ہے۔ درحقیقت قطعی آزادی بڑی معیوب اور غیر دلکش ہوگی۔ قطعی آزادی غیر مستقل ہے۔ اور پیش گوئی کرنے کے قابل نہیں۔ خدا ایک وفادار (با اصول) خدا ہے۔ لہٰذا ہم دیکھتے ہیں۔ کہ آزادی کی بندش کاموں کے قابل تعریف ہونے پر اثر انداز نہیں ہوتی۔ ہم خدا کی تعریف اس لئے نہیں کرتے۔ کہ وہ ایک وقت گناہ کرتے ہیں اور دوسرے موقع

(135) پاک (یا) راست۔ اپنی فطرت (136) کسی پر بھی۔ خدا ۔ نہیں ہیں

(137) اس فطرت کے مطابق کام کرنے کی ضرورت کے تحت ہے (یا جیسے) موجود بالذات کا مطلب ہے کہ تمام خارجی اثرات یا انحصار سے آزادی۔

پر نیکی کرنے میں قطعی آزاد ہے۔ بلکہ کیونکہ وہ گناہ کرنے کے لئے آزاد نہیں۔ بلکہ اپنی ________ کے اندرونی دباؤ کے باعث راستی سے کام کرنے کی ضرورت کے تحت ہے۔

(140) قطعی آزادی نہ صرف موجود ہی نہیں۔ بلکہ غیر دلکش بھی ہے۔ آسمان میں پاک فرشتوں کی پرستش اور تعریف عمدہ اور دلکش ہے۔ حالانکہ وہ ________ نہیں رکھ سکتے بلکہ ________ ضرورت کے تحت ہیں۔

(141) کسی ملک میں کون سے شہریوں کو عزت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے؟ کیا وہ جو ملک کا قانون توڑ دیتے ہیں؟ یا وہ جو ہر وقت قانون کی پابندی کرتے ہیں۔ ________

(142) وجود کی وہ حالت جس کی سب سے زیادہ قدر و قیمت ہے۔ وہ قطعی آزادی نہیں ہے۔ بلکہ فطری طور پر نیک کام کرنے کی ضرورت۔ ان گائیوں کی جیسی قدر و قیمت ہے۔ جو فطری طور پر مستقل کافی مقدار میں گاڑھا دودھ دیتی ہیں۔ ان شہریوں کی تعریف کی جاتی ہے۔ جو اپنی پرورش کی اندرونی ضرورت کے باعث ملکی قانون کی پابندی کرتے ہیں۔ ان فرشتوں کی تعریف کی جاتی ہے۔ جو اپنی فطرت کی ضرورت کے باعث ________ کرتے ہیں۔ خدا کی اس لئے پرستش کی جاتی ہے۔ اور سجدہ کیا جاتا ہے۔ کیونکہ وہ ________

(138) کیونکہ تمام چیزیں یہاں تک کہ خدا بھی اپنی فطرت کے مطابق کام کرنے کی ضرورت کے تحت ہے۔ (139) فطرت۔

آئیے اب ہم اسے مختصر طور پر بیان کریں ۔ قطعی آزادی نہ تو آدمیوں ، جانوروں ، یا فرشتوں میں موجود ہے اور نہ ذاتِ الٰہی میں ۔ صرف خدا ہی تمام خارجی اثرات سے قطعی آزاد ہے ۔ خدا کی آزادی قطعی آزادی کے سب سے زیادہ قریب ہے ، تمام اشیاء یہاں تک کہ خدا بھی کسی نہ کسی ضرورت کے تحت ہے ۔ اپنی فطرت کے مطابق کام کرنے کی ضرورت کو اندرونی مجبوری کہتے ہیں ۔ دوسری چیزوں کے اثر یا قوت کے مطابق کام کرنے کو خارجہ یا بیرونی مجبوری کہتے ہیں ۔ قطعی آزادی معیوب ہے ، آزادی کی بندش محبت اور خدمت کو غیر دلکش نہیں بناتی ۔ درحقیقت وجود کی سب سے مکمل اور قابلِ تعریف حالت ، نیک کام کرنے کی ضرورت یا مجبوری ہے ۔ خدا ، فرشتہ اور آسمان میں مقدسوں کی بھی یہی حالت ہے

اس اقتباس کو آپ اپنے فائدہ کیلئے پڑھ سکتے ہیں ۔

> " انکارِ شریعت کا یہ قدیم اعتقاد جسے کچھ عرصہ ہوا آرمینین اپنایا کہ نیکی اور بدی اپنے قابلِ تعریف ہونے یا ملزم گردانے جانے کو ایک آدمی کے اختیار سے اخذ کرتی ہیں کہ وہ اسے چنے اور اسے چھوڑ دے ، منطقی طور پر آسمان میں فرشتوں یا اسپرٹوں میں مقدسین یا خود خدا کے بارے میں نیکی کا انکار کرنے کی طرف لے جاتا ہے ۔ کیونکہ فرشتوں ، مقدسین یا خدا گناہ نہیں کر سکتے ۔ پس

---

(140) قطعی آزادی ۔ پاک پرستش اور تعریف کرنے کی (دیا ایسے)
(141) جو ہر وقت قانون کی پابندی کرتے ہیں ۔ (142) خدا کی پرستش (دیا) راست کام (دیا ایسے) قابلِ اعتماد ، مستقل نیک ہے ۔ (دیا ایسے)

> نیکی قابلِ تعریف نہ رہے گی ۔ کیونکہ اس طرح اس میں کوشش کی ضرورت باقی نہیں رہتی ! یہ خیال کہ نیکی اور بدی میں چناؤ کا اختیار ، مرضی کے قابل اور پرشکوہ بناتا ہے ، غلط اعتقاد ہے ۔ یہ آدمی کو حیوان ، ناطق تو ضرور بنا دیتا ہے ۔ لیکن یہ اس کی مرضی کی کاملیت نہیں ہے ۔ مولزے نے کہا ۔ مرضی کی بلند ترین اور مکمل حالت ضرور اندرونی مجبوری کی حالت ہے ۔ حقیقی اور اصل مرضی کے لئے چناؤ ضروری نہیں ۔ یہ اس کی کمزوری اور نقص بن جاتا ہے ۔ مرضی کی ناپختہ اور نامکمل حالت کا نشان اس سے زیادہ اور کیا ہو سکتا ہے ۔ کہ نیکی اور بدی اس کے سامنے ہیں ۔ اور وہ کشمکش و پیچ میں مبتلا ہے ۔ کہ کسے چنے اور کسے نہ چنے " (ایل بوٹینر مترجم کردہ صفحہ نمبر ۲۱۶)

(۲) یہ اندرونی مجبوری سے آزادی نہیں ہے ۔

آزادی کسی نہ کسی صورت میں ضرور پابند ہوتی ہے ۔ قطعی آزادی کا وجود نہیں ہے ۔ آزادی ایک شخص کی سرشت کے باعث پابند ہے ۔ ہم اس پابندی کو اندرونی مجبوری یا اندرونی ضرورت کہہ سکتے ہیں ۔ اس خیال کے مطابق انسان کی آزاد مرضی نہیں ہے ۔ کیونکہ وہ اپنی اندرونی مجبوری کے تحت ہے ۔ جو اس کی تخلیق فطرت ، حاصل شدہ فطرت اور اسکی برگشتہ فطرت کے مطابق کام کرتی ہے

(ا) آزادی تخلیقی فطرت کے باعث پابند ہے ۔ کوئی بھی اس فطرت سے جو اس کے ساتھ پیدا کی گئی ہے ۔ آزاد نہیں ہے ۔ مچھلیاں پانی کے باہر آزاد نہیں ہیں ۔ پرندے پانی کے اندر آزاد نہیں ہیں ۔ انسان بھی آزاد نہیں ہے ۔ کہ وہ پانی میں سانس لے اور زندہ رہے ۔ ہر شے پابندی کے ساتھ پیدا کی گئی ہے ۔ یہ پابندیاں انکی اصلی تخلیقی فطرت اور ان حالات سے جن میں وہ کام کر سکتی ہیں ، تعلق رکھتی ہیں

(143) قطعی آزادی ________ اور ________ مجبوریوں سے آزادی
ہے ایسی آزادی کا وجود نہیں ہے۔ کیونکہ تمام اشیاء کم از کم ________
مجبوریوں کے تحت ہیں۔ اندرونی مجبوری اسے کہتے ہیں۔ جو کسی کی ________
کے مطابق کام کرتی ہے۔

(144) عمل کرنے کی ضرورت ضروری نہیں کہ بُری ہو۔ یہ بات ہمیں خدا اور فرشتوں پہ غور کرنے سے حاصل ہوتی ہے۔ اگر ہم چیزوں کی تخلیقی فطرت پر غور کریں۔ تو ہم اسے اور بھی صفائی سے سمجھ سکیں گے مچھلیوں کی آزادی ان کی تخلیقی فطرت کی وجہ سے پابند ہے۔ وہ گلپھڑوں کے ساتھ پیدا کی گئی ہیں اس سے وہ پانی میں آزادی سے تیر سکتی ہیں۔ لیکن وہ اپنی تخلیقی فطرت کے باعث مجبور ہیں۔ کہ پانی میں رہیں۔ یا پھر مر جائیں۔ وہ جب تک اپنی مچھلی پن کی فطرت کے مطابق کام کرتی ہیں۔ آزاد ہیں۔ ان کی فطرت انہیں ایک خاص ماحول یعنی پانی کی پابند بنا دیتی ہے۔ اسی طرح درخت بھی بغیر جڑوں کے زندہ نہیں رہ سکتے۔ گلاب کا جڑ بننے کے لئے آزاد نہیں ہے۔

آزادی سب سے پہلے ایک شخص کی ________
کے باعث پابند ہے

(145) انسان اپنی تخلیقی فطرت سے آزاد نہیں ہے۔ اگر وہ چاہے کہ پانی کے اندر رہے اور ہوا کی بجائے پانی میں سانس لے تو وہ ایسا نہیں کر سکتا اگر وہ پانی میں سانس لے تو مر جائے گا۔ انسان اپنی تخلیقی فطرت کے باعث کس طرح کے ماحول کا پابند ہے

____

____

(146) جس طرح یہ اوپر دی گئی شکل میں ظاہر کیا گیا ہے۔ انسان کی مجبوری کا سب سے پہلا پہلو وہ پابندی ہے۔ جو اس کے آزادیٔ عمل پر اس کی ________ کی وجہ سے لگتی ہے۔

(ب) آزادی حاصل شدہ فطرت کے باعث پابند ہے۔ یہاں تک کہ جس ماحول میں رہنے کے لئے انہیں پیدا کیا گیا ہے۔ وہ اس میں اور بھی پابند بن جاتے ہیں۔

انسان اپنے خاندانی ماحول میں رہنے کے لئے انہیں پیدا کیا گیا۔ وہ اس میں اور بھی پابند بن جاتے ہیں۔ انسان اپنے خاندانی ماحول، پرورش، دولت یا غربت، تعلیم و تربیت اور اپنی سماجی حالت کے باعث پابند ہیں۔ یہ تمام باتیں ان کے عمل کرنے کی قابلیت پر اثر انداز ہوتی ہیں۔ ہم ان تمام کے مجموعی اثر کو حاصل شدہ فطرت کہہ سکتے ہیں۔ انسان ہر کام کرنے کے لئے آزاد نہیں ہے۔ وہ صرف اسی حدود میں رہ کر کام کر سکتے ہیں۔ جو ان کی حاصل شدہ فطرت اور تخلیقی فطرت کے باعث ان پر مسلط ہے۔

(147) ہم مثالوں سے ________ ان اثر کا جو پرورش اور ماحول کے باعث انسان کے عمل

---

(146) اندرونی؛ بیرونی - اندرونی فطرت
(147) تخلیقی فطرت

پر ہوتا ہے مشاہدہ کر رہے ہیں۔ اس سے بعض اس نتیجہ پر پہنچتے ہیں۔ کہ انسان مکمل طور پر اپنے ماحول کی پیداوار ہے۔ اور یہ حقیقت مادی ترقی کی نظریہ کی بھی ایک بنیاد ہے۔ لیکن بائبل عقیدہ جبر (انسان فاعل مختار نہیں بلکہ اس کا انحصار دوسری باتوں پر ہے) کی تعلیم نہیں دیتی۔ انسان کسی حد تک آزاد ہے۔ وہ اپنا ماحول تبدیل کر سکتا ہے۔ حقیقت، قطعی عقیدہ جبر اور قطعی آزادی کے بین بین ہے۔ تاہم، ہم دیکھ سکتے ہیں۔ کہ ایک شخص کی آزادی یقینی طور پر اسکی ______ کے باعث پابند ہے۔ یہ حاصل شدہ فطرت ایک شخص کی پرورش، سماجی اثر دولت اور اسکی ______ ______ کا نتیجہ ہے۔

(۱۴۸) موسیٰ نے زمانے کے بارے میں سوچیں۔ اس نے مصری علوم کی اعلیٰ تعلیم حاصل کی تھی۔ لیکن اس کی آزادی ہمارے زمانہ کی نسبت کہیں زیادہ پابند تھی۔ وہ موٹر کار بنانے کے لئے آزاد نہیں تھا۔ اس وجہ یہ نہیں کہ اس کے پاس کافی روپیہ نہیں تھا۔ بلکہ یہ کہ ______

______

(۱۴۹) انسان کی آزادی اسکی ______ اور ______ فطرت کے باعث پابند ہے۔

(۱۵۰) ایک گنوار اور ان پڑھ شخص کتاب لکھنے یا پڑھنے کے لئے آزاد نہیں ہے اسکی یہ آزادی اسکی ______ کے باعث پابند ہے۔

(۱۵۱) کیا آدمیوں کے پاس آزاد مرضی ہے؟ ______

(۱۴۳) وہ صرف ایسے ماحول میں رہنے کے لئے آزاد ہے جہاں وہ سانس لے سکے۔
(۱۴۴) تخلیقی فطرت

اسکی مرضی کی آزادی ان کی ______ کے باعث پابند ہے۔

(۱۵۲) آپ کی آزادی بھی پابند ہے۔ اگرچہ آپ انجینئر بن گئے ہیں تو بھی آپ ہر کام کرنے کے لئے آزاد نہیں ہیں۔ آپ کسی ماہر قلب کی طرح دل کا اپریشن نہیں کر سکتے، کیونکہ آپ کی حاصل شدہ فطرت میں ______ کی تربیت میں شامل نہیں ہے۔

(۱۵۳) جن باتوں کا ہم پر سب سے زیادہ اثر پڑتا ہے۔ وہ ہماری بچپن کی پرورش اور ماحول کا اثر ہوتا ہے۔ یہودی اور مسلمان خنزیر کا گوشت نہیں کھا سکتے۔ کیونکہ ان کی خنزیر کا گوشت کھانے کی آزادی انکی ______ فطرت کے باعث پابند ہے۔

(۱۵۴) بعض لوگ اپنی حاصل شدہ فطرت کی آزادی پر اپنے گھر یا سماج کے اثر کے باعث پابندی کی وجہ سے گرمیوں میں انڈے نہیں کھا سکتے۔ گھر یا تہذیب و تمدن کے باعث فطرت پر پابندی کی کوئی اور مثال سوچیں۔ یہاں بیان کریں۔ کہ یہ آزادی پر پابندی کیسے ہے ______

	جماعت

(۱۴۶) حاصل شدہ فطرت۔ تعلیم (یا) تربیت (۱۴۷) اسے موٹر سازی کی تربیت نہیں دی گئی۔ یا اس کے پاس اس قسم کا علم نہیں تھا۔ (۱۴۹) تخلیقی حاصل شدہ (۱۵۰) تعلیم یا حاصل شدہ فطرت (۱۵۱) نہیں۔ تخلیقی اور حاصل شدہ فطرت۔

(155) اگر ہم انسان کی سرگرمیوں پر پابندی لگانے والے اثرات کو الیستہ تصویر کریں ، جو اس کے چوگرد لپیٹی ہوئی ہے ۔ تو ایک ایسی شکل بن جائے گی جیسی کہ صفحہ نمبر ۲۸۸ پر ہے ۔ انسان کی آزادی پر پہلی پابندی اسکی ________ ہے ، دوسری ________ ہے ۔

(156) اور اس نے تمہیں بھی زندہ کیا جب اپنے قصوروں اور گناہوں کے سبب سے مردہ تھے ۔ جن میں تم پیشتر دنیا کی روش پر چلتے تھے ۔ اور ہوا کی عملداری کے حاکم یعنی اس روح کی پیروی کرتے تھے ، جو اب نافرمانی کے فرزندوں میں تاثیر کرتی ہے ۔ ان میں ہم بھی سب کے سب پہلے اپنے جسم کی خواہشوں میں زندگی گذارتے اور جسم اور عقل کے ارادے پورے کرتے تھے ۔ اور دوسروں کی مانند طبعی طور پر غضب کے فرزند تھے ۔ (افسیوں ۲: ۱-۳) اس آیت کے مطابق انسان اپنی تخلیق اور حاصل شدہ فطرت کے علاوہ ، اپنی فطرت میں ________ کے باعث بھی پابند ہے ۔ وہ ________ میں مردہ ہے ۔ یعنی وہ راستی کے کام کرنے کے قابل نہیں ہے ۔

(157) انسان کی آزادی پر سب سے سنگین پابندی وہ ہے جس سے وہ عام طور پر آگاہ نہیں ہوتا ۔ کلام میں اس تیسری پابندی کے متعلق بڑی صفائی سے تعلیم دی گئی ہے ۔ " لکھا ہے کہ کوئی راستباز نہیں ہے ۔ ایک بھی نہیں کوئی سمجھدار نہیں ۔ کوئی خدا کا طالب نہیں ۔ سب گمراہ ہیں ۔ سب کے سب نکمے بن گئے کوئی بھلائی کرنے والا نہیں ۔ ایک بھی نہیں ..... اس لئے کہ

(152) دل کی (153) حاصل شدہ (154) (جماعت)

سب نے گناہ کیا اور خدا کے جلال سے محروم ہیں " (رومیوں ۳: ۱۰-۱۲، ۲۳) ۔ انسان کی نیکی کرنے اور خدا کو خوش کرنے کی آزادی انسان کی ________ فطرت کے باعث پابند ہے ۔

(158) رومیوں کے خط کی یہ آیات ہمیں بتاتی ہیں ۔ کہ انسان کی فطرت میں نیکی کرنا نہیں ہے ۔ افسیوں کے خط کی آیات ہمیں بتاتی ہیں کہ انسان کی روحانی حالت ، دنیا ، گناہ آلود جسم اور شیطان کے اثرات میں ایسی جکڑی ہوئی ہے کہ کہا جاتا ہے ۔ کہ وہ اپنے ________ کے سبب سے مردہ ہے وہ ________ کا فرزند ہے ۔ یہ اس لئے کہا گیا ہے کیونکہ اس نے خدا کی شریعت کو توڑا ہے اور اپنے گناہ کے باعث خدا کے غضب یا سزا کے تحت ہے ۔ وہ اپنی فطرت کے باعث بھی ________ کا فرزند ہے ۔ اسے پیدائشی طور پر ایسی فطرت ملی ہے جو ________ کے خلاف اور ________ کی طرف جھکاؤ رکھتی ہے انسان کی گناہ آلود فطرت اسکی ________ پر تیسری پابندی ہے ۔

(ج) آزادی برگشتہ " فطرت کے باعث پابند ہے ۔ داؤد یہاں اپنی فطرت کو بیان کرتے وقت تمام انسانوں کی فطرت کو بیان کرتا ہے ۔ کہ وہ پیدائش ہی سے گناہ آلود ہے " دیکھ میں نے بدی میں صورت پکڑی اور میں گناہ کی حالت میں ماں کے پیٹ میں پڑا ۔ " (زبور ۵۱: ۵) ۔ افسیوں کے خط میں پولس رسول بیان کرتا ہے کہ " ہم طبعی طور پر غضب کے فرزند ہیں "

(155) تخلیقی فطرت ، حاصل شدہ فطرت (156) گناہ - گناہوں - (157) گناہ آلود

یرمیاہ نبی بڑی صفائی سے بیان کرتا ہے۔ کہ انسان بدی کا غلام ہے "اگر حبشی اپنے چمڑے کو یا چیتا اپنے داغوں کو بدل سکے۔ تو تم بھی جو بدی کے عادی ہو. نیکی کر سکو گے۔" (یرمیاہ ۱۳ : ۲۳) یسوع بار بار اپنی تعلیم کو بیان کرتا اور اسی پر زور دیتا ہے۔ "یا تو درخت کو بھی اچھا کہو اور اس کے پھل کو بھی اچھا یا درخت کو بھی بُرا کہو اور اس کے پھل کو بھی بُرا۔ کیونکہ درخت پھل ہی سے پہچانا جاتا ہے۔ اے سانپ کے بچو تم بُرے ہو کر کیونکر اچھی باتیں کہہ سکتے ہو؟ کیونکہ جو دل میں بھرا ہے۔ وہی منہ پر آتا ہے۔ اچھا آدمی اچھے خزانہ سے اچھی چیزیں نکالتا ہے اور بُرا آدمی بُرے خزانہ سے بُری چیزیں نکالتا ہے" (متی ۱۲ : ۳۳ - ۳۵) مزید دیکھیں متی ۷ : ۱۶ - ۲۰ ؛ لوقا ۶ : ۴۳ - ۴۵ ؛ ایوب ۱۴ : ۴)۔

اندرونی مجبوری کے تین پہلو۔

(۱۵۹) یہ آیات انسان کی فطرت کے متعلق متعدد باتیں سکھاتی ہیں۔ انسان اپنی

(۱۵۸) گناہ، غضب۔ نافرمانی، راستبازی۔ بدی۔ آزادی

فطرت سے آزاد نہیں ہے۔ اگر وہ بُرے ہیں تو وہ ______ کریں گے جس طرح ایک ______ درخت ______ پھل لاتا ہے۔ دوسری بات جو یہ آیت بتاتی ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ انسان اپنی پیدائش سے بنیادی طور پر نیک نہیں۔ بلکہ ______ ہے۔

(۱۶۰) قطعی آزادی کا کوئی وجود نہیں ہے کیونکہ تمام چیزیں اپنی ______ کے مطابق کام کرتی ہیں۔ اسے اندرونی مجبوری یا ضرورت کہتے ہیں۔ ہم نے دیکھا کہ انسان کی آزادی تین طرح کی اندرونی مجبوریوں کے باعث پابند ہے، جو کہ مختلف اثرات کا لب لباب ہیں اور انسان کی خاص فیصلے کرنے میں راہنمائی کرتی ہیں۔ یہ تین قسم کی اندرونی مجبوریاں انسان کی ______، ______ اور ______ ہیں

انسان کی آزادی اسکی برگشتہ فطرت کے باعث پابند ہے۔ اس میں گناہ کے نتائج جو اس پر اثر انداز ہوتے ہیں شامل ہیں۔ چنانچہ بیماری دکھ درد، خوراک حاصل کرنے کے لئے کام کرنے کی ضرورت، کھیتوں میں جھاڑیاں اور اس کے اپنے بدن کا بتدریج کمزور ہوتے جانا۔ نیز اسکی اپنی گنہگاری اس کی آزادی پر پابندی لگاتے ہیں۔ تمام انسان یکساں پابند نہیں ہیں۔ اور نہ ہی وہ یکساں گناہوں کے مرتکب ہوتے ہیں۔ گناہ شریعت کی مخالفت ہے۔ (۱۔ یوحنا ۳ : ۴) تمام انسان اپنے دلوں میں خدا کی شریعت کے باغی ہیں لیکن اس شریعت کی مخالفت کی زندگی اس حقیقت پر پردہ ڈال دیتی ہے کہ انسان دلی طور پر گناہگار ہیں۔ بعض لوگ لیڈ لنظر آتے ہیں ۔ لیکن ان

(۱۵۷) بدی بُرا۔ بُرا، بد (یا) گنہگار

برطرف کریں۔" ایسی راہ بھی ہے۔ جو انسان کو سیدھی معلوم ہوتی ہے۔ مگر اس کی انتہا میں موت کی راہیں ہیں۔" (امثال ۱۴: ۲۵)۔ " انسان کی نظر میں اس کی سب روشیں پاک ہیں۔ لیکن خداوند روحوں کو جانچتا ہے" (امثال ۱۶: ۲)
" ایک پشت ایسی ہے جو اپنی نگاہ میں پاک ہے۔ لیکن اس کی گندگی۔ اس سے دھوئی نہیں گئی۔" (امثال ۳۰: ۱۲) ایک آدمی یا تمام سماج اپنے آپ کو نیک اور اچھا سمجھ سکتا ہے۔ لیکن خدا نے یرمیاہ نبی کی معرفت انسان کی گناہ آلود فطرت کا جو عالمگیر اثر بیان کیا ہے وہ یہ ہے کہ "دل سب چیزوں سے زیادہ حیلہ باز اور لا علاج ہے۔ اس کو کون دریافت کر سکتا ہے؟" (یرمیاہ ۱۷: ۹)۔ انسان نہ صرف دوسروں کو دھوکہ دیتا ہے۔ بلکہ اپنے آپ کو بھی دھوکہ دیتا ہے۔ حقیقت انسان کے اپنے خیال کی نسبت کہیں مختلف ہے۔ یرمیاہ خدا کے الفاظ کی بازگشت یوں سناتا ہے۔" میں خداوند دل و دماغ کو جانچتا اور آزماتا ہوں۔" (آیت ۱۰)۔ ظاہرا حالت ایک مختلف چیز ہے اور اندرونی حقیقت ایک دوسری بات ہے خدا ظاہرا حالت کو نہیں دیکھتا بلکہ انسان کے دل کو پرکھتا ہے۔ وہ عالمگیر سطح پر انسان کو کیسے پاتا ہے؟ وہ مختلف صورتوں میں چھپی ہوئی دھوکہ بازی، نافرمانی، خودغرضی، تکبر، بے ایمانی اور لالچ پاتا ہے۔ گو ہر انسان میں اسکے اندرونی بگاڑ کی ظاہرا صورت مختلف ہے لیکن انسان کی گناہ آلود فطرت کا اندرونی بگاڑ یکساں یا عالمگیر ہے۔

(161) بائبل یہ کہیں نہیں سکھاتی کہ انسان کے پاس قطعی آزاد مرضی ہے۔ اسکی مرضی اور آزادی اسکی اپنی ________ فطرت کے باعث پابند ہے۔

(162) بائبل کے حسب ذیل بیانات انسان کی آزادی کے متعلق کیا کہتے ہیں؟

(۱) " کیا حبشی اپنے چمڑے کو بدل سکتا ہے؟" ________

(ب) " کوئی بھلائی کرنے والا نہیں، ایک بھی نہیں" ________

(ج) " جن میں تم پیشتر دنیا کی روش پر چلتے تھے" ________

(163) انسان کی گناہ آلود فطرت کی عالمگیر غلامی کا مطلب یہ ہے کہ وہ ________ کرنے کے لئے آزاد نہیں ہے، صرف ________ کرنے کے لئے آزاد ہے۔

(164) یہی وجہ ہے کہ اس سے پیشتر کہ انسان راستی کے کام کرے یا حقیقت میں خدا پر ایمان لائے۔ وہ اسے رد کر دیتا ہے۔ ضرور ہے کہ وہ نئے سرے سے پیدا ہو یسوع نے کہا" جب تک کوئی نئے سرے سے پیدا نہ ہو وہ خدا کی بادشاہی کو دیکھ نہیں سکتا۔" " ناپاک چیزوں سے پاک چیز کو کون نکال سکتا ہے؟ کوئی نہیں۔ اس میں حیرانی کی کوئی بات نہیں۔ جبکہ حزقی ایل اور یرمیاہ نے یہ پیشین گوئی کی کہ نئے عہد پر صرف وہی لوگ چلیں گے جن میں نئے دل ڈالے جائیں گے۔ صاف طور پر بیان کریں کہ اس سے پہلے کہ لوگ خدا کو خوش کر سکیں یہ کیوں ضروری ہے کہ ان میں نیا دل یا پاک روح کے وسیلہ سے نئی طبیعت ڈالی جائے؟ ________

---

(160) فطرت، تخلیقی فطرت، حاصل شدہ فطرت، برگشتہ فطرت

(161) برگشتہ (162) (۱) انسان کی آزادی اسکی تخلیقی فطرت کے باعث پابند ہے جیسے حبشی کے چمڑے کا رنگ (ب) تمام انسانوں کی آزادی انکی گناہ آلود فطرت کے باعث پابند ہے اس لئے وہ بھلائی نہیں کر سکتے (ج) انسان کی فطرت پر جو سماج کا اثر ہے اسکی آزادی پابند ہے۔ (اسکی حاصل شدہ فطرت)

انسان اپنی بچپن کی پرورش، کالج کی تربیت اور جس ماحول میں وہ رہتا ہے اس کے بیرونی اثرات سے آزاد ہے جو اندرونی فطرت کو ڈھالتے ہیں۔ ہم اسے انسان کی ________ کہتے ہیں۔ جیل میں قیدی یا وہ لوگ جو پولیس یا حکومت سے خوف زدہ رہتے ہیں۔ بیرونی مجبوری سے آزاد ________ لیکن کوئی بھی بیرونی اثرات سے آزاد نہیں۔ تو بھی اکثر لوگ اس قسم کی بیرونی ________ سے آزاد ہیں۔ اس لحاظ سے ہم اسے آزادی کہہ سکتے ہیں۔

(3) بیرونی مجبوری سے آزادی کا نام آزادی ہے۔

اس اعتراض کا جواب دینے کے لئے کہ خدا کے قرآن کی تعلیم انسان کی آزاد مرضی کو رد کرتی ہے۔ ہم آزادی کا مطلب معلوم کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ یہ بیرونی یا اندرونی مجبوری اور اثر سے قطعی آزادی نہیں ہے۔ یہ انسان کی تخلیقی، حاصل شدہ اور گناہ آلود فطرت کے باعث پابند ہے۔ پس آخر میں ہم اس نتیجہ پر پہنچے کہ آزادی کا مفہوم صرف یہ ہے۔ کہ انسان اپنی فطرت کے خلاف عمل کرنے پر مجبور کئے بغیر اپنی فطرت کے مطابق عمل کرنے میں آزاد ہے۔ انسان وہ کام کرنے کے لئے آزاد ہے جو وہ فطری طور پر کرنے کا خواہشمند ہوتا ہے۔ اس کی فطرت کی خواہشات اور ضروریات کے مطابق کام

---

(165) کیونکہ کوئی بھی اپنی فطرت کی اندرونی مجبوری سے کسی خاص انداز سے عمل کرنے کے لئے آزاد نہیں۔ (166) (سبق دیکھیے) (167) کیونکہ وہ تمام بیرونی مجبوریوں، اثر اور اضافے سے آزاد ہے وہ موجود بالذات ہے (168) فطرت، حاصل شدہ فطرت۔ نہیں بدلی۔

---

(165) قطعی آزادی کیوں موجود نہیں ہے؟ ________

(166) مثال کے ساتھ، انسان کی اندرونی مجبوری کو ایک خاص انداز میں کام کرنے کے لئے صفائی سے بیان کریں۔ ________

(167) ہم یہ کیونکر کہہ سکتے ہیں۔ کہ خدا تمام چیزوں سے زیادہ آزاد ہے ________

(168) انسان اپنی ________ کی اندرونی مجبوریوں سے آزاد نہیں ہے اور نہ ہی

---

(163) نیکی - بدی (164) کیونکہ ان کے پرانے دل ان کی گناہ آلود طبیعت کے ماتحت ہے جو انہیں خدا کو ناخوش کرنے کے لئے مجبور کرتی ہے تمام چیزیں اپنی فطرت کے مطابق عمل کرتی ہیں۔ انسان صرف اسی وقت ہی راستی کے کام کرے گا۔ جب اسے نئی زندگی [illegible] عطا کی جائے گی۔ [illegible]

کرنے کی آزادی صرف اس وقت پابند ہوتی ہے ۔ جبکہ حکومت یا کوئی اور قانون یا طاقت
کے وسیلہ سے اسکی فطری خواہشات پر بندش لگا دیتا ہے ۔ بیرونی مجبوری سے آزادی موجود
ہے کیونکہ انسان بغیر دباؤ کے اپنی مرضی استعمال کرتا ہے ۔ ہمیں معلوم ہے ۔ کہ اجتماعی
زندگی میں انسان پر بیرونی مجبوری یا بندش کی ضرورت ہے ورنہ وہ اپنی خود غرضی، لا
اور گھمنڈی خواہشات کو اجتماعی زندگی کو برباد کرنے کے لیے برباد کرنے لگے گا ۔ اس
میں حیرانی کی کوئی بات نہیں ۔ کہ کیوں حکومتیں اپنے شہریوں میں احساس ذمہ داری پیدا
کرنے کی کوشش کرتی ہیں ۔ یہ حاصل شدہ فطرت کہلاتی ہے ۔ جب انسان کی حاصل شدہ
فطرت قوم کے معیار کے مطابق ہوتی ہے تو بیرونی مجبوری غیر ضروری بن جاتی ہے ۔ لیکن
جب آدمی کی حاصل شدہ فطرت اجتماعی زندگی کے لیے خطرہ بن جاتی ہے ۔ تو حکومت اپنی
پولیس یا عدالت کے ذریعہ سے بیرونی مجبوری کو استعمال کرنے کے لیے مجبور ہو جاتی
ہے ۔ لیکن انسان بیشتر اوقات دباؤ سے آزاد ہے ۔ اس اعتبار سے وہ آزادی سے
عمل کرتا ہے ۔ اور آزاد مرضی رکھتا ہے ۔

(۱۶۹) کوئی آدمی بھی ________ سے آزاد نہیں ہے لیکن اکثر آدمی
________ سے آزاد ہیں ۔

(۱۷۰) قطعی آزادی ایک فرضی کہانی اور انسان کا من گھڑت تصور ہے ۔ اعلیٰ قسم کی آزادی

قطعی آزادی نہیں ہے بلکہ وہ جو خدا نے دکھائی یعنی ________ کی
ضرورت ۔ گنہگار انسان اپنی ________ کی مجبوری کے ماتحت ہیں ۔
تاہم ایک محدود اعتبار سے انسان آزاد ہے ۔ کیونکہ وہ ________ سے
آزاد ہے

آزادی نہایت شاندار شے ہے لیکن قطعی آزادی پر غیر دانشمندانہ تعلیم نے
اجتماعی زندگی کو بہت نقصان پہنچایا ہے ۔ آزادی پر غیر ضروری زور دینا، جس میں
اس حقیقت کا اقرار نہیں کیا جاتا کہ انسان اپنی فطرت کی ہدایات سے کبھی آزاد نہیں
ہو سکتا، اکثر سماجی زندگیوں کے معمول میں رخنہ ڈالنے کا باعث بنا ہے ۔ یہ نامعقول
اور گمراہ کن طور طریقوں کی طرف مائل کرتا ہے یہ لاقانونیت اور بدامنی کے فوائد
پر ایمان رکھنے کی تلقین کرتا ہے یہ آوارگی اور بے لگامی کی طرف لے جاتا ہے ۔ یہ
اجتماعی زندگی میں بزدلی اور بے امنی کی دعوت دیتا ہے ۔ یہ اس لیے، کیونکہ یہ بغیر
بندش کے آزادی کی تبلیغ کرتا ہے ۔ اور اس بات کو ماننے سے انکار کرتا ہے ۔ کہ اگر بیرونی
بندشیں مثلاً پولیس، عدالتیں اور قانون کو ہٹا لیا جائے تو اس سے انسان کی اندرونی
مجبوری کا استعمال شدت اختیار کرے گا ۔ یعنی وہ اپنی خود غرضانہ فطرت کی ہدایات
کے مطابق بے خوف و خطر چلنے لگے گا ۔

تمام عملی باتوں میں آزادی، بیرونی مجبوری سے آزادی ہے ۔ یہ بہت محدود
قسم کی آزادی ہے ۔ یہ انسان کی تخلیقی، حاصل شدہ اور برگشتہ فطرت کی وجہ سے
محدود ہے ۔ ایک سوال پر غور کریں ۔ آپ آزادی کی نوعیت کے بارے میں اپنے
موجودہ سبق کی مدد سے بڑی آسانی سے یہ بیان کر سکتے ہیں کہ چناؤ کی آزادی کیا

(۱۶۴) اندرونی مجبوری، بیرونی مجبوری (۱۶۵) بھلائی کرنے ۔ برگشتہ فطرت ۔ بیرونی مجبوری

ہے۔

(ب) چناؤ کی آزادی کیا ہے؟ اس سوال کا جواب دینے کے لئے بھی ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم غور کریں کہ آزادی کیا نہیں ہے، اور کیا ہے۔

(ا) یہ ہر ممکن بات کو چننے کی قابلیت نہیں ہے۔ ہر شخص کو چناؤ کا سامنا کرنا پڑتا ہے جب وہ ایک چوراہے پر پہنچتا ہے تو اسے چار رستوں میں سے کسی ایک کو چننا پڑتا ہے۔ وہ گائے کے گوشت یا خنزیر کے گوشت میں سے کسی ایک کو کھا سکتا ہے۔ جب آدمی مختلف صورتوں میں سے کسی ایک کو چنتے ہیں، تو یقیناً ظاہر ہوتا ہے کہ وہ آزاد ہیں۔ ممکن ہے ان کے چناؤ کا نتیجہ بڑا غیر یقینی نظر آتا ہو۔ لیکن اگر ہم انہیں اچھی طرح جانتے ہیں تو ہم اقرار کریں گے۔ کہ ان کا چناؤ غیر یقینی نہیں تھا۔ وہ تمام مختلف ممکن چناؤ کی قابلیت ہی نہیں رکھتے۔

(161) آدمیوں کا انتخاب غیر یقینی نہیں ہے۔ آدمی اپنی ______ ______ اور ______ فطرت کی مجبوری کے تحت ایک خاص راستہ چننے کا فیصلہ کرتا ہے

(170) خدا اپنے لامحدود علم سے دیکھتا ہے۔ کہ ایک آدمی کے چناؤ کیسے ہیں خدا انسان کی فطرت کو سمجھتا ہے ایک آدمی کے پاس اتنی قابلیت نہیں کہ وہ ہر ممکن انتخاب کرے کیونکہ اس کے چناؤ اسکی ______ کے باعث پابند ہیں۔

(2) اپنی مرضی کے مطابق چننے کا نام آزادی ہے آدمیوں کو کسی خاص چناؤ کے لئے مجبور نہیں کیا جاتا۔ جو کچھ وہ چاہتا ہے، اسے چننے کے لئے آزاد ہے خدا کے فرمان کی تعلیم یہ نہیں کہتی کہ وہ اپنے دل کی خواہشات کی پیروی کرنے

کے لئے آزاد نہیں ہے۔ جب کبھی کوئی شخص چنتا ہے۔ تو اس کی اپنی فطرت اس کے اپنے چناؤ پر اثر انداز ہوتی ہے۔ اسے اپنی مرضی کے خلاف چننے کے لئے مجبور نہیں کیا جاتا۔ چنانچہ انتخاب کی آزادی انسان کی کسی دباؤ کے بغیر ذاتی مرضی ہے۔

(173) گو آدمی کے چناؤ یقینی ہیں کیونکہ ان پر اسکی اپنی فطرت کا اثر ہوتا ہے، تو بھی انہیں مجبور نہیں کیا جاتا۔ خدا نے فرمان جاری کیا کہ فرعون اسرائیلیوں کے خلاف اپنا دل سخت کرے لیکن خدا پولیس مین کی طرح فرعون کے پاس نہیں آیا اور اسے اسکی مرضی کے خلاف عمل کرنے پر مجبور نہیں کیا۔ فرعون نے اپنا دل سخت کر لیا۔ اور موسیٰ کی درخواست کی پرواہ نہیں کی کیونکہ وہ ______

(174) بعض جانوروں کی طرح صاف پانی میں نہانے یا گندا رہنے کو چننے کے لئے آزاد ہیں۔ کوئی بھی انہیں گندا رہنے کے لئے مجبور نہیں کرتا۔ انسان انہیں غالباً صاف دیکھنا پسند کریں گے۔ لیکن ان کے چناؤ کے نتیجے پر شک نہیں کیا جا سکتا۔ بھیڑوں کو ______ کی آزادی ہے۔ تاہم وہ اپنی ______ کی مجبوری کے تحت ہیں۔ پس وہ ہمیشہ ______ ______ کو چنتے ہیں۔

(175) چناؤ کی آزادی، اپنی ______ کے مطابق عمل کرنے کی آزادی ہے۔

(176) نیک اور بد دونوں کے پاس چناؤ کی آزادی ہے۔ لیکن نتیجہ قطعی مختلف ہوتا ہے۔ نیک آدمی بھلائی کرنا چاہتا ہے۔ اس لئے وہ ______ کرنے

---

(171) تخلیقی۔ حاصل شدہ۔ برگشتہ (172) تخلیقی حاصل شدہ اور برگشتہ فطرت

کو چنتا ہے۔ بد آدمی برائی کرنا چاہتا ہے اس لئے وہ ______
کرنے کو چنتا ہے۔

جواب: آپ کو یاد ہوگا کہ بعض خدا کے فرمان کی تعلیم پر اعتراض کرتے ہیں۔ کہ یہ انسان کی آزاد مرضی کو ختم کر دیتی ہے، اس کی پرستش، محبت اور خدمت کو دباؤ کے تحت بیکار بنا دیتی ہے۔ جو کچھ آپ سیکھ چکے ہیں۔ اسکی مدد سے آپ اس اعتراض کا تین حصوں میں جواب دے سکتے ہیں۔

(ا) <u>یہ انسان کی آزاد مرضی کو ختم کرتی ہے۔</u>

(۱۷۷) (ا) بعض کے خیال میں آزاد مرضی ہے ہی نہیں کیونکہ قطعی آزاد مرضی ______
______

(ب) ☒ آزاد مرضی ______
کے باعث پابند ہے ______

(ج) ☒ آزاد مرضی صرف اس اعتبار سے موجود ہے کہ یہ ______
______ سے آزادی ہے۔

(د) ☒ چناؤ کی آزادی اس اعتبار سے موجود ہے کہ آدمی ______
چننے کے لئے آزاد ہے۔

(ہ) ☒ انسان ہر ممکن چناؤ کے لئے آزاد نہیں کیونکہ ______
______

(۱۷۸) محدود آزادی وجود کی ہر فطرت میں تعمیر کی گئی ہے خدا کے فرمان کی تعلیم انسان کی آزادی کو عمل اس لئے ختم نہیں کرتی کیونکہ یہ اسکے کاموں، خیالا

(۱۷۳) ایسا کرنا چاہتا تھا۔ (۱۷۴) چناؤ۔ فطرت۔ گندا رہنے۔ (۱۷۵) مرضی یا خواہش
(۱۷۶) نیکی - برائی

خواہشات کو یقینی بنا دیتی ہے۔ اگر یہ مان لیا جائے تو پھر اسی طرح تو خدا کی آزاد مرضی بھی ختم ہو جاتی ہے۔ کیونکہ اس کی اپنی پاک فطرت بھی اس کے کاموں کو ______ بناتی ہے۔

(ب) <u>یہ انسان کی خدمت کو بے قدر بنا دیتی ہے۔</u>

(۱۷۹) یہ قابل قبول پرستش، خدمت اور محبت کے بارے میں ایک غلط فہمی ہے۔ ایک ایک انسان کی جو کہ شک و شبہ میں مبتلا ہے۔ کہ آیا خدا کی پرستش کرے یا اس کا انکار کرے، یہ اسکی سب سے اعلیٰ اور قابل تعریف حالت نہیں ہے ورنہ ______ کی پرستش قابل قبول نہیں ہوگی۔ آزادی کی سب سے قابل تعریف اور اعلیٰ ترین حالت ______ ہے۔

(۱۸۰) سیب اپنے ذائقے کی بنا پر پسند کئے جاتے ہیں، نہ کہ اس لئے کہ انہوں نے شلجم بننا نہیں چنا۔ اس قسم کی مثال استعمال کرتے ہوئے بیان کریں کہ رویہ کی ضرورت یا پابندی کیوں پرستش، محبت یا خدمت کی قدر و قیمت پر اثر انداز نہیں ہوتی۔ ______
______
______
______

(۱۷۷) (ا) خدا میں بھی نہیں پائی جاتی (یا ایسے) (ب) ☒ انسان کی تخلیقی، حاصل شدہ اور برگشتہ فطرت (ج) ☒ بیرونی مجبوری۔ (د) ☒ اپنی خواہش کے مطابق (ہ) اس کی فطرت اسے ان چیزوں کے چناؤ تک محدود کر دیتی ہے۔ جن کا وہ فطری طور پر خواہش مند ہوتا ہے۔ (یا ایسے) (۱۷۸) یقینی

(۱۰) یہ آدمی کو خدا کے ہاتھ میں کٹھ پتلی بنا دیتی ہے۔

(۱۸۱) بتائیں کہ کیوں خدا کے فرمان کی تعلیم کا مطلب یہ ہے / نہیں ہے کہ انسان کٹھ پتلی ہے۔ جواب دیتے وقت اپنے ثانوی ایجنسی، مجبوری اور خدا کے ذرائع کو استعمال کرنے کے علم سے بھی مدد لیں۔

جماعت	

نظر ثانی

(۱۸۲) حاصل شدہ فطرت کا کیا مطلب ہے؟ ________

(۱۷۹) فرشتوں۔ نیکی کرنے کی ضرورت یا پابندی (۱۸۰) جس طرح یہ سیب کے درخت کی فطرت کی ضرورت ہے کہ وہ خوش ذائقہ سیب پیدا کرے، نہ کہ غلیم، اسی طرح یہ مقدس لوگوں اور فرشتوں کی فطرت ہے کہ وہ خدا کی خدمت، محبت اور پرستش سے کریں دونوں عمل کرنے کی ضرورت کے ماتحت ہیں۔ لیکن اس کے باوجود بھی دونوں کی تعریف کی جاتی ہے جس طرح سیب کی تعریف اس لئے کی جاتی ہے کہ وہ خوش ذائقہ ہے اسی طرح پرستش، خدمت اور محبت کی تعریف کی جاتی ہے کیونکہ وہ اچھے ہیں (دیا ایسے)

برگشتہ فطرت کا کیا مطلب ہے؟ ________

(۱۸۳) ایک شکل بنائیں جو کہ انسان کی آزادی پر پابندی کو ظاہر کرے

(۱۸۴) انسان کس اعتبار سے آزاد ہے؟ ________

(۱۸۵) کس اعتبار سے انسان کے پاس چناؤ کی آزادی ہے؟ ________

(۱۸۶) سماجی زندگی میں انسان کی آزادی پر پابندی لگانا کیوں ضروری ہے؟

(۱۸۷) وہ کونسی آزادی ہے جس پر کسی حکومت خدا کے کلام سے اختلاف کے بغیر پابندی نہیں لگا سکتی؟

(۱۸۱) (جماعت) (۱۸۲) ایک شخص کی فطرت پر اس کے خاندان، پرورش، دولت، تعلیم، تجربہ اور سماجی زندگی کے مجموعی اثرات۔ فطرت کا گناہ آلودہ اور باقاعدہ رجحان جو خیال، کلام یا کام میں برائی پیدا کرتا ہے۔ (دیا ایسے)

جماعت

(188) ڈاکٹر رابرٹ سے۔ رز ڈلف کہتے ہیں: "قطعی آزادی کا تقاضا کرنا نیستی کا تقاضا کرنے کے مترادف ہے" ان کا کیا مطلب ہے؟

جماعت

(189) کس کا قول ہے کہ "جسے لوگ آزادی کہتے ہیں! وہ صرف اسباب سے لاعلمی ہے" اس کا کیا مطلب ہے؟

جماعت

---

(183) صفحہ نمبر ۲۹۳ دیکھئے (184) وہ عام طور پر بیرونی مجبوری سے آزاد ہے رشتلا پولیس (185) سے اپنی خواہشات اور مرضی کے مطابق چلنے کی آزادی ہے (186) کیونکہ انسان کی بے لگام بر گشتہ فطرت اسے ایسے کام کرنے کی طرف مائل کرے گی جو سماجی زندگی کے امن کے لئے نقصان دہ ہوں گے۔ وہ بغیر روک چوری اور قتل کرنے لگے گا۔ (یا ایسے) (187) (جماعت)

اقتباس:- آپ کے اپنے فائدہ کے لئے۔

جانداروں کے اعمال بڑی حد تک پہلے سے ہی مقرر کئے جا چکے ہیں۔ جیسے خدا نے ان کی پیدائش پر انہیں ایک خاص فطرت عطا کی۔ اگر انہیں انسانی فطرت دی گئی تو ان کے اعمال عام انسانوں جیسے ہوں گے، اگر گھوڑے کی ہے تو گھوڑوں جیسے ہوں گے۔ یا اگر نباتات کی ہے۔ تو وہ ایسے ہوں گے جیسے کہ عام نباتات میں پائے جاتے ہیں۔ یہ ایک سادہ سی بات ہے کہ جنہیں انسانی فطرت عطا کی گئی ہے۔ اس کے لئے پہلے سے مقرر کیا جا چکا ہے کہ وہ چار ٹانگوں پر نہیں چلیں گے، اور نہ گھوڑے کی طرح ہنہنائیں گے، عمل بیرونی، مجبوری کی بنا پر آزاد نہیں ہیں۔ لیکن اندرونی مجبوری کے مطابق شعوری طور پر آزاد ہیں! اور یہی وہ ہے جس پر خدا کا پہلے سے مقرر کرنا اثر انداز ہوتا ہے لیکن فرمان ہر شخص کو آزاد فاعل (ممتاز) بناتا ہے۔ جو کہ ایک خاص خصوصیت کا مالک ہے، ایک خاص ماحول میں رہتا ہے، خاص بیرونی اثرات کے زیر اثر ہے۔ اس کے باطن میں خاص جذبات سے تحریک پیدا ہوتی ہے۔ اور شعوری طور پر انتخاب کرتا ہے۔ یہ بات یقینی ہے کہ چناؤ آزاد چناؤ ہے۔ لیکن اس کے علاوہ اور کچھ نہیں ہو سکتا اور خدا جو ہر اثر کے اسباب کو جانتا اور کنٹرول کرتا ہے۔ جانتا

(187) (جماعت) (188) (جماعت) (189) (جماعت)

ہے کہ جیسا ڈ کیا ہو گا۔ اور حقیقت میں اسے مقرر کرتا ہے۔۔
(ڈیل بونیفیز متذکرہ صفات ۲۱۴ ۲۱۵)۔

۴۔ یہ خدا کو بے انصاف بناتا ہے۔

اعتراض:۔ اگر خدا نے چند کو نجات کے لئے اور بقیہ کو ہلاکت کے لئے پہلے سے مقرر کیا ہے تو وہ بے انصاف اور طرفدار ہے

نوٹ:۔ اے پڑھنے والے! یہاں اس اعتراض کا تفصیل سے جواب دینے کے لئے وقت نہیں ہے۔ اور نہ جگہ۔ اس کی بجائے آپ احتیاط کے ساتھ مشکلات اور ان کے جواب مطالعہ کریں۔ اور پھر ان پانچ سوالوں کا جواب دیں جو اس کے بعد آتے ہیں

اس اعتراض سے پیدا شدہ مشکلات۔ مشکلات جو پیدا ہوتی ہیں وہ اس بات میں ہیں کہ کلام کی ان آیات کو جو یہ سکھاتی ہیں کہ خدا غیر جانبدار ہے اور جو یہ بتاتی ہیں کہ خدا تمام انسانوں کے ساتھ یکساں سلوک نہیں کرتا، مطابقت پیدا کی جائے پھر ہمیں اس بات پر بھی غور کرنا چاہیے کہ خدا کس طرح انصاف کے ساتھ کسی کو دوزخ کا وارث بناتا ہے اور کسی کو بہشت کے لئے چنتا ہے۔

(۱) خدا تمام انسانوں کے ساتھ یکساں سلوک نہیں کرتا۔ اس بات کو سمجھنے کے لئے صرف اپنے ارد گرد دیکھنے کی ضرورت ہے۔ بعض لوگ اچھے بھلے پیدا ہوتے ہیں اور بعض لولے لنگڑے۔ بعض اندھے پیدا ہوتے ہیں۔ اور باقی آنکھیں رکھتے ہیں۔ بعض غریب گھرانے میں پیدا ہوتے ہیں۔ بعض کو سیکھنے اور ترقی کرنے کے بہت سے مواقع ملتے ہیں۔ اور بعض ...

سکھاتی ہے کہ خدا لوگوں سے مختلف سلوک کرتا ہے جدید مکمل سماجی مساوات کے ناقابل عمل اقدامات سے پریشان نہ ہوں۔ اس کی بجائے ذیل کی آیات پر غور کریں: "نعمتیں تو طرح طرح کی ہیں مگر روح ایک ہی ہے اور خدمتیں بھی طرح طرح کی ہیں۔ مگر خدا ایک ہی ہے۔۔۔ لیکن یہ سب تاثیریں وہی ایک روح کرتا ہے۔ اور جس کو جو چاہتا ہے بانٹتا ہے۔" (۱۔ کرنتھیوں ۱۲: ۴، ۵، ۱۱) نعمتیں طرح طرح کی ہیں۔ اور مواقع بھی فرق فرق ہیں۔ اس کا اطلاق خدا نے باقی قوموں کے درمیان سے اسرائیل کو چن کر لیا ہے۔ یہ ان کی کسی خوبی کا نتیجہ نہیں ہے۔ بلکہ اس کی بنیاد خدا کا پیار ہے۔ "غرض تو سمجھ لے کہ خداوند تیرا خدا تیری صداقت کے سبب سے یہ اچھا ملک تجھے قبضہ کرنے کے لئے نہیں دے رہا کیونکہ تو ایک گردن کش قوم ہے۔" "تو بھی خداوند نے تیرے باپ دادا سے خوش ہو کر ان سے محبت کی اور ان کے بعد ان کی اولاد کو یعنی تم کو سب قوموں میں سے برگزیدہ کیا جیسا آج کے دن ظاہر ہے۔" (استثنا ۹: ۶؛ ۱۰: ۱۵)

(ب) خدا طرفدار نہیں ہے۔ جو آیات یہ بتاتی ہیں۔ کہ خدا طرفدار نہیں ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ خدا آدمیوں کے مانند نہیں ہے۔ جو کہ لوگوں کے ساتھ ان کی دولت، مذہب، نسل، قابلیت، یا تعلیم کے مطابق سلوک کرتے ہیں۔ انسان طرفدار ہے کیونکہ وہ لوگوں کے ساتھ ان کی ظاہری صورت کی بنیاد پر سلوک کرتا ہے۔ آدمی، دولت مند یا لائق لوگوں کے ساتھ خاص عزت کا سلوک کرتے ہیں۔ لیکن خدا ایسا نہیں کرتا۔ اگر خدا یقیناً لوگوں سے مختلف سلوک کرتا ہے۔ خدا آدمیوں کے ساتھ جو فرق فرق سلوک کرتا ہے۔ اسکی بنیاد انسان کی خارجی صورت یا دولت یا تعلیم پر نہیں ہے۔ بلکہ باطنی پاکیزگی پر۔ "اب مجھے پورا یقین ہو گیا کہ خدا کسی کا طرفدار نہیں۔ بلکہ ہر قوم میں جو اس سے ڈرتا اور راستبازی کرتا ہے وہ اس کو پسند آتا ہے۔" (اعمال ۱۰: ۳۴-۳۵) [illegible] دوسرے پہلو [illegible] عزت کرتے تھے اور غیر قوموں سے نفرت۔ لیکن انجیل اصل

کی صحیح بنیاد بیان کرتی ہے۔ جو کہ قومی نہیں ہے بلکہ دل میں خدا کی عزت کی موجودگی یا غیر موجودگی۔ چنانچہ خدا کی نظر میں مختلف سلوک کی بنیاد خصوصیت یا نفرت ہے۔ خدا ان لوگوں کے ساتھ جو راستبازی کرتے ہیں، ان کی نسبت جو بدی کرتے ہیں اچھا سلوک کرتا ہے کیونکہ ایک باطنی فرق پایا جاتا ہے جس کا اظہار ان کے بیرونی اعمال سے ہوتا ہے (مزید دیکھیں رومیوں ۲: ۱۰-۱۱؛ افسیوں ۶: ۵-۹؛ کلسیوں ۳: ۲۵؛ ۱-پطرس ۱: ۱۷) خدا انسانی طور پر طرفدار نہیں ہے۔

(ج) خدا بعض کو ابدی برکتوں کیلئے چنتا ہے اور دوسروں کو چھوڑ دیتا ہے اس طرح وہ انہیں ان کے گناہوں کے باعث ابدی ہلاکت کے لئے مقرر کرتا ہے۔ بائبل کی اس تعلیم پر یہاں نظرثانی کرنے کی ضرورت نہیں ہے ہم برگزیدگی اور نجات سے محروم رہنے کے مسئلہ پر پہلے ہی کافی تفصیل سے روشنی ڈال چکے ہیں۔ لیکن سوال طرفداری کا پیدا ہوتا ہے۔ وہ اپنی پیدائش سے پہلے ہی چن لئے گئے۔ وہ خدا کے لئے دل وجان یا پاک فطرت رکھنے سے پہلے ہی چن لئے گئے۔ یہ خدا کا ان کے ساتھ فرق فرق سلوک کرنے کی بنیاد بن سکتا ہے۔ درحقیقت یہ منظر کیا جا چکا ہے کہ تمام انسان اپنے دل میں خدا سے دشمنی رکھیں گے۔ ہر ایک کے پاس برگشتہ فطرت ہے۔ اس کے باوجود بھی خدا نے ان میں سے بعض کو چن لیا اور باقیوں کو نظرانداز کر دیا۔ کیا یہ طرفداری نہیں؟ ہم جو خدا کے فرمان کے بارے میں ریفارمڈ نظریہ رکھتے ہیں۔ اس مشکل کا انکار نہیں کرتے۔ لیکن آرمینین اور دوسرے بھی اسی مشکل سے دوچار ہیں۔ اس اعتراض کا جواب کیسے تلاش کر سکتے ہیں؟

مجوزہ جواب

(ا) یہ خالق کا حق ہے کہ وہ اپنی مخلوق کے ساتھ اپنی مرضی کے مطابق سلوک کرے۔

غالباً آپ کے لئے اسے سمجھنا اور قبول کرنا مشکل ہے۔ لیکن کلام الٰہی اسی اصول کی تعلیم دیتا ہے اور دنیا بھی اسی پر عمل پیرا ہے۔ متی ۲۰: ۱-۱۶ میں یسوع مسیح داستان میں مزدوروں کی تمثیل بیان کرتا ہے وہ مختلف اوقات پر آئے اور انہوں نے فرق [illegible] مقدار میں کام کیا لیکن یہ مالک کی مرضی ہے کہ انہیں کام ختم ہونے پر ایک جیسے مزدوری دے جو اس نے مقرر کیا تھا۔ اس سے کم نہیں دیتا۔ لیکن وہ بعض کو ان کے حق سے زیادہ دیتا کیا اسے ایسے کرنے کا حق حاصل تھا؟ بے شک، یہ اس کا اپنا پیسہ اور اس کا اپنا گلستان [illegible] پولس رسول برگزیدگی اور نجات سے محروم کرنے کے مسئلہ پر بحث کرتے ہوئے رومیوں ۹: ۱۹-۲۱ [illegible] پس تو مجھ سے کہے گا۔ پھر وہ کیوں عیب لگاتا ہے؟ کون اس کے ارادہ کا مقابلہ کرتا ہے۔ [illegible] انسان بھلا تو کون ہے۔ جو خدا کے سامنے جواب دیتا ہے؟ کیا بنی ہوئی چیز بنانے والے سے کہہ سکتی ہے کہ تو نے مجھے ایسا کیوں بنایا؟ کیا کمہار کو مٹی پر اختیار نہیں کہ ایک ہی لوندے میں سے ایک برتن عزت کے لئے بنائے اور دوسرا بے عزتی کے لئے۔ خدا جو کہ الٰہی کمہار ہے اپنی مخلوق کے ساتھ اپنی مرضی کے مطابق سلوک کر سکتا ہے۔

(ب) خدا لوگوں سے جس سلوک کے وہ مستحق ہیں اس سے بہتر سلوک کرتا ہے۔

کیونکہ وہ اپنے سورج کو بدوں اور نیکوں دونوں پر چمکاتا ہے اور راستبازوں اور ناراستوں دونوں پر مینہ برساتا ہے۔ (متی ۵: ۴۵) ۔ گو انسان اپنی گناہگاری کے باعث اس بات [illegible] تو بھی خدا انہیں خوراک، پناہ، اولاد اور دوست عطا کرتا ہے۔ اس کا نام [illegible] [illegible] یاد رہے تاکہ عالمگیر گواہی ہو۔ اس کو اپنی کا نام [illegible] اس کی عجیب تخلیق سے ہو جاتے۔

[illegible] کی مثال دی ہیں اسے صفائی سے سنا جا سکتا ہے۔ یہ تمام آدمیوں کو توبہ کا موقع دیتا ہے۔ لیکن وہ اسے اپنے چناؤ اور مرضی سے رد کر دیتے ہیں۔ اس کا عام فضل اس سے گنہگاروں کے لئے دکھ اٹھانے سے ظاہر ہوتا ہے۔ وہ انہیں ان کے گناہوں کا بدلہ فوراً ہی نہیں دیتا اور نہ اتنی سختی سے جن کے وہ حقدار ہیں اور نہ وہ انہیں اتنے [illegible] وہ طویل عرصے تک گناہ کرنے کی اجازت دیتا ہے۔ حتیٰ کہ ان کی بے لگام فطرت کرنا چاہتی ہے۔ گو خدا تمام لوگوں کو نجات پانے کی اہلیت نہیں دیتا تو بھی وہ انہیں اپنے آپ کو [illegible] پیش کرنے کے مواقع مہیا کرتا ہے۔

(ج) خدا تمام لوگوں کو ہلاکت کی سزا دینے میں عادل ہو گا۔

خدا پر لوگوں کو بچانے کی ذمہ داری عاید نہیں ہوتی اس نے برگشتہ فرشتوں یا شیطان کی نجات کے لئے کوئی طریقہ وضع نہیں کیا۔ تمام کوئی بھی یہ نہیں کہتا کہ خدا ان برگشتہ فرشتوں میں سے [illegible] کو نجات دینے کے لئے نہ بھیجنے اور ان کے لئے قربانی نہ مہیا کرنے کی بنا پر بے انصاف [illegible] خدا گناہگار ہونے کے سبب سے ہلاکت تمام لوگوں کا حق ہے۔

(د) دوسروں کو ہلاکت میں چھوڑتے ہوئے اگر فضل بعض میں کام کرتا ہے تو یہ بے انصافی نہیں ہے۔

خدا منصف اور رحیم دونوں ہے۔ لیکن طریق عمل [illegible] ہے۔ جبکہ بعض کو ہلاکت کے لئے مقرر کیا گیا جو کہ انصاف کی رو سے ان کا حق ہے اور دوسروں کو نجات مفت بخشش کے طور پر دی گئی جس کے وہ حقدار نہیں تھے۔ ہلاکت [illegible] کا حق ہے۔ اور یہ عین انصاف ہے۔ لیکن نجات کسی کا حق نہیں۔ ہم نہیں جانتے کہ خدا کیوں [illegible] کو نجات کے لئے چنتا ہے۔ لیکن ہم یہ جانتے ہیں۔ اگر خدا چنتا ہے تو اس کے فضل کے [illegible] نہیں۔ بلکہ وہ ہلاکت کے حقدار ہیں۔ اگر وہ صرف ایک گنہگار کو چنتا اور باقی تمام کو رد [illegible]

ہر دن اگر بھی وہ رحیم اور عادل رہتا۔ وہ متعدد لوگوں کو چننے کے باعث دو گنا رحیم ہے!! "جبکہ تمام بنی نوع انسان کو سزا دی جا سکتی ہے۔ تو اگر خدا ان میں سے ایک شخص کو سزا دے تو اس پہ بے انصافی کا الزام کیسے لگایا جا سکتا ہے؟ ہرگز نہیں" (مستذکرہ صفحہ ۲۷۰)

مثالیں: وہ مزید اس سلسلہ میں ایک بڑی موزوں مثال دیتا ہے۔ وہ فرض کرتا ہے کہ عورت [illegible] جاتی ہے۔۔۔ سینکڑوں بچے ہیں۔ وہ ایک کو چنتی ہے اور اپنا لے پالک بنا لیتی ہے۔ باقیوں کو چھوڑ دیتی ہے۔ وہ دوسروں کو بھی چن سکتی تھی بشرطیکہ وہ ان کی پرورش کرتی۔ لیکن وہ صرف ایک کو چنتی ہے۔ کیا آپ کہہ سکتے ہیں۔ کہ وہ عورت بے انصاف ہے؟ کیا آپ مجھے یہ بتائیں گے کہ وہ نا راست ہے۔ کیونکہ اس نے اپنے غیر متنازعہ حق کو استعمال کرتے ہوئے ایک بچے کو چنا۔ تاکہ وہ اس کے گھر کے سکون سے لطف اندوز ہو اور اس کی املاک کا وارث بنے اور بقیہ کو چھوڑ دیا کہ وہ ہر قسم کی تنگی سہیں یا موری کے کیڑوں کی طرح گند میں ڈوبے رہیں۔ کیا ان کو اس قسم کے شخص کی محبت، رحم اور ہمدردی کی ضرورت نہیں؟ ...... لوگ جانتے ہیں اور ہم بھی جانتے ہیں کہ وہ سب ایک سی کیفیت میں مبتلا ہیں اور ان میں سے کوئی بھی اس شخص پہ حق نہیں رکھتا یا خفیف سا دعویٰ بھی نہیں جتا سکتا، جس نے اپنی مرضی اور خوشی سے اپنا بنانے کے لئے صرف ایک کو چنا۔ ہر کوئی انسان خدا اور اس کے چناؤ پر کوئی دعویٰ نہیں رکھتا۔ اس لئے چاہیئے کہ یہ منت اور حق کے حدود نہیں۔ اسی طرح یہ راست اور انصاف ہے" (مستذکرہ صفحہ ۲۷۱)۔

(۸) نتیجہ: خدا لوگوں کے ساتھ مختلف سلوک کرتا ہے۔ یہ ناحق طرفداری نہیں ہے۔ [illegible] لوگوں کو ہلاکت سے جس کے وہ حقدار ہیں۔ اپنی رحمت سے بچانے کے چننے کی وجہ سے بے انصاف نہیں ہے۔ اور نہ وہ ان لوگوں کو جو ان کی مانند ہلاکت

کے حقدار ہیں۔ ہلاکت میں چھوڑ دینے سے بے انصاف بنتا ہے۔ عدل اسے اس بات کی اجازت دیتا ہے۔ کہ وہ بعض کو جو ان کا حق ہے۔ انہیں دے۔ فضل اسے اجازت دیتا ہے کہ وہ دوسروں کو وہ دے جس کے وہ حقدار نہیں ہیں۔ لیکن بنیادی طور پر ہمیں یہ یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ خدا خالق کل کی حیثیت سے اختیار رکھتا ہے کہ وہ اپنی مرضی کے مطابق عمل کرے اور مخلوق کو اس کے کاموں پر اعتراض کرنے کا حق نہیں۔ ہمیں یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ خدا اپنے عام فضل سے لوگوں کے ساتھ ان کے حق سے کہیں بہتر سلوک کرتا ہے (صلیب کو نہ بھولیں جس میں فضل اور انصاف دونوں مل جاتے ہیں)

مندرجہ ذیل پانچ سوالات میں صرف ایک جواب چنیں۔

۱۹۰) خدا کا فرمان خدا کو بے انصاف نہیں بناتا کیونکہ:-

(ا) بطور خالق وہ اپنی مرضی کے مطابق کام کرنے کا حق رکھتا ہے

(ب) جبکہ تمام آدمی انصاف کا حق رکھتے ہیں۔ تو فضل کا حقدار کوئی بھی نہیں۔

(ج) دونوں۔

(د) ان میں سے ایک بھی نہیں۔

۱۹۱) خدا ان پر اپنے فضل کا اظہار کرنے پر مجبور ہے:-

(ا) سب پر

(ب) بعض پر

(ج) ا اور ب دونوں درست ہیں۔

(د) ا اور ب دونوں درست نہیں

۱۹۲) (ا) فضل ان کو دیا جاتا ہے جو اس کے حقدار ہیں۔

(ب) عدل ان کو دیا جاتا ہے جو اس کے حقدار نہیں۔

(ج) دونوں

(د) ان میں سے ایک بھی نہیں

(193) بارش کا نیک و بد دونوں پر برسنے سے ظاہر ہوتا ہے کہ:

(ا) خدا لوگوں کے ساتھ ان کے حق سے کہیں بہتر سلوک کرتا ہے۔

(ب) خدا آدمی کی طرفداری کئے بغیر ان کے ساتھ سلوک کرتا ہے۔

(ج) دونوں درست ہیں۔

(د) ان میں ایک بھی درست نہیں۔

(194) [illegible] طرفدار نہیں۔ اس کا مطلب ہے

(ا) خدا سب کے ساتھ یکساں سلوک کرتا ہے۔

(ب) خدا مختلف لوگوں کے ساتھ فرق سلوک کرتا ہے۔

(ج) خدا کے سلوک کی بنیاد دولت، تعلیم یا مرتبہ پر نہیں ہے۔

(د) ان میں سے کوئی بھی درست نہیں۔

نوٹ:- پانچویں اعتراض کے جواب کا جو کہ ذیل میں دیا گیا ہے آپ کو مطالعہ کرنے کی ضرورت نہیں۔ تاہم اگر آپ اس کا مطالعہ کرنا چاہتے ہیں تو کر سکتے ہیں۔ اگر نہیں تو اسے رہنے دیں اور صفحہ نمبر ۲۲۲ پر اعتراض ۶ کا مطالعہ کریں۔

(195) (اگر آپ نے (ج) نہیں چنا تو صفحہ نمبر [illegible] پر پھر جواب پڑھیں)

(191) اگر آپ نے (د) نہیں چنا تو جواب کے لئے صفحہ نمبر ۲۱۴ پر سوال ج اور د کا پھر سے مطالعہ کریں۔)

(192) (اگر آپ نے (د) نہیں چنا تو [illegible] صفحہ نمبر [illegible] پر سوال ج اور د کا مطالعہ کریں)

۵- اس کا مطلب یہ ہوگا کہ انسان ذمہ دار نہیں۔

اعتراض:- جو کچھ مقرر ہو چکا ہے اس کا آدمی ذمہ دار نہیں ہو سکتا کیونکہ اس کو اپنی مرضی چلنے کی آزادی نہیں بلکہ مجبوراً [illegible] کرتا ہے ان بُرے یا بھلے کاموں کے لئے نہ تو اسے قائل کرنا چاہیئے نہ انہیں ذمہ دار ٹھہرانا چاہیئے کیونکہ وہ خدا کے ابدی فرمان کے مطابق عمل کرتے ہیں۔ خدا کے فرمان کی تعلیم یقیناً غلط ہے کیونکہ یہ ایک حقیقت ہے کہ انہیں ذمہ دار ٹھہرایا جا سکتا ہے جو کرنے یا نہ کرنے کی شخصی قابلیت رکھتے ہیں۔ ہمارے نظریہ کی تعلیم یہ ہے کہ انسان نیکی کرنے کی قابلیت نہیں رکھتا بلکہ بدی کی جانب [illegible] اسے نیکی نہ کرنے کے لئے مجرم نہیں ٹھہرایا جا سکتا۔

جواب

(۱) انسان خود مختار ایجنٹ ہیں نا کہ کٹھ پتلی۔

بے شک وہ خدا کے فرمان کے مطابق عمل کرتے ہیں۔ لیکن انہیں اس کا کسی طرح بھی پیشگی علم نہیں ہوتا۔ اور وہ خدا کے ارادہ پر اپنی خواہش کے برعکس مجبوری کے تحت عمل نہیں کرتے ہیں۔ وہ جو چاہتے ہیں سو کرتے ہیں [illegible]

(190) اگر آپ نے ج نہیں چنا تو اس اعتراض کے جواب کے لئے صفحہ [illegible] غور کریں کہ بارش کس طرح خدا کی غیر جانبداری کو ظاہر کرتی ہے

(196) اگر [illegible] ج نہیں چنا تو صفحہ نمبر ۲۱۲ [illegible]

یا مجبوری سے آزاد ہیں۔ خدا بذات خود اپنے فرمان کو بروئے کار لانے کے لئے کام نہیں کرتا۔ لیکن وہ اپنی حکمت کی روشنی میں ان ثانوی ذرائع سے کراتا ہے جو کہ اپنے آپ میں خود مختار ہیں۔ اور خدا سے حقیقی طور پر علیحدہ ہیں۔

(ب) ذمہ داری کی بنیاد تمام کاموں کو کرنے کی قابلیت پر نہیں ہے بلکہ اپنی فطرت کے مطابق عمل نہ کرنے کی بیرونی مجبوری سے آزادی پر ہے۔

جس طرح بھیڑیے جو کچھ وہ کرتے ہیں اس کے ذمہ دار ہیں گو بھیڑیوں کی فطرت ہمیں کاٹنا ہے۔ پھر بھی ہم انہیں اس وجہ سے ہلاک کر دیتے ہیں۔ وہ مجبور ہیں۔ ان کی فطرت انہیں کاٹنے سے باز رکھنے کی قابلیت نہیں دیتی اور نہ ہم انہیں اس کا ذمہ دار ٹھہرا دیتے ہیں۔ ذمہ داری کا تعین قابلیت پر نہیں بلکہ فطرت پر کیا جاتا ہے۔ جاندار اپنی فطرت کے ذمہ دار ہیں۔ خواہ وہ ان کی عمل کی قابلیت اور آزادی کو روکتی ہے یا نہیں۔

ہم ہر روز اسی بنیاد پر کام کرتے ہیں۔ عدالتیں بھی لوگوں کو اسی بنیاد پر سزا دیتی ہیں۔ یہ ایک حقیقت ہے۔ آئیے ہم حقیقت کا سامنا کریں۔ اور حقیقت کے مطابق کام کریں۔ تمام جاندار اپنے اعمال کے ذمہ دار ہیں۔ خواہ ان اعمال پر زندگی، دوست، پرورش، مناسب وقت یا موروثی فطرت اثر انداز ہوئی ہو۔ عدالت ایک چور کو کسی چیز کے چرانے کی سزا دیتی ہے۔ اس کی چوری کو اس لئے معاف نہیں کیا جاتا کیونکہ اس کے پاس کام نہیں ہے۔ یا اس کی پرورش چوروں میں ہوئی ہے۔ وہ اس کا ذمہ دار ہے۔ اس کے علاوہ کوئی [illegible] باعث بنے گی۔ درحقیقت ایک شخص کی فطرت [illegible] بعض مغربی ممالک میں قانون کا نفاذ

ناقابل برداشت حد تک معطل ہو کر رہ گیا ہے۔ ایک چور کے پاس پیدائشی قابلیت نہ ہو۔ کہ وہ چوری ترک کر سکے، لیکن اس کے باوجود بھی وہ مجرم ہے۔ جواب بھی ذمہ دار ہے

شیروں کی فطرت پر غور کریں۔ وہ فطرتاً گوشت خور ہیں وہ گھاس پر زندہ نہیں رہ سکتے۔ انہیں زندہ رہنے کے لئے جانوروں کو ہلاک کرنا پڑتا ہے۔ ہم یہ جانتے ہیں اس لئے اپنے بچوں کو ان کے پنجوں میں نہیں ڈالتے۔ ہم شیروں کو اپنے شہروں میں آزاد نہیں پھرنے دیتے۔ ہم یہ جانتے ہوئے بھی کہ شیر گوشت کھانے کی خواہش پر پابندی لگانے کے نا قابل ہے اسے اس کے کاموں کا ذمہ دار ٹھہراتے ہیں۔ اگر وہ کسی شخص کو ہلاک کر دیتا ہے۔ تو پھر وہ مارا جاتا ہے۔ یا پنجرے کے ذریعہ سے اس کی آزادی پر خارجی طور پر بندش لگا دی جاتی ہے

(ج) بائبل تعلیم دیتی ہے کہ انسان ذمہ دار ہے۔ کلام صفائی سے تعلیم دیتا ہے

کہ انسان جو کچھ وہ ہے اور کرتا ہے اس کا ذمہ دار ہے۔ یہ سینکڑوں آیات اس صفائی سے بیان کرتی ہیں۔ کہ ہم ان کا یہاں حوالہ دینے کی ضرورت محسوس نہیں کرتے۔ گو فرعون کے دل سخت کر لینے کے متعلق فرمان تھا۔ تاہم وہ اپنے دل کی سختی کا خود ذمہ دار تھا۔ گو مسیح نے یہوداہ اسکریوتی کو شاگردوں کے پیسے کی ذمہ داری سونپ کر اس کے سامنے آزمائش رکھی، تاہم وہ چور اور غدار بننے کا خود ذمہ دار تھا۔ خدا آدمیوں کو اپنے احکام ماننے کا حکم دیتا ہے گو ان کے پاس پاک بننے کی قابلیت نہیں ہے۔ تاہم وہ انہیں پاک بننے کا حکم دیتا ہے۔ جیسا کہ وہ خود پاک ہے۔ وہ ایسا کرنے کے لئے آزاد ہیں۔ یعنی انہیں نافرمانی کرنے کے لئے خارجی طور پر مجبور نہیں کیا جاتا۔ تاہم ایک چور سے وہ ایسا کرتے

سے نہ آزاد نہیں ہیں کیونکہ ان کی اپنی فطرت انہیں ایسا نہیں کرنے دیتی۔

(د) آدمیوں کے ضمیر کی گواہی عالمگیر طور پر یہ دکھاتی ہے کہ آدمی محسوس کرتے ہیں کہ وہ اپنے کئے کے ذمہ دار ہیں۔ جب آدمی برے کام کرتے ہیں، تو ان کا ضمیر انہیں ملزم ٹھہراتا ہے اور دکھ دیتا ہے لیکن جب وہ نیک کام کرتے ہیں۔ تو وہ ان کی تعریف کرتا ہے اور انہیں خوش بناتا ہے۔

مختصر طور پر ہم یہ کہہ سکتے ہیں، کہ خدا کے فرمان کی تعلیم حسب ذیل وجوہات کی بنا پر آدمیوں کے اعمال کی ذمہ داری اپنے پر نہیں لیتی ... اخلاقی طور خود مختار ایجنٹ ہیں او[illegible] کسی بیرونی [illegible] مجبوری [illegible] کے بغیر اپنے آپ عمل کرتے ہیں۔ وہ اپنے نیک یا بد کاموں کے خود ذمہ دار ہیں۔ کیونکہ انہیں بدی کو چننے کے لئے مجبور نہیں کیا جاتا۔ یہ خدا کا [illegible] ہو سکتا ہے۔ جیسے وہ پورا کر رہے ہیں۔ لیکن یہ خدا نہیں جو کام کر رہا ہے بلکہ وہ خود ہیں۔ خدا اخلاقی طور پر انہیں عمل کرنے کے لئے مجبور نہیں کرتا۔ انسان اپنی فطرت اور اپنے [illegible] کا خود ذمہ دار ہے۔ خواہ ان کے پاس عمل کرنے یا نہ کرنے کی قابلیت یا موقع نہیں ہے [illegible] کی گواہی۔ ہمارے ارد گرد کا حقیقی تجربہ اور ہمارا ضمیر ہے اگر یہ ایسا نہ ہوتا۔ تو [illegible] نہیں کہہ سکتی تھیں کہ ہم صرف اسی بات کے ذمہ دار ہیں۔ جو ہم کرنے کے قابل ہیں۔ چنانچہ اگر ہم قانون کی پابندی نہ کریں تو ہم اس کے ذمہ دار نہ ٹھہرائے جاتے یہ یقیناً لاقانونیت اور بے ہودگی ہوگی۔

آیئے ہم اس بات کا اقرار کریں۔ کہ ابھی تک، بہت سی باتیں پوشیدہ ہیں۔ صدیوں سے لوگوں نے ان بظاہر دو متضاد حقائق میں مطابقت پیدا کرنے کی کوشش کی ہے لیکن بے سود، اس پر ایمان رکھنا بڑا معیوب نظر آتا ہے کہ خدا قادر مطلق ہے اور

کے باوجود بھی انسان حقیقی طور پر ذمہ دار ہے۔ لیکن بائبل یہی سکھاتی ہے۔ یہ دونوں پہلوؤں کو پیش کرتی ہے۔ خدا قادر مطلق ہے۔ آدمی ذمہ دار ہے۔ وہ اس میں مطابقت پیدا نہیں کرتی اور نہ یہ بیان کرتی ہے کہ یہ کیسے ہے۔ ہمیں اسے آسمان پر جا کر سمجھیں گے۔ [illegible] آئیے ہم اس سچائی کے دونوں پہلوؤں کو نظر انداز کئے بغیر اس متناقض خیال کو اپنائے رہیں۔

۶۔ یہ دعا کو بے معنی بنا دیتی ہے۔

اعتراض۔ کہا جا سکتا ہے کہ جب ہم دعا مانگیں تو ایمان رکھیں کہ جو کچھ ہم خدا سے مانگیں گے، وہ ہمیں دیگا۔ اگر خدا نے سب کچھ مقرر کر رکھا ہے تو دعا بے فائدہ اور بے مقصد ہوگی۔ کیونکہ کوئی دعا مانگے یا نہ مانگے خدا کا فرمان ضرور وقوع میں آئے گا۔ چنانچہ کسی شخص کے لئے دعا مانگنا کہ وہ بچ جائے بے فائدہ ہوگا۔ کیونکہ یہ پہلے ہی سے مقرر کیا جا چکا ہے۔ کہ کون بچے گا۔ اگر کسی نے بچنا ہے تو وہ یقیناً بچ جائیگا۔ خواہ ہم دعا کریں یا نہ کریں۔ پس یہ پہلے سے مقرر کئے جانے کی تعلیم ہے جو دعا کو تباہ کرتی ہے۔

مشکلات پر۔ اگر خدا کے فرمان کی تعلیم، دعا کی ضرورت اور مقام پر اعتراض کرنے کا باعث بنتی ہے۔ تو یہ غلط ہوگی۔ بائبل صفائی سے سکھاتی ہے کہ دعا [illegible] بات کو پایہ تکمیل تک پہنچانے میں بڑی موثر ثابت ہوتی ہے
دعا کا حکم دیا گیا ہے۔ (متی ۷:۷؛ ۲۶:۴۱؛ لوقا ۱۸:۱؛ افسیوں ۶:۱۸؛ فلپیوں ۴:۶؛ تھسلنیکیوں ۵:۱۷، ۲۵)

یقینی اثرات مثلاً نجات، ضروریات کا پورا کیا جانا، شفا پانے اور سمجھ کا تحفہ کلام میں بڑی صفائی سے دعا کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ "جو کچھ دعا میں ایمان کے ساتھ مانگو گے۔ وہ سب تم کو ملے گا۔" (متی ۲۱: ۲۲) (مرقس ۱۱: ۲۴) "مانگو تو تم کو دیا جائے گا۔" (لوقا ۱۱: ۹) "جو دعا ایمان کے ساتھ ہو گی۔ اس کے باعث بیمار بچ جائے گا۔" (یعقوب ۵: ۱۵، ۱۶) "لیکن یہ قسم دعا کے سوا اور کسی طرح نہیں نکل سکتی۔" (متی ۱۷: ۲۱)

کہا جاتا ہے کہ خدا دعا کا جواب دیتا ہے۔ مگر خدا کس طرح کسی شے کو وقوع میں لا سکتا ہے۔ جبکہ اس نے اس کے متعلق ازل سے اپنا لاتبدیل فرمان جاری کر دیا ہے؟ "تب تو پکارے گا۔ اور خداوند جواب دے گا۔" (یسعیاہ ۵۸: ۹؛ یوحنا ۱۱: ۴۲) "اگر تم میں سے دو شخص زمین پر کسی بات کے لئے جسے وہ چاہتے ہوں اتفاق کریں۔ تو وہ میرے باپ کی طرف سے جو آسمان پر ہے ان کے لئے ہو جائے گی۔" (متی ۱۸: ۱۹)۔

بائبل میں تفصیلی طور پر مانگی گئی دعاؤں اور دعا کے جوابوں میں تعلق بیان کیا گیا ہے۔ پطرس قید میں تھا۔ لیکن کلیسیا بڑی جانفشانی سے اس کے لئے دعا کر رہی تھی۔ اسے رہائی مل گئی (اعمال باب ۱۲)۔ یشوع کے ماتحت اسرائیل کی فتح موسیٰ کی دعاؤں کا نتیجہ تھی۔

مجوزہ جواب:۔ اس اعتراض کا جواب دیتے وقت سب سے پہلی ضرورت یہ ہے۔ کہ ہم ان غلط فہمیوں کو دور کریں۔ جو دعا کے کام کرنے اور مقصد کے بارے میں پائی جاتی ہیں۔ پھر اس لاتبدیل فرمان پر غور کرنے کی ضرورت ہے۔ کہ کیوں خدا کا فرمان دوسری تعلیم کی نسبت دعا کو زیادہ ضروری بنا دیتا ہے۔ پھر ہمیں یہ محسوس کرنے کی ضرورت ہے کہ خدا کے فرمان کی تعلیم کا علم دعا میں بڑی حوصلہ افزائی

کا باعث بنتا ہے۔ کیونکہ وہ ایمان، یقین اور فروتنی کو اور زیادہ ترقی دیتا ہے۔

(۱) **دعا کی نوعیت کے بارے میں غلط فہمی**۔ ہم سب اس بات کو جانتے ہیں کہ دعا تمام کی تمام مانگنا نہیں ہے۔ دعا کا زیادہ حصہ پرستش، شکرگزاری اور اقرار پر مشتمل ہوتا ہے تاہم سفارشی دعا یا درخواست گزاری بنیادی طور پر مانگنا ہی ہے۔ کہ خدا ایک خاص طریقے سے کام کرے۔ اس قسم کی سفارشی دعا میں انسان کو خدا سے اس کے ابدی ارادہ پر تبدیل کرنے کے لئے نہیں کہنا چاہیے بلکہ ہمیں اس کی مرضی کے موافق دعا کرنی چاہیے۔ (۱-یوحنا ۵: ۱۴، ۱۵) یعنی اس بات سے کہ ہم خدا کی مرضی کے مطابق [illegible] گے۔ "تیری مرضی پوری ہو۔" (متی ۶: ۱۰) ہمیں کلام کی سمجھ کے ساتھ دعا کرنی چاہیے کس حد تک۔ ہم خدا کے کام کرنے کو سمجھ سکتے ہیں۔ اور اس کے کام کرنے کے مکاشفہ کے مطابق جو کہ کلام میں ہے۔ دعا کر سکتے ہیں۔ "[illegible] عقل سے بھی دعا کروں گا۔" (۱-کرنتھیوں ۱۴: ۱۵)۔ پس اسی طرح یسوع کہہ سکتا ہے کہ "اگر میری باتیں تم میں قائم رہیں تو جو چاہو مانگو وہ تمہارے لئے ہو جائے گا۔" (یوحنا ۱۵: ۷) جب لوگ یسوع کے کلام کو سمجھتے ہیں۔ اور اس کی فرمانبرداری میں زندگی بسر کرتے ہیں۔ تو پھر ان کی دعائیں خدا کی مرضی کے مطابق ہوتی ہیں۔ پس دعا خدا کو خبر پہنچانا نہیں ہے۔ "کیونکہ تمہارا باپ تمہارے مانگنے سے پہلے ہی جانتا ہے کہ تم کن کن چیزوں کے محتاج ہو۔" (متی ۶: ۸)۔ یہ ہمارا مطالبہ نہیں ہے۔ کہ خدا مستقبل کو، جو منصوبہ اس نے بنایا ہے اس کے مطابق تبدیل کرے بلکہ یہ کسی بات میں اس کی مرضی کو شعوری طور پر سمجھنا ہے اور یہ دعا، انکشاف ہے کہ وہ اپنی مرضی کے مطابق کام کرے۔ یہ اس کی مرضی کو ماننا اور اس کی تابعداری کرنا ہے بے شک یہ درست ہے کہ ہم کسی بات کے لئے خدا کی

پوشیدہ مرضی کو مکمل طور پر نہیں جان سکتے۔ چنانچہ ہماری دعاؤں میں فروتنی
سی اور اس کی پوشیدہ مرضی کو ماننا پایا جانا چاہیئے۔

یہ ایمان کی طرف رہنمائی کرتا ہے۔ ہم ایمان سے مانگیں اور شک
نہ کریں۔ (یعقوب ۱:۶)۔ ہم اس وقت تک کسی خاص بات کے لئے دعا
نہ مانگیں جب تک ہمیں دلی یقین اور پختہ ایمان نہ ہو کہ یہ خدا کی مرضی ہے۔
یہ اس وقت ہوگا۔ جب ہم اس سے اس کی مرضی سمجھنے کے لئے درخواست
کریں گے۔ "ایمان سننے سے پیدا ہوتا ہے اور سننا مسیح کے کلام سے"
(رومیوں ۱۰: ۱۷) ہم خدا کی جواب دینے کی قابلیت پر ایمان رکھنے لگتے ہیں۔
ہم اس کا یقین کرتے ہیں۔ لیکن جب ہم میں سمجھ یا حکمت کی کمی ہو، جب ہمیں یہ
معلوم نہ ہو کہ کیا کرنا ہے یا کس طرح دعا مانگنی ہے تو خدا سے حکمت کے لئے
درخواست کریں۔ خدا نے اس کا پکا وعدہ کیا ہے (دیکھئے یعقوب ۱:۵) جب
ہم اپنے آپ کو اس کی مرضی کے تابع لے آتے ہیں، تو اس کا روح ہماری دعا
میں راہنمائی کرتا ہے۔ "اس طرح روح بھی ہماری کمزوری میں مدد کرتا ہے۔
کیونکہ جس طور سے ہم کو دعا کرنا چاہیئے ہم نہیں جانتے مگر روح خود ایسی آہیں
بھر بھر کر ہماری شفاعت کرتا ہے جن کا بیان نہیں ہو سکتا" (رومیوں ۸:۲۶)
ہم اس بات کی توضیح تلاش کرتے ہیں، ہم اس کی مرضی جاننا چاہتے ہیں۔ ہم اس
کی مرضی کو مان لیتے ہیں۔ ہم اپنی ضروریات کے پورے کئے جانے کے نہیں۔
بلکہ اس کے جلال کے خواہشمند ہوتے ہیں۔ ہم مدد کے لئے پاک روح کی
طرف دیکھتے ہیں۔ کہ جب ہمیں یہ سمجھ نہیں کہ کس طرح دعا مانگیں اور کس بات
کے لئے مانگیں تو وہ ہماری اس کمی کو پورا کر دے۔ پھر ہی ہم ایک معصوم
بچے کے سے ایمان اور یقین کے ساتھ اپنے باپ کو کسی درخواست کو منظور
کرنے کے لئے کہہ سکیں گے۔

ایمان کی دعا اور قیاسی دعا کے درمیان بڑی باریک سی لکیر ہے۔
بدقسمتی سے دعا کے بارے میں پھیلی ہوئی غلط فہمی کے باعث زیادہ تر دعا قیاس سے
ذرا ہی کم ہوتی ہے یہ کلام کی سطحی سمجھ کا نتیجہ ہے۔ قیاس یہ ہے جب انسان خود
یہ فیصلہ کرتا ہے۔ کہ خدا کو کیا کرنا چاہیئے۔ اور پھر خدا سے بھی وہی کچھ کرانے
کی کوشش کرتا ہے۔ وہ اس بات پر یقین رکھتا ہے۔ کہ ایک درخواست کو بار بار
دہرانے سے اور اس کے احساس کی شدت کے باعث خدا اسے منظور کرے
گا۔ اور کہ خدا اسے منظور کرنے کا پابند ہے۔ لیکن یہ ایمان نہیں ہے۔ اور
نہ یہ دعا ہے۔ حقیقی دعا ہمیشہ خدا کی مرضی کے مطابق، مسیح کے جلال کے لئے
روح میں ہوتی ہے، اور اس کا نتیجہ فروتنی اور تابعداری ہوتا ہے۔

ایمان اس کو نہیں کہتے ہیں۔ کہ میں پورے طور پر جانتا ہوں۔ کہ خدا کب اور
کس طرح جواب دے گا۔ بلکہ یہ یقین کہ وہ جواب دے گا۔ اس ایمان میں یہ علم
شامل ہوتا ہے کہ دعا مشین کی طرح نہیں ہے جو خدا ہمیشہ فوراً ہی دعا کا جواب نہیں
دیا کرتا، اور نہ وہ ہمیشہ ایک ہی طریقہ سے جواب دیتا ہے۔ ہماری ایمان کی دعاؤں
کے جوابات اتنے ہی مختلف اور متنوع ہوتے ہیں۔ جیسے کہ زندگی جو کہ پچی کاری کی طرح
رنگ برنگی ہے لیکن اگر اس کی مرضی کو جاننے کی کوشش کرتے وقت اس کا روح (ہماری
روح نہیں) ہمیں یقین دلائے تو ہمیں اس وقت تک دعا مانگتے رہنا چاہیئے جب تک کہ
جواب نہ مل جائے۔ یسوع ایسے کرتے رہنے کے لئے ہماری حوصلہ افزائی کرتا ہے۔
(لوقا ۱۱: ۵-۱۳؛ ۱۸: ۱-۸)۔

کلام کے مطابق دعا خدا کے ازلی فرمان سے نہیں ٹکراتی۔ بلکہ یہ خدا کے روح
کا نتیجہ ہے جو خدا کی ظاہر مرضی کی مطابقت اور کسی حد تک خدا کے فرمان کے کام کرنے
کی سمجھ پیدا کرنے کے لئے ہم میں کام کرتا ہے۔

(ب) خدا کے فرمان کی تعلیم دعا کو ضروری بنا دیتی ہے۔

(۱۹۳) بیان کریں کہ کیوں خدا کے فرمان کی تعلیم دعا بے معنی نہیں بناتی بلکہ دعا کو کہیں زیادہ بامعنی اور اہم بنا دیتی ہے جواب دیتے وقت، جو کچھ آپ نے سبب اور نتیجے سے متعلق خدا کے مقرر کردہ قانون کے بارے میں سیکھا ہے اس سے مدد حاصل کریں۔ (سبب - ذرائع - نتیجہ)

جماعت

(ج) خدا کے فرمان کی تعلیم حوصلہ شکنی کرنے کی بجائے، اور زیادہ ایمان پیدا کرنے اور دعا کے جواب کا یقین دلانے کے وسیلے سے دعا کرنے کی حوصلہ افزائی کرتی ہے۔

(۱۹۴) یہ بیان کریں کہ ایک دعا مانگنے والے میں خدا کے فرمان کی تعلیم کا نتیجہ کس طرح زیادہ ایمان کی صورت میں نکلتا ہے۔ وہ اس کی دعا مانگنے کے لئے کس طرح حوصلہ افزائی کرتا ہے؟

جماعت

نوٹ:- اگر آپ کے پاس وقت ہے تو سوال نمبر ۱۹ حل کریں۔

(۱۹۶) دعا اور حاصل کرنے میں بڑا مماثت تعلق پایا جاتا ہے۔ اور یہی صورت کام (محنت یا مزدوری) کے ساتھ ہے۔ کام اور دعا دونوں سبب ہیں۔ (ڈاکٹر لا برٹ کے۔ رڈلف، کلاس نوٹس) بیان کریں کہ اس کا کیا مطلب ہے

جماعت

ہم نے خدا کے فرمان کی تعلیم کے بارے میں چھ اعتراضات کا جواب دینے کی کوشش کی ہے بڑے بڑے اعتراضات یہی ہیں۔ دوسرے اعتراضات کا جواب ثانوی ذریعہ، سبب، نتیجہ، بیرونی مجبوری اور فطرت کے ذریعے سے آزادی پر پابندی کی حقیقتوں کو یاد رکھ کر دیا جا سکتا ہے۔ اس سے پیشتر کہ ہم اس تعلیم کے فوائد اور خطرات پر غور کریں۔ آئیے ہم اس کی مختصر طور پر نظر ثانی کریں۔

(۱۹۵) خدا کے فرمان کی تعلیم خدا کو گناہ کا خالق نہیں بناتی، بلکہ ______ کے خالق بن گئے ______ کا خالق جو کہ از خود ______

(۱۹۵) (جماعت) (۱۹۷) (جماعت)

(۱۹۹) ایسے ایجنٹ پیدا کرنے کے لئے مقرر کرنے ہیں جو کہ گناہ کریں گے۔ خدا کا مقصد یہ تھا کہ وہ اپنے ______

______

______

(۲۰۰) تمام فلسفیوں کے لئے گناہ کو بیان کرنا ایک مسئلہ ہے یہ ______ کے لئے قانون تلاش کرنے کے مترادف ہے۔ تخلیق کا علم یہ دکھانے سے کہ کس طرح خدا ______ کو پیدا کرنے سے خود ______ نہیں بنتا، یہ بتانے میں مدد دیتا ہے۔ کہ وہ کیونکہ گناہ پر حاکم مطلق ہونے سے گناہگار نہیں بنتا۔

(۲۰۱) ثانوی ذریعہ سے مقرر کرنے کا علم، یہ سمجھنے میں مدد دیتا ہے۔ کہ خدا کس طرح گناہ کا خالق نہیں۔ اور کس طرح انسان خدا کے ہاتھ میں کٹھ پتلی نہیں ہے۔ (سمجھائیں) ______

______

(۲۰۲) ریفارمڈ تھیولاجی آدمیوں سے محنت کرنے کی تحریک کو نہیں کھینچ بلکہ انہیں اور بھی زیادہ محنت کرنے پر اکساتی ہے۔ کیونکہ ______

______

______

(۲۰۳) خدا کے فرمان کی تعلیم انسان کی آزاد مرضی کو ختم کر دیتی ہے۔ اس اعتراض کا جواب دینے کے لئے سب سے پہلے شکل کے ذریعہ سے آزادی کی تعریف کریں۔ اور یہ دکھائیں۔ کہ حقیقت میں آزادی اور آزادی کا چناؤ کیا ہے۔ پھر یہ بتائیں کہ خدا کا فرمان کس طرح انسان کی آزادی کو ختم نہیں کرتا۔

(۱۲۲) اجماعت (۱۹۸) خود مختار، اخلاقی ایجنٹس (یا ایسے) گناہ

______

______

______

(۲۰۴) خدا برگزیدگی اور نجات سے محروم رہنے میں بے انصاف نہیں ہے، کیونکہ وہ اپنے عام فضل کے مطابق تمام لوگوں سے ______ سلوک کرتا ہے۔ ہم خدا کے اس حق پر اعتراض نہیں کر سکتے کہ وہ بعض کو دوزخ

(۱۹۹) عدل اور فضل کی صفات کو ظاہر کرے اور مقدسوں میں پاکیزگی کے پہلو مثلاً صبر، فروتنی، محبت اور شکرگزاری کو بروئے کار لائے (یا ایسے) (۲۰۰) لاقانونیت، چیزوں، مادی (۲۰۱) خدا نے مقرر کیا کہ آزاد اخلاقی ایجنٹس خلق اور قائم کئے جائیں جو کہ خود مختار ہستی ہوں اور اپنی فطرت کے مطابق آزادی سے عمل کریں۔ خدا نے یہ مقرر نہیں کیا کہ وہ خود انہیں کسی کام کے متعلق مجبور کرے۔ (یا ایسے) (۲۰۲) آدمی اس بات کو محسوس کرتے ہیں۔ کہ خاص ذرائع اور خاص نتائج میں مقررہ تعلق ہے۔ اگر وہ کام نہیں کریں گے۔ تو بھوکے مریں گے۔

______

کر سکتے ہیں ۔

(209) مجبوری

(210) نتیجہ ۔ خدا کی مرضی

کا حق دار بنا تا ہے اور دوسروں کو بچانے کو نجات کے لئے چنتا ہے ۔ کیونکہ بحیثیت ———— اسے حق حاصل ہے کہ وہ ———— ۔ مزید یہ کہ عدل کے سب حقدار ہیں ۔ لیکن فضل کا حقدار کوئی نہیں ————

(205) اگرچہ انسان کے پاس نیکی کرنے کی قابلیت نہیں ، تو بھی وہ اپنے گناہ آلود کاموں کے ذمہ دار ہیں ۔ کیونکہ وہ انہیں کسی بیرونی ———— کے بغیر کرتے ہیں

(206) خدا کے فرمان کی تعلیم دعا کو بے معنی نہیں بناتی بلکہ زیادہ ضروری اور با معنی بناتی ہے پہلا اس لئے ہے کیونکہ دعا دوسرے عام ذرائع کی طرح مثلاً کام اور انجیل کی منادی ، خدا کے فرمان کے مطابق خاص ———— پیدا کرنے کا مقرر کردہ ذریعہ ہے یہ اعتراض دعا کی نوعیت کے بارے میں غلط فہمی سے پیدا ہوتا ہے ۔ دعا خدا کی مرضی کو بدلتی نہیں بلکہ ———— کے مطابق ہوتی ہے ۔

(207) ایک شکل بنا کر فرمان ، ذرائع اور خاص نتیجے کے درمیان مقررہ تعلق دکھائیں ۔ اگر آپ کوئی مثال استعمال کرنا چاہتے ہیں ۔ تو

---

(208) صفحہ ۲۹۳ پر جو شکل ہے اس کے مطابق یہاں شکل بنائیں ۔ خدا کا فرمان انسان کی آزادی کو ختم نہیں کرتا ، کیونکہ جس طرح یہ شکل بتاتی ہے کہ انسان کی آزادی اس کی تخلیقی ، حاصل شدہ اور بگڑی ہوئی فطرت کے باعث پابند ہے ۔ انسان ان معنوں میں آزاد ہے کہ وہ بیرونی مجبوری سے آزاد ہے وہ اپنی فطرت کی خواہشات کے مطابق چننے کے لئے آزاد ہے خدا کا فرمان کسی طرح بھی اس بنیادی محدود آزادی میں دخل اندازی نہیں کرتا بلکہ اس کو برقرار رکھتا ہے ۔ (دیا لیے) جس سلوک کے وہ حقدار ہیں اس سے بہتر ۔ خالق ۔ اپنی مرضی کرے ۔ نہیں ۔

V اس تعلیم کے فوائد اور خطرات

م

پانچواں دن

بائبل کی ہر تعلیم کی ایک عملی وجہ ہے۔ خدا نے سچائیوں کو انسان کی بھلائی اور اپنے جلال کے لیے ظاہر کیا ہے۔ بے شک توازن کی تو ہمیشہ ضرورت ہوتی ہے۔ ہر تعلیم کے ساتھ غیر متوازن ہونے کے خطرات منسلک ہوتے ہیں۔ تثلیث فی التوحید کی جلالی تعلیم کئی برکتوں کا باعث بنی۔ مثلاً [illegible] اس بات پر غور کریں کہ اس تعلیم کو کس طرح قائم کیا جا سکتا ہے۔ تاکہ اس کے فوائد کے پھل حاصل کئے جائیں اور خطرات سے بچا جائے۔

(208) جو کچھ آپ مطالعہ کر چکے ہیں۔ اس کی روشنی میں خدا کے فرمان کے علم پر ایمان رکھنے کے فوائد مختصر طور پر بیان کریں۔ مندرجہ ذیل پر اس ایمان کا کیا اثر پڑے گا؟ اپنے جواب کی وضاحت کریں۔

(ا) انسانی غرور

جواب ______

(ب) انسانی بزدلی

جواب ______

(ج) انسانی سستی

(207) صفحہ ۲۷، یا ۲۸، دیکھئے)

جماعت

(ج) دعا کا فقدان جماعت

(د) غیر ایمانداروں کے متعلق عدم دلچسپی جماعت

(ر) کوئی اور اثر جو آپ سوچ سکتے ہیں۔ جماعت

(۲۶۸) اس تعلیم کے سکھانے کے کیا خطرات ہو سکتے ہیں؟
(ا) غیر ایمانداروں کو جو اس تعلیم کو سنتے ہیں؟

جماعت

(ب) ایمانداروں کو جو اس تعلیم کو سنتے ہیں۔

جماعت

(۲۶۹) (جماعت)

(۲۷۰) "پہلے سے مقرر کیا جانا ہماری نجات کی یقین کی بنیاد ہے۔" (لورین بوئٹنر - ایچ کلارک بیبلیکل پری ڈیسٹینیشن صفحہ ۷۵)۔ بیان کریں کہ یہ ایسے کیوں ہے؟

جماعت

VI خدا کے فرمان کے متعلق آپکا اپنا نظریہ

ہم نے خدا کے فرمان کے متعلق اپنے مطالعہ کو ختم کر لیا ہے اور اب وقت
ہے کہ جو کچھ آپ نے سیکھا ہے اسے استعمال کریں۔ سب سے پہلے آپ اپنے
خیالات بیان کریں۔ بلاشبہ اب آپ محسوس کرتے ہوں گے۔ کہ علم الٰہی میں انسانی
رائے فضول ہے۔ ہم چاہتے ہیں۔ کہ آپ اپنے خیالات نہیں، بلکہ جو کچھ آپ شخصی طور
پر ایمان رکھتے ہیں۔ کہ کلام کی تعلیم ہے اسے لکھیں۔ اگر آپ اس تعلیم کو احتیاط کے
ساتھ سمجھتے ہیں اور خدا کی حاکمیت مطلق پر پختہ ایمان رکھتے ہیں، تو بیان تعلیمات
کا مطالعہ آپ اس کے بعد کریں گے۔ مثلاً تخلیق، پروردگاری، برگشتگی اور
مخلصی سمجھنے میں بہت مدد کا باعث بنے گی۔ یہ آپ کی زندگی میں بہت برکت کا
باعث ہوگی۔ بغیر سوچے سمجھے آپ مصنف کے خیالات و نظریات سے
متاثر نہ ہوں۔ لیکن میں یقین رکھتا ہوں۔ کہ جو کچھ میں نے لکھا ہے وہ بائبل کی

(۲۷۱) (جماعت)

تعلیم کا سچا عکس ہے اب آپ خود فیصلہ کر سکتے ہیں۔

(ا) خدا کے ... فرمان کے متعلق اپنا نظریہ بیان کریں۔

(۲۱۱) خدا کے فرمان کے مختلف پہلوؤں پر سادگی اور صفائی سے اپنا اعتقاد بیان کریں۔ اگر آپ یہ یاد رکھیں گے، کہ ریفارمڈ علماء اور آرمینین علماء کے خیالات میں ایک نمایاں فرق ہے۔ تو یہ آپ کے لئے مدد کا باعث بنے گا۔ آپ کا نظریہ ان دونوں میں سے کسی کی عکاسی کر سکتا ہے۔ یا اس میں دونوں ہی شامل ہو سکتے ہیں۔ لیکن جو کچھ آپ لکھیں، محتاط رہیں۔ کہ وہ خدا کے تحریری مکاشفہ کے مطابق ہے۔

میں ایمان رکھتا ہوں کہ کلام کی تعلیم یہ ہے ......

(ا) کہ فرمان کی وسعت ____________

____

حکم ہے ____________

(ب) برگزیدگی کے متعلق کہ ____________

____

____

(ج) نجات سے محروم رہنے کے متعلق کہ ____________

____

____

(د) خدا کی خصوصیت اور فرمان کی خصوصیت میں تعلق کے متعلق کہ

____

____

____

(۵) کہ خدا کا فرمان ... (تعریف بیان کریں) ____________

____

____

____

____

____

(ب) اپنے نظریہ کو کلام سے ثابت کریں۔

بعض آپ کے نظریہ پر مندرجہ طریقوں سے اعتراض کریں گے آپ ان کے اعتراض کے پیش نظر اپنے نظریہ کی حمایت میں ثبوت لکھیں۔ اگر آپ کا نظریہ آرمینین سے ملتا جلتا ہے۔ تو ریفارمڈ نظریہ کے ماننے والے اعتراض کر سکتے ہیں۔ اگر یہ ریفارمڈ ہے۔ تو آرمینین معترض ہوں گے۔ اور اگر اس میں دونوں شامل ہیں۔ تو اس کے بعض پہلوؤں پر پھر بھی اعتراض کئے جائیں گے۔ جو کلام آپ سیکھ چکے ہیں۔ یا کلام کے دوسرے حصوں سے ثبوت پیش کریں۔ اس پر آپ بیس منٹ سے زیادہ صرف نہ کریں۔ حسب ذیل سوالات میں سے صرف تین کا جواب دیں۔

(212) اعتراض برگزیدگی کے بارے میں آپ کا نظریہ کلام کے مطابق نہیں ہے۔

(213) نجات سے محروم رہنے کے بارے میں آپ کا نظریہ کلام کے مطابق نہیں ہے

(214) اپنے نظریہ کے مطابق مندرجہ ذیل میں سے کسی ایک اعتراض کا جواب دیں

- آپ کا نظریہ خدا کو کمزور بناتا ہے۔ اور اس کی حاکمیت مطلق کی نفی کرتا ہے
- یا آپ کا نظریہ خدا کو گناہ کا خالق بناتا ہے۔

(215) آپ کا نظریہ خیالی قطعی آزاد مرضی کی تعلیم دیتا ہے اور انسان کو ایک چھوٹے دیوتا میں تبدیل کر دیتا ہے ● یا آپ کا نظریہ انسان کی آزاد مرضی کو ختم کر دیتا ہے۔

(216) آپ کا نظریہ غرور اور سستی کی رہنمائی کرتا ہے۔

کلاس نوٹ:

VII خدا کے فرمان کے علم کا نتیجہ

(ل) سبق نمبر ۴ پر پڑھنے کے سوالات

(217) بدی کے مسئلہ کو بیان کرنا مشکل ہے۔

(ا) آرمینیین کے لئے
(ب) ریفارمڈ علم الہیٰ کے لئے
(ج) دونوں کے لئے
(د) کسی کے لئے بھی نہیں۔

(218) یہ اعتقاد کہ خدا گناہ کا پیشگی علم رکھتا تھا۔ لیکن اس نے اسے مقرر نہیں کیا:

(215) (214) (213) (212)

(ا) گناہ کے وجود کی آخری ذمہ داری سے خدا کو بری الذمہ قرار دیتا ہے۔

(ب) گناہ کی موجودگی کے لیے خدا کو آخری ذمہ داری سے بری نہیں کرتا۔

(ج) دونوں (د) ایک بھی نہیں۔

(219) گناہ کا داخلہ یقینی تھا۔ اسے

(ا) گناہ کے متعلق اجازتی فرمان پر اعتقاد رکھنے والے مانتے ہیں۔

(ب) گناہ کے متعلق مقررشدہ فرمان پر اعتقاد رکھنے والے مانتے ہیں۔

(ج) گناہ کے پیشگی علم پر اعتقاد رکھنے والے مانتے ہیں۔

(د) ا اور ب دونوں صحیح ہیں۔

(ہ) ب اور ج دونوں صحیح ہیں۔

(و) ج اور ا دونوں صحیح ہیں۔

(ز) تمام صحیح ہیں: (ا ب اور ج)

(ح) کوئی بھی صحیح نہیں۔

(220) اس اعتراض کا جواب کہ خدا گناہ کا خالق ہے۔

(ا) سبب اور نتیجہ کے مقررشدہ اصول کو بیان کرکے دیا گیا ہے

(ب) ثانوی ذریعہ کے وسیلے سے تقرر کو بیان کرکے دیا گیا ہے۔

(ج) دونوں

(د) کسی سے بھی

(221) خدا کے فرمان کے باعث:

(ا) گنہگار یقیناً گناہ کریں گے۔

---

(216) (ج) ملامت میں معذور کیا جائیگا (217) (ج) اگر آپنے غلط جواب دیا تو صفحہ ۲۳۱ دیکھئے

(ب) گنہگار، گناہ کرنے پر مجبور ہوں گے۔

(ج) دونوں۔

(د) کسی سے بھی نہیں

(222) عقیدہ قضا و قدر خدا کے فرمان کا نتیجہ نہیں ہے کیونکہ:

(ا) عقیدہ قضا و قدر اسلامی عقیدہ ہے۔

(ب) خدا نے خاص نتائج حاصل کرنے کے لیے خاص ذرائع کا فرمان جاری کیا ہے

(ج) دونوں

(د) ایک بھی نہیں۔

(223) جب ہم دعا کرتے ہیں۔ تو ہم:

(ا) صرف خدا کو بتائیں کہ ہم اس پر اعتماد کرتے ہیں۔ کہ وہ اپنی مرضی کرے۔

(ب) درخواستیں پیش کریں۔

(ج) دونوں۔

(د) ایک بھی نہیں۔

(224) معجزہ، خدا کے کام کرنے کی مثال ہے:۔

(ا) عام طریقہ سے ہٹ کر۔

(ب) عام طریقہ کار کے اندر رہ کر۔

(ج) دونوں

(د) ایک بھی نہیں۔

(225) آزادی:۔

(ا) اس کا وجود نہیں۔

---

(218) (ب) صفحہ ۲۳۱ دیکھیں (219) نہلا دیکھئے صفحات ۲۳۱، ۲۰۴، ۲۰۶ (220) ب دیکھئے صفحہ ۲۳۲

(ب) ایک شخص کی فطرت کے باعث پابند ہے

(ج) بیرونی دباؤ کی غیر موجودگی ہے۔

(د) تمام درست ہیں۔

(ہ) ا اور ب

(و) ب اور ج

(ز) ا اور ج

(ح) کوئی بھی درست نہیں۔

(226) ایک شخص کی آزادی اس کے/اسکی

(ا) تجربے کے باعث پابند ہے۔

(ب) طاقت کے باعث پابند ہے۔

(ج) دونوں (د) کسی کے بھی نہیں۔

(227) آدمیوں کو چناؤ کی آزادی ہے۔ کیونکہ :-

(ا) وہ کسی بھی راستے کو چننے کے لئے آزاد ہیں۔

(ب) جو کچھ وہ چاہتے ہیں چن سکتے ہیں۔

(ج) دونوں۔

(د) ایک بھی نہیں۔

(228) ایک جاندار کی محبت اس وقت قابلِ تعریف ہے۔ اگر :-

(ا) اسے محبت یا تعریف کرنے کی آزادی ہے اور وہ جدوجہد کے بعد محبت کو چنتا ہے

(ب) وہ محبت کرنے کی ضرورت کے ماتحت ہے

---

(221) (ا) (دیکھئے صفحات ۲۶۱ تا ۲۶۴) (222) ب (دیکھئے صفحات ۲۶۵ تا ۲۶۹)

(223) ب (دیکھئے ۲۷۲ تا ۲۷۶) (224) و (دیکھئے صفحات ۲۷۶ تا ۲۷۸)

(ج) دونوں

(د) ایک بھی نہیں

(229) "خدا طرفدار نہیں ہے" اس کا مطلب ہے:

(ا) خدا آدمیوں کی نسل اور دولت سے قطع نظر سب کے ساتھ یکساں سلوک کرتا ہے۔

(ب) خدا بیرونی صفات کی بنا پر نہیں بلکہ اندرونی پاکیزگی کی بنا پر لوگوں کے ساتھ سلوک کرتا ہے۔

(ج) دونوں

(د) ایک بھی نہیں۔

(230) برگزیدگی خدا کو بے انصاف نہیں ٹھہراتی کیونکہ :-

(ا) فضل پر کسی کا حق نہیں ہے۔

(ب) عدل کے سب حقدار ہیں۔

(ج) دونوں

(د) ایک بھی نہیں

(231) خدا کے فرمان کی تسمیہ :-

(ا) اپنی کامیابی میں غرور پیدا کرتی ہے۔

(ب) مستقبل کا ڈر پیدا کرتی ہے۔

(ج) دونوں۔

(د) ایک بھی نہیں

---

(225) (و) (دیکھئے صفحات ۲۹۶ تا ۲۹۹) (226) ج (دیکھئے صفحات ۲۸۶ تا ۲۸۹)

(227) ب (دیکھئے صفحات ۳۰۱ اور ۳۰۲) (228) ج (دیکھئے صفحات ۲۸۳ تا ۲۸۵)

اپنے نمبر معلوم کریں :۔ گذشتہ ۱۵ پرکھنے کے سوالات میں سے
جو پہلی مرتبہ
پوچھے گئے ۔(۱۵ سوالات میں سے آپ کے ۱۲
درست ہونے چاہئیں تاکہ آپ کے نمبر ۸۵٪ سے کچھ زیادہ ہوں ۔ اگر اس سے
کم ہیں ۔ تو ہفتہ وار ٹسٹ کے لئے آپ کو زیادہ مطالعہ کرنا چاہیئے)

(ب) ڈگری طلباء کے لئے زائد سبق

ویسٹ منسٹر عقیدہ اور انتالیس مسائل دین کا مطالعہ کریں ۔ کہ وہ خدا کے
کے فرمان کی تعلیم کے فوائد اور خطرات کے متعلق کیا تعلیم دیتے ہیں ۔ (ان کے یہ حصے
تیسرے سبق کے صفحات نمبر ۳۲ اور ضمیمہ میں دیئے گئے ہیں) اپنی نوٹ بک یا ایک
علیحدہ کاغذ پر اس تعلیم کے فوائد اور خطرات کی فہرست بنائیں جیسے کہ ان اقرار الایمان
میں بیان کئے گئے ہیں پھر انہیں بیان کریں ۔ ان سوالات کے بھی جواب دیں
(۱) پہلے سے مقرر کئے جانے کی تعلیم کے فوائد اور خطرات کو ان دونوں اقراروں
میں سے کونسا زیادہ کھول کر بیان کرتا ہے ؟

(۲) جیسے کہ انتالیس مسائل دین تصدیق کرتے ہیں ، غیر نجات یافتہ اشخاص
کے سامنے خدا کے فرمان کی تعلیم بیان کرنا کیوں زیادہ خطرناک ہے ؟ ———

---

(۲۲۰) ... دیکھئے صفحات ۳۱، ۳۲، ۳۳ (۲۲۰) ج ر دیکھئے صفحہ ۳۱۲ تا ۳۱۵
(۲۲۱) ... دیکھئے ویسٹ منسٹر اقرار الایمان اور انتالیس مسائل دین)

---

(۳) ان دونوں اقراروں میں سے کونسا اس بات میں ہماری راہنمائی
کرتا ہے ۔ کہ ہم اپنی تعلیم میں کس طرح توازن قائم رکھ سکتے ہیں ۔ تاکہ آدمی مایوسی
یا جھوٹے غرور کا شکار نہ ہو جائیں ۔ (ہماری تعلیم میں زور کس بات پر ہونا چاہیئے)

---

(۴) اس تعلیم کا نتیجہ " ان تمام لوگوں کے لئے جو انجیل کی تابعداری کرتے
ہیں ۔ کثیر تسلی کی صورت میں " کیوں نکلتا ہے ؟ ———

---

(۵) اس تعلیم کو سکھانا چاہیئے کیونکہ ———

---

(۶) اس بات کا اطمینان کریں کہ آپ مسائل کے بارے میں بنیادی رویہ
اور چھ اعتراضات کے حصول کو اچھی طرح سمجھتے ہیں ۔ ایک ایک اعتراض کے
جواب دینے کے قابل ہوں ۔

ج ۔ پہلے چار اسباق کا خلاصہ اور خدا کا فرمان

گو اس سبق سے خدا کے فرمان کی تعلیم مکمل تو نہیں ہوتی ، تو بھی اس
کا مطالعہ مکمل ہو جاتا ہے جو پہلے سبق کو ہم نے علم الٰہی کی مختلف تعلیمات میں
تعلق کو دکھانے سے شروع کیا تھا ۔ چار اسباق کے بعد ہم اور بھی زیادہ صفائی

یہ سمجھ سکتے ہیں۔ کہ خدا کی ابدی تجویز کو سمجھنا کیوں اتنا ضروری ہے تاکہ ہم مابعد کی تعلیمات کو سمجھ سکیں اس سے پیشتر کہ ہم تخلیق کی تعلیم پہ غور کریں، آیئے ہم ان چاروں اسباق کی مختصر طور پر نظر ثانی کریں۔

علم الٰہی کی تعلیمات میں تعلق۔ مسیحی علم الٰہی حصہ اول میں ہم نے دو تعلیمات کا مطالعہ کیا، یعنی اپنے ایمان کی بنیاد۔ کلام مقدس اور ہمارے ایمان کا مقصد خدائے ثالوث۔ اس کورس میں ہم چھ تعلیمات کا مطالعہ کریں۔ اور آئندہ ترم میں مزید ایک۔ اس کورس میں ہم نے پہلے فرمان کا مطالعہ کیا کیونکہ یہ اس کے ابدی فرمان کے مطابق ہے کہ وہ اس کے مطابق اپنا تمام کام کرتا ہے۔ اس کے بعد ہم تخلیق کے متعلق سیکھیں گے جو کہ خدا کا پہلا کام ہے، پھر پروردگاری کے متعلق جو کہ خدا کا اپنے فرمان کے مطابق تمام چیزوں پر حکومت کرنے کا جاری رہنے والا کام ہے۔ اس کے بعد برگشتگی کی تعلیم آتی ہے، کیونکہ اس تھوڑے عرصے کے بعد جس میں تخلیق پاک رہی اور خدا اپنی پروردگاری کے مطابق کام کرتا رہا، انسان گناہ میں گر گیا۔ اس برگشتگی کے باعث خدا نے انسان کے ساتھ اس کی مخلصی کا عہد باندھا۔ اس عہد کو بروئے کار لانے کے لئے خدا نے مسیح کو جو اس عہد کا درمیانی ہے بھیجا۔ منطقی طور پر اس کے بعد مخلصی آتی ہے پس ترتیب یوں ہے۔

کلام، خدا، فرمان، تخلیق پروردگاری، برگشتگی، عہد، درمیانی، مخلصی۔

وجود کو بیان کرنے میں مشکل وجود کے مطلب کو بیان کرنے کے سلسلے میں، آدمیوں نے مختلف فلسفے بیان کیے جو پہلے سے مقرر کرنے کو کسی نہ کسی صورت میں پیش کرتے ہیں ہم نے ایسے فلسفے کا مطالعہ بھی کیا جس کے مطابق پہلے سے مقرر کیے جانے کا دارومدار روحوں کی مرضی پر ہے پہلی زندگیوں کے کاموں اور ذات پات کے ذریعہ پہلے سے مقرر کیے جانے کا عقیدہ ہندوؤں کا ہے، ماحول

کے ذریعہ پہلے سے مقرر کیا جانا نظریہ ارتقاء (مادی ترقی) کے ماننے والوں کا عقیدہ ہے۔ شماریات (حکومت کے کنٹرول) کے ماننے والے اعداد و شمار کے ذریعہ سے پہلے سے مقرر کیا جانا مانتے ہیں اسی طرح اشتمالیت، کمیونسٹ پارٹی کے زعماء کے ذریعہ پہلے سے مقرر کیا جانا مانتی ہے۔ اندھی تقدیر (جو ہو سو ہو) پر ایمان رکھنے کا الزام نامعقول اتفاقی واقعات پر لگایا جاسکتا ہے۔ دوسری طرف اسلام میں پہلے سے مقرر کیے جانے کا دارومدار اللہ کی مطلق العنان مرضی پر ہے (من مانی مرضی)

وجود کے معنی کا علم انسان کی رسائی سے باہر ہے جو کہ خدا کے مکاشفہ تک پہنچ نہیں سکتا۔ کیونکہ انسان محدود ہے اور اس کا جھکاؤ گناہ کی طرف ہے۔ بائبل یہ سکھاتی ہے کہ وجود کے لئے خدا کے ارادہ یا تجویز کو خدا کا فرمان کہتے ہیں۔

خدا کے فرمان کی تعلیم عام آیات مثلاً یسعیاہ ۴۶: ۹-۱۱ میں دی گئی ہے۔ فرمان کے ہم معنی الفاظ جن کا ذکر بائبل میں ہے وہ ارادہ، تجویز، مرضی، صلاح، اور خوشی ہیں۔ یہ تمام چیزوں کے بارے میں خدا کی ازلی تجویز ہے۔

فرمان کی وسعت ہم فرمان کی وسعت کی شکل ایک ہم مرکز دائروں کے سلسلے سے بنا سکتے ہیں۔ بائبل تعلیم دیتی ہے کہ خدا نے تمام چیزوں کو پہلے سے مقرر کیا ہے جو کہ عالم ارواح، [illegible] بے جان دنیا، پودے، جانور اور انسان کے کروں میں واقع ہوتا ہے۔ اس میں وہ تمام چیزیں جو موجود ہیں، ان کی سرگرمیاں اور تمام

طریقے جو اختیار کیے جاتے ہیں شامل ہیں۔ یسعیاہ ۴۵ : ۷ میں بتایا گیا ہے۔ کہ اس کی وسعت نقصان دہ اور فائدہ مند واقعات دونوں تک ہے۔

<u>**پہلے سے مقرر کیا جانا**</u>:۔ پہلے سے مقرر کیا جانا، عام طور پر فرمان کے اس حصہ کو کہتے ہیں جس کا تعلق بنی نوع انسان سے ہے۔ چونکہ بائبل ایک ایسی کتاب ہے جو بنی نوع انسان کی رہنمائی کے لئے دی گئی ہے اس دوسرے طبقوں کے تقرر کی نسبت اس میں ان کے لئے بہت زیادہ تعلیم دی گئی ہے۔

جب ہم فرمان کا مطالعہ کرتے ہیں۔ جبکہ اس کا تعلق آدمیوں سے ہے تو ضرورت اس بات کی ہے۔ کہ ہم خدا کی پوشیدہ مرضی اور ظاہرا مرضی میں فرق کو سمجھیں۔ خدا کی پوشیدہ مرضی، وہ فرمان ہے جس میں واقعات کے وقوع میں آنے کا تعلق صرف اسکی اپنی ذات سے ہے۔ اس کی ظاہرا مرضی وہ ہے جس کا اظہار اس نے بائبل میں انسان کی راہنمائی کے لئے کیا ہے۔ کہ وہ کس طرح عمل کرے تاکہ اس کی زندگی اچھی طرح بسر ہو۔ بعض اوقات یہ دونوں پہلو متضاد نظر آتے ہیں۔ کیونکہ یہ خدا نہیں بلکہ انسان ہے جسے ظاہرا مرضی کے مطابق چلنا ہے۔ خدا اپنی پوشیدہ مرضی کے مطابق عمل کرتا ہے۔ خدا کی پوشیدہ مرضی ناقابل مزاحمت ہے لیکن نامعلوم ہے جب تک کہ واقعات وقوع پذیر نہ ہوں۔ خدا کی ظاہرا مرضی رد کیا جا سکتا ہے اور معلوم ہے۔

بائبل سکھاتی ہے کہ انسان کی عمر، شکل، خیالات، حکومتوں کا عروج و زوال، تہذیب و تمدن اور اتفاقی واقعات پہلے سے مقرر کئے گئے ہیں۔ پہلے سے مقرر کئے جانے کے دو خاص سیکشن ہیں: نجات سے

محروم رہنا اور برگزیدگی۔

<u>**نجات سے محروم رہنے کی تعلیم**</u> رومیوں باب ۹ اور دیگر حوالجات میں سکھائی گئی ہے۔ خدا نے مقرر کیا کہ ان کے گناہ کے باعث کچھ لوگ نجات سے محروم رہیں اور سزا کے وارث ہوں۔ گو یہ ایک مشکل اور ہولناک سچائی ہے۔ جسے ہم اپنی خوشی سے قبول نہیں کرتے۔ بلکہ کلام ہمیں قبول کرنے کے لئے کہتا ہے۔

<u>**برگزیدگی**۔ یہ وہ مقرر کئے جانا ہے کہ کون مخلصی پائیں گے۔ کیسے</u> مخلصی پائیں گے (ذرائع)، ان کی مخلصی میں کیا کچھ شامل ہوگا۔ اور وہ کب تک مخلصی میں قائم رہیں۔ مخلصی خدا کے فرمان کا مرکز ہے اور بائبل میں اسے بہت زیادہ جگہ دی گئی ہے۔ مخلصی کے بارے میں یاد کرنے کے لئے آیت افسیوں ۱: ۴، ۵ یا ۲۔ تھسلنیکیوں ۲: ۱۳ ہے۔

<u>**فرمان کی خصوصیت اور خدا کی خصوصیت**</u>: چونکہ فرمان کی خصوصیت کے متعلق بے شمار آیات بائبل میں پائی جاتی ہیں۔ اس لئے ہم نے افسیوں کے خط میں پولس رسول نے جو تعلیم دی ہے۔ تعریف اس سے ہی رجوع کیا ہے۔ اسی مقصد کے لئے ہم نے افسیوں ۱: ۱۱ کو یاد کیا تھا۔ جب ہم نے فرمان سے متعلق آٹھ سوالات کے جواب تلاش کئے تو ہمیں معلوم ہوا کہ فرمان ہمیں بتاتے ہیں کن طریقے سے خدا کی جلالی صفات کو بیان کرتا ہے۔ ہم نے اس کو بھی دو ایک ~~جیسے~~ دائروں کی شکل کے ذریعے سے ظاہر کیا جو کہ چھ حصوں میں منقسم ~~تھے~~ ہے۔ ہم ان سوالات کی نظر ثانی کریں

۱۔ **فرمان کیا ہے؟** جس طرح خدا ایک ہے، اسی طرح فرمان ایک متحدہ تجویز ہے، کیونکہ اسے ابدی پُرحکمت خدا نے بنایا جو ابدی "اب" میں سکونت کرتا ہے۔ ہم نے اس صفت کو دائرہ سے ظاہر کیا تھا۔

۲۔ **خدا کے فرمان کا انحصار کس پر ہے؟** خدا کے فرمان کا انحصار ماسوا اسکی اپنی ذات کسی پر نہیں۔ لیکن سب چیزوں کا انحصار اس پر ہے یا اس کے ساتھ مشروط ہیں۔ جیسے کہ سبب اور نتیجہ کے سلسلہ میں اقرات کا انحصار ابتدائی اسباب پر ہے خدا موجود بالذات اور خود مختار ہے یوں فرمان غیر مشروط ہے کہ خدا خود مختار ہے۔

۳۔ **فرمان میں کیا کچھ شامل ہے؟** جس طرح خدا لامحدود ہے اسی طرح اس کے فرمان میں سب کچھ شامل ہے۔ اس خصوصیت کے لئے ہم نے لفظ "مکمل" استعمال کیا ہے۔

۴۔ **فرمان کب بنا؟** یہ اپنے بنانے والے کی طرح ابدی و ازلی ہے۔

۵۔ **کیا خدا کا فرمان تبدیل ہو سکتا ہے؟** جس طرح خدا لاتبدیل ہے۔ اسی طرح اس کا فرمان لاتبدیل ہے، کیونکہ اس کی بنیاد پر خدا تمام باتیں عمل میں لاتا ہے۔ وہ کسی بھی بات کو اس بات پر پہلے ہی سے مقرر نہیں کرتا کہ اس کے وقوع میں آنے کی پیشگی علم ہے۔

۶۔ **خدا کے فرمان کی بنیاد کیا ہے؟** خدا کا فرمان خدا کی اپنی ناقابلِ فہم حکمت کی عکاسی کرتا ہے اور اس پر اس کی بنیاد ہے۔ اس کی بنیاد اس کی اپنی پُرحکمت خوشی پر ہے نہ کہ مستقبل کے ایمان یا حالات کی مکمل علم پر ہے یوں فرمان "سوا" ہے۔

۷۔ **کیا خدا کا فرمان پایہ تکمیل تک پہنچے گا؟** خدا کا فرمان یقیناً پورا

ہو گا۔ کیونکہ خدا کے پاس قدرت اور لامحدود قابلیت ہے۔ کہ وہ تمام باتوں کو اس کے مطابق پورا کر سکے۔ اور اس نے یہی ارادہ کر رکھا ہے۔ یوں "ذیان یقینی" ہے۔

۸۔ **خدا کے فرمان کا اختتام کیا ہے؟** خدا کا فرمان اخلاقی فرمان ہے کیونکہ یہ خدا کی اخلاقی خصوصیت سے مطابقت رکھتا ہے اور اس کا اختتام خدا کی نادیدنی صفات کو ظاہر کرتا ہے۔ خدا کا جلال اس کا اختتام ہے۔ ہم نے اسی بات پر غور کیا تھا۔ کہ اخلاق سے ہمارا مطلب یہ نہیں ہے کہ جو اخلاقی شریعت انسان کی راہنمائی کے لئے دی گئی، یہ اس سے مطابقت رکھتا ہے بلکہ یہ کہ یہ خدا کی خصوصیت کا خاصہ ہے۔

فرمان شروع سے لیکر آخر تک خدا کی خصوصیت کو ظاہر کرتا ہے۔ فرمان کو سمجھنے اور قبول کرنے میں ہمیں جو مشکلات پیش آتی ہیں۔ وہ زیادہ تر اس بات سے پیدا ہوتی ہیں۔ کہ ہم جس طرح تحریری مکاشفہ میں خدا کو ظاہر کیا گیا ہے ہم اسے اسی طرح سمجھنے اور قبول کرنے میں ناکام رہتے ہیں۔

خدا کے فرمان کی تعریف۔

خدا کا فرمان ایک وہ واحد مکمل ابدی، لاتبدیل اور اخلاقی مقصد ہے جس کے باعث اس نے اپنی مرضی کی پُرحکمت صلاح سے غیر مشروط اور یقینی طور پر جو کچھ وقوع میں آتا ہے مقرر کر رکھا ہے۔ اور وہ سب اس کے جلال کے لئے ہے۔

خدا کے فرمان کی مسیحی تعریف۔ اس عنوان کے تحت ہم نے اپنے

سبق کا مقابلہ ویسٹ منسٹر عقیدہ اور کلیسیا انگلستان کے انتالیس مسائل ہ ہے سے کیا تھا۔ یہ دونوں ہمارے سبق سے متفق تھے۔ یہ ریفارمسڈ اقرار تھے پھر ہم نے ریفارمسڈ اور آرمنین علم الٰہی کا مقابلہ آپس میں مقابلہ کیا ریفارمسڈ تھیولاجی، عالمگیر فرمانِ برگزیدگی جس کی بنیاد صرف خدا کی ناقابل سمجھ حکمت اور محبت پر ہے۔ برگزیدگی جو غیر مشروط اور اصل سبب ہے۔ نجات سے محروم رہنے اور خدا کی خصوصیت کو ظاہر کرنے والے فرمان کی تعلیم دیتی ہے۔ دوسری طرف آرمنین تھیولاجی محدود فرمان کی تعلیم دیتی ہے۔ جس کی وسعت ہر شے تک ہے۔ ماسوا انسان کے آزاد عمل کے۔ برگزیدگی کا انحصار انسان کے ایمان کے پیشگی علم پر ہے۔ اور اسی طرح برگزیدگی مشروط اور نتیجہ خیز ہے۔ نجات سے محروم کرنا نہیں۔ بلکہ پیشگی علم کہ کون انجیل کی بلاہٹ کو رد کرے گا۔ اور ایک فرمان جو جب کہ انسان کی فرضی صفات کو قائم کرتا ہے تو ساتھ ہی خدا کی خود مختاری، لامحدودیت، لاتبدیلی، حکمت اور قدرت کی صفات پر پردہ ڈال دیتا ہے۔ ریفارمسڈ کی تعلیم کو ماننے والا، خدا کی حاکمیتِ اعلیٰ اور تقدیر کے بارے میں بیان کرتا ہے۔ آرمینین تعلیم کا ماننے والا پیشگی علم اور انسان کی آزادی کی تعلیم دیتا ہے۔

خدا کے فرمان کی تعلیم پر اعتراض ۔ جس سبق پر ہم ابھی غور کر چکے ہیں اس میں ہم نے ان عام چھ اعتراضات پر غور کیا جو عام طور پر خدا کے فرمان کی تعلیم پر کئے جاتے ہیں بنیادی طور پر ان کا جواب تخلیق کا تسلیم، آزاد ذریعہ کا مقام، آزادی کی نوعیت اور مجبوری، سبب اور نتیجہ کا مقررہ اصول اور ایک شخص کے اعمال کا اسکی فطرت کے ساتھ تعلق کو یاد کرنے سے دیا جاتا ہے۔ آیئے چوتھے سبق کا خلاصہ جیسے آپ نے ابھی ختم کیا ہے قدرے تفصیل سے بیان کریں۔

چوتھے سبق کا خلاصہ، اعتراضات

اس سے پیشتر کہ ہم نے خدا کے فرمان کی تعلیم کے خلاف اعتراضات کا جواب دیا، ہم نے مسائل کے بارے میں اپنے بنیادی رویہ پر غور کیا۔ یہ نہایت اہم ہے۔ یہ سب سے بڑے اسرار موضوعات میں سے ایک ہے۔

۱۔ سب سے پہلے ہمیں اپنی محدودیت کا اقرار کرنا ہے۔ یہ دو قسم کی ہے پہلی بطور انسان ہمارا علم، تجربہ اور قابلیت محدود ہے یہ متعدد ناقابل حل سوالات کی طرف اشارہ کرتی ہے۔ اس کا اقرار کرنے کا نتیجہ فروتنی کی صورت میں نکلتا ہے۔ دوسری، یہ ہماری گناہ آلود فطرت کی نہایت سنگین اور نازک محدودیت ہے، جو کہ روحانی طور پر الٰہی سچائی کے خلاف جھکاؤ رکھتی ہے۔ چونکہ ہم انسانی طور پر محدود ہیں۔ اس لئے ہمیں کلام میں الٰہی مکاشفہ کی ضرورت ہے۔ چونکہ ہمارا جھکاؤ گناہ کی طرف ہے اس لئے ہمیں نئے دل کی ضرورت ہے۔ تاکہ ہم درست طریقہ سے سوچ سکیں۔ لیکن فطرتی پیدا شدہ طبیعت ہمیشہ محدود رہتی ہے۔

۲۔ ہمیں اس موضوع پر تمام متعلقہ مواد جمع کرنے کے لئے، تحریری مکاشفہ کا بڑی دلچسپی اور غور سے مطالعہ کرنے کی ضرورت ہے یہ ایک مشقت طلب کام ہے۔ روحانی عالم کے متعلق جن باتوں کو ہمیں جاننے کی ضرورت ہے، وہ تمام کلام مقدس میں ہیں اگر ہم تمام مواد جمع بھی کر لیں، تو بھی بہت سے بھید باقی رہیں گے۔

۳۔ آخر میں ہمیں ان بھیدوں کے لئے جو بیان نہیں کئے گئے، خدا پر بھروسہ رکھنے کی ضرورت ہے۔ پوشیدہ باتیں خدا کی ملکیت ہیں۔ جو کچھ خدا نے ظاہر کیا اور جس کا ہم عملی تجربہ رکھتے ہیں، اس سے ہم دیکھ سکتے ہیں۔ کہ خدا ایک نیک اور معقول خدا ہے چنانچہ ہم ان باتوں کے لئے جو اس نے بیان نہیں کیں، اس پر بھروسہ رکھ سکتے ہیں۔ جب ہمارا

رویّہ درست ہوتا ہے تو ہم مسائل کو حل کر لیتے ہیں۔

عام اعتراضات

۱۔ یہ خدا کو گناہ کا خالق بتاتا ہے۔

مشکلات: (ا) گناہ کے مسئلہ کی مشکل کا ہر فلسفہ کو سامنا کرنا پڑتا ہے۔ پیشگی علم، جس کی تعلیم آرمینین دیتے ہیں، خدا کو آخری ذمہ داری سے بری نہیں قرار دیتی۔ اگر خدا کو گناہ کا پیشگی علم تھا تو وہ ایسی مخلوق کو پیدا کرنے سے انکار کر سکتا تھا جو گناہ کرے گی یا وہ اسے فرشتوں کی مانند گناہ سے پاک رکھ سکتا تھا۔

(ب) بطابق منہ اقرار الایمان / بائبل کی طرح یہ تعلیم دیتا ہے کہ خدا گناہ کے تقرر پر بھی اختیار کلی رکھتا ہے۔ لیکن اس کے باوجود گناہ کا خالق نہیں ہے۔ یہ ایک معمہ ہے۔ جس میں بظاہر مکاشفاتی صفائی کے بارے میں دو متضاد پہلو پائے جاتے ہیں۔

(ج) گناہ کے وجود کی وجہ تلاش کرنا ایسا ہی ہے۔ جیسے کہ روشنی کے ذریعہ تاریکی کو تلاش کرنا۔ گناہ بنیادی طور پر بے اصول، غیر عقلی اور نامعقول ہے، لہٰذا عقلی طور پر نہیں سمجھا جا سکتا۔

(د) محض یہ کہہ دینے سے مسئلہ حل نہیں ہوتا کہ گناہ کے بارے میں فرمان اجازتی یا مجہولی فرمان ہے اجازت حقیقت میں الٰہی تاثیر بخشی کے بغیر ثانوی ذریعہ کے وسیلہ سے محض تقرر ہے۔ تاہم خواہ یہ پیشگی، یا اجازتی یا پہلے سے مقرر شدہ ہو سب اس بات پر متفق ہیں کہ گناہ کے بارے میں فرمان یقینی ہے۔ یہ یقین، پیشگی یا اجازتی ہونے سے جاندار میں پیدا نہیں ہو سکتا کیونکہ یہ جاندار کے وجود میں آنے سے پہلے تجویز کیا گیا تھا۔ چنانچہ یقین ابدیت میں خدا میں پیدا ہوتا ہے۔ جس نے اسے ابدیت میں تجویز کیا۔

مجوزہ جواب (ا) جس طریقے سے خدا نے تخلیق کی، اس سے ہمیں یہ سمجھنے میں مدد ملتی ہے۔ کہ خدا گناہ کا خالق بنے بغیر ایسے انسان کا خالق کیسے ہو سکتا ہے۔ جو گناہ کرے گا۔ اس نے مٹی، گھاس، گائے، اور انسان کو خود مٹی، گھاس، گائے اور انسان بنے بغیر پیدا کیا۔ اس نے جو کچھ پیدا کیا ان کی صفات سے متاثر یا آلودہ نہیں ہوتا پس اس طرح یہ ضروری نہیں ہے۔ کہ اگر خدا گناہ پر اختیار کلی رکھتا ہے۔ تو وہ گناہ سے آلودہ ہو جاتا ہے۔

(ب) اس نے مقرر کیا ہے۔ کہ وہ اپنے فرمان کو ثانوی ذریعہ کے وسیلہ سے پایۂ تکمیل کو پہنچائے گا۔ نہ کہ شخصی طور پر اپنی قدرت سے۔ خدا ایجنٹ پیدا کرتا ہے۔ لیکن ایجنٹ کام کرتے ہیں۔ نہ کہ خدا خود۔ یہ مخلوق ایجنٹ حقیقی طور پر خود مختارانہ وجود رکھتے ہیں۔ کٹھ پتلی نہیں ہیں۔ اور خدا کے بیرونی دباؤ کے ماتحت کام نہیں کرتے بلکہ اپنی مرضی کے مطابق اس طرح وہ خود گناہ کے خالق ہیں۔

(ج) اس کی وجہ، کہ خدا نے کیوں آزاد اخلاقی ایجنٹ پیدا کرنے اور قائم رکھنے کے لئے مقرر کیا جو کہ گناہ کے خالق بن جائیں گے، یہ ہے تاکہ وہ ان کے گناہ کو رد کرنے سے اپنا جلال ظاہر کرے اور مخلصی یافتہ گنہگاروں میں پاک خصوصیت پیدا کرے۔ گناہ کے داخلہ کے بغیر خدا کے عدل، رحم اور فضل کی خوبیاں ظاہر نہیں ہو سکتی تھیں۔ اور نہ انسان کو بامطلب شکرگزاری، فروتنی ایمان یا خوشی کے بارے میں معلوم ہو سکتا تھا۔

۲۔ یہ انسان میں مشقت کی تحریک کو ختم کر دیتا ہے۔

مشکلات (ا) اگر خدا کے فرمان کے مطابق انجام پہلے ہی سے مقرر کیا جا چکا ہے۔ تو پہلی نظر میں ہی یہ بڑی غیر معقول سی بات نظر آتی ہے۔ کہ انسان محنت و مشقت کی طرف راغب ہو یا پاکیزگی کی تلاش کرے۔

CamScanner

(ب) اسلامی ممالک میں قضا و قدر کا عقیدہ رائج ہے۔
(ج) چند مسیحی جماعتیں بھی اس پر اعتقاد رکھتی تھیں۔

مجوزہ جواب (۱) آدمی خدا کی ظاہرا مرضی کے مطابق عمل کرتا ہے نہ کہ اس کی پوشیدہ مرضی کے مطابق۔ کسی چیز کے متعلق قربان پوشیدہ ہے۔ اور وہ اس وقت معلوم نہیں ہوتا جب تک کہ وقوع میں نہ آئے ہمیں ایسے کام کرنا ہے۔ گویا کہ کوئی قربان ہے ہی نہیں۔ ہم ظاہرا مرضی کی راہنمائی کے مطابق کام کریں۔

(ب) قربان میں سبب، ذریعہ اور نتیجہ کے درمیان مقررہ تعلق شامل ہے۔ خدا نے مقرر کیا کہ بعض کام مثلاً ایمانداری، سخت محنت، دعا، پاکیزگی، اور انجیل کی منادی کا نتیجہ خاص انعام کی صورت میں ان لوگوں کے لئے نکلے جو انہیں کرتے ہیں۔

(ج) اس بات کا علم کہ ذرائع اور نتائج کے درمیان مقررہ تعلق ہے۔ محنت، پاکیزگی اور منادی کا بہت بڑا محرک ہے

مستثنیات: سبب اور نتیجہ کے مقررہ اصول کے چار مستثنیات ہیں۔ لیکن یہ مستثنیات سے زیادہ ہماری ناسمجھی ہے۔ کیونکہ اس سبب اور خاص نتیجہ میں تعلق دیکھنے میں ناکامی حسب ذیل کے باعث ہو سکتی ہے۔

(۱) تمام فوائد جو طریقوں کو استعمال کرنے کے نتیجے کے طور پر حاصل ہوتے ہیں۔ مادی نہیں ہوتے، وہ غیر دیدنی اور روحانی ہو سکتے ہیں۔

(2) فوائد کی وصولی ابھی وجوہات کی بنا پر دیری ہو سکتی ہے۔ ممکن ہے یہ دیری چند دنوں، سالوں، موت تک یا ہمارے آسمان پر پہنچنے تک ہو۔

(3) اس بات کو سمجھنے میں ناکامی کی وجہ کہ کس طرح ایک خاص سبب کا تعلق ایک خاص نتیجہ

سے ہے ممکن ہے۔ ہماری ان بہت سے باہم تعلق رکھنے والے اسباب کے بیک وقت مصروف عمل ہونے سے عدم واقفیت کے باعث ہو۔

(4) ممکن ہے خدا عام سبب۔ ذرائع۔ نتیجہ کے تعلقات سے ہٹ کر عمل کرتا ہو جیسے کہ وہ معجزات اور نوزادگی میں کرتا ہے۔

۴۔ یہ انسان کی آزاد مرضی کو ختم کر دیتا ہے۔

مشکلات: (۱) **آزادی کیا ہے؟** یہ قطعی آزادی نہیں ہے جس کا وجود ہی نہیں۔ تمام زندوں کی آزادی ان کی موروثی فطرت کے باعث پابند ہے جو کہ ایک خاص طریقے سے مصروف عمل رہتی ہے۔ انسان کی آزادی اسکی تخلیقی فطرت (آدمیت) اس کی حاصل شدہ فطرت (پرورش، تعلیم، مواقع، سماجی ماحول، دولت اور تربیت) اور اس کی برگشتہ فطرت (وہ اپنی طبیعت کے زیر اثر قانون شکن، مغرور، خود غرض، بیماری اور دکھ سہتا ہے) کے باعث پابند ہے۔ پس انسان کی آزادی اسکی اندرونی مجبوری کے باعث پابند ہے کہ وہ اپنی فطرت کے مطابق کام کرے، چنانچہ تمام اغراض و مقاصد کے لئے آزادی کسی بیرونی مجبوری کے بغیر اپنی فطرت کے مطابق کام کرنے کا نام ہے۔ اس قسم کی آزادی بھی سماجی زندگی کے باعث پابند ہے۔ جب کہ ایک شخص اپنی فطرت کو نہیں روکتا اور اس کے کام سماجی زندگی کے لئے نقصان کا باعث بنتے ہیں۔

(ب) **چناؤ کی آزادی کیا ہے؟** یہ ہر ایک ممکن صورت کو چننے کی قابلیت نہیں ہے۔ آدمیوں کے چناؤ یقینی ہیں۔ لیکن ان کی فطرت انکو کچھ ممکن صورت کو چننے سے روک دیتی ہیں۔ البتہ یہ آزادی اپنی خواہش کے مطابق چننے کی قابلیت ہے۔ آدمی کے پاس چننے کی آزادی ہے۔ کیونکہ اسے بیرونی دباؤ کے ذریعہ اسکی فطرت کے خلاف چننے کے لئے مجبور نہیں کیا جاتا۔ گو وہ ہر ممکن چناؤ نہیں کر سکتا، تو بھی وہ اپنی مرضی کے مطابق چننے کے لئے آزاد

ہے۔

مجوزہ جواب : (ا) فرمان انسان کی آزاد مرضی یا چننے کی آزادی کو ختم نہیں کرتا۔ کیونکہ غیر پابند آزادی کا وجود نہیں ہے۔ یہ وجود کی اپنی فطرت میں ہے کہ تمام چیزوں کی آزادی یہاں تک کہ خدا کی بھی، فطرت کے باعث پابند ہے۔ یہ اندرونی مجبوری ہے۔ اسی طرح انسان کی آزادی اسکی تخلیقی، حاصل شدہ اور برگشتہ فطرت کے باعث پابند ہے گو فرمان یہ دکھاتا ہے۔ کہ آدمیوں کے کام یقینی ہیں، تو بھی وہ آدمیوں کی آزادی ختم نہیں کرتا کیونکہ وہ اب بھی بیرونی مجبوری کے بغیر کام کرنے کے لئے آزاد ہیں۔ جو کچھ وہ کرنا چاہتے ہیں۔ اسے آزادی سے چن سکتے ہیں۔ یقینی یقینی ہونا اور عمل کی ضرورت، خدا کے فرمان سے مطابقت رکھتے ہوئے مجبوری کے بغیر ساتھ ساتھ رہ سکتے ہیں۔

(ب) عمل کرنے کی ضرورت، خدمت محبت یا تابعداری کو بے فائدہ اور فضول نہیں بناتی کیونکہ یہ انسان کی اپنی فطرت کی ضرورت ہے نہ کہ بیرونی مجبوری کی ضرورت۔ درحقیقت بھلائی کرنے کی ضرورت سب سے نچلی حالت نہیں ہے۔ بلکہ وجود کی سب سے قابل تعریف حالت ہے، ورنہ آسمان میں فرشتوں، خدا اور نجات یافتہ لوگوں کی ضرورت قابل تعریف نہ ہوتی۔

(ج) گو انسان کے کام مقرر ہیں۔ تو بھی وہ کٹھ پتلی نہیں ہے، کیونکہ وہ اپنی فطرت کے مطابق کام کرتا ہے۔ یہ وہ کسی بیرونی دباؤ کے بغیر با حقیقی خود مختار و آزاد ایجنٹ کی صورت میں کرتا ہے۔ خدا بذاتہ اپنی اثر بخش قدرت کو استعمال کرتے ہوئے، آدمی سے بطور کٹھ پتلی کام نہیں کراتا۔ انسان اپنی مرضی کے مطابق کام کرتا ہے۔

۴- یہ خدا کو بے انصاف بناتا ہے۔

مشکلات: (ا) کیا خدا تمام آدمیوں سے یکساں سلوک کرتا ہے؟ نہیں۔

خدا آدمیوں سے فرق فرق سلوک کرتا ہے۔ یہ ہم بائبل میں، اسرائیل کے جنا ڈ ساؤل کی تبدیلی، یہوداہ پر لعنت، آدمیوں کو طرح طرح کی نعمتیں دینے اور پیدائش کے وقت مختلف قد، قابلیت اور مواقع دینے میں دیکھ سکتے ہیں۔

(ب) وہ آیات جو یہ بیان کرتی ہیں کہ خدا کسی کا طرفدار نہیں، یہ نہیں سکھاتیں کہ خدا سب سے یکساں سلوک کرتا ہے۔ بلکہ یہ کہ وہ آدمیوں سے مختلف نسب دوں پہ سلوک کرتا ہے۔ انسان لوگوں سے ان کی دولت، مرتبہ، خوبصورتی، نسل، مذہب وغیرہ کے باعث مختلف سلوک کرتا ہے، لیکن خدا ان بیرونی باتوں کو نہیں دیکھتا بلکہ وہ مرد و خواتین کی دل کی اندرونی پاکیزگی کو دیکھتا ہے۔

(ج) بائبل یہ صفائی سے تعلیم دیتی ہے جس سے فرار ممکن نہیں کہ خدا بعض گنہگاروں کو عذاب کے لئے مقرر کر دیتا ہے۔ اور بعض انہی جیسے گنہگار اور مجرموں کو ان کی کسی خوبی کے بغیر نجات کے لئے چن لیتا ہے۔ خدا کیوں بعض کو چنتا اور بعض کو ترک کرتا ہے؟ یہ اس نے ابھی تک ظاہر نہیں کیا۔ یقیناً اسکی اپنی ذات میں کوئی نہ کوئی معقول وجہ پوشیدہ ہوگی۔

مجوزہ جواب (ا) سب سے پہلے ہمیں یہ احساس ہونا چاہیے کہ خالق اپنی مخلوق سے جیسا بھی سلوک کرے یہ اس کا حق ہے۔ (رومیوں باب ۹)

(ب) ہمیں یہ فراموش نہیں کرنا چاہیے کہ خدا اپنے عام فضل میں تمام آدمیوں سے جس سلوک کے وہ حقدار ہیں کہیں بہتر سلوک کرتا ہے۔ ہم یہ بارش، فصل، دیگر برکتیں جو آدمیوں کو یکساں ملتی ہیں، عام مکاشفہ کی عالمگیر گواہی میں، ساری دنیا میں انجیل کی منادی میں، آدمیوں کے گناہوں کو کافی عرصہ تک برداشت کرتے رہنے میں، آدمیوں کی برگشتہ فطرتوں کو، پاک روح، حکومت، اور خاندان کے ذریعہ روکنے میں تاکہ وہ اپنے آپ یا دوسروں کو اتنا نقصان نہ پہنچائیں۔ جتنا کہ ان کی فطرتیں پہنچانے کی خواہش مند ہوتی ہیں، دیکھ سکتے ہیں۔

(ج) عدل ہر شخص کا حق ہے۔ اگر وہ تمام آدمیوں کو ہلاکت کی سزا کا حکم سنائے تو وہ عادل ہے، کیونکہ مخلصی/نجات اور یہ کہ کوئی بھی حقدار نہیں ہے۔

(د) فضل کا کوئی بھی حقدار نہیں، تو بھی وہ بعض کو دیتا ہے۔ یہ اس کے عدل سے لینے کی بجائے ان لوگوں کے لیے جو اس کے فضل کے حقدار نہیں اس کے فضل کے جلال کو اور زیادہ کرتا ہے۔

۵۔ اسکا مطلب یہ ہو گا کہ انسان ذمہ دار نہیں۔

مشکلات۔ اگر آدمیوں کو جو کچھ وہ کرتے ہیں۔ اسے چننے کی آزادی نہیں، تو وہ اپنے کاموں کے لیے ذمہ دار نہیں۔ ٹھہرائے جا سکتے۔ (ا) وہ صرف خدا کے فرمان کے مطابق کرتے ہیں۔ ذمہ دار ہونے کے لیے ضروری ہے کہ جو کچھ وہ کرتے ہیں۔ اس کے کرنے کی ان میں قابلیت ہو۔

مجوزہ جواب (ا) آدمی خود مختار ایجنٹ ہیں۔ اور کٹھ پتلی نہیں ہیں۔ جو کچھ خدا نے مقرر کر دیا ہے اسے کرتے وقت نادانستہ طور پر اور اپنی مجبوری کے بغیر اپنی مرضی اور خوشی سے کرتے ہیں۔ خدا ذاتی طور پر اپنی قدرت کو کام میں لاتے ہوئے انہیں مجبور نہیں کرتا۔

(ب) ذمہ داری کا تعین تمام ممکن کاموں کو کرنے کی قابلیت پر نہیں کیا جاتا۔ بلکہ اپنی فطرت کے خلاف کام کرنے کی مجبوری سے آزادی پر۔ بائبل، انسانی عدالتیں، اور آپ خود بھی لوگوں اور جانوروں کو جو کچھ وہ اپنی فطرت کے مطابق کرتے ہیں اس کا ذمہ دار ٹھہراتے ہیں۔ انسان اپنے اعمال کا ذمہ دار ہے۔ تمام دنیا میں انسان کا ضمیر اس کے کاموں کے مطابق یا اسے مجرم ٹھہراتا ہے۔ یا اسکی تعریف کرتا ہے۔

(ج) ذمہ دار سمجھنے کی تعلیم جس کی بنیاد مواقع، پرورش اور ماحول پر رکھی جاتی ہے۔ مغربی قانونی عدالتوں میں بہت نقصان کا باعث بن رہی ہے۔ یہ پولیس اور سماجی زندگی کے لیے گڑبڑ پیدا کر رہی ہے ناقابلِ عمل ہے۔

۶۔ یہ دعا کو بے مطلب بنا دیتا ہے۔

مشکلات۔ اگر خدا نے روزِ اول سے تمام چیزوں کو تبدیل مقرر کیا ہے تو خدا کے سامنے دعائیں درخواستیں پیش کرنے کی کیا ضرورت ہے؟ خواہ کوئی دعا کرے یا نہ کرے۔ فرمان یقیناً پورا ہو گا۔ اگر درحقیقت خدا کے فرمان کی تعلیم کا نتیجہ دعا کے مقام اور ضرورت پر کم اعتمادی کی صورت میں نکلتا ہے۔ تو یہ یقیناً غلط ہو گا۔ کیونکہ بائبل صفائی سے دعا کرنے کا حکم دیتی ہے؛ دعا کے جواب میں بعض اثرات کے وقوع میں آنے کا ذکر کرتی ہے۔ اور تاریخ میں دعا کے مقام کی تاریخی کیفیت بیان کرتی ہے۔

مجوزہ جواب بنیادی طور پر اس کا تعلق اس اعتراض سے ہے جس میں کہا جاتا ہے کہ یہ تعلیم انسان میں محنت مشقت کی تحریک کو ختم کر دیتی ہے۔ اس کا جواب بھی بنیادی طور پر اسی طرح دیا جا سکتا ہے۔

(ا) یہ دعا کی نوعیت کے متعلق ایک غلط فہمی ہے دعا کا مقصد خدا کی ابدی تجویز کو تبدیل کرنا نہیں ہے یا اسے ہماری درخواستوں کو قبول کرنے کے لئے تنگ کرنا نہیں ہے۔ یا اسے کام کو زیادہ بہتر طریقہ سے کرنے کی اطلاع بہم پہنچانا نہیں ہے۔ بلکہ جب ہم دعا کریں، تو پہلے ہمیں اس خاص بات کے لئے خدا کی مرضی کو سمجھنا چاہیئے اور پھر خدا پر ایمان رکھتے ہوئے دعا مانگنی چاہیئے۔ کہ وہ اس کا جواب اپنی مرضی کے مطابق دیگا۔ پاک روح ہم میں ہماری سمجھ کی کمی کو پورا کر دیتا ہے۔ ہمیں اس بات کے لئے زیادہ فکرمند ہونا چاہیئے کہ ہم خدا کی مرضی کے مطابق دعا مانگیں، نہ کہ دعا میں وقت ضائع کریں یا ایک بات کو بار بار دہراتے رہیں۔ یا ایسا احساس پیدا کرنے کی کوشش کریں کہ خدا ہمارے احساس کے مطابق ضرور جواب دے گا۔ کلام کے مطابق نہ تو خدا کے فرمان کو تبدیل کرتی ہے۔ اور نہ اس سے ٹکراتی ہے۔ یہ فرمان میں اضافہ نہیں کرتی بلکہ یہ پاک روح کا ہمیں خدا کی مرضی کے مطابق بنانے کا نتیجہ ہے تاکہ ہم درست طریقہ سے دعا کر سکیں۔

(ب) دعا، کلام اور انجیل کی منادی کرنے کی طرح، فرمان کو پورا کرنے کا ایک مقررہ ذریعہ ہے۔ خدا نے ارادہ کر رکھا ہے۔ کہ وہ اپنے مقررہ ذرائع مثلاً دعا کے بارے میں اپنے سبب اور نتیجہ کے مقررہ اصول کے مطابق کام کرے گا۔ اس قسم کا علم ایک شخص کی اس مقررہ ذریعہ کو استعمال کرنے میں حوصلہ افزائی کرتا ہے۔ جبکہ وہ چیزوں کو وقوع میں آتے دیکھتا ہے۔

(ج) اس قسم کا علم، دعا میں حوصلہ شکنی کی بجائے، ایک شخص کی جو دعا کرتا ہے۔ حوصلہ افزائی کرتا اور ایمان بڑھاتا اور دعا کے جواب کا یقین دلاتا ہے۔

اس تعلیم کے فوائد اور خطرات

۱۔ فوائد:۔ فرمان کی تعلیم ایمانداروں کی حوصلہ افزائی ان طریقوں سے کرتا ہے۔

● جانفشانی دکھانے میں۔ یہ فضل کے تمام ذرائع کو استعمال کرنے میں جانفشانی دکھانے میں ایمانداروں کی حوصلہ افزائی کرتا ہے۔ تاکہ وہ خدا کا کام دیکھیں اور خدا کے وعدے کے مطابق اجر حاصل کریں۔ یہ ان میں اسی طرح کی تحریک پیدا کرتا ہے۔

- کلام کی
- گواہی دینے کی
- پاکیزگی کی
- دعا کی

سخاوت کی

● فروتنی دکھانے میں۔ یہ ایمانداروں کی یہ دکھانے میں حوصلہ افزائی کرتا ہے کہ خدا نے انہیں ان کی کسی خوبی کے باعث نہیں چنا بلکہ وہ خدا کی آزاد۔ محبت اور صرف فضل کے باعث چنے گئے ہیں۔ اور یہ کہ کس طرح فضل انہیں قائم رکھتا ہے، ان پر برکت کی بارش برساتا ہے۔ اور انہیں آسمان کا وارث بناتا ہے۔

● ہمت بندھانے میں:۔ یہ نجات یافتوں کی ہمت بندھاتا ہے ان کی مستقبل کی فکر میں سے نجات دلا کر جس کے متعلق وہ جانتے ہیں۔ کہ اب وہ مکمل طور پر خدا کے ہاتھ میں ہے یہ آدمیوں کے ڈر سے رہائی دلاتا ہے۔ کیونکہ وہ جانتے ہیں۔ کہ خدا تمام چیزوں پر بادشاہ ہے اور وہ تمام آدمیوں میں اپنی مرضی پوری کرتا ہے۔

● ایمان رکھنے میں:۔ یہ خدا کی تجویز جس میں سب کچھ شامل ہے۔ کی عظمت اور خدا کی کامل پروردگاری دکھاتا ہے اور خدا کا حال اور مستقبل دونوں زمانوں میں اور موجودہ اور تمام ممکن حالات میں کام کرنے کے باعث ایمانداروں کی ایمان کو بڑھاتا ہے۔

● بشارت دینے میں: یہ انجیل کی منادی اور آدمیوں کی تبدیلی

میں اہم تعلق اور اسکی بادشاہی اور آمدِ ثانی کو جلد کرنے کے لئے لوگوں کو قائل کرنے کے وسیلے سے ایمانداروں کی بشارت کا کام کرنے میں حوصلہ افزائی کرتا ہے۔

- یقین دلاتے ہیں۔ جب ایماندار اپنے میں پاک روح کا پھل دیکھتے ہیں تو یہ ان کو ان کی برگزیدگی اور محافظت کا یقین دلاتا ہے۔ وہ جانتے ہیں۔ کہ ان کو آخر تک نیک کاموں میں قائم رکھے گا۔
- چھلکتے ہیں:- جب ایماندار اس کے وسیلے سے اسکی عظمت حکمت پاکیزگی اور فضل دیکھتے ہیں۔ تو ان کے دلوں اور منہ سے باپ بیٹے اور روح القدس کے لئے پرستش حمد و ثنا اور شکرگذاری چھلکنے لگتی ہے۔

یہ بے ایمانوں کی حوصلہ افزائی کرتا ہے۔

توبہ کرتے ہیں:- یہ ایک غیر نجات یافتہ کی اس کے تمام کاموں سے توبہ کرنے میں حوصلہ افزائی کرتا ہے۔ وہ جانتا ہے کہ جب تک وہ توبہ نہ کرے وہ یہ دکھاتا ہے کہ وہ نجات سے محروم ہے

- جانفشانی کرتے ہیں:- یہ اس کے تمام ذرائع مثلاً عبادتوں میں حاضر ہونے، پاسبانوں سے صلاح لینے، بائبل اور مسیحی کتب کا مطالعہ کرنے اور خدا سے اپنی روح کو روشن کرنے کے لئے دعا مانگنے میں جو کہ اسکی تبدیلی کا باعث بن سکتے ہیں۔ استعمال کرنے میں حوصلہ افزائی کرتا ہے۔
- فرزندگی بنتے ہیں:- جب وہ نجات حاصل کرنے کے لئے اپنے

کاموں کے نقائص اور بطلان کو دیکھتا ہے تو یہ حوصلہ افزائی کرتا ہے کہ وہ خدا کے فضل کے لئے فرزند بن کر اس سے فضل کی درخواست کرے۔

۲- خطرات

خطرہ ہے کہ پہلے سے مقرر کئے جانے کی حقیقی تعلیم کے بارے میں غلط فہمی بعض ایمانداروں کو ذرائع کے استعمال کرنے میں سست اور مغرور نہ بنا دے کہ وہ چنے گئے ہیں۔ اور باقی چھوڑ دیئے گئے ہیں۔ بعض یہ محسوس کر کے مایوس ہو سکتے ہیں۔ کہ وہ ہلاکت کے لئے مقرر ہوئے ہیں جبکہ وہ درحقیقت برگزیدہ ہیں، یا مایوسی میں یہ سوچنے لگ جائیں۔ کہ وہ اپنی گناہ آلود فطرت کو بدل نہیں سکتے۔ اس لئے ان کے مقدر میں بری عادات اور گناہ کی غلامی لکھی ہے۔

غیر نجات یافتہ میں متعدد خطرات ہیں غلط سمجھنے کے باعث بعض کو یہ اس بات کی طرف مائل کر سکتا ہے۔ کہ وہ اپنے لئے خدا کی ظاہرا مرضی کو بجا لانے کی طرف متوجہ ہونے کی بجائے اسکی پوشیدہ مرضی کو جاننے کی کوشش کرنے لگیں، جسے وہ ہرگز نہیں جان سکتے۔

بعض کو یہ مایوسی اور ناامیدی کی طرف [illegible] جا سکتا ہے۔ اگر شیطان انہیں قائل کر دے کہ ان کے لئے نجات [illegible] اور وہ نجات سے محروم کر دیئے گئے ہیں۔

[illegible] کا بل اور لاپرواہ بنا سکتا ہے [illegible]

یقین کر لیں کہ وہ نجات سے محروم [illegible]

نہیں پا سکتے جب تک کہ خدا کا روح ان کے دل میں تحریک پیدا نہ کرے۔ اس طرح وہ جانتے ہوئے کہ اس سے کچھ فرق نہیں پڑتا۔ وہ عیاشی اور گناہ میں مبتلا ہو سکتے ہیں۔

اس طرح ہم اس تعلیم کے پہلے سے مقرر کئے جانے میں توازن کی اہمیت کو دیکھتے ہیں۔ خدا کی تمام مشورت کو ضرور ہی پیش کرنا چاہیئے اور اس بات پر زور دینا چاہیئے کہ آدمی خدا کی ظاہرا مرضی کے مطابق چلے اور اسے خدا کی پوشیدہ مرضی کے متعلق بے کار تجسس میں نہیں پڑنا چاہیئے۔ اس تعلیم کو ضرور سکھانا چاہیئے، اور اس طرح پر سکھانی ہے۔ کہ خدا کی حاکمیت مطلق اور انسان کی ذمہ داری کی [illegible] اور ضروری ذرائع پر زور دیا جائے۔ یہ اس لئے سکھائی جائے تاکہ آدمیوں کے دلوں میں نیک کام کرنے کا سبب پیدا ہو اور انہیں سستی اور گناہ کے بارے میں آگاہ کیا جا سکے۔

خدا کا فرمان ایک گہرا اور پیچیدہ موضوع ہے۔ تاہم یہ طلباء کو ایمان اور جوش مہیا کرنے اور پرستش کے بارے میں بہت فائدہ پہنچاتا ہے۔ اب یا بعد ازاں آپ اس کا مطالعہ زیادہ تفصیل سے کرنا چاہیں گے۔ اگر آپ چاہتے ہیں، تو آپ کے لئے اس سبق کے آخر میں بطور ضمیمہ (ملحقات) مشہور مصنفین کے اقتباسات درج کئے جاتے ہیں۔ اس موضوع پر ایک فہرست کتب بھی دی جاتی ہے اگر آپ کو مزید مسائل کا سامنا کرنا پڑتا ہے تو انہیں اپنے اُستاد کو بتانے سے بالکل نہ ہچکچائیں۔

خدا کا فرمان وہ ابدی تجویز ہے جس کے مطابق سب

واقعہ ہوتا ہے اور اسی لئے ہمیں اگلے صفحوں میں دیکھنا ہوگا کہ خدا نے کس طرح اپنے فرمان کے مطابق سب چیزوں کو خلق کیا۔

- وہ کس طرح تمام چیزوں پر فرمان کے مطابق پروردگاری کرتا آیا ہے۔
- انسان کی ابتدائی برگشتگی کے کیا کیا نتائج تھے۔
- خدا نے اپنے فرمان کے مطابق کس طرح انسان سے ایک پر فضل عہد باندھا کہ وہ گناہ سے مخلصی پائے۔
- اس فرمان کو عہد کے مطابق پورا کرنے کے لئے خدا نے کس طرح اپنے بیٹے درمیانی کی حیثیت سے بھیجا
- فرمان کے مطابق خدا کس طرح برگزیدوں کو مخلصی عطا کرتا ہے۔

بائبل انسان کے ساتھ خدا کے کام اور تعلقات کی کتاب ہے اور خدا کا انسان کے ساتھ تمام سلوک اس کے فرمان کے مطابق ہے۔ پیدائش اور پروردگاری، عہد اور درمیانی اور مخلصی اسی ابدی دانا تجویز کے مطابق وجود میں آئے۔ آپ نے خدا کے کاموں کی بنیاد کا مطالعہ کیا۔ اس بنیاد کی روشنی میں آئندہ کورسوں میں خدا کے کام بھی سیکھیں۔

اب آپ یہ جانتے ہوئے خداوند یسوع مسیح کی خدمت

کیجئے کہ (باپ بیٹے اور روح القدس) نے فرمان جاری کیا کہ ...... ان کا جلال ظاہر کریں

اور آپ کی ابدی بھلائی کے لئے کام کریں جبکہ آپ

- گناہ سے دلی توبہ
- اسکی مرضی کے مطابق دعا
- دیانتدارانہ کام
- جانفشانی سے بائبل کا مطالعہ
- خوشخبری کی پُرہمت منادی
- اس کے حکموں کی فرمانبرداری

کے پہلے سے مقررہ ذرائع کو استعمال کرتے ہیں۔

حوصلہ رکھو! .... مسیح آپ کے ساتھ ہے!

ایمان رکھو! .... آپ کی دعاؤں کا جواب دیا جائے گا!

پرستش کرو! .... خدا تھا۔ "ہے" اور ہمیشہ جلالی رہے گا!

آمین۔ اے خداوند تیری بادشاہی آئے!

VIII - ملحقات

مشہور مصنفین کے اقتباسات

شاہ فارس بنوکدنضر ۔ "اور ان ایام کے گزرنے کے بعد میں بنوکدنضر نے آسمان کی طرف آنکھیں اٹھائیں اور میری عقل مجھ میں پھر آئی اور میں نے حق تعالیٰ کا شکر ادا کیا اور اس حی القیوم کی حمد و ثنا کی جس کی سلطنت ابدی اور جس کی مملکت پشت در پشت ہے اور زمین کے تمام باشندے ناچیز گنے جاتے ہیں اور وہ آسمانی لشکر اور اہل زمین کے ساتھ جو کچھ چاہتا ہے کرتا ہے۔ اور کوئی نہیں جو اس کا ہاتھ روک سکے۔ یا اس سے کہے کہ تو کیا کرتا ہے۔"

(دانی ایل ۴: ۳۴ - ۳۵)۔

شاہ فارس دارا ۔ "تب دارا بادشاہ نے سب لوگوں اور قوموں اور اہل لغت کو جو ساری زمین پر بستے تھے۔ نامہ لکھا:- تمہاری سلامتی افزوں ہو۔ میں یہ فرمان جاری کرتا ہوں کہ میری مملکت کے ہر ایک صوبہ کے لوگ دانی ایل کے خدا کے حضور ترساں اور لرزاں ہوں کیونکہ وہی زندہ خدا ہے۔ اور ہمیشہ قائم ہے۔ اور اس کی سلطنت لازوال ہے۔ اور اس کی مملکت ابد تک رہے گی۔ وہی چھڑاتا اور بچاتا ہے۔ اور آسمان اور زمین میں وہی نشان اور عجائب دکھاتا ہے۔ اسی نے دانی ایل کو شیروں

کے پنجوں سے چھڑایا ہے" (دانی ایل ۶: ۲۵-۲۷)۔

(۳۵۴-۴۳۰ء)

شمالی افریقہ کا اوگسطین "خدا کے عظیم الشان کام خدا کی مرضی کے ہر ارادہ کے مطابق انتہائی کامل ہیں۔ یہاں تک کہ وہ کام بھی جو اس کی مرضی کے خلاف دکھائی دیتے ہیں۔ (گناہ) وہ بھی اس کی پوری اجازت سے کئے جاتے ہیں۔ وہ یہ اجازت نارضامندی سے نہیں دیتا بلکہ رضامندی سے۔ گو وہ نیکی کا خدا ہے۔ تو بھی وہ بدی کی اجازت دیتا ہے کیونکہ وہ قادر مطلق خدا ہونے کے باعث بدی کے کاموں کو بھی جس کی وہ اجازت دیتا ہے۔ بھلائی کے لئے استعمال کر سکتا ہے۔ (اقتباس از انکیریڈیون

دی ریفارمڈ ڈاکٹرائن آف پری ڈسٹینیشن، فلاڈلفیا۔
(دی پریس اینڈ ریفارمڈ پبلیکیشن کمپنی سنہ ۱۹۶۶ء صفحہ ۲۴۲)

"ہم یہ جانتے ہیں کہ تمام انسان آزاد مرضی کے مالک ہیں، کیونکہ تمام قدرتی طور پر پیدائشی سمجھ اور عقل رکھتے ہیں۔ لیکن یہ انہیں ان کاموں کو کرنے کے قابل نہیں بناتے جن کا تعلق خدا کے ساتھ ہے (مثلاً خدا کو اپنے پورے دل سے پیار کرنا یا اس سے ڈرنا) کیونکہ اس زندگی کے خارجی کاموں میں ہی انہیں نیکی یا بدی کو چننے کی آزادی ہے۔ نیکی سے میری مراد یہ ہے کہ وہ فطرتی طور پر اس قابل ہیں۔ کہ کھیتوں میں کام کریں۔ یا نہ کریں۔ وہ دوستوں سے ملیں یا نہ ملیں، کھائیں پئیں یا نہ کھائیں پئیں، کپڑے پہنیں یا نہ پہنیں، گھر بنائیں یا نہ بنائیں، شادی کریں یا نہ کریں، تجارت کریں یا نہ کریں۔ یا ہر وہ کام جو اچھا اور فائدہ بخش ہے

ان میں سے کوئی بھی خدا کی مرضی کے بغیر نہیں ہو سکتا، بلکہ ہر کام اس سے اور اس کے وسیلے سے ہے۔ دوسری طرف انسان اپنے چناؤ سے بدی کے کام کر سکتا ہے، مثلاً جب وہ اپنی مرضی سے بت کے سامنے جھکتا ہے یا قتل کرتا ہے۔ علیٰ ہذا القیاس ہے۔ (اوگسطین، جس طرح کہ اس کا حوالہ دی آگسبرگ کنفیشن کے آرٹیکل XVIII میں دیا گیا ہے)

مارٹن لوتھر۔ جرمنی

"جو کچھ انسان کرتا ہے۔ وہ کسی معقول مجبوری کے باعث کرتا نہیں کرتا بلکہ لابدی طور پر کرتا ہے۔ لیکن وہ وہی کچھ کرتا ہے۔ جو خدا نے ازل سے چاہا اور جس کا وہ پیشگی علم رکھتا تھا۔ کہ وہ وہی کرے گا۔ خدا کی مرضی موثر اور پیشگی علم یقینی ہے۔ الٰہی مرضی اور انسانی مرضی دونوں مجبوری کے تحت کام نہیں کرتیں۔ اور جو کچھ انسان کرتا ہے خواہ وہ اچھا ہے یا برا وہ اسے اپنی خواہش اور رضامندی سے کرتا ہے۔ گو وہ حقیقی طور پر آزاد ہے...... گو نیک و بد دونوں اپنے کاموں سے خدا کے فرمان اور تقدیر کو پورا کرتے ہیں، تو بھی وہ کسی کام کو کسی دباؤ کے تحت نہیں کرتے بلکہ اپنی رضامندی اور مرضی سے، (مارٹن لوتھر دی بونڈیج آف دی ول جس کا حوالہ ایل بوئٹنر نے دیا، مذکورہ صفحات ۳۱۴، ۳۱۵)

"چنانچہ مسیحیوں کے لئے یہ جاننا بھی خاص طور پر ضروری اور فائدہ مند ہے کہ خدا اتفاقی طور پر یا مشروط طور پر کسی بات کا علم نہیں رکھتا۔ بلکہ وہ اپنی لاتبدیل ابدی اور بے خطا مرضی کے مطابق

ہر کام کرنا پیشتر سے جانتا اور تجویز کرتا ہے۔ پس اس غیبی گولہ سے آزاد مرضی کے نظریہ کی دیوار زمین بوس اور ختم ہو جاتی ہے۔ لہٰذا وہ لوگ جو آزاد مرضی کے مدعی ہیں۔ انہیں ضرور ہی اس غیبی گولے کا انکار کرنا چاہیئے۔ یا ایسے ظاہر کرنا چاہیئے کہ وہ اس کے متعلق کچھ جانتے ہی نہیں۔ یا اسے پرے ہٹا دینا چاہیئے۔" (مارٹن لوتھر۔ دی بونڈیج آف دی ول مادرن گریس یونین)

ولیم ٹینڈیل "خدا کیوں ایک آدمی کی آنکھ کھولتا اور دوسرے کی نہیں کھولتا؟ پولس نے یہ سوال پوچھنے سے منع کر دیا۔ ہے مگر پوپ صاحب کے چیلے برداشت نہیں کر سکتے۔ کہ خدا اپنے آپ ہی ازلی بھید رکھے۔ وہ اس اعتقاد حکمت کی تہ کو تلاش کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور چونکہ وہ اس بھید تک پہنچ نہیں سکتے، اور اپنے تکبر کے باعث اسے چھوڑنا بھی نہیں چاہتے۔ اور اس بات کا اقرار کرنا چاہتے ہیں کہ وہ جانتے نہیں۔ ...... اس لئے انہوں نے بت پرست فلاسفروں کی طرح آزاد مرضی کا نظریہ قائم کر لیا۔ اور کلام مقدس کے خلاف کہتے ہیں۔ کہ "آزاد مرضی" وہ سبب ہے۔ جس کے باعث خدا کسی کو چنتا اور دوسروں کو چھوڑ دیتا ہے" (ولیم ٹینڈیل۔ این آنسر ٹو سر تھامس مور ڈائیلاگ پارکر سوسائٹی ریپرنٹ ۱۸۵۰ء صفحہ ۱۹۱)

جان کیلون "ہم خدا کے اس ابدی فرمان کو پہلے سے مقرر کئے جانا کہتے ہیں، جس کے وسیلہ سے اس نے اپنے آپ میں ارادہ کر رکھا ہے۔ کہ وہ بنی نوع انسان کے ہر فرد کے لئے کیا بنے گا۔ کیونکہ سب یکساں حالت کے ساتھ پیدا نہیں کئے گئے ہیں۔ بعض پہلے سے ہمیشہ کی زندگی۔ اور دوسرے ابدی ہلاکت کے لئے مقرر کئے گئے ہیں پس ہر شخص ان دونوں میں سے کسی ایک کے لئے پیدا ہوا۔ اور ہم کہتے ہیں۔ کہ وہ زندگی یا موت کے لئے پہلے سے مقرر ہوا۔" (جان کیلون انسٹی ٹیوٹس بک III باب ۲۱ سیکشن ۵)۔

"پہلے سے مقرر کئے جانے پر بحث۔ ایک ایسا موضوع ہے۔ جو بذاتہ بہت دقیق ہے۔ اور اسے انسانی تجسس نے اور بھی پیچیدہ بنا دیا ہے۔ اس لئے خطرناک ہے جسے ممنوعہ بھول بھلیوں میں بھٹکنے اور اپنی حدود سے باہر پھیلنے سے کسی قسم کی حد بندیاں نہیں روک سکیتں۔ گویا کہ ارادہ کر رکھا ہے۔ کہ ابدی بھیدوں کو جانچنے یا معلوم کئے بغیر نہیں رہے گا۔ پس انہیں سب سے پہلی بات یہ یاد رکھنی چاہیئے۔ کہ جب وہ پہلے سے مقرر کئے جانے کے بارے میں تحقیق کرتے ہیں۔ تو وہ الٰہی حکمت کی انتہائی اندرونی خلوت میں گھستے ہیں یہاں لاپرواہ اور پُر اعتماد دونوں مداخلت کاروں کو اپنے تجسس کی تسلی نہیں ملے گی۔ ..... کیونکہ ہم جانتے ہیں۔ کہ جب ہم کلام کی حدود سے تجاوز کرتے ہیں۔ تو ہم ایک ایسے گمراہ اور تکلیف دہ راستے پر چلنے لگیں گے۔ جس میں غلطیوں، بھول چوک اور ناکامی کا ہر حالت میں سامنا کرنا پڑے گا۔ پس سب سے پہلی بات۔ جو ہمیں یاد رکھنی ہے یہ ہے۔ کہ پہلے سے مقرر کئے جانے کے متعلق جو کچھ کلام میں بیان کیا گیا ہے اس سے زیادہ جاننے کی خواہش بہت بڑی بے وقوفی کا اظہار ہے۔ گویا کہ یہ ناقابل استعمال سڑک پر چلنا یا اندھیرے میں دیکھنا ہے۔ آیئے ہم ایک ایسی بات کو نہ ماننے کے باعث شرمندگی محسوس نہ کریں جس کا تعلق ایک ایسے مضمون سے جس کا نہ جاننا بھی حکمت کے مترادف

IX -- BIBLIOGRAPHY

CLASS NOTES

*Dr. Robert K. Rudolph — Junior, Middle, Senior Theology Class Notes, Philadelphia: Reformed Episcopal Seminary, 1969,70

GENERAL WORKS ON THEOLOGY

*L. Berkhof — Systematic Theology. Grand Rapids: Wm. B. Eerdmans Publishing Co., 1941

John Calvin — Institutes of the Christian Religion Grand Rapids: Eerdmans, 1949

Charles Hodge — Systematic Theology. New York: 1892

A.H. Strong — Systematic Theology. Philadelphia: 1912

Watson — Theological Institutes. London: 1329

PREDESTINATION

*L. Boettner — The Reformed Doctrine of Predestination. Nutley, N.J.: Presbyterian and Reformed Publishing Co.

*Gordon Clarke — The Biblical Doctrine of Predestination.

THE WESTMINSTER CONFESSION OF FAITH

*A.A. Hodge — The Confession of Faith. London: Banner of Truth Trust, 1958

G.I. Williamson — The Westminster Confession of Faith for Study Classes. Philadelphia: Presbyterian and Reformed Publishing Co., 1964

(* Main Sources)

ہے: (انسٹی ٹیوٹس بک III، باب ۲۱ سیکشن ۱ اور ۲)
"لیکن خدا جس نے ایک مرتبہ تاریکی میں سے روشنی کا حکم دیا،
اگر چاہے تو بڑے حیران کن طریقوں سے دوزخ میں سے نجات پیدا
کر سکتا ہے اور اس طرح تاریکی کو بھی روشنی میں تبدیل کر سکتا ہے۔ لیکن
شیطان کیا کرتا ہے؟ ایک اعتبار سے خدا کا کام! یعنی خدا شیطان کو اپنی
تابعداری میں اپنی پروردگاری کے ساتھ مضبوطی سے باندھے رکھتا ہے
اسے اپنی مرضی کے مطابق چلاتا ہے۔ اور اس طرح اس بڑے دشمن کے
طریقوں اور کوششوں کو اپنے ابدی اصولوں کو پورا کرنے کے لئے استعمال
کرتا ہے۔" (جان کیلون، جس طرح بوئیٹنر ایل مذکورہ کے صفحہ ۲۳۲
پر بیان کیا گیا)۔

بے شمار اور اقتباسات دئے جا سکتے ہیں۔ مگر جگہ نہ ہونے
کی وجہ سے یہی کافی ہیں۔ اگر آپ اسی مضمون کو اور وضاحت سے پڑھنا
چاہتے ہوں تو پھر مندرجہ ذیل کتب دیکھئے۔

وعظ کرنے کے اشارے

(ہر سبق کے آخر میں وعظ کرنے کے اشارے دیے جائیں گے تاکہ آپ مسیحی علم الٰہی کی تفہیم کو کلیسیائی خدمت میں استعمال کر سکیں۔ یہ اشارے وعظ کے خاکے کی صورت میں ہوں گے۔ ان کی مدد سے آپ وعظ کا سلسلہ اپنی کلیسیا کی عام عبادت یا بائبل کلاس میں جاری کر سکیں گے۔ نیچے ایک خاکہ دیا گیا ہے۔ سبق کے مواد سے آپ اس کو مکمل کریں)

نمبر 1

عنوان۔ وجود کا مقصد

[وعظ کا مقصد۔ یہ ہے کہ سیکھنے والوں میں اس سے تسلی اور یقین پیدا ہو کہ خدا کی ایک ابدی تجویز ہے جس کے مطابق سب کچھ ہوتا ہے تاکہ زندگی میں خوفناک بیماریوں، مشکلات اور تکلیفوں سے وہ نہ گھبرائیں اور نہ ڈریں۔ اللہ تعالیٰ باپ پر بھروسہ رکھیں]

دیباچہ ۔ آپ اپنے معاشرے سے یا اخباروں سے کوئی مثال پیش کریں جس کو سمجھنا مشکل ہو کہ یہ واقعہ کیوں رونما ہوا ہے۔ مثلاً پاکستان میں سیلاب یا زلزلہ جس سے بڑی تباہی ہوئی یا کسی لیڈر/سیاستدان کی غربت یا ظالم شخص کی ترقی، حقیقی یا مثال وغیرہ۔ سوال اٹھائیں کہ کیا زندگی کے اچھے اور بُرے واقعات میں کوئی نتیجہ، مقصد یا تجویز ہے۔

— وجود کے بے شمار مختلف واقعات کا مقصد بنانے کے لئے انسان نے بہت سے نظریات بنائے ہیں اور سب کسی نہ کسی طرح پیشتر سے مقرر ہونے کے بارے میں بتاتے ہیں۔)

A۔ غیر مسیحی نظریے (سبق کے مواد کو دیکھتے ہوئے مختصر بیان کریں)

۱۔ روحوں کو ماننے والے۔ اچھے اور برے واقعات روحوں کی حرکات سے وجود میں آتے ہیں۔

۲۔ تناسخ۔ موجودہ زندگی کے واقعات گذشتہ زندگی کے اچھے اور برے اعمال کی وجہ سے رونما ہوتے ہیں۔

۳۔ مادی ترقی۔ زندگی کے واقعات اور چیزوں کی موجودہ شکل ماحول ہی کا نتیجہ ہیں۔

۴۔ نظریہ اتفاق۔ واقعاتِ زندگی اتفاقیہ ہوتے ہیں وجود کے معنی، مقصد یا مشترکہ تجویز نہیں ہے۔

۵۔ اسلام۔ زندگی کے واقعات خدا کی من مانی مرضی کے مطابق ہوتے ہیں۔
(اس کے متعلق آپ اور تحقیقات کریں)

B۔ مسیحی سچائی۔ (یسعیاہ ۴۶: ۹-۱۱ کا آپ خود مطالعہ کریں)

مندرجہ ذیل نقطوں کے مطابق بیان کریں کہ مسیحی نظریہ کیوں تسلی بخش ہے

۱۔ ایک لازوال خدا وجود کو بامعنی بنا دیتا ہے (۹ آیت)
- صرف ایک سچا خدا ہے جس کا بائبل میں بیان ہے۔
- وہ لاثانی طور پر دانا، قادرِ مطلق، مہربان اور پاک ہے۔
- وہ آسمانی باپ کے نام سے پکارا جاتا ہے۔
- یہ لاثانی خدا وجود کے پس منظر سے زمین کے تمام واقعات کو معنی بخشتا ہے۔

۲۔ اس خدا کی ایک ابدی تجویز ہے (۱۰ آیت)
- ابتدا ہی سے انجام کی خبر۔
- سب آنے والی باتوں کو بتاتا ہے۔
- یہ تجویز اس کی دانشمندی سے قائم ہوئی۔
- یہ تجویز قائم رہے گی ناکام نہیں ہوگی۔
- یہ تجویز اس کی مرضی ہے جو ضرور پوری ہوگی۔

[خدا کے ابدی فرمان کے مطابق سب کچھ واقع ہوتا ہے اور یہ فرمان اٹل ہے]

۳۔ اس لازوال خدا کی ابدی تجویز کے مطابق خدا کام کرتا آیا ہے (۱۱ آیت)
- ابدی تجویز کو سرانجام دینے کیلئے خدا مختلف وسیلوں کو استعمال کرتا ہے (مثلاً عقاب جو فارس کے بادشاہ کیلئے مثال ہے جس کی فوجوں سے بابل برباد ہوا)
- خدا کا ارادہ پورا ہوگا کیونکہ خدا اس ارادہ یا تجویز کے مطابق کام کرتا رہتا ہے۔
- یہ تجویز اٹل ہے۔

۴۔ ابدی تجویز کا لب لباب مسیح کے وسیلے سے خدا کا جلال ہے۔
- سب چیزوں کا مقصد مسیح میں ظاہر ہے (کلسیوں ۱: ۱۶-۱۷، فلپیوں ۲: ۹، ۱۰-۱۱)
- اور مسیح سے آخر میں سب چیزوں سے خدا باپ کا جلال ظاہر ہوگا (یعنی اس کی صفات کی شان)

۵۔ اس ابدی تجویز کی وجہ سے سب واقعات خواہ اچھے ہوں یا برے ایمانداروں کیلئے بھلائی پیدا کرتے ہیں بشرطیکہ وہ خدا سے محبت رکھیں (رومیوں ۸: ۲۸)

خاتمہ۔ خدا پر یقین رکھیں کہ سب کچھ اس کی ابدی تجویز کے مطابق ہو رہا ہے۔
- خدا سے محبت رکھا کریں پھر یقیناً تمام واقعات آپ کے لیے بھلائی پیدا کریں گے کیونکہ سب واقعات خدا کی پرفضل تجویز سے رونما ہوتے ہیں۔
- مت ڈریں۔ فکر کو چھوڑیں۔ مستقبل خدا کے ہاتھوں میں ہے۔ آپ اپنے آپ کو پورا اس کے سپرد کریں۔

وعظ کرنے کے اشارے نمبر ۲

عنوان فرمان کی وسعت۔

مقصد [یہ کہ جماعت کو یقین آئے کہ سب کچھ جو واقع ہوتا ہے خواہ وہ حیوانوں میں یا انسانوں میں خدا کے ابدی فرمان کے مطابق مقرر ہوتا ہے یہ یقین مسیحیوں میں سب سے زیادہ مستحکم ہونی چاہیے]

دیباچہ۔ اگر آپ آج سفر کریں تو کیا ہوگا؟ کیا کوئی حادثہ پیش آئے گا؟ کوئی مثال دیں جس سے ظاہر ہو کہ ہم زندگی غیر یقینی حالت میں گذارتے ہیں۔ ہمیں کل کی خبر نہیں ہے۔ مستقبل کے بارے میں لوگ اکثر فکرمند یا لاپرواہ ہوتے ہیں لیکن مسیحیوں کو پتہ ہے کہ مستقبل کی ساری باتیں خدا کی ابدی تجویز کے مطابق رونما ہونگی۔ اسلئے مسیحیوں کو بالنسبت دوسروں کے زیادہ چین اور صبر رکھنا چاہیے۔ ان کو معلوم ہے کہ خدا کا حقیقی نہ صرف کیا ہو تک وسیع ہے بلکہ بادشاہ اجرام فلک اور حیوانات اور جاندار بھی خدا کی تجویز کے مطابق حرکت کرتے ہیں۔

آؤ ہم بائبل سے فرمان کی وسعت دیکھیں۔

۱۔ عالم ارواح۔ دانی ایل ۴: ۳۵ "آسمانی لشکر" (مکاشفہ ۲۰: ۱-۳-۱۰)
۲۔ خلا۔ زبور ۸: ۳ زبور ۱۰۴: ۱۹۔
۳۔ بے جان دنیا۔ ایوب ۲۸ باب ۳۴ تا ۲۷ بڑے واقعات بھی یسعیاہ ۴۵: ۷
۴۔ پودے۔ زبور ۱۰۴: ۱۴ تا ۱۶۔
۵۔ جانور۔ متی ۱۰: ۲۹ اور زبور ۱۰۴: ۴ تا ۱۴۔
۶۔ انسان۔ زبور ۱۳۹: ۱۶، ایوب ۱۴: ۵، امثال ۱۶: ۳۳ دانی ایل ۴: ۳۵۔

خاتمہ۔ سوال نمبر (۱۲۸) کی مثال استعمال کرتے ہوئے بتائیں کہ خدا کے فرمان کا علم کیسے مسیحی دلوں میں بھروسہ، دلیری اور صبر پیدا کرتا ہے کوئی چیز اتفاقیہ نہیں ہوتی بلکہ خدا کے مقصد کے مطابق ہوتی ہے۔

وعظ کرنے کے اشارے نمبر ۳

عنوان۔ خدا کی پوشیدہ مرضی

مقصد [کہ جماعت میں کوئی خدا کے فرمان کا بہانہ بناتے ہوئے گناہ یا شک میں نہ پڑے۔ بلکہ سب کو معلوم ہو کہ کچھ باتیں سمجھ سے باہر ہوتی ہیں کیونکہ وہ خدا کی پوشیدہ مرضی میں ہیں۔ کہ لوگ اپنی زندگی کی ہدایت کیلئے فرمان اور برگزیدگی کی طرف متوجہ نہ ہوں بلکہ خدا کی ہدایتی مرضی کی طرف دیکھ کر خدا کے حکموں کی تابعداری کریں]

دیباچہ۔ ایک ایمان دار مسیحی خاندان میں ایک خوبصورت اور پیاری لڑکی فوت ہو جاتی ہے یہ کیوں ہوا؟
— کوئی غریب لنگڑا ہو جاتا ہے۔ یہ کیوں ہوا؟
— آپ کا باپ درد میں مبتلا ہوتے ہوئے اس جہان سے کوچ کر جاتا ہے کیوں؟ کیا وہ نجات یافتہ تھا؟
جب ایسے سوال آپ کا سامنا کرتے ہیں تو آپ کیا کریں گے؟ کیا آپ سب کچھ سمجھیں گے؟ موسیٰ کی نصیحت سنیں!۔
— استثنا ۲۹: ۲۹ پڑھیں۔
— ورد کا ماحول بتائیں (شریعت دیتے وقت موسیٰ اسرائیل کی برگشتگی کا امکان اور ایسی برگشتگی کی سزا بتاتا ہے جو خدا لائے گا۔ پھر ان کی توجہ مستقبل کی طرف سے پھرا کر وہ موجودہ فرائض کی طرف دلاتا ہے)
— خدا کی مرضی کے دو پہلو ہیں پوشیدہ مرضی کیونکہ خدا غیب کا مالک ہے۔ ظاہری یا ہدایتی مرضی کیونکہ خدا نے ہدایت کیلئے شریعت اور انجیل میں کچھ ظاہر کیا ہے۔

I پوشیدہ مرضی کیا ہے؟

— وہ جو صرف خدا ہی جانتا ہے۔

— یہ الٰہی ازلی تجویز یا فرمان ہے لیکن ہم کو معلوم نہیں کہ اُس کے فرمان میں کیا کیا مقرر ہوا ہے

— کب مریں گے؟ خدا کو معلوم ہے۔

— کل کیا ہوگا؟ " " " " -

— کون برگزیدہ ہے؟ " " " " "

— کون نجات سے محروم رہے گا؟ " " " " "

— سیلاب کیوں آیا؟ " " " "

— فلاں شخص کیوں ترقی کرتا ہے؟ " " " "

— غیب کا مالک تو خداوند ہمارا خدا ہی ہے۔ یہ ہماری باتیں ہمارے کام نہیں بلکہ خدا کے کام ہیں۔ ہمیں بار بار فکر نہیں کرتے رہنا چاہیے اور نہ پوشیدہ باتوں کی تحقیقات کرنی چاہیے۔

— پوشیدہ باتوں کیلئے خدا پر بھروسہ رکھیں۔ اُس نے ظاہری باتوں میں اپنی وفاداری ثابت کی ہے تو کیا ہم پوشیدہ باتوں کے متعلق اُس کا بھروسہ نہیں کر سکتے؟

— ہم خدا نہیں ہیں اور نہ ہو سکتے ہیں تو پوشیدہ باتوں کی نامناسب دلچسپی نہ رکھیں۔

II- ظاہر کی ہوئی مرضی —

— آیت کی تفسیر کریں کہ غیب کی باتیں خدا کی ہیں پر وہ باتیں جو ظاہر کی گئی ہیں وہ ہمارے اور ہماری اولاد کیلئے ہیں۔

— ہم خدا کو تو اُس کا کام کرنے دیں اور خود اپنے کام کرنے میں مشغول رہیں۔

— ہمارا کام کیا ہے؟

"اِس شریعت کی سب باتوں پر عمل کریں"

— ہم شریعت کو محدود مطلب سے نہ سمجھیں۔ ہمیں خدا کے کلام کی باتوں پر عمل کرنا ہے۔ یہ ہمارا کام ہے۔ خواہ وہ اخلاقی شریعت کی باتیں ہوں خواہ انجیل کی ہوں۔

— یہ اُس کی ظاہر کی ہوئی مرضی یا الٰہی مرضی ہے اس میں صاف بیان ہے کہ ہمیں کیسے خدا کی پرستش کرنی ہے۔

— کیسے پڑوسیوں سے پیش آنا ہے وغیرہ۔

— ہم الٰہی مرضی پر عمل کریں نہ کہ پوشیدہ مرضی کا بہانہ بناتے ہوئے سوال کرتے جائیں اور دعوت، تبلیغ، عبادت، بشارت کے فرض کو نظر انداز کریں۔

— اگر ہمیں معلوم نہیں کہ فلاں شخص برگزیدہ ہے یا نہیں تو غور کرنا چھوڑ دیں انجیل اُسے سنائیں کہ وہ توبہ کرے کیونکہ الٰہی مرضی میں لکھا ہے کہ توبہ کے بغیر کوئی نجات نہیں پائے گا اور بشارت کرنے کے بغیر کوئی بچ نہیں سکتا۔

— اگر آپ کو معلوم نہیں آیا آپ برگزیدہ ہیں یا نہیں تو فضول تحقیقات نہ کریں بلکہ ایمان لائیں اور توبہ کریں تاکہ ثابت ہو کہ آپ برگزیدہ ہیں۔

— اگر آپ کو معلوم نہیں کہ کل کا کھانا کہاں سے ملے گا تو فکر نہ کریں بلکہ دل و جان سے کام تلاش کریں کیونکہ ظاہری مرضی خدا کی یہ ہے کہ جو کام نہ کرے وہ نہ کھائے۔

— خدا اپنی پوشیدہ مرضی پوری کرنے میں بہت مصروف ہے۔ اُس کو کرنے دیں آپ اپنے کام میں مصروف رہیں۔ آپ کا اب کام کیا ہے؟ توبہ! ایمان لانا! عمل کرنا۔ محنت کرنا۔ دعا کرنا۔ پرستش کرنا۔

خاتمہ۔ خدا کا فرمان پوشیدہ ہے
- یہ غور کرنے کیلئے نہیں ہے۔
- یہ بیان کرنے کیلئے نہیں ہے۔
- یہ تسلی اور یقین دلانے کیلئے ہے تاکہ آپ کو معلوم ہو کہ خدا زندگی کے تمام معاملات میں قادر ہے
- یہ فیصلہ کیجیے کہ اس کا فرمان اچھا ہے اور پھر ضرور ہے کہ ہم اپنی مرضی پر عمل کرتے جائیں اور خدا کی ہدایتیں مرضی پوری کرنے میں مشغول رہیں۔

مثال۔ ایک آدمی کا ذکر ہے جو مسیحی تعلیم تو جانتا تھا مگر ایماندار نہ تھا۔ وہ روحانی طور پر لاپرواہ تھا لیکن فرمان اور برگزیدگی کے گہرے مسئلوں پر بحث کرنے میں بہت ہوشیار تھا۔ وہ اپنے دوستوں سے الجھن میں ڈالنے والے سوال پوچھتا رہتا تھا اور اس سے بہت لطف اٹھاتا تھا۔ آخرکار وہ مرنے کو تھا لیکن اس وقت بھی وہ فرمان اور مقررہ ہونے پر بحث کر رہا تھا کہ اس کے ایک دوست نے سنجیدگی سے کہا "ولیم یہ آپ کے دھیان کیلئے خدا کا فرمان ہے۔" "جو ایمان لائے اور بپتسمہ لے وہ نجات پائے گا اور جو ایمان نہ لائے وہ مجرم ٹھہرایا جائے گا" (مرقس ۱۶: ۱۶)

ہم بھی ان باتوں پر زیادہ دھیان کریں جو ہماری ابدی روح کی روحانی حالت کی ہدایت کیلئے دی گئی ہیں۔

وعظ کے اشارے نمبر ۴

عنوان۔ برگزیدگی۔

مقصد۔ [کہ برگزیدہ لوگ اپنے ابدی نجات کے مفت فضل سے تسلی پائیں اور خدا کے فضل کی روشنی میں وہ حلیم بنیں اور خدا کے شکرگزار ہوں۔]

دیباچہ۔ کیا آپ برگزیدہ ہیں؟ معلوم کرنے کیلئے ہم افسیوں ۱: ۳-۶ کا مطالعہ کریں۔

(افسیوں ۱: ۳-۶ پڑھیں اور پھر مندرجہ ذیل ترتیب کے مطابق انجیل سے اس کے معنی بتائیں)

I **برگزیدگی کا بنیادی مطلب۔** چناؤ۔ "خدا اور باپ ... نے ... ہم کو ... چن لیا۔"
برگزیدگی کا مطلب یہ ہے کہ خدا نے کچھ لوگوں کو نجات پانے کیلئے پہلے سے چنا ہے (۲ تھسلنیکیوں ۲: ۱۳ کو بھی دیکھیں۔

II **برگزیدگی کا وقت۔** "بنائے عالم سے پیشتر" ازل سے چناؤ۔

III **برگزیدگی کا وسیلہ۔** "اس میں چن لیا" "یسوع کے وسیلے سے" "کس میں؟ مسیح میں چن لیا۔" وہ وسیلہ جس سے برگزیدگی کے تمام فوائد ہم تک پہنچتے ہیں یسوع مسیح ہے۔ خدا نے ہمیں ہماری خوبیوں کی وجہ سے نہیں بلکہ مسیح میں واقع ہونے چنا ہے۔

IV **برگزیدگی کا مقصد۔**

(الف)۔ ہمارے لیے برگزیدگی کا مقصد ہے کہ ہم۔

① اُس کے نزدیک "وہ اُس کے پاک بیٹے ہوں" کہ ہم اُس کے روحانی خاندان میں شریک ہوں اور اُس کی رفاقت میں قائم رہیں۔

② "محبت میں" — کہ ہم اُس کی محبت کے وارث ہوں اور محبت میں چلیں۔

③ "پاک اور بے عیب ہوں" کہ ہمیں خدا کی راستبازی ملے۔ راستباز ٹھہرائے جائیں، معافی حاصل کریں اور عملی راستبازی میں پاک چال چلن میں ترقی کرتے جائیں۔

(ب) خدا نے برگزیدگی کا مقصد ہے کہ ہمیں اپنے لیے پیشتر سے مقرر کیا "تاکہ اُس کے اس فضل کے جلال کی ستائش ہو جو ہمیں اُس عزیز میں مفت ملا۔"

مقصد۔ خدا کا جلال۔ خاص طور پر اُس کے مفت فضل کا جلال۔

V برگزیدگی کی وجہ (بنیاد/سبب) خدا نے کس بنا پر کچھ لوگوں کو چنا؟ کیا اُن میں کوئی خاص خوبی تھی یا اُن میں بذات خود ایمان تھا؟ ہمیں اس کے جواب میں یہ کہنا پڑتا ہے کہ چناؤ کی وجہ خدا ہی ہے۔ اُس کی وجہ پوشیدہ مرضی میں چھپی ہوئی ہے۔

۵ آیت میں "مرضی کے نیک ارادے کے موافق" وجہ صرف خدا کی پُر فضل اور آزاد مرضی ہے نہ کہ ہم میں کوئی بات تھی جس کی بنا پر اُس نے ہمیں چنا۔ یوں برگزیدگی اُس مفت فضل کی بنا پر ہے جس کا انسان حقدار نہ تھا۔

خاتمہ۔ (لفظوں کو دہرائیں)

کیا آپ برگزیدہ ہیں۔ ہاں اگر آپ میں برگزیدگی کا مقصد پورا ہو رہا ہے تو آپ خدا کے برگزیدہ ہیں

① آپ اُس کے نزدیک ہیں۔ اُس کے ساتھ رفاقت ہے اور اُس کے خاندان (کلیسیا) میں آپ خوش ہیں۔

② آپ میں محبت کی ترقی ہے۔

③ آپ میں گناہوں کی معافی کا یقین ہے اور آپ پاکیزگی میں بڑھ رہے ہیں۔

اگر برگزیدہ ہونے کا یقین ہے تو خوش ہوتے ہوئے خدا کے مفت فضل کی تعریف کرتے رہیں۔

اگر برگزیدہ ہونے کا یقین نہیں ہے تو اپنی برگزیدگی کو ثابت کرنے کی کوشش کرتے رہیں۔ ایمان، توبہ، پاک زندگی وغیرہ (۲ پطرس ۱:۱۰)

مثال۔ کچھ پاسبان انسان کے مقرر ہونے پر بحث کر رہے تھے کہ ایک بوڑھی عورت نے کہا "میں نے وہ مسئلہ کافی دیر سے حل کیا ہے کیونکہ مجھے اچھی طرح معلوم ہے کہ خدا نے مجھے جہان کی پیدائش سے پہلے چن لیا ہے۔ کیونکہ اس زندگی میں مجھ میں کوئی خوبی نہیں جس کی وجہ سے وہ مجھے چنے۔"

خدا کے ابدی فضل کی تعریف کریں!

> **نوٹ**۔ وعظ کا ایک اور خاکہ سبق سے آسانی سے بنایا جا سکتا ہے اگر آپ برگزیدگی کے مندرجہ ذیل چار پہلو بتائیں۔
>
> کون مخلصی پائیں گے؟ کیسے پائیں گے؟ کیا کیا پائیں گے؟ کب تک ثابت قدم رہیں گے۔ آیات سبق میں بتائی گئی ہیں۔

مسیحی علم الٰہی

حصہ دوئم

ایرک رائٹ

ایک نئی قسم کی خود سکھانے والی کتاب

CS CamScanner